5492
S.U
HYDERABAD STATE LIBRARY

اطلاع والتماس

مجھے افسوس ہے کہ بعض ترجمہ کی اور بعض چھپائی کی غلطیاں بوجہ جلدی چھاپنے کے اس کتاب میں رہ گئی ہیں لیکن عام طور پر کتاب کا دلچسپ مطلب سمجھنے میں وہ مزاحم نہیں۔ انشا اللہ طبع دوئم میں ان باتوں کی اصلاح ہوجائیگی ؛

عبدالعزیز منیجر کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

۲- خفیہ انجمنوں کی تقسیم

خفیہ انجمنیں ذیل کی ذات یا صیغوں میں تقسیم ہوسکتی ہیں۔ (۱) مذہبی جیسے مصری یا الیوسینیا کے سربستہ راز۔ (۲) فوجی جیسے نائٹ ٹمپلر فرقہ[1]۔ (۳) عقلی جیسے ویجیشٹ۔ (۴) طبعی (متعلق سائنس) جیسے کیمیاگر۔ (۵) مہذب جیسے فرامشن (۶) ملکی (تمدنی) جیسے کاربونیری۔ (۷) مخالف معاشرت جیسے گارڈونا

[1] یہ فرقہ ۱۱۱۸ء میں قائم ہوا خدا کی عبادت میں مصروفیت ہر وقت کی طہارت اطاعت اور افلاس اسکا شعار تھا۔ ٹرائیس کی کونسل سے اس فرقہ کی نسبت ۱۲۲۸ء میں پابندی کی تاکید ہوئی اور منتقل ہوا تھا۔ لیکن ویانا کی کونسل سے ۱۳۱۲ء میں یہ معدوم کیا گیا۔ مترجم

نفس میں کوئی ایسی بات رکھتا ہے جو درحقیقت اُسی کی ہے لیکن وہ ایسی معلوم ہوتی ہے کہ وہ بات اُس کے اندر نہیں ہے وہ اُس کے علاقہ سے بغاوت نہیں کرسکتا اور نہ خود کو علیحدہ کرسکتا اور نہ اُسکے حدود سے بھاگ سکتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ ہمارے کسی جزو کو کوئی چھو نہیں سکتا - قاتل کی تلوار جلاد کا تیر اُس تک نہیں پہونچ سکتا - دوسروں کی ترغیبیں اُسکو ورغلا نہیں سکتیں اور نہ دوسروں کی دعائیں اُسکو ملایم کرسکتی ہیں - دھمکیاں اُسکو ڈرا نہیں سکتیں - اور جب ایسا نہیں ہوتا تو اُس سے ہمارے اندر دوئی پیدا ہوئی جس سے ہمکو پشیمانی معلوم ہوتی ہے -

جب کوئی شخص نیک کردار ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایسا معلوم کرتا ہے کہ میں نے اپنے نفس سے صلح کرلی ہے ایک پوشیدہ بات جو نہ اُسپر جبر کرتی ہے اور نہ غذا کرتی ہے جیسے جسمانی خلقت میں انسانی جسم کے قوا کہ جب وہ موزونیت کے ساتھ کام کرتے ہیں تو اُنکا کچھ حال نہیں معلوم ہوتا - (۹) لیکن جب اُس کے کام خراب ہونے ہیں تو اُس کے عمدہ اعضا بغاوت ظاہر کرتے ہیں - ویسے ہی ان خفیہ انجمنوں میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ اعمال دوئی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ علم سیاست مدن کی ایک گمنام سی چیز اور پوشیدہ راز ہے - جسکا عمل دخل عوام کے ایمان پر ہے - اور اُسکی دوئی شرمندگی پیدا کرتی ہے - جو خود کو خفیہ انجمنوں کی صورت میں ایک بدلا لینے والی اور صفائی بخشنے والی پشیمانی فکر ظاہر کرتی ہے - یہ موت کے ذریعہ پھر پیدا ہوتی ہے - اور جو جب دائمی قواعد کے اندھیرے کی پوشیدہ آگ کی وساطت سے اس میں نور آتا ہے - اس کو ایسے ستارہ سے مشابہت دیجا سکتی ہے جو دکھلائی نہیں دیتا مگر جسکی روشنی ہمارے پاس پہونچتی ہے یا ایسی حرارت سے مشابہ ہے جو ایسے ملک سے آتی ہے جہاں کسی انسان کا قدم کبھی نہ پہونچیگا - لیکن حرارت ہم محسوس کرتے ہیں اور اُس کو تھرما میٹر سے ثابت کرسکتے ہیں - بلاشک صحیح خیالات میں سے جنکی وجہ سے خفیہ انجمنیں پیدا ہوگئی ہیں - ایک صحیح خیال انتقام ہے - لیکن یہ ٹھیک اور عقلمند انتقام ذاتی بغض سے بالکل علیحدہ ہے جہاں عام مرغوب فائدے زیر بحث ہوتے

لیکن خط تقسیم کی ہمیشہ ٹھیک ٹھیک حد مقرر نہیں کیجا سکتی۔ بعض سنے جنکے مقاصد سائنس سے متعلق تھے اس کے ساتھ تصوف کے مسائل بھی شامل کر دئے ہیں مثلاً جیسے ردبی کروشیان لوگ۔ اور ملکی انجمنوں کا اثر مہذب زندگی پر بھی ضرور ہوتا ہے۔ لہذا ہم خفیہ انجمنوں کو دو مجمل اقسام مذہبی اور ملکی میں زیادہ سہولت سے تقسیم کر سکتے ہیں۔

۳۔ مذہبی انجمنیں۔

مذہب کی خفیہ انجمنیں بہت قدیم زمانہ سے ہیں فی الحقیقت ان کا وجود اس زمانہ سے ہے جب سے سچا مذہبی علم دنیا کے ساخت کی تدبیر میں موجود تھا۔ اور وہ لازوال قوت جس سے یہ پیدا ہوا تھا اور جن قوانین سے قائم تھا یہ پہلے آدمیوں کو حاصل تھا۔ یہ اصلی علم بہت کچھ قدیم بھیدوں میں محفوظ تھا۔ اگرچہ وہ آدمی بھی کسی قدر اسکی ابتدائی خاص عقلمندی سے ایک درجہ ہٹے ہوئے تھے کیونکہ ان کے طرز عمل سے صرف ایک نمونہ بجائے اصلی عنوان کے ظاہر ہوتا تھا۔ یعنی ظاہری چند روزہ دنیا کے عجائبات بجائے سچی حقیقتوں اور غیبی اور دائمی عالم کے جنکے مقابلہ میں یہ ظاہری دنیا ایک بیرونی نمایش ہے اور اس طرح کا اصلی علم اون حقیقی باتوں کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے جو قدیم زمانہ کی خفیہ انجمنوں میں سکھلائی جاتی تھیں۔ ہم اس کی بابت آگے جا کر زیادہ تفصیل سے بیان کرینگے۔

۴۔ ملکی انجمنیں۔

ملکی اعتبار سے خفیہ انجمنیں موجودہ اور آیندہ زبردست طاقتوں کو عقلمندی اور دور اندیشی سے مخلوط کرنے والی ڈھینکلی اور محافظ دروازے تھے اُنکے ذریعہ سے ہر ایک شخص کا فقرۂ نجات کل قوم کے ڈراما پر حاوی ہوتا تھا۔

لہذا ہر ایک خفیہ انجمن اصل میں ملکی ایمان کے تصور کو جاری رکھنے والا ایک شغل ہے۔ کیونکہ جب اچھے تصور کو جمع کیا جاوے اور قایم کیا جاوے تو ایمان ہوتا ہے یہانتک خفیہ انجمنیں ایک تاریخی صورت میں ایمان کا اظہار کرتی ہیں اور ہر شخص اپنے

ایک یا متعدد معبودوں کی جو ہندو۔ پارسی۔ مصری اور دیگر مذاہب کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں در حقیقت سادہ اور خلقی اصول پر مبنی ہیں جنکو ارادتاً یا اتفاقیہ اصلی شکل سے بگاڑ دیا۔

غلط بیانی کے صحیح معنے کو سمجھنا اُس وقت تک کی قوموں سے زیادہ تہذیب یافتہ آریا نسلوں کا خاص حصہ تھا۔ یعنی وہ آریہ نسلیں جنکی سکونت گاہ ایشیا کے پہاڑی حصہ کی سب سے بلند چوٹی پر سلسلہ ہمالیہ کے شمال میں تھی اور اُسکے جنوب میں کشمیر کی وادی تھی جس کے قدرتی چشمے نباتات کی عجیب دولت اپنی روئیدگیوں کی سرسبز طاقتوں کو فردوس کا نمونہ ظاہر کرنیکی سزاوار ہے اور وہ سے زمین پر یہ نہایت مرغوب انسانوں کی متبرک سکونت گاہ ہے۔

۷۔ نہایت کامل انسانی نمونہ۔

وہ اس قدر اسوجہ سے مرغوب ہے۔ کہ قدرت ایسی مرغوب جگہ پر کچھ مدت میں کسی اعلیٰ نمونہ کو ظاہر کرسکتی ہے اور وہ گویا ایک کثیر قدرت کا مختصر خلاصہ ہے اس لئے قدرت کی بہتایت کو قابو میں کرسکتی تھی کیونکہ جس طرح سے قدرت کی طاقتوں نے نشوونما اور کمال میں مختلف درجات حیوانات اور نباتات میں ظاہر کئے ہیں اسی طرح سے اُن طاقتوں نے شکل پذیری کے مختلف درجوں میں مختلف نمونہ کے آدمی پیدا کئے ہیں۔

پس اوّل سب میں کامل نمونہ آریا لوگ یا کاکیشین تھے۔ فقط یہی لوگ ہیں جو تاریخ رکھتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ہماری توجہ کے قابل ہیں کیونکہ جہاں کاکیشین لوگ سیاہ نسل سے جیسے ہندوستان اور مصر میں باہم تعلق پیدا ہوکر خلط ملط ہوجاتے ہیں تو یہ گورے رنگ کے ہی آدمی ہوتے ہیں جن کے ساتھ اعلیٰ ... تاریخی ترقی شروع ہوجاتی ہے۔

۸۔ اعلیٰ ذہنی ترقی ... اسباب

میں پہلے مطلع کرچکا ہوں کہ آب وہوا اور ... بیرونی حادثات اعلیٰ ترقی کے لئے زیادہ مفید ہیں اور یہ کلیہ عام طور سے پودوں کی بابت سچ معلوم ہوا ہے۔ اور انسان بھی ایک ایسا پودا ہے جسکو اچھے پُرسے پھل اور حرکت کی برکت عطا ہوئی ہے لہذا یہ بات اس کے لئے بھی سچ ہوگی اور در حقیقت تجربہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ کاکیشین

ہیں وہاں بالکل غیر معلوم ہوتا ہے۔ جو مجلسوں کو سزا دینے کی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن اُن کے اراکین کو نہیں۔ خیالات کو مٹانا چاہتا ہے۔ لیکن آدمیوں کو نہیں۔ یہ وہ بڑا مجموعی انتقام ہے جو ورثتاً باپ اپنی اولاد کو چھوڑ جاتا ہے یہ محبت کا پاک سینہ نامہ ہے جو میل کو صاف کرتا ہے اور انسان کی ذمہ داری اور اوصاف کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ ایک جائز اور ضروری نفرت ہوتی ہے یعنی بُرائی کی نفرت جس سے قوموں کی نجات ہے افسوس اُس شخص پر جو نہیں جانتا کہ کس طرح نفرت کرتے ہیں اس لئے کہ تعصب ریاکاری باطل اعتقادی غلامی بُرائیاں ہیں۔

۵۔ ملکی انجمنوں کے مقاصد۔

بانیان فرقہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ترقی کا ایک فرضی مندر بنجاوے۔ غافل اور بند پڑے رہنے والے لوگوں کے سینہ میں آئندہ آزادی کا تخم بھی پیدا کرنے کی غرض سے بویا جاوے۔ جیسے نہلسٹ فرقہ آجکل رُوس میں کر رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہہ نورانی عمارت ابھی تک تکمیل کو نہیں پہونچی اور شاید کبھی نہ پہونچیگی۔ لیکن خود اس کوشش سے بھی خفیہ انجمنوں کو اخلاقی عظمت ملجاتی ہے۔ درحالیکہ بغیر ایسے اعلےٰ مقصد کے انکی خصوصیت ذلیل ہوکر ایک بے حقیقت خود ستائی کرنے والی جماعتی لڑائی رہجاتی ہے۔ اِس سے خفیہ انجمنوں کی موجودگی کی تشریح اور تائید ہوتی ہے اور بہت سی ریاستیں اُن کی وجہ سے نہ صرف اپنی آزادیاں بلکہ خود اپنا وجود بھی زندہ رکھتی ہیں۔ بطور حال کی مثال کے میں یونان اور اٹلی کا ذکر کرسکتا ہوں۔

۶۔ مذہبی خفیہ انجمنیں۔

لیکن ابتدائی خفیہ جماعتیں ملکی لحاظ سے نہیں بنی تھیں جسقدر مذہبی مقاصد کے واسطے ہر ایک علم و فن اُن میں شامل تھا جس وجہ سے مذہب کو ٹھیک ٹھیک انسانی علم پراچین ودیا (علم قدامت) کہہ سکتے ہیں۔

اور پرانے کے مقابلہ سے تمام ظاہر اختلاف اور نقیض مذاہب کی دور کرکے ایک ابتدائی اصلی صورت اور اس کے قوانین کی سچی فہمید ہو لائے جاسکتے ہیں تمام تبدیلیاں

سے کیا نتیجہ نکلا۔ یہ کہ فاضل عابدوں نے سیلینکا پرکولمبس سے بحث کرکے یہ رائے قایم رکھی کہ زمین چپٹی ہے۔

میں نے اپنے سامنے افریقہ کا نقشہ سنہ ۱۶۲۳ء کا چھپا ہوا بلایو کی نئی اٹلس میں رکھ چھوڑا ہے جس میں براعظم مذکور کے اندر کی جھیلیں معہ دریا شہروں اور گاؤں کے جنکی بابت سمجھا گیا ہے کہ فقط اس صدی میں دریافت ہوئے ہیں صحیح صحیح اپنے موقع پر لکھے ہوئے ہیں۔ اب یہ پرانا علم ڈھائی سو برس کے اندر کیوں ضایع ہوگیا۔ اُسکی وجہ یہ ہے کہ جو نقشے اِس صدی کے ابتدا میں مغربی ترکیب سے کھینچے جاتے تھے اُن میں افریقہ کا اندرونی حصہ کورا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ (نام دریا۔ شہر۔ جھیل وغیرہ کے ظاہر نہیں کیے جاتے تھے)۔

لہٰذا میرا کہنا بہت درست ہے کہ علم تاریخ سے پہلے زمانہ میں انسان کو قدرت اور اُسکی کارروائیوں کا سچا علم حاصل تھا اور یہی وجہ ہے کہ دور دراز اقوام کے سربستہ بھید اندروئے قیاس و باطن آپس میں اشتراک رکھتے ہیں۔ اب یہ بات نمایاں نہیں کہ اُن کے اصل کیا تھے اور کیوں تمام میں اسقدر تاکید خاص خاص شکل اور خیالات کیطرف کی گئی ہے اور یہ سب غم و رنج پیدا کرنے والے کیوں ہیں۔ جو پاکیزگی تمام زمانوں اور تمام ملکوں میں سات کے عدد سے مخصوص کی گئی ہے کسی مشہور مصنف[۵۱] نے اسکی صحیح صحیح تشریح نہیں کی۔

وہ روشن بیان جو میں اِس بارہ میں کرونگا اُس سے ظاہر ہوگا کہ دور و دراز مذہبوں کے دینی اور فلسفی اصول میں ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت صرف اسوجہ سے ہے کہ وہ ایک عام سرچشمہ سے وارد ہوئے ہیں اگرچہ معمے دار اور پوشیدہ صورتیں جنکے اندر یہ علم محفوظ رکھا گیا تھا۔ رفتہ رفتہ حقیقی باتوں کی جگہ سمجھ لی گئیں ناظرین اب دیکھ لیں گے کہ یہ بیانات جنکے اغراض کو وہ شاید پہلے پہلے نہ سمجھے ہوں بے تعلق نہیں ہیں۔ ہم انسان کی ابتدائی تہذیب اور علم سے صاف واقفیت کے بغیر ان سربستہ

---

۵۱ بے شک سوائے ایک شخص کے جس سے خود مصنف کتاب ہذا کو اطلاع ملی اُسکا نام جیکب بہومی ہے جس کی بابت (دانفرا) دیکھو۔

کے اعضا اور خاصکر دماغ پورے کمال کو پہونچ جاتے ہیں اسواسطے وہ قدرت کے موافق
کام کرنے اور اُس کی کارروائی کو سمجھنے کے زیادہ قابل ہیں۔

اِس بات پر غور کرنے میں کہ انسان کو دماغی ترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہونچنے میں کتنا
عرصہ لگا۔ تضیع اوقات کرنا ہے۔ مکڑی سے یہ بات دریافت کرنا کہ اُس نے اپنا جالا
کتنے عرصہ میں بنا۔ ایک بے سود کوشش ہے۔ نیز ابتدائی[1] مادہ والی دقیانوسی باتیں بھی
جنکو ڈاروں نے گرم کیا ہے۔ اِس معمّے کے حل کرنے میں ہمکو مدد نہ دیگی۔ تھوڑا سا یقین
جو ہمکو مقابلہ کے ادھورے علمی باقیات سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ہزارہا برس پہلے بھی
انسان کو اعلیٰ درجہ کا علم سائنس حاصل تھا جو ابتدا میں مشرق میں پیدا ہوا تھا۔ اور پھر
رفتہ رفتہ مغرب کی طرف جانا شروع ہوا اور بہت دور دراز سفر کرنے کے بعد ضایع ہو گیا۔
یہ تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ ایسا علم ضایع ہو جاوے لیکن چونکہ تاریخ کے زمانوں
میں اِس طرح کے علوم کے ضایع ہونے کی عجیب مثالیں بھی ہمارے پاس موجود ہیں تو اِس
عجیب بات کا اعتبار آجاتا ہے۔ روم و یونان کے علوم و فلسفہ اور فنون کے شاندار زمانہ
کے بعد کیا ہوا۔ صرف ایک دماغی رات جسکو تاریک زمانہ کہتے ہیں اُنکو روپوش کر گئی۔ یہ
پیشوایان دین کے تعصب جبر اور علمی اشاعت میں بخل کا نتیجہ تھا۔ اپنی دلیل کی تائید میں
ہمکو ایک سچے وقوعہ کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔ ہزاروں برس سنہ عیسوی سے قبل چالڈین[2]
دکاہن لوگ، زمین کی گولائی سے واقف تھے اور اِس بات سے کہ زمین کی وسعت مشرق
سے مغرب کی طرف بہ نسبت شمال و جنوب کے زیادہ ہے وہ اسکا محیط بھی جانتے
تھے جسکو یہ بات کہکر انہوں نے قایم کیا تھا کہ اگر کوئی انسان لگاتار مستعدی سے آگے بڑھتا
رہے تو ۳۶۵ دن کے ایک برس میں زمین کے چاروں طرف گھوم سکتا ہے۔ اب اگر
محیط کو (۲۴۹۰۰) میل شمار کیا جاوے تو یہ امر آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو
شخص تین میل فی گھنٹہ چلیگا۔ وہ اِس سفر کو سال بھر سے کچھ کم میں پورا کر لیگا۔ اِس علم

[1] نباتات کے خانوں کے اندر کا علیحدہ لعابدار عرق مراد ہے جس سے انکی پرورش اور نشوونما ہوتی ہے۔ مترجم

[2] چالڈیا کے باشندے تھے۔

تناسخ وغیرہ کے عقاید اسی قسم کے خیالات ہیں۔

۱۰۔ قدرت اور وجود کے سچے اصول۔

لیکن وہ کونسا علم تھا جسپر سربستہ بھیدوں کی تعلیم مبنی تھی وہ تمام چیزوں کی بنیاد اور مصدر ہونے سے کم حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ وہ صرف قدرت کی پوری پوری حالت ابتدا کار روائی اور تدریجی ترقی ہے معہ اس وحدت کے جسکا تمام آسمان و زمین میں عمل دخل ہو رہا ہے۔ چندسال گذرے کہ یہ بات بڑے زور شور سے بطور نئی تحقیقات کے مشتہر کیگئی تھی۔ گو یہ اسقدر قدیم تھی کہ ہومر مصنف بھی ایلیڈ کی آٹھویں جلد میں اُس سنہری سلسلہ کا ذکر کرتا ہے جسکی وجہ سے آسمان و زمین پر تعلق ہے۔ ہمدردی کا سنہری سلسلہ وہ پوشیدہ تمام سرایت کرنے والی اور تمام کو ملانے والی طاقت جو مختلف ناموں سے موسوم ہے مثلاً حیوانی لہر۔ فلاسفہ کا سیماب۔ یعقوب کا نردبان۔ سلسلہ مقناطیس حیوانی۔ ساحر کی آگ وغیرہ لیکن یہ علم کچھ مدت میں انسانوں کے تبدیلی کے شوق میں رفتہ رفتہ کج فہم تاویلات سے بھر گیا۔ اور اُس میں انسانی دماغ کے خیالی مصنوعات کا جیسی موجودہ حالت ہو رہی ہے۔ اضافہ کیا گیا اور حاشیہ چڑھایا گیا جس سے باطل عقیدوں کا تعلق ہوا اور نہ سمجھنے والے انبوہ کثیر کا یہی مذہب ہو گیا۔

اور عوام کی طبیعت پر سے جنوں نے ابتک اپنا دخل نہیں چھوڑا۔ آج تک بھی لاکھوں روحیں اوہامات کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں جو ہزاروں بھوتوں کے خیال سے جنکو پوجاری شعبدہ بازوں نے ہیبتناک بنا رکھا ہے۔ کانپ اٹھتے ہیں۔

۱۱۔ متقدمین کے سچے علم کے اصلی اصول۔

جو کچھ سربستہ رازوں میں تعلیم دی گئی تھی اُس سے ہمارا یہ یقین کرنا بہت درست ہے کہ ہزاروں برس گذرے اُسوقت انسان جانتے تھے کہ آئندہ کیا ہو گا۔

اگرچہ اس علم کو پہلے سے ہی ان بھیدوں میں دھندلا اور الٹ پلٹ کر دیا ہے صرف ظاہری قدرت کے عجائبات بجائے غیبی روحانی سچائیوں کے جو مفہ۔

بھیدوں کی اصلیت اور معنی کو جس طرح سکھلائے گئے ہیں نہیں سمجھ سکے۔

۹۔ ابتدائی تہذیب۔

عام قاعدہ ہے کہ علم تاریخ سے پہلا زمانہ گمنام معلوم ہوتا ہے اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ ایک ایک قدم پر جو پیچھے کو ہٹینگے وہ زیادہ تاریکی میں پہونچتے جاویں گے لیکن اگر ہم اپنی آنکھیں کھولکر آگے بڑھیں تو یہ تاریکی مثل اُفق کے ہٹتی جاویگی۔ جب ہم اُسکے قریب پہونچتے معلوم ہونگے تو پُرانی روشنی ہماری نئی روشنی میں ملتی جاویگی۔ نئے آفتاب منور ہونگے۔ نئی سحری شفق ہمارے سامنے طلوع ہوتی جاویگی۔ وہ تاریکی جو صرف نور یکجا جمع ہو کر کثیف صورت میں ہوگیا۔ پھر تحلیل ہو کر اصلی حالت میں آجاویگا۔ یعنی بصورت روشنی چونکہ ظاہری صورت میں کثرت معلوم ہوتی ہے۔ غیبی صورت میں وحدت ہے شاخیں بہت سی ہیں لیکن جڑ صرف ایک ہے اس لئے تمام مذہبی فرقے حتیٰ کہ وہ بھی جو وہمیات اور مبتذل رسوم اور باطل عقیدوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ جس قدر نزدیک جاکر ہم انکے ماخذ کا پتہ لگاویں گے زیادہ صفائی اور عمدگی میں زیادہ بلند اور اُن کے اصلی مقاصد اصول اور اغراض کے ساتھ نظر آوینگے جیسا شیکسپیئر کا قول ہے کہ ۹۹ خیالات کا اصل مطلب ہمیشہ یکساں ہوتا ہے اور یہی شاعر اُنکو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ قدامت وہ زبردست دیوتا ہے جو بڑے اقتدارات اور اعلیٰ مقاصد کے ساتھ فوت ہوا ہے۔

اسی طرح بودھ اور زردشت کے اخلاقی بھجن بھی عیسوی مذہب کی تعلیم کی پیشینگوئی کرتے ہوئے مانے گئے ہیں۔ یہانتک کہ سینٹ اگسٹائن نے بھی اس طرح بیان کیا جسکو ہم اسوقت عیسوی مذہب کہتے ہیں یہ قدماء میں بھی موجود تھا اور حضرت مسیح کے ظہور تک انسانی نسل سے ناپید نہیں تھا اور پھر وہی مذہب عیسوی مذہب کہلانے لگا۔ علاوہ برین تمام زیادہ اعلیٰ مذاہب میں خاص خاص قسم کے خیالات ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور بسا اوقات اُنکی صورت بالکل پھری ہوئی ہوتی ہے تاہم کسی اعتبار سے وہ تمام مذاہب میں مشترک سمجھے جاتے ہیں۔ تثلیث کا عقیدہ اور یہ تعلیمی مسئلہ کہ کلام یا کل مخلوقات پیدا کرنے والے نقطہ نے تمام چیزیں نیستی سے ہست کردیں۔ نور کی پرستش آگ اور

کے سات خواص ہیں۔ چھ تو کارگذار خواص ہیں اور ساتواں وہ ہے جس میں سب کامل اعتدال اور موزونیت کے ساتھ جگہ پکڑتے اور مخلوط ہوتے ہیں یعنی فردوس یہ سات خواص اس سات کے عدد کی تعظیم کا ایک علمی راز ہیں جو بطور عجائبات کل قدیم وجدید علم میں پھیلے ہوئے ہیں اور انکی تفصیل یہ ہے تفصیل۔ (۱) کشش۔ (۲) مزاحمت یا نفی (۳) دوران (۴) آگ (۵) نور (۶) آواز (۷) جسم یا سب کے شامل کرنے والا (۸) ان سات دیں آگ کو دبد شکل صلیب درمیان میں رکھکر دو تثلیث یا خطبین تقسیم کرسکتے ہیں۔ یہ خطبین قدرت میں دائمی دوئی یا ضد بناتی ہیں پہلی تین سے ہیولا یا تاریکی بنتی ہے اور دوسری سے نور پیدا ہوتا ہے۔

یعنی دوزخ اور دنیوی اعتبار سے جاننا۔

آخری تین [illegible] اور دنیوی اعتبار سے کرتے۔

(۱) [illegible] اور تبدیلی کرنے والا ہے جس سے

اندھیرے میں اجالا ہوجاتا ہے اسی وجہ سے قدیم مذاہب اسکی نہایت تکریم اور عام پرستش کرتے تھے۔ زردشت کے پجاری ایک نقاب اپنے منہ پر اس خوف سے باندھے رہتے تھے کہ انکے تنفس سے آگ خراب نہو جاوے۔ لیکن واقعی آگ سے یہاں مراد اصلی آسمانی برقی آگ ہے جسکے وجود اور خواص کو نشفدین اچھی خاصی طرح جانتے تھے۔ وہ محرک اصول کو حرکت یافتہ شئے سے اچھی طرح تمیز کرتے تھے اور قبل الذکر کو آتشی لطیف روح یا جان زندگی کا اصول سب وہ جہیپٹر (عطارد) ولکن (معبود آتش)، فتا۔ نیغ کہتے تھے۔ (۱۸ و ۲۴)

(۱) تمام نور تاریکی میں سے پیدا ہوا ہے اور اسکو اپنے ظاہر کرنے کیلئے آگ میں گذرنا ضرور ہے اندھیرے موت یا دوزخ میں گذرنے کے سوائے کوئی طریقہ نہیں ہے یہی خیال ہم تمام اصل اشد بھید والے پوشیدہ پاتے ہیں۔ جیسے چھوٹے پودے سے خوبصورت کلیاں۔ پتے اور پھل بغیر بیج کی تاریک حالت میں نکلے ہوئے اور زمین میں دلبے ہوئے جہاں وہ کیمیائی ترکیب سے آگ کے

اصلی تھا دکھلائے جاتے تھے (۱) اپنے چاروں طرف ہمکو ایک حیات کی شہادتیں دکھلائی دیتی ہیں جو تمام اشیا میں سرائیت کئے ہوئے ہے لہذا ہمکو مجبوراً اقرار کرنا پڑا کہ ایک عالمگیر قادر مطلق پروردگار اور کل ذی حیات کا خالق ہے۔

(۲) دنیا کی ابتدائی حیات کے بالاتر بلا شبہ ایک مافوق الطبیعت وجود پایا جاتا ہے۔ جس نے لفظ یا کلام کے ذریعہ سے اور جو خود سب سے پوشیدہ ہے تمام چیزیں آشکارا کردیں جس سے ہمہ اوست ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ متکلم کے الفاظ اگرچہ اُس کے منہ سے نکلتے ہیں لیکن خود متکلم نہیں ہو سکتے۔

(۳) دنیوی زندگی فانی ہے۔

(۴) ہیولا غیر فانی ہے کیونکہ ہیولا لباس ہے جس میں زندگی ملبوس ہے اور اپنی ظاہری صورت دکھلاتی ہے۔

(۵) ہیولا نور ہے کیونکہ تاریکی سے ایک چیز بھی اُس میں تبدیل کیگئی ہے یا تبدیل کیجا سکتی ہے۔

(۶) جو کچھ ظاہراً دکھلائی دیتا ہے روز ازل سے موجود ہے جو مختلف صورتوں میں منعکس ہوا۔ یعنی یہ سب اوّل کے آئینہ ماجا میں ضرور موجود ہوگا۔ ماجا کے معنے [illegible] میں سے الفاظ میگس (مسحور) [illegible] (جادو) اجنبیت (تصویر) تمام کے معنے ابتدائی بے صورت غیر محسوس زندہ ہیولا کو کسی صورت شکل یا خلقت میں قائم کرنے کے ہیں۔ تصوف جدید میں آئینہ ماجا عجائبات ہستی کا ازلی آئینہ کہلاتا ہے۔ باکرہ صوفیہ ہمیشہ بچہ جنتی رہتی ہے۔ اور پھر ویسی ہی باکرہ کی باکرہ ہے۔ جسکی صحیح مثال اور اوّل درجہ کا سچا نمونہ باکرہ مریم ہے۔

(۷) وہ غیر فانی زندگی جو اس ظاہری دنیا میں خود کو دکھلاتی ہے اونہیں قوانین کی محکوم ہے جو غیبی قوتوں سے وابستہ ہے۔

(۸) وہ قوانین جنکے بموجب یہ حیات اپنا اظہار کرتی ہے۔ اصلی قدرت

ہو گیا اور اُس میں غلطیاں شامل ہو گئیں اگر اُس کارروائی کو ظاہر کیا جاوے جس سے یہ غلطی وقوع میں آئی تو کچھ بیجا نہ ہوگا یہ بات واضح ہو چکی کہ پرانی مذہبی رسوم آسمانی فرشتوں یا سورج اور آسمانی اجسام سے متعلق تھے مگر سچے حقیقت دانوں کے لئے سورج چاند اور تارے محض بیرونی نمائشیں اور غیر فانی زندگی کی پرعظمت قوتوں کی علامتیں تھے - لیکن حقیقی معرفت کے دقیق راز انبوہ کثیر کی کند ذہنیوں کو صاف صاف سمجھائی نہ جاسکے اور غالبًا اسی وجہ سے اجسام آسمانی کی بشکل آدمی مورتیں بنائی گئیں اور زمین کے موسم اُن پر منحصر کئے گئے مثلاً ابتدائی شخص کی نظر میں سورج عالم ازل کا ظاہری اظہار تھا - یعنی ایسی حیات جو سب کی پرورش اور حفاظت کرتی ہے - مختلف ملکوں اور زمانوں میں کرشنا - نو - اُسیرس - ہرمیز - ہرکولیز وغیرہ مختلف ناموں سے اُسکی صورت بنائی جانے لگی - اور پھر بتدریج وہ شکلیں ایسے آدمی سمجھے جانے لگے جو فی الواقع کبھی موجود تھے اور اُن فواید کی نظر سے جو اُنھوں نے نسل انسان کو پہنچائے وہ معبود گردانے گئے ان فرضی دیوتاؤں کے مقبرے دکھلائے جاتے تھے جیسے مصر کا بڑا مخروطی مینار اوسیرس کا مقبرہ کہلاتا ہے الایہ جلسے جو کئے جاتے تھے اُنکا خاص منشا یہ ہوتا تھا کہ اُن کے مرنے سے عام خلائق کو جو نقصان پہنچا ہے اُس خیال کو تازہ کیا جائے -

جس وقت منطقۃ البروج کے خانوں میں سورج گذرتا تھا وشنو کے مندروں کی داستانیں پیدا ہوتی تھیں - ہرکولیز کی محنتیں وغیرہ جاڑہ کے موسم میں اُس کی قوت کا ظاہرا زوال اور جاڑے کے چند کیو قت اُسکی بحالی موت کے قصے تک دونوں خیال ور دو اور اُسیرس اور متراس کا حشر درحقیقت جو کچھ ایک زمانہ میں خالص قدرتی دانشمندی ہوتی ہے وہ دوسرے زمانہ میں دیو مالا بنجاتی ہے اور تیسرے زمانہ میں تفریحی افسانہ جس کی خاص خاص باتیں اسی ملک سے جہاں اُسکا رواج تھا شروع ہوتی ہیں - ساعت کا عدد ہر جگہ پایا جاتا ہے اور یہ علم کہ اسکا

ذریعہ دوسری صورت میں بدلتا ہے نہیں ظاہر ہو سکتے۔ اسی طرح دماغ علم کی کثرت اور روشنی کو تاریکی اور قید کا درجہ طے کئے ہوئے بغیر نہیں پہونچ سکتا۔

۱۲۔ خفیہ اسرار کی تعلیم کی کنجی۔

یہ صحیح ہے کہ پہلے آدمیوں کو آئندہ ہونے والے واقعات کا علم تھا اور یہ علم صرف سربستہ اسرار کی مطلق معلومات اور نتیجہ خیز تعلیم سے حاصل ہی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ قدیم زمانہ کی یادگاری چیزوں سے بھی جو کہ خیال کی عظمت اور خیالی غرض کی یکتائی میں سب امور سے بڑھکر ہیں جنکو زمانہ حال کے فن یا مشقت اور نیز ایمان نے انجام کو پہونچایا ہے۔

اس بات کو ذہن نشین کر لینے سے ناظرین نو مریدی کے تعلیمی مسایل کے سچے معنوں پر گہری نظر ڈال سکیں گے اور وہ جان جائیں گے کہ سربستہ اسرار کی تعلیم میں اسقدر زیادہ مشابہت کیوں ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ تعلیمی مسایل جو دکھلائے جاتے ہیں وہ عالمگیر قدرتی عجائبات کی تشریح کرکے زمین کے تمام حصوں میں یکساں کرتے ہیں۔

۱۳۔ خفیہ اسرار کی تعلیم کا خلاصہ کیا گیا۔

یہ تعلیم تصوف اخلاق اور سائینس سے تعلق رکھتی تھی از روئے تصوف مریدوں کو گنواروں کے متعدد معبود ماننے کی غلطی بتلائی جاتی تھی اور وحدت کا اصول سکھلایا جاتا تھا معہ جزا و سزا کی آیندہ حالت کے از روئے اخلاق کنفیوشس کے الفاظ میں اصولوں کا خلاصہ کر لیا تھا۔ اگر تجکو یہ شبہ ہے کہ کوئی کام اچھا ہے یا برا تو اس کے دریافت تک بالکل پرہیز کر اور سائینس کی رو سے اس تعلیم کے اصول اسی طرح کے تھے جیسے ہمنے اوپر تفصیل کی ہے۔

۱۴۔ سچا علم کس طرح ضایع ہو گیا۔

اگرچہ ہمیں نے پہلے بھی کئی موقعوں پر اس حقیقت کیطرف اشارہ کر دیا ہے کہ قدرت کا وہ سچا علم جو پہلے آدمیوں کو حاصل تھا۔ زمانہ دراز کی جدت میں خراب

لڑتے ہیں کہ آیا وضو کلائی یا کہنی سے شروع کرنا چاہئیے - لیکن وہ عیسائیوں کو قتل کرنے یا اُنکے اپنے مذہب میں ملانے کے لئے متفق ہوجاویں -

ایک عیسائی فرقہ نے ترک اور یہودیوں کی تلوار کو زور سے استیصال کرنے سے جب اُسکا دل نہیں بھرا تو اُس نے ایک ایسی عدالت قایم کی جو انکوئیزیشن (تفتیشگاہ کفار) کہلاتی ہے درحالیکہ اُنکے مخالفوں نے جو کم بیرحم نہیں تھے مسیوقت اختیار حاصل کیا - رومن کیتھلک عیسائیوں کو تمام ملکی حقوق سے محروم کردیا اور وقتاً فوقتاً انکو قتل کیا - اُنکی باہمی نفرت توسیع مذہب کی کوشش میں بھی موجود ہے اور وہ اپنے نتایج میں بہت ضعیف ہیں باوجود اُن تحریک دینے والی خبروں کے جو عوام سے روپیہ وصول کرنے کے لئے وطن کی انجمنیں تیار کررکھتی ہیں - صرف ایک مثال بیان کی جاتی ہے -

ایک بڑے درجہ کے واعظ نے پانی نیشیا کے باشندوں کو پہلے سے پہلے ہی رومن کیتھلک واعظین کی آمد کے خیال سے متنفر بنانے کی کوشش کی مسٹر فاکس کی کتاب موسومہ کتاب شہدا کو اُنکی زبان میں ترجمہ کیا اور انکے موقعوں کی تصویر بذریعہ طلسمی لالٹین کے اُنکو دکھلائی -

۱۷ - سربستہ اسرار نجومی ہیئت کے پردہ میں -

یہ اسرار جنکے علم ہم کو بذریعہ روایت پہونچے ہیں اور ایک بگاڑے ہوئے اور بے مقصد طریقہ میں فرانسس مذہب میں ابتک قایم و برقرار ہیں اُنکی ایک نجومی ہیئت بھی ہے ہندوستان کی نہایت قدیمی مذہب میں ہمنے انسان کے تنزل کا قصہ سنا ہے کہ اُس نے علم کے درخت کا پھل کھایا اور اسی وجہ سے وہ فردوس سے نکالا گیا - اس تمثیلی قصہ کو جاہل یہودیوں نے واقعات پر مبنی سمجھا اور اسی حیثیت سے جنیسس (پیدایش عالم) کی اصلی عبارت میں شامل کردیا -

نزولِ آدم کی روایت جس طرح بُک آف جنیسس میں لکھی ہوئی ہے اُس میں غور کرنے سے ایسی صورت معلوم ہوگی جیسی ذیل میں بیان کی جاتی ہے -

آدم کوئی مفرد انسان مراد نہیں ہے بلکہ عام نوع انسان مراد ہے اور اسکی وجہ

موجود ہونا قدرت کے سات خواص کا ضروری نتیجہ ہے۔ جاتا رہا۔ اب یہ بات فرض کی گئی کہ اس سے اُن سات سیاروں کی طرف اشارہ ہے جو اُسوقت معلوم تھے

۱۵۔ سربستہ اسرار کا اصلی مطلب اور انکے زوال کے نتیجے۔

اُن سربستہ بھیدوں میں تمام باتیں نجوم سے متعلق تھیں۔ لیکن نجومی علامات کی ذیل میں بڑے گہرے معنے پوشیدہ تھے۔ جسوقت لوگ سورج کے زوال پر روتے تھے تو بانیان مذہب درحقیقت اُس نور کے زوال کا رنج کرتے تھے جس کے اثر سے زندگی ہے اور عنصر پرست اُسی سورج کے زوال پر روتے رہتے تھے۔ قدیم قدرت کی دانشمندی کے تعلیمی اصول مرید کو دکھلائے جاتے تھے لیکن اُس کے دل میں اُن باتوں کی سمجھ بطور الہام نمایشی پیدا ہوتی تھی۔ یہ سائنس کی مردہ لاش نہیں ہوتی تھی جو مرید کو بتلایا جاتا تھا اور اُس کے لئے اُس کے زندہ ہونے یا نہ ہونے پر چھوڑ دیا جاتا ہو بلکہ خود زندہ رُوح اُنکی طبیعت میں جما دی جاتی تھی۔ لیکن اسوجہ سے کہ زیادہ تر طبیعت کے اندر سے بذریعہ الہام اخذ کرنا پڑتا تھا اور باہر سے کم لہٰسے زبانی تعلیم کی وجہ سے یہ اسرار رفتہ رفتہ زائل ہوگئے۔ خیالی باتوں سے حقیقی باتیں مغلوب ہوگئیں اور محض جسم دار اجزا مثل آفتاب ماہتاب ستاروں اور فرشتوں کے اُس کا موضوع لہٰ ہو گئے۔ موت اور حشر کی مقدس جگہیں بار بار علامتیں اور اشارے اس بھید کو بتلاتے ہیں۔ کہ اعلیٰ درجہ کے جسمانی عیش جسمانی زندگی کے لئے بہت مہلک ہیں یعنی نہایت تیز نور فردوس کی جھلک ہے۔ یہ علامات اور اشارے آخر کار ظاہری قدرت کی طرف منتقل ہونے لگے اور اُنکی غلط فہمی سے تمام مذاہب یا باطل عقیدے جس سے روئے زمین میں خونخوار لڑائیاں اور ہر قسم کا عذاب بھرپور پیدا ہوگیا۔ غضبناک متعصبوں نے اُن باتوں پر بحث کرکے جنکے اصول کو وہ نہیں سمجھتے تھے۔ ایسے مخالفانہ مسائل ایجاد کئے جو اصلی نہ تھے۔ اور اپنے مخالفوں کو اس بات پر مجبور کرنے کے لئے کہ اُنکی سائے اختیار کریں۔ نہایت شیطانی عذاب ایجاد کر ڈالے جیسے دو محمدی فرقے پیروان عمر اور علی ایک دوسرے سے یہ فیصلہ کرنے کیلئے

حوا کے معنے زندگی کے ہیں اور وہ باغ عدن میں بہار اور گرمی کا موسم گذار کر اُس موسم میں پہونچا۔ جبکہ استعارہ کا سانپ جاڑہ کی علامت آسمانی کرہ پر بتلاتا ہے کہ تمثیلی علم میں جتنے جابجا استعارات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ سیلم (عبرانی) کے معنے سیب کے کر دیئے ہیں یہ خزاں کی پیداوار ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصل کا وقت گذر گیا۔ اب انسان کو اپنی پیشانی کے پسینہ سے پھر زمین کاشت کرنی چاہیئے۔ سردی کا موسم آتا ہے اسکو اپنا جسم تمثیلی انجیر کے پتے سے چھپانا چاہیئے۔ کرہ گردش میں بھی ہو تا ماسنڈل کا انسان بوٹس بالکل ویسے ہی جیسے آدم جسکے آگے ایک کنواری عورت اپنے ہاتھ میں ایک خزاں کی ڈالی لئے ہوئے ہے جو میووں سے لدی ہوئی ہے۔ اُس کے فریب میں آیا ہوا معلوم ہوا۔ الہامی استعارات کی طرف ایک نظر کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہو جاویگی۔ کہ پاک ڈالی یا پودا تمام ایسے بھیدوں کے ذکر میں لایا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان اور مصر میں کنول کا پھول کئی مناسب موقع پر پیش کیا جاتا ہے۔ اٹائس کی علامت انجیر کا درخت زہرہ کی علامت ہندی کاہنوں کی علامت جھاڑی (رومی معبود کی علامت سنہری شاخ سورج کی علامت گلاب کا درخت ہے۔ کتاب گولڈن آس میں لکھا ہے کہ گلاب کھانے سے اپیویس اپنی اصلی شکل میں آگیا۔ یا م سنڈے کی علامت جھاڑی اور فری امشن مذہب کی علامت ببول۔ یا بد ڈوال ڈا یو الونا ٹک میں جو شاخ ہوتی ہے وہ اُن سربستہ رازوں کی پوشیدہ شاخ ہے۔

۱۷۔ نجومی صورتوں کا بیان جاری تھا

تجہیز و تکفین کے متعلق بھید
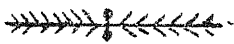
اِن تمام پوشیدہ بھیدوں میں کوئی ذی وجود معبود بہ ترسیعہ تر یا کوئی غیر معمولی اوتار و پیغمبر جو زیادہ نا موری کی زندگی شروع کرنے کے لئے موت کی زحمت اُٹھاتا ہو ہمارے سامنے آتا ہے۔ ہر جگہ کسی بڑے اور درد ناک

مسٹیلے ری میں بذریعہ تصویر دکھلایا گیا ہے۔ اور نیز نائٹ آف گولڈ وش کی سات سیڑھیوں کے زینہ میں نمودار کیا گیا ہے ظاہر کرتی ہے۔

تمام بھیدوں میں اعلےٰ درجہ کے عہدہ دار یکساں ہوتے تھے اور نجومی یا مثالی عجائبات مجسم پائے جاتے تھے۔ سب مرید ایک دوسرے کو اشارات اور اصطلاحی الفاظ سے پہچانتے تھے۔ سب میں مرید ہونے کے شرائط یکساں تھے یعنی عمر کی پختگی اور چال چلن کی صفائی۔ اسی وجہ سے نیرو نے ایلیوسینین کے سربستہ بھیدوں میں شامل ہونے کی غرض سے خود کو امیدوار پیش کرنے کی ہمت نہیں کی۔ بہت سے بھیدوں میں ترجمان اکبر ہمیشہ تجرد کی خلوت نشین زندگی گذارنے کو مجبور کیا جاتا تھا۔ تاکہ وہ بالکل آزادی سے پاک چیزوں کے تحصیل علم اور اُن پر غور کرنے میں مصروف ہو اور اس خلوت نشینی کے قاعدہ کو پورا کرنے کے لئے تاریخ کے ابتدائی زمانہ میں پوجاریوں کا دستور تھا کہ خاص خاص نباتات کے استعمال سے کایا کلپ کرتے تھے جنکی بابت شہرت تھی کہ وہ ایسی صفت رکھتی ہیں جس سے عضو کے تمام محرکات نکلجاتے ہیں تمام ملکوں میں جہاں کہیں سربستہ بھید موجود تھے مریدی ایسی ہی ضروری بات سمجھی جاتی تہی جیسے کہ عیسائیوں میں رسم بپتسمہ۔

اور فی الحقیقت یہ ایک ایسی رسم ہے جسکا تمام بھیدوں میں عملدرآمد ہوتا رہا ہے مرید لوگ ایپاپٹ (حق بین) کہلاتے تھے (یعنی سب چیزوں کو اُنکی اصلی ماہیت سے دیکھنے والے) درحالیکہ اس سے پیشتر وہ مسٹ (باطل بین) کہلاتے تھے جسکے معنے پہلے سے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح ہم سب میں چھوٹے بڑے بھید پاتے ہیں جو بتلانے اور چھپانے سے متعلق ہیں۔ ایسے بھیدوں کا عوام پر ظاہر کر دینا ہر جگہ معیوب سمجھا جاتا تھا۔ تمام مریدی کے رسوم میں مریدوں کو نہایت سخت قسمیں کھانی پڑتی تھیں کہ وہ اُن بھیدوں کی جو اُس کو بتلائے گئے ہیں نہایت سخت حفاظت کریگا۔ الیسبیاڈس سیریس کے پوشیدہ راز افشا کر دینے پر جلا وطن ہوا۔ اور فریس کے حوالہ کیا گیا۔ پردم تھتیس۔ ٹینٹالس اوڈیپس۔ ارفیس نے مختلف سزائیں اسی وجہ سے بھگتیں۔

لے فری میسن کی یہ کوئی مقدس عمارت ہے - مترجم

دوبارہ مخلوط ہو جانے کا بھید ہے (یعنی زندگی کی روشنی اُس رات میں سما جاتی ہے)۔
علاوہ بریں وہ روزی کہلاتی ہے اور جرمنی داستانوں میں روزی کو زندگی کا بحال کرنے والا
اصول کہا جاتا ہے۔ وہ صرف رات ہی نہیں ہے بلکہ سورج کی ماں بھی وہ صبح کی دیبی بھی
ہے جسکے پیچھے تارے چمکتے رہتے ہیں۔ جب وہ سیریس بنکر زمین کی علامت ہوتی ہے
تو غلہ کی بال سے اُسکی تصویر بنائی جاتی ہے۔ مثل رنجیدہ پر اسرار پائیناکے وہ خوبصورت
اور چمکدار تو ہے لیکن غم آلودہ اور سیاہ فام بھی ہے۔ پس اس طرح وہ رات کو دن سے ملاتی ہے
خوشی کو رنج سے سورج کو چاند سے گرمی کو تری سے خدا کو انسان سے قدیم مصری اس معبود
کی تصویر کالے پتھر سے بناتے تھے۔ کعبہ کا حجر اسود (سنگ سیاہ) بھی جسکی پرستش اہل عرب
کرتے ہیں اور جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ابتدا میں برف سے زیادہ سفید اور آفتاب سے زیادہ
روشن تھا اُس کے ساتھ یہی خیال شامل ہے تمام بھیدوں میں ہمکو صلیب پیش آتی
ہے۔ جو پاکیزگی اور نجات کی علامت ہے تین چار اور سات کے عدد مقدس اعداد تھے
اکثر دیومالاؤں میں ہم یہ اعداد دیکھتے ہیں پوشیدہ ضیافتیں سب میں مشترک ہیں جیسے آگ
پانی اور ہوا کے ذریعہ سے آزمایش دائرہ مثلث اکہرا اور دوہرا ہر جگہ پر قدرت کی دوئی
اور متضاد قوتوں کو ظاہر کرتا ہے تمام مریدی کے عام رسومات میں نیک طینت امیدوار
نیک اصول کو ظاہر کرتا تھا روشنی برائی یا تاریکی سے مغلوب ہو جاتی تھی اُسکا کام یہ تھا کہ
اپنی پہلی فضیلت پھر پیدا ہو کر حاصل کرے اس لئے اُسکو موت دوزخ اور اُس کے خطرات
میں گذرنا ہوتا تھا۔ اور یہ سٹین یعنی تماشہ کے طور پر جسوقت کہ مرید سات نمازوں میں گذرتا
تھا۔ یا سات سیڑھی کے زینہ پر چڑھتا تھا دکھلائے جاتے تھے۔ یہ تمام کیفیت اپنے نہایت
عمیق معنے میں نور کی اُس ازلی جانفشانی کو ظاہر کرتی تھی جو روح کو جسم کی باربرداری سے
آزاد ہونے کے لئے درکار ہے جو کہ اُس نے لازوال قدرت کے پہلے تین خواص میں سے
گذرتے وقت اپنے اوپر رکھ لیا ہے۔ اور اپنے دوسرے درجہ معنوں میں جن کے گہرے
معنے نوع انسان کو فراموش ہو گئے سورج کی پیش روی منطقۃ البروج کے سات خانوں
میں (حمل سے لیکر میزان تک، جیسا کہ رایل آرچ

وہ غلام ہیں جو نفرت طعن تشنیع اور گالیوں سے خوف کھاتے ہیں اور سچائی اُس سچ کے جسے اُنہیں ضرور خیال کرنا ہے وہ خاموش ہو کر سکڑ سے جاتے ہیں وہ غلام ہیں جو حق بات میں دو یا تین کے ساتھ ہمت کرکے نہیں ہو جاتے۔

اس طرح مذہب پر پہونچتا ہے جسکی عالمگیر ہمدردی خوف کو نکالکر باہر کرتی ہے یہی لوگ نسل انسان میں دوبارہ پیدا ہوئے ہیں جنکو نہ پوشیدہ اشاروں کی ضرورت ہے اور نہ اصطلاحی الفاظ کی ایک دوسرے کو پہچاننے کیلئے حاجت ہے فی الحقیقت وہ ایسی تمام ایجادوں کے برخلاف ہیں اِس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ آزادی سب میں یکساں شامل رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ملک میں جہاں جابرانہ حکومت ہوتی ہے مثلاً رُوس میں خفیہ انجمنیں اب تک لوگوں کو آزادی کے واسطے لڑنے کی تحریک دینے کا ذریعہ ہیں لیکن جہاں آزادی کی حکومت ہے وہاں کسی مفید اور نیک کام کو عمل میں لانے کیلئے اخفا کی ہرگز ضرورت نہیں کسی زمانہ میں خفیہ انجمنوں کی مدد کو کامیابی حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ اب خود عام انجمنوں کو اپنے قایم رکھنے کے لئے علانیہ عام اتفاق کی حاجت ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ یہ ایسا زمانہ آیا ہے جس میں ہر ایک بات بلاخوف مخالفت کہی جاسکتی ہے بلکہ ہر ایک حق بات کی چھان بین ہوجاتی ہے اور اصلی راز پہچان لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ بعض مشہور مثالوں سے ظاہر ہوا ہے۔ فاسٹ کے الفاظ کا عملدرآمد اب تک جاری ہے۔ کون لوگ بچہ کو اُسکا سچا نام لیکر پکار سکتے ہیں۔ وہی چند لوگ جو تھوڑا سا اُسکی بابت جانتے ہیں اور بیوقوفوں نے اپنے دلی راز کھولدئے اور گنواروں کے ہجوم سے اپنے اغراض بیان کردئیے وہ مصلوب ہوئے یا جلائے گئے۔

بلاشک جسم کو سُولی دینا یا جلانا آجکل بے محل ہیں لیکن انتظام سلطنت اور خاصکر انتظام مذہب میں اب تک چند شکنجے اور گرم سُرخ لوہے کے چمٹے مخالفوں کے ہاتھ پکڑنے اور اُسکی نمود و نمایش کے جلا ڈالنے کو موجود ہیں جسوجہ سے میں اگرچہ اس تدبیر میں اور اکثر معاملات میں خفیہ انجمنوں کی کامیابی میں شک کرتا ہوں تاہم میں اُن لوگوں کے واسطے جنہوں نے لاویل شاعر کے الفاظ پر عمل کیا ہے یا کرتے ہیں اپنی تعریف کے انعام میں دریغ نہیں کرسکتا۔ وہ لوگ ذلیل غلام ہیں جو لاچاروں اور کمزوروں کے واسطے زبان کھولنے کی ہمت نہیں کرتے۔

اِس مقتدر یادگار کا ایک یادگاری واقعہ ابتک لکھا ہوا ہے کہ مجوسیوں کو ایک تارا یسوع کے گہوارہ تک لے پہونچا وہ بادشاہ اور مجوسی کے خطاب سے برابر مشہور ہیں اُنکی مذہبی امامت کا زمانہ اسوریا - میڈیا اور فارس کی حکومتوں کی بنیاد پڑنے سے پیشتر تہا - ارسطو کا بیان ہے کہ مصر کی بادشاہت کی بنیاد سے یہ زمانہ زیادہ قدیم تہا - افلاطون سے اس زمانہ کا شمار برسوں میں نہو سکا - اسواسطے اُس نے قرون سے شمار کیا - آجکل اکثر مورخ اس امر پر متفق ہیں کہ مجوسوں کی حکومت کی ترقی کا زمانہ جنگ ٹروجن سے پانچہزار برس پیشتر ہے -

۲۳ - زردشت

اِس فرقہ کا بانی زردشت تہا - بعض مورخ بتلاتے ہیں وہ دارا کا ہمعصر نہیں تہا - بلکہ سن عیسوی سے قریب پچاس صدیوں کے پیشتر تہا - اُس کا گھر ہندوستان میں نہیں - بلکہ بکیٹریانہ میں تھا - جو زیادہ مشرق کی طرف بحیرہ کاسپئن سے پار - ہندوستان کے قریب جیحوں وسیحوں کے قرب میں واقع تہا - پس اس اعتبار سے برہمن یا ہندوستان کے پروہت بہی اُنہیں مجوسوں کی اولاد کہے جاسکتے ہیں -

۲۴ - زردشت کے دینی اصول

تمام دینی اصولوں میں سے کہ جنکا زمانہ قدیم میں عملدرآمد تہا - زردشت کا اصول بہت کامل اور عقل کے مطابق تہا - اسی کا بقیہ کم و بیش تمام زمانہ مابعد کے مذاہب میں پایا جاتا ہے - اُس کے نشان اُس کی قدیم کتاب ژندواستا میں ملتے ہیں - یہ وہ کتاب نہیں ہے جو اس نام سے عام طور پر مشہور ہے اور صرف اُس کا خلاصہ ہے - بلکہ وہ جس کے ذریعہ قدرت کی تمام تفصیلات کا راز کھلتا ہے - اُس کے نزدیک ایک فاعل خیر ہے دوسرا فاعل شر - یہ اصول دو نقیضوں یعنی یکساں پیدائش اصولوں کا مجموعہ نہیں ہے - کیونکہ اہرمن جس سے بُرائی کا اصول مشتق ہے ہرمزد یعنی نیکی کے اصول کے برابر نہیں - بُرائی نہ تو غیر مخلوق ہے اور نہ ابدی ہے - بلکہ وہ ایک عارضی اور محدود طاقت کی ہے - مورخ پلوٹارک ایک راسے لکہتا ہے کہ اہرمن

میجی یعنی مجوس

۲۱- لفظ مجوس کا استخراج

مجوس لاطینی لفظ ماجا بمعنے آئینہ (۱) سے نکلا ہے۔ اہل ہنود کی دیومالا کے موافق برہما زمانہ ازل سے اپنی صورت اور اپنی قوتیں اسی آئینہ میں دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہے۔

اسی لحاظ سے انگریزی زبان کے الفاظ مثل میجی (آتش پرست) میجک (جادو) امیج (بت) امیجینیشن (تصور) جن سب کے معنے کسی صورت شکل یا طاقت کا قایم کرنا ہے۔ یہ سب اُسی ابتدائی بے صورت گر جانا [illegible] کے واسطے ہم معنے الفاظ ہیں اس دلیل سے وہ اہل مجوس وہ شخص ہے جو اپنی زندگی کی کاروائیوں کو اپنا مطالعہ بنالے۔

۲۲- مجوسوں کی قدامت

فارس کے قدیم پوجاری مجوسی کہلاتے تھے۔ اُنہوں نے صرف اصول [illegible] یا مذہب ہی نہیں قایم کیا بلکہ سلطنت قایم کی اور بادشاہ اُن کے [illegible] باد شاہوں کے سے ہوتے تھے۔

---

(۱) فاضل ایڈیٹر میگس کی بابت [illegible] ہندوستان کی دیومالا [illegible] [illegible] ہے۔

تک بھی پہونچ گیا ہے۔

اوتہکو سقراط کی مشہور طبیعت والپرٹ) بروٹس کی بدنہادی دایول جنیسی) میں یہ ہی خیال پیش آتا ہے۔ ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ ذہانت (جنیس) ہویس سے نکلی ہے۔

نیک روحوں کی تین گنی پیدائش ہے (یعنی تین روحیں نیک ہیں تو ایک بد) لازمی نتیجہ تثلیث نکلا۔ لازوال وقت کے وجود کا دوسرا بیٹا اہرمن بھی مثل ہرمز کے اصلی نور سے علیحدہ کیا گیا۔ یہ بھی ویسا ہی پاک صاف ہوتا۔ لیکن حریص اور مغرور ہونے کی وجہ سے یہ حاسد ہوگیا۔ اور سزا دینے کی غرض سے وجود برتر نے اسکو بارہ ہزار برس کے واسطے تاریکی میں رہنے کے لئے حکم دیا۔ یہ مدت نیکی اور بدی میں جھگڑا ختم ہونے کے لئے کافی تھی لیکن اہرمن نے بیشمار خبیثوں کو پیدا کرنا شروع کردیا جنہوں نے تمام دنیا کو طرح طرح کی مصیبتوں بیماریوں اور گناہوں سے بھردیا۔ یہ خبیث ناپاکی ظلم لالچ اور بیرحمی ہیں۔ اور اُن کے علاوہ سردی۔ بھوک۔ افلاس۔ لاغری۔ محنت۔ جہالت وغیرہ وغیرہ اور سب سے ذلیل افترا و تہمت کا خبیث ہے۔ ہرمز نے تین ہزار برس کی بادشاہی کے بعد جسمانی دنیا کو چھ زمانوں میں اُسی ترتیب سے جسکا حال جنیس میں ملتا ہے پیدا کیا۔ یعنی زمین کے نور کو جو آسمانی نور سے علیحدہ ہے ترتیب وار موجود کیا۔ پانی مٹی درخت حیوان انسان[1] سب پیدا ہوگئے۔ اہرمن نے بھی مٹی اور پانی کے بنانے میں ہرمز کو مدد دی اس لئے کہ ان عناصر پر تاریکی کا پیشتر سے دخل تھا اور ہرمز انکو اور کہیں چھپا نہیں سکتا تھا۔ اہرمن انسان کی پیدائش اور بعد کی خرابی اور تباہی میں بھی شریک رہا۔

ہرمز نے اپنے کلام کی طاقت سے انسان کے پہلے جوڑے سیبحا اور اُس کی بیبی کو پیدا کیا۔ لیکن اہرمن نے اوّل مرد اور پھر عورت کو بہکایا اور انکو چند قسم کے میوے کھلا کر اُن سے برائی کرادی۔ اُس نے صرف آدمی ہی کی طبیعت کو نہیں بدلا بلکہ

[1] اور ایک وجود انسان و حیوان سے مرکب۔

اور اُس کے سب شیلان فتح کئے جا وینگے۔ کیونکہ وہ یعنی ثنویت ابدی نہیں ہے۔ اُس کی زندگی اُسی وقت تک ہے جبتک اُس سے اُس بڑی نقل دڈراما، کا کام لیا جاتا ہے جسمیں یہ ہر سال ایک حرکت اور صورت کی تبدیلی کا باعث ہوتی ہے۔ یہ اصول عیسائیوں کے ایک فرقہ "ایور لاسٹنگ گاسپلرس" کا ہے کہ جس سے قایم شدہ عیسائی چرچ شیطانوں کی تنسیخ کے بارہ میں سخت مخالف ہے۔

بعض دوسرے مقامات میں لازوال اور غیر فانی زندگی کے وقت کو لامحدود کہتے ہیں کیونکہ اُس کے لئے کوئی ابتدا مقرر نہیں کیجا سکتی۔ وہ اپنے نور و جلال میں ڈوبا ہوا ہے۔ اُس کے خواص و صفات ایسے ہیں کہ ہمارے فہم میں نہیں آسکتے۔ اور وہ ہماری دلی توجہ اور پرستش کا مستحق ہے۔

پیدائش کی ابتدا کا اصول ایک چیز سے دوسری چیز کے پھوٹ کر نکلنے کا ہے اوّل اس لازوال وجود سے نور علیحدہ ہوا جس سے نور کا بادشاہ ہرمز پیدا ہوا۔ ہرمز نے کلام کے ذریعہ سے دنیا کی زنگار رنگ روشنیوں کو پیدا کیا اور وہ خود اس دنیا کا محافظ ہے۔ ہرمز پاک وجود اور آسمانی قالب عقل و علم ہے۔ پھر ہرمز نے اپنی صورت و شباہت کے اور چھ جنات مسمی امس ہسپند پیدا کئے جو اُس کے تخت کے گرد کھڑے رہتے ہیں۔ یہ پست درجہ کے بھوت اور آدمیوں کے پاس سفیر ہوکر جاتے ہیں اور وہ جنات خود بھی کم درجہ کی صفائی اور کمال کے ہیں اور اُنکے مقابلہ میں چھ اور ہیں۔ دوسرے سلسلہ میں ہرمز نے (۲۸) ایزاد پیدا کئے دنیا کی آسودگی بے گناہی اور حفاظت انکے متعلق ہے۔ ہر طرح کی نیکیوں کے نمونے اور آدمیوں کی دعاؤں کے ترجمان ہیں۔ تیسرا گروہ پاک روحوں کا بے شمار ہے جنکو ہرمز نے پیدا کیا اور اُنکو فروہر کہا جاتا ہے۔ یہ فروہر ہرمز کے اُن خیالات کی صورتیں ہیں جو اُس کی طبیعت میں چیزوں کے پیدا کرنے سے پیشتر آئے تھے۔ اور ہر ہرمز خود ہر فروہ میں عقل مجسم اور فیض بخش خیالات کے ساتھ داخل ہے۔

یہ آسمانی روحیں ہر شخص کے سر پر منڈلاتی رہتی ہیں۔ یہ خیال یونانی اور رومیوں

آگ میں کوئی معبودیت نہیں دیکھی اور نہ پارسی گروہ دیکھتا ہے بلکہ انکو صرف گرمی اور حرکت کی علت اس آگ میں معلوم ہوئی تھی اور یہ علم سائینس کی جدید تحقیقاتوں کے بارہ میں ایک قسم کی پیشین گوئی ہے کہ زمانہ قدیم نے آگ کو کس قدر واجب التعظیم سمجھا تھا جس پیشین گوئی کے نتایج اب ظاہر ہو رہے ہیں پارسیوں نے کوئی جدا خدا قایم نہیں کیا جسکو ایک سچا خدا کہتے انہوں نے کسی فاعل سے جو زندگی سے علیحدہ ہو دعا نہ مانگی انہوں نے غیر یقینی روایتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ البتہ قدرت کی تمام نظر سے پوشیدہ طاقتوں میں سے انہوں نے اس طاقت کو پسند کر لیا جو سب پر حکمران ہے اور بڑے ہیبت ناک آثار سے اپنا ظہور دکھلاتی ہے۔ قدیم مجوسیوں کی اولاد میں حال کے گبر لوگ ہیں۔

۲۲۔ لفظ ڈییس (خدا) کی اصل۔

اس معنے میں مجوسیوں اور چینیوں کے یہاں علم الٰہی بالکل نہ تھا۔ یا ایک ایسا علم تھا جو سب سے علیحدہ ہے۔

وہ مجوسی جنہوں نے اپنا نام پوشیدہ علم سحر (میجک) کو دیدیا وہ کسی قسم کا جادو نہیں کرتے تھے اور کرامات کے بھی معتقد نہ تھے۔ اشیائی استقلال کو انہوں نے متزلزل کرنا ٹھیک نہ سمجھا۔ بلکہ انکو لازوال وجود کا ایک نورانی نشان خیال کیا درحالیکہ دوسری قوموں نے لوگوں کو دولت علم سے مفلس کرنے اور جہالت اور غلط بیانی کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی۔

ان مجوسیوں کا ذکر ہے جو ہندوستان کے ادلمپس میں عظیم الجثہ مخلوقات کے آباد ہونے پر ان لوگوں نے خدا کی رہنمائیت کر چھوڑی جس عقیدہ سے ہمیشہ خیالات کی تاریخ میں ترقی ہوتی ہے چنانچہ نہایت قدیم کتاب زندگی عبارت سے تمام چیزوں کے ایک پیدا کرنے والے کا اقرار ثابت ہوتا ہے جسکا نام ڈاو ہے اور اس لفظ کے معنے روشنی و عقل کے ہیں۔ اسکا اصل مصدر ڈیو یعنے چمکنا ہے اس سے ڈییس ڈائیس وغیرہ الفاظ مشتق ہوئے ہیں لفظ ڈیئی کے بھی ابتدائی معنے روشن ذات کے تھے اسی کے قریب قریب سنسکرت کا لفظ ڈیاس دآسمان) ہے جسکے بابت بہت سے افسانہ ہائے مذہبی مشہور

تمام حیوانات درندہ وگزندہ کی طبیعتوں میں بھی برائی داخل کردی اور انکی طبیعتیں نیک حیوانات کی طرف سے بدل دیں۔ اور اہرمن کی اس مفسدانہ کارروائی سے تمام روئے زمین پر خرابی پھیل گئی۔ لیکن اہرمن اور اسکی بنائی ہوئی خبیث روحیں آخر میں مغلوب ہوکر ہر جگہ سے نکالدی جاویں گی۔ اور اس سخت معرکہ میں محنتی اور انصاف و اعتدال والے آدمیوں کے ذرا خوف نہ ہوگا۔ کیونکہ زردشت کی شریعت کے موافق محنت برائی کو فنا کرنے والی ہو۔ وہ شخص تمام مخلوقات کے سچے حاکم کی ٹھیک اطاعت کرتا ہے جو محنت سے زمین میں اناج بوتا ہے اور اس میں سے فصلیں پیدا کرتا ہے اور پھلدار درخت اُگاتا ہے۔ بارہ ہزار برس گذرنے کے بعد جب زمین خبیث روحوں کی پیدا کی ہوئی برائیوں سے تکلیف اٹھا چکیگی۔ اسوقت تین پیغمبر پیدا ہونگے جوانسان کی معمولی طاقت اور ظلمت سے کرینگے اور زمین کو اسکی ابتدائی خوبصورتی زمانہ بیگناہی کی واپس دینگے۔ وہ نیک و بد کی جانچ کرینگے۔ اور نیکوں کو ایسے متبرک مقام پر پہنچا دینگے جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ اہرمن اور اسکے ساتھی خبیث اور گمراہ آدمی سیال دھات کے کھولتے سمندر میں ڈالے جاوینگے۔ اور ہر جگہ پر ہرمز کے قانون کا عملدرآمد ہوگا۔

اب ناظرین کو یہ بتایا جاتا ہے کہ زردشت نے جو دنیا اور معبودوں کی پیدائش کی ترتیب کا حال بیان کیا ہے اسکو علم ہیئت سے کیا تعلق ہے۔ اس تلمیح کی اصلی حقیقت یہ ہے کہ چھ نیکی کے فرشتے گرمی کے چھ مہینے ہیں اور چھ خبیث جاڑے کے مہینے اٹھائیس آزاد قمری مہینہ کے دن علم الٰہیات کی رُو سے وہ چھ زمانے جن میں دنیا پیدا ہوئی قدرت کے چھ کارکن خواص کی طرف اشارہ ہے۔

۲۵۔ نور کی پرستش۔

ہمکو معلوم ہوچکا ہے کہ زردشت کے خیال میں لازوال حیات ابدی سے نور پہلی مرتبہ علیحدہ کیا گیا۔ اسی وجہ سے پارسیوں کی کتابوں میں روشنی یا تمام سیال روشنی دینے والا شعلہ حقیقی معبود یا غیر فانی حیات کی نشانی ہے۔

اور اسی کی نسبت سے مجوسی اور پارسی آتش پرست کہلاتے ہیں لیکن مجوسیوں نے

پانؤں لغزش کرتے۔ اور اس حالت میں اُنکا قدم جو کچا تا تو خوفناک مصیبت کے غار میں جا گرتا۔ قدرت کی یہ پہلی تین حاجتیں ہیں۔

تاریک غار کے پیچدار راستوں کو ٹٹولنے میں وہ اُس مقدس آگ کو دیکھ لیتا تھا جو تھوڑی تھوڑی دور پر گڑھوں میں چمکتی تھی اور راستہ کو روشن کرتی تھی اُسکو درندوں کی بھی دور سے آواز سنائی دیتی تھی۔ جیسے شیروں کا گرجنا۔ بھیڑیوں کا غرانا۔ کتوں کا زور سے بھونکنا وغیرہ لیکن اُسکا ساتھی جسکو بالکل خاموش رہنے کی تاکید تھی اُسکو جلد اُسی سمت کو لے پہونچتا تھا۔ جہاں سے یہ آوازیں آتی تھیں اور دروازہ کو یکایک کھولنے پر وہ خود کو جنگلی د. ندوں کے غار میں دیکھتا تھا جسمیں فقط ایک چراغ ذرا ذرا ٹمٹماتا تھا۔ پھر اُسپر شیر چیتے۔ بھیڑیئے۔ سی مرغ اور دوسرے جسم والے درندوں کی صورتیں حملہ کرتی تھیں جہاں سے اسکا بلا آزار بچنا مشکل تھا۔ یہاں سے اُسکو ایک دوسرے غار میں جانا پڑتا تھا۔ جو بالکل تاریک ہوتا تھا جہاں اُسکو گرج کی آواز سنائی دیتی اور بار بار بجلی چمکتی دکھائی دیتی تھی اور اُس چمک کی فوری روشنی آگ کی سیال چادروں سے اُن انتقام لینے والے جنات کو دکھلاتی تھی جو ان پسندیدہ مقامات پر اُسکے نا طلبیدہ آنے سے خفا ہوتے تھے۔ ایسے عجیب اور خوفناک مشاہدات ومناظر سے امیدوار کے دلپر عجیب حالت طاری ہوتی تھی اس لیئے امیدوار کو تسلی دینے کی غرض سے ایک دوسرے کمرہ میں لیجاتے تھے جہانکہ اُس کے پریشان خیال کو خوشگوار آگ اور دلپسند بخور کی مہک سے یک گونہ اطمینان آجاتا تھا۔ اور جب اتنا ہوجانے کے بعد بھی وہ باقیماندہ رسومات کے ادا کرنیکو مستعدی ظاہر کرتا تھا۔ تو اُسکا ہادی ایک اشارہ سے فوراً تین پر دہشتوں کو سامنے موجود کر دیتا تھا۔ ایک اُن میں سے ایک زندہ سانپ کو اُس کے سینہ پر اس جدید پیدایش[1] کے ثبوت میں چھوڑ دیتا تھا کہ اب تمہاری نئی زندگی ہوئی (۵۲) دوسرا ایک مخفی دروازہ کھولتا تھا اور اس مخفی دروازہ کے کھلنے سے چیخنے چلانے اور گریہ وزاری کی خوف دلانے

---

[1] مذہبی اصطلاح میں جسمانی حالات سے گذر کر روحانی اوصاف حاصل کرنے کو جدید خلقت یا ریجنریشن کہتے ہیں۔

ہیں۔ لیکن چیزوں کی اصلیت اور خاصیت ٹھیک معلوم کرنے پر یہ خیال اُنکو پیدا ہوا تھا۔ کیونکہ روشنی دراصل تمام اشیا کی رُوح ہے تمام مادہ اسی روشنی کی ٹھوس صورت ہے اس طرح سے مجوسی لوگوں نے ایک انتظام اخلاقی اور ایک سلطنت قایم کی اُنکے یہاں انشا سائینس اور نظم یہ سب علوم تھے۔ ایلید کتاب سے پانچہزار برس پیشتر اُن لوگوں نے ژند واستاد پاژند تین بڑی بڑی کتابوں کو تصنیف کیا پہلی میں اخلاق کا بیان ہے دوسری میں فوجی اور تیسری میں سائینس کی تعلیم ہے۔

۲۷۔ مذہب میں شامل کرنے کا قاعدہ

داخلہ کے امیدوار کو آگ پانی اور شہد کی بیشمار خوبیوں کے ساتھ تیار کیا جاتا تھا۔ امتحانوں کی تعداد جو اُسکو دینے پڑتے تھے بہت تھی اور یہ امتحان پچاس دنکا ایک روزہ رکھنے پر ختم ہوتے تھے۔ یہ امتحان ایک زمین دوز غار میں دیئے ہوتے تھے۔ جہانکہ امیدوار کو ہر وقت چپ چاپ اور بالکل تنہا رہنے کا حکم ہوتا تھا۔ ان امتحانوں کے بعض اوقات مہلک نتیجے ہوتے تھے بعض حالتوں میں امیدوار کم و بیش مخبوط الحواس ہو جاتا تھا۔

وہ مضبوط اور مستقل مزاج امیدوار جوان سب تکالیف پر غالب آتے تھے بڑے بڑے اعزاز کے مستحق ہوتے تھے۔ پھر اس آزمایشی حالت کے گذرنے پر امیدوار کو مذہب میں شامل کرنے کے لئے غار میں لیجاتے تھے۔ جہانکہ اُسکا پیر اُسکو جادو کی زرہ دیتا تھا پیر سیمرغ کا قایم مقام ہوتا تھا جو ایک عظیم الجثہ پرندہ ہے (۲۸) اور پارسیوں کے علم دیومالا کی کل میں ایک زبردست پرندہ ہے اس شخص کو جادو بھی بتلائے جاسکتے تھے تاکہ وہ اُن تمام ہیبت ناک بھوتوں سے آیندہ مقابلہ کرنے کو آمادہ ہو جائے جو اُسکی ترقی میں خبیثوں کے بہکانے سے حارج ہوں۔

غار کے ایک اندرونی کمرہ میں لیجا کر اُس کو آگ اور پانی سے پاک کرتے تھے اور سات درجے طے کرنے کے بعد وہ مذہب میں شامل ہوتا تھا۔ اول وہ ایک ناہموار ٹیلے پر کھڑا ہو کر ایک خطرناک گنبد کو دیکھتا تھا اور ٹیلے کے نیچے نہایت عمیق اور خوفناک غار ہوتا تھا۔ اگر اُس گنبد کو دیکھنے میں نیچے کا خیال نہ رہتا یا نیچے کے خوف سے اُس کے

لیکر تمام اپنے قیدیوں کی آنکھیں پھر روشن کر دیں۔ یہ تین قطروں کا پہلا فارمولا (قاعدہ) قدیم دنیا کے تمام خفیہ منتروں میں پایا جاتا ہے۔ جزیرہ برطانیہ میں پانی کے تین قطرے چلتے ہیں میکسیکو میں بھی اس داستان کی مطابقت خون کے تین قطرے ہیں ہندوستان میں تین تار کا گنڈا چین میں حرف دائی کی تین کشش ڈیورستم کی منڈھیر سے اُن لوگوں کی کور دماغی ظاہر کرتی ہے۔ جو نئے مذہب میں شامل ہونے کے مشتاق ہوتے ہیں۔

متراس فرقہ

۲۹۔ متراسوں کے مخفی اسرار

ایسے روحانی اور بت پرستی کے مخالف مذہب درخت کے تنہ پر تبر لگائے گئے جس نے بابل۔ اسا ئبریا۔ شام اور لبیا میں بت شکنی کی غرض سے دورے کئے اور خالص خدا کی عبادت کو قایم کیا۔ اور مصریوں کی بیرو تہائی کو کمبا سیوں کی تلوار کے ذریعہ سے مٹا دیا جنہوں نے یونانیوں کے تنجانوں اور بتوں کو زیر زبر کر دیا جنہوں نے بنی اسرائیل کو فریسی فرقہ بنا دیا جو ایسا سادہ اور خالص معلوم ہوتا ہے کہ اُن پارسیوں کو قدیم زمانہ کے پیوریٹن کا خطاب ملا اور سابرسی روغن مالیدہ خود کھلایا اسی مذہب کے تنہ سے قلم ہونے کے بعد بت پرستی کی شاخیں پھوٹ آئیں جو کہ شاید برہمنی عبادت اور یقیناً متراس عبادت ہے۔ ڈیوبیس بتلاتا ہے کہ پچھلی مذہب کی ابتدا سن عیسوی سے (۴۵۰۰) برس قبل ہوئی تھی۔

۳۰۔ متراس عبادت کی اصل

متراس ایک نیک فرشتہ کی قوت ہے جسکا سورج پر تصرف ہے۔ سورج

والی آوازیں آتی تھیں جن سے اس کے دل پر نیا اور ناقابل بیان خوف چھا جاتا تھا۔ اور جس طرف سے یہ خوف دلانے والا شور بلند ہوتا تھا۔ اس طرف کو نگاہ پھیرنے سے وہ بدکار لوگوں کے عذاب کی بھیانک صورتیں مختلف پیرایوں میں دیکھتا تھا۔ پھر ترتیب کے ساتھ وہ اس پیچدار بھول بھلیوں میں ہو کر نکلتا تھا جس کے سات سبع گنبد تھے گنبدوں کے اندر پیچدار راستوں سے بالاخانوں پر جانا ہوتا تھا۔ ہر ایک گنبد میں پتھر کا چھوٹا سا دروازہ لگا رہتا تھا جو ہر ایک خطرناک افتاد سے حفظ کا مقام تھا اس کے بعد مستقل ارادہ اور کامیاب امیدوار تسلیم یعنی مقدس ترین منزل پر پہنچ جاتا تھا جہاں صاف شفاف روشنی ہوتی تھی۔ جہاں پر کندن اور جواہرات دمکتے تھے۔ خورشید تاباں اور نظام شمسی لذت افزا ترانہ کے ساتھ حرکت کرتے تھے پیر مغان مشرق کی طرف مجلا طلائی تخت پر بیٹھتا تھا۔ اور اسکے شاہانہ تاج کو مہندی کی شاخوں سے زینت ہوتی تھی آسمانی چمکدار رنگ کی روشن قمیص زیب بدن ہوتی تھی اور اسکے گرد مجوسوں اور کاہنوں کا مجمع ہوتا تھا۔ یہ سب لوگ اس نئے امیدوار کا بڑے تپاک سے استقبال کرتے تھے۔ اور زردشت کے ان مقررہ رسوم کو پوشیدہ رکھنے کا اس سے عہد کرایا جاتا تھا۔ بعد کو اسے مقدس کلمات جن میں سے ٹٹریکٹس یا خدا کا نام جزو اعظم ہوتا تھا۔ یاد کرائے جاتے تھے۔ فیثا غورس کا لفظ ٹٹریکٹس یہودیوں کے لفظ ٹٹراگرامٹن سے بالکل مشابہ ہے۔ چار کا عدد نہایت مکمل سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ قدرت کے چار جوہر میں سب چیزیں آگئیں (غالباً اربعہ عناصر سے مراد ہوگی)

۲۸۔ رستم کا افسانہ۔

مذہب کی اس تدریجی ترقی کا نام کابالا کے ذریعہ مروج ہے اور اس کی بنیاد پر رستم کا قصہ مشہور ہو گیا ہے۔ یہ وہ ایرانی پہلوان ہے جو عظیم الجثہ سی مرغ پر سوار ہو کر ماژندران کو جو زمین کا فردوس ہے فتح کرنے گیا۔ ہفت خوان کی سات خطرناک منزلیں اپنی شجاعت سے طے کر کے سفید دیو کے غار پر پہنچا جو تمام عالم دیوروں کو اندھا کر دیتا تھا۔ لیکن [illegible]

عقیدہ تثلیث میں نور، ذہن اور روح ہیں۔

پار فائیری کے خیال میں باپ کلمہ اور روح القدس ہے۔

ہیروڈوٹس کی رائے کے بموجب متراس بابل کی مائیلیٹیا یا اسیریا کی زہرہ بن گیا۔ عورتوں کے جننے کے بارہ میں اسکی شہوت پرست عبادت کی جاتی تھی۔ زہرہ پیدایش اولاد یا حیات کی دیبی تھی جسکا ساتھ شاید اینائی ٹس یعنی اوسنیا کی دیبی کیساتھ تھا۔

ایرانی متراس یا اپیالو کی پرستش تمام اٹلی میں پھیل گئی اور یونانی اور رومی معبودوں کا اعتقاد روم گال جرمنی اور اٹلی میں یکدم جاتا رہا۔

آفتاب پرست عیسائی اور آفتاب پرست متراس کے خلاف متعدد معبودوں کا اعتقاد معدوم ہوگیا۔

۳۲۔ مذہب میں شامل کرنے کے رسوم

اس عبادت کی مقدس رسمیں ہمیشہ زمین کے نیچے ہوتی تھیں اور ہر رسم میں سات سیڑھیوں کا ایک زینہ رکھا جاتا تھا۔ جس سے کوئی شخص مقام آسایش پر چڑھ سکتا تھا اس درجہ کے ابتدائی رسوم بھی اسی طرح پر تھے جس طرح کہ پہلی فصل میں تفصیل وار بیان کئے گئے ہیں اور ہر موقع کی آزمائشیں سے زیادہ سخت تھیں۔ بہت کم لوگ سب آزمایشوں میں پورے اترتے تھے۔ خدا کی عید ہر (اکتوبر) مہینہ کے وسط میں ہوا کرتی تھی اور امیدوار کو عرصہ تک سخت آزمایشیں اٹھانی پڑتی تھیں اسوقت اسکو خفیہ اسرار کا بھید بتلایا جاتا تھا۔ اوّل درجہ میں اس میں تاجپوشی کی پاک کرنے والی

لہ چند سال گذرے سینٹ کلیمنٹ گرجا واقع روم کے نیچے عجیب طور سے محفوظ متراس فرقہ کا ایک عبادت خانہ نکلا تھا۔ جب مصنف سیر روم کرنے گیا تو وہاں کے مجاوروں نے اوپر کا گرجا دکھلانے کے بعد اس سے کہا کہ ہم تم کو متراس لوگوں کے ترسائی عبادت خانہ میں لے چلتے ہیں۔ میں اپنے دل میں کہنے سے باز نہ رہ سکا کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ متراس اوپر نیچے دو نو جگہ ہے ۱۸۵۶ء میں آسٹیا میں بھی ایسا ہی مندر برآمد ہوا تھا۔ ایرانی معبود سورج کی پرستش کے تمام قاعدے پچھے نگاری میں لکھے ہوئے تھے۔

اٹھائیس انوار یا نورانی پیکروں میں سب سے زیادہ زبردست ہے۔ اور یہ قوت سورج کے ساتھ بول چال کر اور اس کے ساتھ مخلوط نہ ہو کر انسان اور ہرمز کے درمیان خالص ثالث اور شفیع ہے۔ لیکن کچھ عرصہ میں اس متراس کا خیال خراب ہو گیا اور اس نے صفات خدائی کو غصب کرنا چاہا۔ کم درجہ کے معبودوں کا اس طرح سے خدا لے برتر بن بیٹھنا علم دیومالا میں اکثر ہوتا رہا ہے۔ ہندوستان میں شیو وشنو مصر میں سراپیس یونان میں جوپیٹر (عطارد) کا حوالہ دینا کافی ہے۔ مشبہ کو مشبہ بہ کے ساتھ مخلوط کر دینے سے یہ خرابی آسانی سے پیدا ہو جاتی ہے جیسے سورج کی ذہنی قوت خاص اسکی ذات کے ساتھ ملا دی جاوے۔

اور پھر دونو کو ایک ہی چیز خیال کرنے کا خیال باقی رہ جاوے۔ چونکہ سورج کا نام فارسی مروجہ حال میں مہر ہے اس سے ژند متراس کی باقاعدہ تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔

ایرانی متراس (مہتراس) کو ہندوستانی متراس سے خلط ملط کرنا نہ چاہیے۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ پہلا متراس جو زندیق سے بالکل علیحدہ شئے ہے زمانہ قدیم میں خاص خفیہ عبادت کا منشا تھا اور یہی معتقد اس کو سورج سمجھ گئے۔ اگر یونانی لفظ متراس کی عددی قیمت لی جاتی ہے تو ۳۶۵ حاصل ہوتے ہیں جو سال تمام کے دنوں کا شمار ہے۔

لفظ ایبرا کسس پر بھی یہی قاعدہ راست آتا ہے بسیلاڈس نے خدا کا یہ نام رکھا تھا لفظ بلنیاس بھی اسی قاعدہ میں شامل ہے۔ یہ نام گال والوں نے سورج کا رکھا تھا۔

تعلیم کے قاعدے

متراس لوگوں قبروں پر سورج۔ ڈنڈے اور گنبد کی تصویریں دکھلائی دیتی ہیں یہ اعلے درجے کے سچ کی علامات ہیں ان سے بڑی مستعدی پیدا ہوتی ہے اور اعلیٰ درجہ کی روح پیدا کرنے والی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تثلیث افلاطون کے عقیدے سے مطابق ہے جنہیں خدا سے برتر دنیا اور دنیا کی روح شامل ہے ہرمیس ٹرسمیجسٹس کے

رہنمائی کا یقین پیدا کر دیتے تھے۔ فی الحقیقت متھراس لوگوں کے خفیہ رازوں سے بتدریج نور کی تاریکی پر ترقی معلوم ہوتی ہے۔

گلاڈلٹ کی رائے کے بموجب متھراس دائمی وجود سے محبت کرتا ہے۔ وہ ہرمز کے لحاظ سے رحمت کا بیٹا ہے اور اہرمن کے لحاظ سے محبت کی آگ۔

۳۴۔ تھموز (یا تموز)

داستان تھموز چالڈین لوگوں کے شمسی معبود کی نسبت رسوم آفتاب پرستی کی دوسری صورت ہے۔ ایسا ئیریا کی تختیوں سے ایم لنبا مینٹ نے اول اول یہ بات ثابت کی کہ تھموز ایڈونس کا اول نمونہ تھا۔ اور اس کے بعد کے شمسی معبودوں سے اس کی پرستش مختلف ناموں سے مختلف ملکوں میں ہوتی ہے ان تختیوں میں ہستا یعنی ایشارٹ کا پہلا نمونہ بھی پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دوسری دیویاں بعد کو مختلف ناموں کے ساتھ اصول کو دنیا کے اعتبار سے اور چاند کو نجوم کے اعتبار سے ظاہر کرتی ہیں۔ تموز کی بڑی عید گرمی کے چلہ میں ہوتی تھی (اس وقت کلدانیوں کے تقویم میں جولائی کا مہینہ تموز کہلاتا ہے)

یہ عید روز میتی تھی اور ہر روز کی کارروائیوں سے ایک عجیب مطابقت لانے والی قدرت کے ساتھ سات خواص سے پائی جاتی ہے (۱) پہلا دن آرام کا دن تھا جس میں حرکت اور کام کچھ نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسرے اور تیسرے روز مقیدہ زندگانی سے آزاد ہونے کی کوشش کے جلسے ہوتے تھے۔ پانچ اور تکمیل کے دن ہوتے تھے۔ چوتھا دن شیر اور سانپوں پر فتحیابی کے لئے مخصوص تھا۔ یعنی آگ کے لئے

اور یہ چوتھی نورانی خاصیت پہلی مثلث کا ہے۔ خاصیتوں پر فتحیاب ہوتی تھی۔ پانچواں دن قربانی کے لئے موافق سمجھا جاتا تھا۔ اس سے نئے سال کے آفتاب کو اثر کے انوار کا مبارک اثر معلوم ہوجاتا تھا اور چھٹے۔ زہرہ شمس و مشتری کا قران مسرت بخش گیتوں کے ساتھ دکھلایا جاتا تھا۔ انجیل کے آٹھویں باب میں سوگ کے دن اور تموز کے دوبارہ آنے پر خوشی کے دن کا بیان ہے (۱۰۷)

چھاپ سے مخصوص تھیں اور نئے مرید کی پیشانی (درمیان ابرو) پر ایک ٹیکا لگا دیا جاتا تھا اور وہ معبود کے سامنے ایک روٹی اور پانی کا پیالہ رکھتا تھا پھر تلوار کی نوک پر رکھکر ایک تاج اُس کے سامنے کیا جاتا تھا اور وہ یہ فقرہ کہکر کہ متھراس میرا تاج ہے اُسی کو لینے سر پر رکھ لیتا تھا۔

دوسرے درجہ میں اس امیدوار کو بھوت پریت جنات خبایث سے مقابلہ کرنے کے لئے زرہ پہناتے تھے اور زمین دوز غار میں وحشیانہ دوڑ جیسے شکار کے پیچھے ہوتی ہے ہوا کرتی تھی - مُغ اور مندر کے پجاری شیر چیتے - تیندوے ریچھ بھیڑیئے اور دوسرے وحشی درندوں کے بھیس میں اس امیدوار پر خونخواری سے غراتے تھے ان مصنوعی لڑائیوں میں امیدوار کو بڑا جسمانی خطرہ ہوتا تھا - اگرچہ بعض اوقات پر مثال کی حالت بھی یہ ماہی ایں بار رفت ودائم بدرد" کی ہوتی تھی ہم نے سنا ہے کہ شاہنشاہ کامودلیس نے اپنی مذہبی امیدواری کے زمانہ میں مذاق کو حد اعتدال سے بڑھا ہوا پا کر ایک مُغ کو قتل کر دیا جس نے اُس کے اوپر وحشی درندہ کی شکل بنا کر حملہ کیا تھا۔

اس کے بعد تیسرے درجہ میں وہ ایک چادر اوڑھ لیتا تھا جس کے اوپر منطقۃ البروج کھچا ہوتا تھا۔

اور ایک پردہ کی آڑ میں وہ سب کی نظر سے چھپا ہوتا تھا اور پردہ ہٹتے ہی وہ خونخوار جانوروں سے گھرا ہوا نظر آتا تھا - ایسی آزمایشوں میں پورا اترنے کے بعد اگر اسکی دلیری قائم رہتی تھی تو اسکو متھراس شیر کہکر مبارکباد دیجاتی تھی یہ اس منطقۃ البروج کی طرف اشارہ تھا جس میں سورج نے اپنی بڑی طاقت حاصل کی تھی ماسٹر سین کے درجہ میں کیا ہم اس خیال کو ہٹا سکتے ہیں - ہاں اسوقت ایک بڑا بھاری بھید بتلایا جاتا تھا وہ کیا بھید تھا - اگرچہ اس دور دراز زمانہ میں اسکا فیصلہ مشکل ہے لیکن ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ مُغ لوگ نئے امیدوار کو نہایت معتبر روایات مرشدانہ سے آگاہ کر دیتے تھے اور ان قابل یقین قیاسوں سے جو دنیا کے پیدا ہونے کے متعلق تھے - اور جس میں بزرگوں کی صفات و کمالات اور کاموں کا بیان ہوتا تھا - اُس کے دلپذیر دلایل اور تمثیلات

ہندوستان کے مذہب کو ہم خواہ مذہب مجوس کی بگڑی ہوئی صورت سمجھیں یا تمام ایشیائی علم الٰہی کا آئنہ قرار دیں اس میں معبودوں کی اس قدر بیشمار دولت ملتی ہے کہ کسی شخص کی اس بارہ میں وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس دولت سے دماغی افلاس اور لوگوں کی موٹی غلطی کا معقول ثبوت ملتا ہے جنہوں نے قوانین قدرت سے لاعلم ہو کر اور انکے عجائبات سے خوف کھا کر بہت سے خلاف قدرت وجودوں کو اپنے واسطے مخفی اسرار مان لیا ہے برہمن لوگ (۳۰۰۰۰) دیوتا شمار کرتے ہیں اس فوج کی تعداد سے خوف معلوم ہوتا ہے۔ جسکے باعث لوگ غلامی کی حالت میں رہے اور کچھ ترقی نہیں کی۔ ذاتوں کی تفریق ہمیشہ کے لئے ہو گئی جہالت قائم رہی اور جو مثل اژدروں کی کل کے اپنے دہوکا کھائے ہوئے معتقدوں کے سینے پر زور آزماتے رہے اور جنہوں نے زندگی کو رنج اور غلامی کا ڈراونا خواب بنا دیا۔

۳۵ - پوشیدہ اصول

لیکن خفیہ مقدس رسومات کے اندر یہ مغرور بہت غائب ہو جاتے ہیں اور نئے مرید کو سمجھا دیا جاتا ہے کہ تم ان کو بے تعداد واقعات خیال کر لو۔ اور یہ سب باولی کی بیرونی تصویریں ہیں برہمنوں کے خیال میں عام لوگ روحانیات کا مذہب سمجھنے اور اسکی پاکیزگی پر قایم رہنے کی قابل نہیں تھے اس لئے انہوں نے اسکو ان صورتوں میں چھپایا تھا اور انہوں نے ایک ایسی زبان بھی ایجاد کی جسکو گنوار نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن مشرقی فاضلوں کی تحقیقات سے یہ زبان ہمارے پڑھنے اور سمجھنے میں آگئی کہ ہندوستان کا مذہبی کلمہ وہ نہایت خالص کلمہ ہے جس سے اول اول انسان واقف ہوا۔ مثلاً وشنو پران کے پہلے حصے کے دوسرے باب میں لکھا ہے۔ خدا بغیر صورت بغیر نام بغیر تعریف یا بیان کے ہے عیب سے پاک ہے اسکو فنا تبدیلی رنج یا درد نہیں ہے۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ لازوال وجود خدا ہے۔ گنوار سمجھتے ہیں خدا پانی میں ہے۔ زیادہ روشن دماغ پاک اجسام میں جاہل لوگ لکڑی اور پتھر میں مانتے ہیں۔ لیکن عقلمند آدمی اُس کو اپنے دل میں پاتے ہیں مہا نروان کا بیان ہے۔ کہ

مشتری کے قصہ مذکورہ بالا کے متعلق ایک بات جو اگرچہ اس کتاب سے ٹھیک تعلق نہیں رکھتی تاہم وہ اس قسم کی دلچسپ ہے کہ ناظرین میرے اسجگہ پر حوالہ دینے کو قابل معافی سمجھینگے۔ یہ قصہ ایک مختصر نظم موسومہ (مشتری کا دوزخ میں نزول) میں مذکور ہے۔ شروع کے مصرعوں کی عبارت یہ ہے۔

"وہ اس ملک کی طرف جہاں سے واپسی نہیں ہوتی جو عفونت کا ملک ہے مشتری گناہ کی بیٹی نے اپنی نیت لگائی ہے۔ ایسے مکان کی طرف جہاں تم ایک دفعہ داخل ہو جاؤ تو پھر وہاں سے کبھی باہر نہیں نکل سکتے۔ ایسی بٹیا کی طرف جہاں سے لوٹنا ممکن نہیں اس مسکن کی طرف جسمیں داخل ہونے کے ساتھ ہی تمام نور واپس لے لیا جاتا ہے"

کون اس عبارت کو پڑھکر اسکے دوزخی مرجع کو یاد نہ کریگا جس شخص نے کبھی اس چالڈین کی نظم کو سنا بھی نہ ہو۔

دوسرا بیان جو یہاں کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ تموز کا حوالہ ہے۔ چینیوں میں اس کا نام ٹامس مشہور ہے اور اسی وجہ سے یہ افسانہ ٹھیک ہے کہ سینٹ ٹامس ہندوستان اور چین میں رہچکا ہے۔ ابتدائی رومن کیتھلک پادریوں نے لفظ ٹامس کو طامس سمجھا تھا جو وہاں انجیل کا وعظ کہتے تھے اسی وجہ سے پہلے عیسائیوں نے ان ملکوں میں خود کو سینٹ طامس کے عیسائی بتلانا شروع کیا اور سینٹ طامس کی کارروائی کے عجیب عجیب قصے کہتے ہے اور یہ بھی کہ اسکو آخر کار برہمن لوگوں نے جنکی تجارت کو اس نے خراب کیا تھا قتل کر ڈالا۔

کے وقت کو آرام کے وقت سے بدل دیا۔ یہ معلوم ہوگا کہ جینیس کے مصنف نے ان بزرگ کلمات کی ایک خفیف صدا سنائی ہے۔ جس طرح سے کسی دانشمند کے تعلیمی کلمات دہرانے کے لئے کوئی بچہ کمزوری سے کوشش کرتا ہے۔

۴۷۔ بدھ مذہب

برہمنوں کی پیروتہائی کا سخت مخالف ورانشا اور روایت کے خلاف جنکے بدھ وپر سب برہمن اپنی اظہار طاقت کے مدعی تھے۔ بودھ مذہب پیدا ہوگیا۔ بودھ نے تمام انسانوں کے برابر ہونے پر وعظ دیا۔ اور وید کے انتظام کی خوبی سے ضرورتاً انکار کیا۔ عام سخاوت اور بھیا چارہ کی انجیل کو لوگوں نے بڑے اشتیاق سے قبول کیا۔ کیونکہ وہ برہمنوں کی گاڑی کے بیل بنے ہوئے اور اُس ظلم کی گاڑی کے جوئے سے دکھی ہورہے تھے۔ اُنکو وید کے پاٹ شالوں کی بعض غلط تاویلات کے انکار سے ایک مددگار مل گیا۔ خاصکر ہندوستان کے جنوب میں بدھ کے اصول بڑی تواضع تکریم سے قبول کئے گئے اور جزیرہ سراندیپ نے بودھ کے مذہب کو ۲۴۰ء قبل عیسوی کے قبول کیا جس سے ہندوستان میں برہمنوں کے سرگرم تعصب کی بیخکنی ہوگئی۔ چنانچہ ہندوستان کے حصہ سراندیپ میں بودھ مذہب ابتک باقی ہے۔

۴۸۔ بودھ مذہب کی تعلیم

بودھ کا اصلی نام ساکیا مُنی ہے کیونکہ بودھ خطاب ہے اور اُس کے معنی دانشمند ہیں کہتے ہیں کہ وہ چھٹی صدی قبل عیسوی میں پیدا ہوا تھا لیکن اُس کے اصلی وجود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حال کی تحقیقات سے ظاہر ہوا کہ بودھ کا قصہ ایک سورج کی داستان ہے اول اس میں کرشن کا مذکور تھا اور بعد کو بدھ کی طرف بدل دیا گیا۔

نہایت مقدس بدھ کے اشارے اور بار بار آنے والی بدھ کی تشبیہات وید سے ملتی جلتی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ مذہب برہمنی مفرد انسان کو جسمانی خدا میں تحلیل کرتا ہے اور مذہب بودھ (دنیادی) فنا یا نروان میں کیونکہ بدھ مذہب کی

مختلف طاقتوں اور صفات کے مطابق بے شمار مورتیں کم سمجھ لوگوں کے فائدہ کی غرض سے ایجاد کی گئی ہیں پھر ہم کو اس بات کا خیال نہیں کہ لازوال وجود کا کس طرح بیان ہوتا ہے جو کچھ دماغ سوچ سکے وہ اس سے کہیں بڑھکر ہے - بلکہ قدرت سے بھی بڑھکر ...... وہ ایک واحد جسکی تعریف کسی زبان سے نہیں ہو سکتی اور زبانوں کو بامعنے الفاظ جسنے دیئے ہیں وہی وجود برتر ہے کوئی جزوی چیز جسکو انسان پوجتا ہے معبود نہیں ہو سکتی - اس وجود کے احاطہ میں تمام چیزیں ہیں یہ بغیر جسمانی صورت کے محض روح ہے اس میں کوئی امتداد نہیں وہ کسی طرح خیال میں نہیں آسکتا اور کوئی عضو نہیں رکھتا - وہ خالق - کامل - ہمہ دان - ہمہ جا حاضر - عقل کا فرمان روا ہے تمام دنیا کی روح وہی ہے۔

۳۷ - ہندوؤں کے عقیدہ میں دنیا کی پیدائش

ہنود کے عقیدہ میں دنیا کی پیدائش کا علم ہمارے پاس سب سے پرانا ہے - منو کے قوانین بشمول اس علم کے موسیٰ کی پیدائش سے قبل لکھے گئے تھے - ان قوانین میں دنیا کی پیدائش اس طرح ہے -

یہ دنیا صرف خدا کے خیال میں موجود تھی - تاہم وسعت بے انتہا تھی - کیونکہ تاریکی اس میں شامل تھی - تب ذات مطلق اپنی قدرت اور اپنے جلال کے ساتھ اپنے خیال کو وسعت دینے لگی -

اس نے مختلف وجودوں کو اپنے وجود سے پیدا کرنا چاہا اور سب سے پہلے سمندروں کو پیدا کیا - اس سبب اولی سے حقانی نر وجود پیدا ہوا - اس نے آسمان اوپر اور زمین نیچے بنائی - درمیان میں اس نے رقیق ہوا کو پھیلایا اسی نے تمام مخلوقات کو بنایا اور اسی نے تمام مخلوقات کے علیحدہ علیحدہ نام رکھے - اسی نے وقت کے موافق ستارے اور ستاروں کے لئے علیحدہ علیحدہ مدت کا زمانہ مقرر کیا -

آپ نے اصل مادہ کو تقسیم کرنے کیلئے یہ زبردست طاقت آدھا نر اور آدھا مادہ ہو گئی اور دنیا کو پیدا کر کے وہ پھر روحانی حالت میں جذب ہو گئی کام میں مصروفیت

جہاں کہ اُس کے عبادت گذار کی نوبت ہزاروں شالوں میں کا پاکشٹ سے
زیادہ موت کے درجہ تک پہونچ جاتی تھی ہیبت ناک دیبی بھوانی کے تیوہار کے
روز جو شیو کی زوجہ ہے اور جسکی عظمت یہ ہے کہ اُسکی گاڑی کے ہمرکاب گنگا تک
چلتی ہے ایک بھیڑ مخبوط سادھوؤں کی جو پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے رہتے ہیں
اور ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ سسرال کو جاتے ہیں اپنے آپ کو اس گاڑی کے
پہیوں کے نیچے ڈالکر بھینٹ دیتے ہیں تو رنی بجتی جاتی ہے اور اس من موجی قربانی
میں پہیوں سے کٹکر اون کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور مختلف فرقوں میں اس عبادت
نے بہت سے عجیب دستور اختیار کیئے گئے ہیں۔ کانٹس ڈی لا ین ڈی نا ور
میں ایک راستہ ہے جس سے کسی قدر ایک خاص طریقہ معلوم ہوتا ہے جسکو زاہدوں
اور دوسرے آدمیوں نے جسم کی موت کیواسطے پسند کیا ہے۔

۴۰۔ برہم گیان

برہم گیانیوں یا مجوسی برہمنوں کا ہمکو بہت کم حال معلوم ہے یہ لوگ ابتدائی
قانون کے بڑے سخت محافظ تھے۔ اور شروع شروع میں دھوکہ سے بالکل صاف
تھے یہ لوگ تمام افریقہ میں پھیل گئے تھے۔ اور ایتھیاو پیا میں مجرد رہتے تھے
اور انہوں نے دریائے نیل کے کناروں پر ایشیائی تصوف کی بہت سی صورتوں
کو زندہ کر رکھا تھا جنکے نشانات درویشوں کے اصول میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ آوارہ گرد
سنیاسیوں کی نسبت مشہور تھا کہ یہ لوگ ایک پوشیدہ عقیدہ رکھتے ہیں جس میں سے
زندگی کی سادگی اور اخلاق کی صفائی کو بیرونی نمائش خیال کرنا چاہیئے۔ اگرچہ زمانہ
مابعد میں یہ لوگ ہندوستان میں حد درجہ کے زانی اور بدخلق فرقہ بن گئے۔ یہ سب
لوگ ننگے رہتے تھے اسی وجہ سے انکا نام جمنو سوفسٹ ہے نباتات کھا کر جیتے تھے
لیکن اُن کا سخت زہد دوسرے لوگوں کی طرف سے اُن کو سخت دل نہیں بناتا
تھا اور زندگی کی عام حالتوں کے خیال سے یہ لوگ نا منصف بھی نہیں تھے۔ ایک
خدائے واحد پر زندگی کے غیر فانی ہونے اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں

تعلیم ہے کہ اصل مادہ یا پراکرتی فقط موجود ربانی ذات ہے۔ اسی مادہ میں دو حقیقی طاقتیں ہیں جن سے دو مختلف حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ سکون اور شغل۔ ایک حالت میں وہ ساکن رہتا ہے اور اس کو مختلف بیکار خلا کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور اصلی عدم کی متبرک حالت یہی ہے۔ دوسری حالت میں مادہ اپنے شغل سے خود بخود آگے بڑھتا ہے اور محدود اشکال میں صورت پذیر ہوتا ہے اس حالت میں اسکو علم نہیں رہتا انسان ہونے پر یہ علم پھر حاصل ہو سکتا ہے اور اس صورت میں ایک اصلی اور ایک پیدائشی علم حاصل ہوتا ہے انسان کا منشا یہ ہوتا ہے کہ اصلی علم کو میں پھر پیدا کروں اور وہ اس علم کے حاصل کرنے سے جان جاتا ہے کہ اصلی مادہ کے سوا کوئی چیز حقیقی نہیں ہے تب اسکی روح اصلی واقف عدم سے مطابق ہوتی ہے یعنی اسکی روح جسم سے آزاد ہو کر اسی روح اعظم سے جا ملتی ہے۔ جیسے سورج کی روشنی ایک لکڑی کے ٹکڑے میں بند رہکر جب لکڑی جل جاتی ہے تو سورج کی طرف واپس چلی جاتی ہے فقط پھر بعد کو اسی اصول کے موافق ایک جھوٹا اعتقاد جوکن بلنے یا تناسخ روح کا چھانٹ لیا گیا۔ وہ یہ کہ آدمی مرنے پر دوسرا جسم لیتا اور ایک روح مختلف اجسام میں داخل ہوتی پھرتی ہے نیز ترک وجود کی ہنش بروھ میت پیدا ہوئی جسکی وجہ سے ہندوستان میں بہت سے فقیر اور مجذوب کا یا کشٹ کرنے لگے اور جسکی مشابہت عیسائی فرقوں میں روزے زہد لاغری تنہائی کی عبادتوں اور بیراگیوں اور بیراگی عابدوں اور دیگر مذہبی متعصبوں کی دیوانی مشاقیوں میں پائی جاتی ہے۔

۳۹۔ عبادت

یہ عبادت خیال مذکورہ بالا پر مبنی ہے یعنی سنراد اسینی صرف ایک وجود حقیقی ہے۔ اور ہم سب صور مختلفہ میں فی الحقیقت کچھ بھی نہیں۔ یہ سب خیالی صورتیں ہیں ان کے خیال کے موافق اس وجود مطلق کے ساتھ شریک جزو ہو جانا اس زندگی میں بھی جسم کو لاغر کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اس طرح کی عبادت پرانے زمانہ سے اب تک ہندوستان میں کچھ کچھ رائج ہے

کھینچی جاتی ہے۔

۲۔ مذہب میں شامل کرنا۔

مذہب میں شامل ہونے کے زمانے چاند کی کم و بیشی سے مقرر کئے جاتے تھے اور پوشیدہ رسمیں چار درجوں میں منقسم تھیں اور امیدوار پہلی رسم میں شروع سال کی عمر میں داخل کیا جاتا تھا۔ پھر ایک برہمن اسکا روحانی مرشد بن کر اسکو دوسرے درجہ کے لئے تیار کرتا تھا۔ جس میں امیدوار کی رسوم یہ تھیں کہ ہر وقت پوجا میں مصروف رہے ہمیشہ روزہ رکھے غسل کرے اور جوتش پڑھے۔ گرمی کے موسم میں وہ پانچ آگوں کے درمیان بیٹھا رہتا تھا۔ چار آگیں اس کے چاروں طرف دہڑا دہڑ جلتی ہوتی تھیں اور پانچویں آگ سورج کی تھی جو سر پر ہوتا تھا۔ برسات کے پانی برسنے میں وہ ننگا کھڑا رہتا تھا۔ جاڑہ میں وہ بھیگے ہوئے کپڑے پہنتا تھا۔ اعلے استحقاق میں شامل کرنے کی غرض سے جو کہ از روئے عقیدہ ان پوشیدہ رسوم سے حاصل ہوتے تھے وہ صلیب کی علامت سے پاک کیا جاتا تھا وہ مرغزار سورج کی قبر جیرام یعنی تاریکی کے بھوت دوزخ کی آزمائش میں نکالا جاتا تھا۔ یہ تمام پہلی تین خاصیتوں کے اشارے ہیں (۱) اور جب اسکا جسم آگ پانی کے غسلوں سے طاہر ہو چکتا تھا اور وہ ایسے شداید کی برداشت کے بعد اصل مطلب کے حاصل ہونے کا شایق پایا جاتا تھا تو اس کو رات کے وقت مذہب میں شامل کرنے کے لئے غار میں لیجاتے تھے اس میں خوب روشنی ہوتی تھی اور وہاں پر تین بڑے پیر مغاں بیٹھے رہتے تھے ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا جنوب میں۔ یہ دیوتاؤں کے قایم مقام تھے برہما کی صورت اصل ذات ظاہر کرنے کی غرض سے سرخ ہوتی تھی۔ وشنو کی صورت امن ظاہر کرنے کی غرض سے نیلی اور شیو کی صورت ازل کی سیاہ رات کے بالقصد سفید ہوتی تھی۔ چاروں طرف ان پوشیدہ رسوم کے ترجمان ساتھ رہتے تھے۔ جنکی حسب موقع پوشاک ہوتی تھی۔ ابتدائی رسم سورج کی طرف منہ کرکے شروع ہوتی تھی جو پورش کے نام سے موسوم ہوتا تھا یہاں پر اس کے تئیں باعث حیات روح یا برہما کے جگت جیو کا حصہ

پہونچنے پر انکا اعتقاد تھا اور جب بوڑھاپے یا مرض سے درماندہ ہو جاتے تھے تو وہ
چتا میں بیٹھ جاتے تھے اور جلکر خاک ہو جاتے تھے وہ اس میں اپنی توہین سمجھتے تھے۔ کہ
بوڑھاپا یا بیماریاں انکو تکلیف پہونچا دیں۔ سکندر نے اُن میں سے ایک شخص کو اپنی
زندگی ختم کرتے اسی طرح دیکھا ہے کہ وہ چتا میں بیٹھکر جل گیا۔ مصر اور اتھیاوپیا کے
صوفیانہ دار العلوم کا ہمیشہ سے تعلق تھا۔ اوسیرس اتھیاوپیا کا ایک عالم ربانی ہے
ہر سال صوفیوں کے دو خاندان دونوں ملکوں کی سرحدی امن کی قربانی ایک جگہ
چڑھانے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ آمن عطارد کا دوسرا نام ہے۔ یہ اس عید کا
جشن ہوتا تھا۔ جسکو یونانی ہیلیوٹیپیزا یا سورج کی تختی کہتے تھے افریقہ کی زیادہ تر
تیشابزم دلکڑی پتھر کی عبادت ہے چونکہ کسی قدر آب وہوا سے اور کسی قدر انہیں
وجوہات سے پیدا ہوئی کہ جنسے ہندوستان میں چوب و سنگ پرستی شروع ہوئی۔ ہم
خیال کرنے والوں کے نئے فرقہ پر حیرت کرنے سے باز نہیں رہ سکتے جو ظلم کی ترقی کو
عرصہ تک روکتے رہے اور پھر خود انکی بار برداری اُن کے تعصب اور ظلم کا بدلا تھا۔

۱۴۔ پوشیدہ رسوم انجام دینے کے مقام

یہ پوشیدہ رسمیں قتل اور ملکوں کے زمین دوز غاروں میں کیجاتی تھیں جو کہ سخت
پہاڑوں میں کھودے جاتے تھے اور انسانی خیال کی عظمت اور تکمیل صنعت کے انتظام
میں سب جہان کی عمارتوں سے بڑھکر تھے۔ ایلیفنٹا ایلورا اور سالسٹی کے مندر جنمیں
بڑے بڑے دیوانخانے تھے۔ مسجد تھا نے ہزاروں فقیروں اور جاتریوں کے لئے
حجرے جنکی زیبائش ستون کھمبوں۔ میناروں۔ برآمدوں۔ دیوتاؤں کی بڑی بڑی
مورتیوں ہاتھیوں اور دوسرے مقدس جانوروں سے ہے یہ تمام اسی جگہ قایم
پہاڑمیں سے کھودے گئے ہیں۔ اور جو قابل دید ہیں۔ اور اُس مقدس منزل میں
جہاں صرف امیدوار کی رسائی ہوتی تھی معبد کے اندر کے لِنگ (عضو تناسل) کی تصویر
ہوتی تھی اُس کو کم و بیش تمام پرانی قوموں نے قوت تولید کے ظاہر کرنے کو استعمال
کیا ہے اگرچہ ہندوستان میں کنول کی پنکھڑی اور بیرونی غلاف سمیت اسکی تصویر

کمال کا یقین آجاتا تھا اور پتھر کا سانپ اور نرسی اُسکو دئیے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے حق میں زہر اور فنا اور زہر کی مثال کے صحیح معنی سمجھ لے۔ اخیر میں اُسکو وہ متبرک نام بتلایا جاتا تھا جس کے معنی شمسی آگ ہے اور اُس کے وسیع معنے میں بڑی ترقی یا وہ مجمل اصول شامل تھے جسپر تمام چیزوں کی روح کا مدار ہے۔ لفظ اوم سے خواہ دو حرفی (om) یا سہ حرفی (aum) لکھا جاوے معبود کی پیدا کرنے والی قایم رکھنے والی اور فنا کرنے والی طاقتیں مفہوم ہوتی ہیں تینوں کا ظہور برہما وشنو اور شیو کی صورت میں ہے اسکی علامت مساوی الاضلاع مثلث تھی اسی نام کو ان لوگوں نے جیسے رائل آرچ میسنری جانیولن کے لئے نہایت عجیب طاقتیں مخصوص کر رکھی تھیں ایسا ہی کیا تھا۔ یہ مضمون چپ چاپ لیکن مسرت بخش غور کا ہے کہتے ہیں کہ اس لفظ کے تلفظ کرنے سے زمین اور آسمان لرز جاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے خوف سے کانپنے لگتے ہیں چاروں طرف کے علامات اور خفیہ اسرار سمجھائے جاتے تھے اور امیدوار کو یہ تعلیم دیجاتی تھی کہ آدم کے علم کے ذریعہ سے تو معبود کے ساتھ ایک ہو جاویگا۔ پارسیوں کے یہاں جز ہوم کے معنے درخت زندگی ہیں۔ دوسرے معنے درخت جسمیں انسان بھی شامل ہے تیسرے معنے زردشت کی روح کی سکونت گاہ ہیں۔ پارسیوں اور ہند کے برہمنوں کے ساتھ عہد ہوا کرتا تھا۔ کہ اگر تم مارے بھی جاؤ مگر اس لفظ اور اسکے معنے کو کبھی مت بتلانا اس پوشیدہ نام میں متعدد معبودوں کی تردید اور قدرت کا علم شامل ہے ہمارے ہاتھ وہ سنہری تار آتا ہے جسمیں قدیم وجدید جماعت بندیاں ہوئی ہیں۔

۴۴ - لنگ

اُن خاص علامتوں سے جو مقدس مکانوں میں پائی جاتی تھیں اور جسکا ظہور اب تک ہندوستان کے مندروں کی دیواروں کے اوپر دیکھتے ہیں ایک لنگ ہے جس سے عضو تناسل مراد ہے اور جو ہندوستان سے مصر یونان اور اسکینڈنیویا تک پہونچا ہے۔ اس علامت کی پرستش کے نتیجہ سے بری بڑی برائیاں خاصکر بہم

ہیں اور اسی طرح چند اور ابتدائی رسوم کے بعد امیدوار سے غار کا تین مرتبہ پر کما دلایا جاتا تھا اور بعد میں سات اندھیرے غاروں میں لیجاتے تھے جس اثنا میں مہادیو کا رونا شیو کے نقصان پر خوف دلانے والے آواز سے ظاہر ہوتا تھا۔ روشنی کی مشعلوں کے معمولی سامان ہیبت ناک آواز اور ڈراونے بھوت امیدوار کو ڈرانے اور پریشان کرنے کے لئے پیش کئے جاتے تھے۔

اور آخر کو اخیر دروازہ پر پہنچکر مقدس سنکھہ بجایا جاتا تھا۔ بند دروازے کھولے جاتے تھے اور امیدوار کو ایسے کمرہ میں داخل کیا جاتا تھا۔ جہاں کی روشنی آنکھہ کو خیرہ کر دیتی تھی جہاں پر بتوں اور نشان دار مورتوں کی زیب و زینت ہوتی تھی۔ جس میں شاہانہ جواہرات لگے ہوتے تھے۔ اور معطر کر دینے والی خوشبوؤں کی لپٹیں آتی تھیں یہ مقدس منزل فردوس کی قایم مقام تھی اور ایلورا کے مندر میں اسکا واقعی نام بھی یہی تھا۔ نگاہ سن کی طرف نظر لگائے ہوئے امیدوار کو اس مخروطی شکل کی آگ میں جو اسکے سامنے شعلہ زن ہوتی تھی معبود کے نزول کے انتظار میں بیٹھنا سکھلایا جاتا تھا۔ اور اس طرح سے مصنوعی جوش میں امیدوار دل میں بھاگ جاتا تھا۔ کہ اس نے واقعی برہم کو کنول کے پھول پر بیٹھا دیکھا ہے جسکے چار ہاتھ اور بازو ہیں اور یہ چار ہاتھ چار تت اور چار دشا کے قایم مقام ہیں اور اپنے ہاتھوں میں ابدیت کی طاقت کے نشان چکر اور آگ لئے ہوئے ہیں۔ مذہب میں شامل کرنے کی علامت ایک تیرے دار سات تار کا تھا جس میں نو گرہ لگی ہوتی تھیں۔ ناظرین نے غور کیا ہوگا کہ میں نے ایک مقام پر لفظ برہم اور دوسرے پر برہما کہا ہے برہما جسم ہے اور برہم اسکی دائمی حیات ان الفاظ کے مقابل الفاظ عیسائی تصوف میں ابی سل ڈیٹی اور ورجن شوفیا ہیں۔

۴۳۔ ناقابل بیان نام اوم

امیدوار اسوقت دوبارہ سمجھا جاتا تھا اور اسکو سفید خلعت کلغی اور مقدس ٹیکا ملتا تھا۔ ترسول کا نشان اس کے ماتھے پر کیا جاتا تھا اور ٹا (۵۳) T نشان اس کے سینہ پر ساالگ رام یا کناروں سے کالے پتھر (۵۸۱) سے اسکو وشنو کی اعلیٰ مرتبہ

یہ لوگ بھی بودھ فرقہ میں شامل ہیں صرف بودھوں سے یہ فرق ہے کہ ان میں ذات کی تقسیم قایم ہے لیکن اتفاق اس امر میں ہے کہ ویدوں کی خدائی حکومت سے یہ بھی منکر ہیں جین چار ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں پہلی برہمن یا پروہتوں کی ذات ہے جنکو ذات میں شامل ہونے کی رسم ادا کرنی ہوتی ہے لیکن اس کی بابت کہ اس میں کیا کیا ہوتا ہے ہمارے پاس کوئی معتبر خبر نہیں ہے۔ لفظ جین یا جنیا کی معنے فاتح ہیں اور اصلی بودھ لوگ اسی مطلب کے واسطے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں لیکن بودھوں کے یہاں دھیان گیان کے ذریعہ جینا ہوتا ہے۔ اور جینیوں کے یہاں وہ سخت کشٹ اٹھانے سے فاتح بنتا ہے۔ اس فرقہ کا نہایت عالی شان مندر[1] ہندوستان کے سب مندروں سے بالا تر کوہ آبو پر ریاست سروہی علاقہ راجپوتانہ میں ہے۔ یہ سنگ مرمر سے بصورت صلیب بنایا گیا ہے جسکی تعمیر ۱۴ سال میں ختم ہوئی اور اس کی لاگت میں (۱۸۰۰۰۰۰) پونڈ صرف ہوئے تھے یہ جینیوں کی جاترا کی مشہور جگہ ہے۔ ان لوگوں کا کارلی میں ایک بڑا بھاری مندر احاطہ بمبئی میں ہے۔

مصر کی پوشیدہ انجمنیں

۴۷۔ مصری تہذیب کی قدامت

تمام مصر نئے اصولوں میں ملا یا ہوا فرقہ ہے۔ یہ زمین کی لمبی اور تنگ پٹی ہے جسمیں دریائے نیل کے کثرت سیلاب سے آبپاشی ہوتی ہے اور چار سال

[1] اس مندر کا نام دلواڑا ہے اور بہترین حصے اسکی تعمیر کی ہے جسے شاہنشاہ [illegible] زمانہ کی جینیوں نے سرمایہ [illegible] ہیں ایک بادشاہ [illegible] ہیں۔

گیانی لوگوں میں پیدا ہوئیں۔

۴۵۔ کنول

کنول یا دریا رے نیل کا نیلوفر مصر میں بھی مقدس مانا جاتا تھا۔ یہ مشرقی قوموں کا ایک نباتی تعویذ ہے۔

ہندوستانی معبودوں کی نشست ہمیشہ اسی پھول پر بتلائی گئی ہے۔ وہ روح کی آزادی کی علامت تھی جب دنیا کے چند روزہ مکان سے چھوٹ جاے۔ کیونکہ وہ دریا کی تہ زمین کی مٹی میں جڑ پکڑتا ہے اور انکوے سے لیکر پورا درخت ہوجاتا ہے بعد کو لہروں کے اوپر مغرورانہ اٹھکر وہ ہوا میں ہلکورے لیتا ہے گویا اسکو بیگانہ مدد کی کچھ پروا نہیں ہے۔ وہ شیو کی علامت بناکر سنہری میز پر رکھا جاتا ہے۔
پہاڑ میرو کی چوٹی پر جو ہندوستان کا پاک پہاڑ اور جسکو ہندو تاتاری منگول یا والے اور مغل زمین کا مرکز مانکر پوجتے ہیں (یہ پہاڑ شمالی ہندوستان میں مانا گیا ہے) اسکی تین چوٹیاں سونے چاندی اور لوہے کی ہیں جسپر تینوں دیوتا برہما وشنو اور شیو آرام کرتے ہیں از روئے جغرافیہ یہ پہاڑ بظاہر تاتار کی مرتفع زمین ہے جسکی جنوبی حد ہمالیہ سے بنتی ہے۔

تین چوٹی والے پہاڑ کو پاک مان لینے کا دستور صرف ہندوستان ہی میں محدود نہ تھا بلکہ یہودیوں میں بھی پھیلا ہوا تھا۔ مثلاً او ثانی وشٹ پہاڑ کی بیت المقدس کے قریب تین چوٹیاں تھیں یہ بھی تین معبودوں کی بعوش۔ ملکم۔ اشتور یتھ کی سکونت گاہ سمجھی جاتی تھیں۔ (Ezek. XX iii. 13) زکریا میں (XIV-4) بیت المقدس کی خوفناک تباہی کے زمانہ میں اس پہاڑ کی دو بیرونی چوٹیوں پر قادر مطلق کے دو پیر لگائے گئے ہیں درحالیکہ پہاڑ کو مشرق سے مغرب کے رخ بیچ والی چوٹی سے علیحدہ پہاڑ اور دو حصوں کے درمیان ایک بڑی گھاٹی چھوڑ دی۔

۴۶۔ یمنی فرقہ

نقصان پہونچتا تھا۔ اس لئے خدا کی وحدانیت کا سچا اصول جو بطور ایک مخفی بھید کے رکھا گیا تھا صرف اُن لوگوں کو بتلایا جاتا تھا جو کہ بہت ہی آزمایشوں کے بعد ان خفیہ اسراروں میں شریک ہونے کے قابل سمجھے جاتے تھے لہذا اُن کے مذہبی اصول بھی مثل دوسرے مذہبوں کے عوام کو بتلانے اور عوام سے چھپانے کے تھے اور وہ اسرار دو طرح کے ہیں ایک بڑے اسرار دوسرے چھوٹے اسرار۔ پہلی قسم میں اوسیرس اور سیرا پیس کے بھید ہیں اور پچھلی میں آئی سس کے۔ اوسیرس کے اسرار اعتدال خریفی میں عمل میں آتے تھے اور سیراپیس کے گرمی کے چلہ میں اور آئیسس کے اعتدال ربیعی میں۔

۱۵۔ مصریوں کا دیومالا

اگرچہ گنجائش نہ ہونے سے ہم مصر کی دیومالا کے وسیع مضمون کا پورا پورا بیان نہیں کرسکتا ہوں تاہم اُسکے چند الفاظ ضروری الاظہار ہیں کہ جس سے اسکا تعلق پوشیدہ اسراروں سے صاف ظاہر ہوجاوے اور حال کے فرقہ فراشن کے رسوم کا تعلق بھی معلوم ہوجاوے سب قدیم مذہبوں کی پوشیدہ علامتوں اور رسوم کے ابتدا میں ایک گہرے معنی تھے جنکا پیشتر بیان (۹ و ۱۰) ہوچکا ہے۔ لیکن اُسی زمانہ میں جب جابجا پوشیدہ اسرار کا خوب دور دورہ تھا اصلی معنے بہت کچھ تلف ہوگئے اور صرف نجومی معنے اُس کے قایم مقام کر دیئے گئے۔ جیساکہ تشریح ذیل سے معلوم ہوگا۔

مصر میں اوسیرس کی تصویر اس ہیئت سے کھینچی ہوئی ہے کہ اُسیرس کے ہاتھ میں عصا ہے اور عصا کے اوپر کے سرے پر آنکھ بنائی ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ وہ حکومت کرتا اور دیکھ بھال کر حکومت کرتا ہے یہ سورج کا نمونہ ہے اوسیرس ظاہراً لفظ ایشور سے نکلا ہے جو برہما کا لقب ہے اور اُسکے معنے خدائے برتر کے ہیں۔ وہی سرگذشت اوسیرس کی نسبت بھی مذکور ہے جیسے برہما کی نسبت بیان کیجاتی ہے۔ اُسیرس کو ٹائیفن نے ہلاک کیا۔ یہ سانپ دریائے نیل کے کیچڑ سے

ہیں جو بدکاروں کو دوسری زندگی میں دیجاوینگی۔

۴۹۔ مصر کے پروہت اور بادشاہ

مصر کے دانشمند پروہتوں کی ذات ہر علم سے ماہر اوّل اول تنہا حکومت کرتی تھی اور اپنی حفاظت کی غرض سے اس نے آبادی کے ایک حصہ کو ہتھیار دیئے لیکن دوسرے حصہ کو اس کے باطل عقیدوں کی وجہ سے زیر کیا اور بے ہتھیار رکھا جس سے خرابیوں کی تخم ریزی ہوئی۔ افلاطون کو یہ طرز حکومت حیرت انگیز معلوم ہوئی اور اس نے خیال کیا کہ میرے لئے یہ خدا کا شہر جمہوری نقشہ ہے۔ لیکن جہالت عوام کے زور نے مذہبی اصول سے بغاوت کی سپاہ نے پروہتوں کی حکومت میں خلل ڈالا اور پیشوایان مذہب کے ساتھ ساتھ انکی طاقتوں کے مساوی حکمران اور بادشاہ پیدا ہوگئے اور دونو سلسلے ایک دوسرے کے مقابل جاری ہونے لگے مذہبی رہنماؤں کی حکومت کو کیا پوچھتے ہو ان کے محلات اُن کے مضبوط عبادتخانے قلعوں کی مثال دریائے نیل پر شان دار اور وسیع المعنے مسکن کاشتکاری کے بار آور تجارتی گودام اور مسافرخانہ کا کام دیتے تھے اور سب کا پشت و پناہ بنے ہوئے تھے یہی لوگ بادشاہ کو مقرر کرتے اور بادشاہ کی جگہ خود حکومت کرتے۔ روزانہ کارروائی کے چھوٹے چھوٹے کاموں کا انتظام دیکھتے تھے وہ بڑے بڑے عہدوں کے سرپرست تھے اور یہ حیثیت فضلاء، وقت اور حکام فوجداری اور حکیموں کے اوّل درجہ کی عزت حاصل کرتے تھے۔ انکے بڑے بڑے دارالعلوم تھیبس میفس ہیلیوپلس اور سائس میں تھے۔ انکے قبضہ میں بہت سی زمین رہتی تھی جسکی وہ کاشت کراتے تھے یہ زمین کا لگان نہیں ادا کرتے تھے بلکہ خود عشر جمع کرتے تھے۔ یہ لوگ فی الحقیقت چیدہ مستحق اور آزاد حصہ قوم کے تھے۔

۵۰۔ لوگوں کو بتلانے اور چھپانے کی اصول

مصر کے پروہتوں کا اعتقاد عوام کے طور پر بت پرستی سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ لیکن عوام کو اس فریب میں لانے کے بغیر اُن کے فوائد اور انکی خود نمائی کو

اسی وجہ سے بہت سے نام جس سے آئی سس مشہور تھی (۵۸) اُن بیشمار صورتوں کو ظاہر کرتے ہیں جو وہ ضرورتاً اختیار کرلی ہے۔ سائیس میں اس کی مورت برقع پوش آئی سس کے بھیس میں پوجی جاتی تھی جسپر یہ عبارت کندہ ہے "میں ہی ہوں جو کچھ ہوا ہے اور میں ہی ہوں جو کچھ موجود ہے اور میں ہی ہوں جو کچھ ہوگا۔ کسی انسانی فانی نے میرے برقع کو علیحدہ نہیں کیا"

آپس یا بیل تمام قدیم دنیا میں پرستش کی چیز تھے اس لئے کہ پیشتر منطقۃ البروج میں برج ثور سے اعتدال ربیعی شروع ہوتا تھا (۸۱)

۵۲۔ ققنس

مصری لوگ اپنا سال سگ تارہ یا سیریس کے طلوع ہونے سے شروع کرتے تھے۔ لیکن اُس چوتھائی دن کی جس سے سال ختم ہوتا ہے کچھ رعایت نہیں کی جاتی تھی۔ یہ ملکی سال ہر چار برس میں ایک دن پہلے شروع ہو جاتا تھا۔ پس سال کی ابتدا متواتر ۴×۳۶۵ سے معمولی سال کے طور پہ ہوتی تھی جس سے ۱۴۶۰ دن حاصل ہوتے ہیں۔

اُن کو یہ خیال ہوا کہ جتنے تمام موسموں کو برکت والا اور مبارک کر لیا ہے کیونکہ آئی سس کی دعوت کا ان دنوں نے یکے بعد دیگرے لطف اٹھایا ہے۔ اس لئے اس دعوت کی تقریب سائرس کی دعوت کے ساتھ ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ مجموعہ کواکب سے بہت دور تھا اسی وجہ سے وہ لوگ کتوں کی مورتیں پتھر میں سے تراش کر یا سچ مچ کے کتے آئی سس کے نقلی یا اصلی رتھ کے آگے جوتتے تھے اور جبکہ چودہ سو اکسٹھویں برس پہ دعوت پھر سائیرس تارہ کے طلوع سے مطابق ہوتی تھی تو وہ اسکو بہت مبارک خیال کرکے سمت کا یمن خیال کرتے تھے اور اُس کے نمونہ یادگار میں ایک عجیب خوبصورت پرند بناتے تھے اسکا نام ققنس رکھا تھا جس کے لغوی معنے دشمائے کبیرہ میں کہتے ہیں کہ یہ پرند سورج کی آنکھ سن پہ آکر مرتا ہے اور اس کی راکھ میں سے چھوٹا سا کیڑا پیدا ہوتا ہے اس کیڑے سے دنیا

پیدا ہوا تھا لیکن ٹائیفن پائیتھن کی صورت میں تھوڑا فرق ہے - جو ایک یونانی لفظ سے مشتق ہے جسکے معنے سڑنے کے ہیں اور اس سے صرف وہ مضر ابخرات مراد ہیں جو گرم کیچڑ سے اٹھتے ہوں اور سورج کو چھپاتے ہوں درحالیکہ یونانی دیومالا میں اپالو سورج کا دوسرا نام ہے - کہتے ہیں اسی نے پائی تھن کو اپنے تیر سے ہلاک کیا مطلب یہ ہوا کہ ان مضر بخارات کو اپنی شعاعوں کے تیر سے مار ڈالا - جب پائی تھن نے اوسیرس کو ہلاک کر لیا - جسکے معنے موسم سرما میں سورج کے غائب ہونے کے لگائے ہیں تو آئی سس اسکی زوجہ یعنی چاند اسکی تلاش میں گیا - اور آخرکار اُس کی لاش کو چودہ ٹکڑوں میں کٹا ہوا پایا اسکے معنے یہ ہیں کہ اس کے اتنے اجزا تھے جتنے کہ ہلال سے پورا چاند بننے کے درمیانی دنوں میں ہوتے ہیں یعنی وہی چودہ دن تو اس نے تمام ٹکڑے سوائے ایک ضروری اشتنا کے چھوڑ دیے -

اور اسکی یادگار میں ایک اس قسم کی پوجا شروع ہوئی جس طرح ہندوستان میں لنگ کی پوجا ہے اور مصر میں اس کو فیلس کی پوجا کہتے ہیں - سیڈونیا کے باشندے آئی سس کو اشٹروتھ (یعنی گلہ مویشیان اور دولت) کہتے ہیں جس سے زمین کی کثرت پیداوار مراد ہے - اسی وجہ سے ہم اکثر اشیرا اور اشٹروتھ دونو کا بیان ایک جگہ پاتے ہیں - انجیل مقدس میں اشیرا کا ترجمہ گروو (باغیچہ) سے کیا گیا ہے لیکن یہ غلطی ہے اشیرا کے معنی ستون یا آئی سس کے جہاز کے مستول کے ہیں جو کہ مصر میں مذہبی تہوار کی تقریب میں ساتھ چلتا تھا - اور اگرچہ مصر کے عام گنواروں کے انبوہ کے نزدیک آئی سس فقط چاند تھا - لیکن مذہبی مریدوں کے خیال میں سیز (تمام دنیا کی ماں) تھی - ابتدائی موزونیت اور خوبصورتی کو مصر کی زبان میں ایونس بولتے تھے جسکو یونانیوں نے تحریف کر کے صوفیا کیا اسی سے علم الٰہی میں ودجن[۱] صوفیا بنا -

---

[۱] نئے الفاظ کے بنانے میں حروف صحیح کو آگے پیچھے بدلنے کا بہت رواج ہے - جیسے ٹائیفن کو پائیتھن کر لیں یہ مثال پیشتر گذر چکی یا فارما مارفا سے یہ دوسری مثال ہے •

نیوگرینج کا مندر بھی مخروطی شکل کا اسی انداز پر ہے۔ لیکن زیادہ پُر لینے اور گہرے معنے لفظ کراس کے (۱۱) میں بیان کئے گئے ہیں اِس کا اشارہ آگ کی طرف ہوتا ہے اور یہ دوسری صفت ہر جگہ قدرت میں دکھلائی دیتی ہے۔ ترسول رائل آرچ میسن کی علامت ہے۔

۵۴۔ مرید کرنیکے مقام

مصر اور دیگر ممالک ہندوستان میڈیا فارس اور میکزیکو میں مرید کرنے کی جگہ مخروطی مینار یں ہوتی تھیں جو زمین دوز غاروں کے اوپر تعمیر کیجاتی تھیں۔ فی الحقیقت اس نمونہ کے مینار اگر انکے حجم صورت اور استحکام پر غور کیا جاوے تو مصنوعی پہاڑ ہیں۔ اُن کی صورت سے صرف اوپر کو چڑھتا ہوا شعلہ ہی معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن کی گاؤدم شکل ہونے سے گہری اصلیت معلوم ہوتی ہے چونکہ تمام قدرتی پیداوار کی ابتدائی صورت ہے۔ مصر کا بڑا مخروطی مینار اوسیرس کا مقبرہ ایسے موقع پر اتنا بلند بنایا گیا تھا۔ کہ اعتدال ربیعی اور خریفی کے زمانوں میں سورج مینار کی چوٹی کے عین وسط پر نظر آتا تھا اور اپنے بڑے سنگاسن پر آرام کرتا دکھلائی دیتا تھا۔ جبکہ اُس کے پوجاری دامن مینار پر پھیلے ہوئے۔ اوسیرس اعظم پر جب کہ وہ قبر میں جاکر نزول کرتا تھا اور نیز اسوقت جبکہ وہ وہاں سے فتحیاب ہوکر نکلتا تھا غور کرتے تھے۔

۵۵۔ مرید کرنیکی کارروائی

مرید ایک راہنما کی ہدایت سے ایک گہرے تاریک کنوئیں یا کھتی میں ایک مینار کے اندر پہونچتا تھا اور مشعل لیکر وہ ایک زینہ کے ذریعہ سے جو اُس کے ایک طرف لگا ہوتا تھا۔ اُس کے اندر اُتر جاتا تھا۔ اور تہ میں کی تہ پہ پہنچکر اُسکو دو دروازے نظر آتے تھے۔ ایک اُن میں سے بند ہوتا تھا اور دوسرا اُسکے ہاتھ لگانے سے کھلجاتا تھا۔ اُسکے اندر جاکر وہ ایک چکردار بالاخانہ دیکھتا تھا اور اِدھر اُسکے پیچھے کا دروازہ ایک ڈھرم کی آواز سے بند ہوجاتا تھا جسکی آواز

ہی پرند پھر پیدا ہو جاتا ہے جیسا پیشتر تھا۔

۵۳ - صلیب

نجوم کی علامتوں میں سے ہم صلیب کے بیان کو فروگذاشت نہیں کر سکتے۔
اس علامت سے فی الحقیقت آگ ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ ہمنے (۱۱-۹) میں دیکھا
ہے لیکن مصر میں یہ صرف دریائے نیل کا پیمانہ تھا۔ یہ ایک سیدھی بلی معہ
صلیب کے ہوتی ہے جسکو دریا کے چڑھاؤ یا اتار کے بموجب اونچا نیچا کر لیتے تھے۔
اس کی چوٹی پر اکثر ایک حلقہ بنا ہوتا تھا۔ یہ اس دیوتا سے منسوب تھا جو اس ضروری
کارروائی کے انتظام پر مقرر ہے دریائے نیل کی طغیانی مصر کی نجات سمجھی جاتی
تھی۔ اسی وجہ سے اس نشان کی بڑی تکریم کی جاتی تھی۔ اور اس بلی کے متعلق
مذہبی صفات بھی لگائے گئے تھے یعنی آفات و بدقسمتی تک کو وہ لوٹا سکتی تھی۔
اسی وجہ سے مصری لوگ چھوٹی سی مورت یا حرف ٹی T چھلے میں ڈالکر
گلے میں لٹکاتے تھے کہ کسی کا صلیبی نشان چھوٹے بچوں اور بیماروں کی گردنوں
میں ڈالا جاتا تھا۔ اور تعویذ سے یا بیچ میں باندھ کر مُردوں کی لاشوں میں بھی لپیٹتے
تھے چنانچہ قبروں میں اب تک ملتے ہیں فی الحقیقت یہ تعویذ مصریان بھی تھا۔
دوسری قوموں نے بھی اس دستور کو اختیار کر لیا۔ اسی واسطے صلیب یا
حرف ٹی T تمام قدیم دنیا میں طول وقت سے بہت زیادہ مانا جاتا تھا۔
پوشیدہ اسرار میں صلیب مقدس ابدی زندگی کی علامت تھی لیکن دوسرے
ملکوں میں اس صلیب کی پرستش علم نجوم کی علامات کے اعتبار سے ہوتی تھی
ہمنے دیکھا ہے کہ ہندوستان میں بھی نیا سر پر صلیب کی علامت سے (۴۲) پاک
ہوتا ہے جو کہ بہت قدیم قوموں میں دنیا کی علامت تھی جس سے قطب نما کی چاروں
سمتیں معلوم ہوتی ہیں اور مندروں کی تعمیر صلیب کے اصول پر علم تعمیر کے آغاز
سے ہے۔ چنانچہ انگلستان کے دو بڑے شہر بھی صلیب کی صورت میں
تعمیر ہوئے ہیں جنکا ہر ایک بازو وسعت میں بالکل برابر ہے۔ آئرلینڈ میں

ہے اور دو بڑے لوہے کے حلقوں کو اس میں لگے ہوئے دیکھکر پکڑ لیتا ہے۔ لیکن تلے
کا فرش یک بیک نیچے کو بیٹھتا چلا جاتا ہے اور دفعتاً ہوا کا تیز جھونکا اس کے چراغ
کو گل کر دیتا ہے اور وہ پیتل کے چکدار پئے بڑے زور اور سائیں سائیں کی بھیانک آواز
سے گھومنے لگتے ہیں اور وہ انہیں دونو حلقوں کو پکڑے پکڑے اس غار پر جسکی گہرائی
کا پتہ نہیں معلق کھڑا رہ جاتا ہے لیکن وہ تھکنے نہیں پاتا کہ وہی فرش لوٹ کر پھر آموجود ہوتا
ہے اور وہ ہاتھی دانت کا دروازہ کھلتا ہے اور اسکو اپنے سامنے شاندار منظر دکھائی
دیتا اور اس میں بے انتہا روشنی ہوتی تھی اور آئی سس کے پروہت اپنے رتبہ کی
بموافق پوشیدہ رازوں کے تمغے پہنے ہوئے نظر آتے۔ رازکشا کلاہ انکے سر پر ہوتی
لیکن مریدی کی رسوم ابھی تک ختم ہونے کو نہیں آتی۔ بلکہ اتنا کر چکنے کے بعد امیدوار
سے لگاتار روزے رکھوائے جاتے تھے جنکی تعداد رفتہ رفتہ ۹×۹ دن کی ہو جاتی تھی اس زمانہ
میں سخت چپ رہنے کی اسپر تاکید کی جاتی۔ اگر اس نے استقلال سے اسکی پوری
پوری پابندی کی تو آخر کار آئی سس کے پوشیدہ اصولوں سے پورا پورا واقف کار
کیا جاتا تھا اور اسکو آئی سس۔ اوسیرس اور ہورس تینوں کی یکجائی یا یوں کہو کہ
ایک روح و سہ قالب والی شکل کے بت کے پاس لیجاتے تھے۔ یہ سوچ کی دوسری
علامت تھی اس جگہ پر وہ قسم کھاتا تھا کہ جو باتیں مجھکو اس مقدس مقام میں بتلائی گئی
ہیں انکو کسی سے نہ کہونگا۔ پیر مغان اسکو اول لیتھ کا پانی پیش کرتا تھا جسکو وہ پیتا تھا
تاکہ جو کچھ اس نے کفر کی حالت میں کیا ہے وہ اس سے دُھل جائے بعد میں اسکو نیموسائن
کا پانی پلایا جاتا تھا تاکہ جو کچھ رازداری کا عاقلانہ سبق اسکو دیا گیا ہے وہ پانی کے ساتھ
اسکے رگ و پے میں سرایت کر جائے بعد میں اسکو متبرک عمارت کے نہایت پوشیدہ حصہ
میں لیجاتے تھے جہاں پروہت اسکو ان نشانوں کا استعمال بتلاتا تھا جو علیحدہ علیحدہ
خاص رازوں سے مخصوص تھے اور ان سب رسمیات کے پورا ہو جانے کے بعد اس کی
بابت جلسہ عام میں کہا جاتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو آئی سس کے پوشیدہ راز
بتلا دیئے گئے ہیں اور اب وہ مذہب کا ایک محرم راز رکن بن گیا ہے۔ یہ مصری رسوم کا

تمام گنبد میں گونج جاتی تھی - وہ عبارت ذیل کو اپنی آنکھوں سے دیوار و نیز کندہ دیکھتا
تھا - اس راستہ سے کون شخص تنہا نکل جا سکتا ہے جو پیچھے نظر کر کے نہ دیکھے - ایسا
شخص آگ پانی اور ہوا سے پاک صاف کیا جاویگا - موت کے خوف پر غالب آکر
وہ زمین کے شکم کی تاریکی سے دن کی روشنی تک ترقی کریگا اسکی روح آئی سس کے
خفیہ راز جاننے کو تیار ہو جاویگی - آگے بڑھکر یہ امیدوار دوسرے لوہے کے پھاٹک
پر پہونچتا تھا جہاں پر تین مسلح آدمی پہرا دیتے تھے - ان کے سروں پر نہایت چمکدار
خود ہوتے تھے اور ان چمکدار خودوں کے اوپر سر تاج حیوانات ڈنفس کے سر کی
تصویر ہوتی تھی - یہاں پر امیدوار کو لوٹنے کا آخری موقع دیا جاتا تھا اگر اس کے جی
میں یہ بات آجائے کہ اسکو لوٹ چلا جانا چاہئے اور اگر وہ آگے بڑھنا پسند کرتا تھا تو اسکی تعریف
ہوتی تھی اور اسکو آگ پر سے نکلنے کا امتحان دینا ہوتا تھا یہ ایک بڑے ایوان میں گذرتا
تھا جہاں غیر سوختنی چیزیں جلتی ہوئی دکھلائی دیتی تھیں اور آگ کی تیز ہوئی کو پیدا معلوم
ہوتی تھیں - تمام فرش لوہے کی گرم سرخ سلاخوں سے پٹا ہوا تھا لیکن درمیان
میں ایک تنگ فاصلہ چھوڑ دیا گیا جاتا تھا جس پر سے وہ پاؤں رکھکر نکل جا سکے اور
امتحان کی اس خوفناک حالت اور پر جلال شوکت کا ہراس نہ کرے اور پھر اس
زبردست کامیابی کو حاصل کرنے کے بعد اس کے لئے پانی کا امتحان درپیش ہوتا تھا
وہ ایک وسیع اندھیری نہر تھی جو دریائے نیل کے پانی سے لبالب کی گئی تھی اور
اسکا خوفناک منظر اس کے پار جانے والے کے قدم کو ڈگمگاتا تھا - اس نہر سے
اس طور پر گذرنا ہوتا تھا - کہ امیدوار ایک ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو سر پر رکھکر نہر میں داخل
ہوتا اور اس روشنی کے سہارے دل کو مضبوط رکھکر نہر کے پرلے کنارہ پر جا نکلتا
لیکن ابھی سب سے بڑی آزمائش ہونی اسکے لئے باقی ہے جب وہ نہر سے پار ہو جاتا
تو وہ ایک ایسے فرش پر جا کر اترتا جو ہاتھی دانت کے دروازہ تک پہونچتا ہے -
جو دو پیتل کی دیواروں میں جڑا ہوا ہے اور ہر ایک دیوار میں ایک بڑا پہیا بھی ایسی
دھات کا لگا ہوا ہے یہاں وہ اس دروازے کھولنے کی بے فائدہ کوشش کرتا

قاعدہ کی ماسٹر کے درجہ والی تلقین نقل کرتے ہیں حضرت سلیمان کے خانقاہ کی عمارت میں تین بڑے آقاؤں میں سے ایک کو ایپرسس ہیرم آبف کا قایم مقام کیا جاتا ہے کامل بیعت قبول کیا ہوا مرید ڈیٹی (معبود) کے نام پر الانجک کہلاتا تھا (۴۳)

اور خدا کی وحدانیت کا تعلیمی قاعدہ ہی خاص بہید تھا جو اسکو بتلایا جاتا تھا اور یہ بات خیال کرنے سے بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کیسا خطرناک راز تھا کہ ان بہیدو نکا دستورالعمل قایم ہونے سے کئی صدی بعد انہیں اصولوں کے مشتہر کرنے میں ایک قیمتی جان گئی۔ ایمبلیکس کے خیال بموجب تمام مرید جنکو اعلے درجہ کے بہید بتلا دئیے جاتے تھے اپنی خودی سے فنا ہوجاتے تھے وہ معبود میں مخلوط ہوجاتے تھے اور انکو راحت بخش دیدار کا لطف آتا تھا۔ آگ اور تلوار سے اونکو ضرر نہیں پہونچتا تھا۔ کوئی قدرتی سد راہ انکے راستہ میں حارج نہیں ہوتی تھی کیونکہ روح ربانی کا جھونکا اُن کے چاروں طرف محیط رہتا تھا۔ فی الحقیقت ہم اُس قدیم زمانہ کے ترسا لوگوں کے خیالات میں عیسائی مجذوبانہ خیالات کے تمام فرضی استحقاق دیکھتے ہیں اُن میں تمام خوشیاں رومن کیتھلک گرجا کے مسلمہ پارساؤں کی نظر آتی ہیں۔

۵۸۔ آئی سس

بہت سے ناموں کا جو حوالہ آئی سس کے رکھے ہوئے ہیں پیشتر دیا گیا ہے مختلف نشانیوں سے اسکی تصویر بہی پہنچی جاتی تہی جو اُسکے چند گونہ خواص پر دال ہیں چھکتا ہوا کُنڈل سانپ تملہ کی بال اور مورچھل مخالفین کے خطابی افسانوں کو ظاہر کرتے ہیں (ہیکاٹ رات کی دیوی ہے) ہیگٹ الیوشینیا اور رابونیا کے بہید ہیں یعنی عموماً وہ پوشیدہ رسوم جنکی خاطر تمثیل ایجاد کی گئی ہے۔ وہ سیاہ چادر جو وہ اوڑہے ہوئے ہے جسمیں نقرئی چاند اور تارے زردوزی سے بنائے گئے ہیں۔ اوسوقت کو ظاہر کرتے تہے جب یہ پوشیدہ بہید انجام دئے جاتے تھے یعنی نصف سب کو انکے نام انکے پاس واپس آنے کے لئے ذیل کے الفاظ میں تیلائے گئے ہیں۔ جو ایپولیس نے اپنے سنہری گدہے سے لیکر آئی سس کے منہ میں ڈالے تہے

پہلا درجہ تھا۔

۵۶۔ سیراپس کے پوشیدہ راز

یہ دوسرے درجہ کے راز تھے ہمکو ان کی بابت بہت کم واقفیت ہے۔ عہد قدیم کا واقف حال اپولیس ان کا صرف تھوڑا سا بیان کرتا ہے۔

جب تھیوڈس نے سیراپس کے مندر کو برباد کیا تھا۔ اُسوقت اُس میں زمین دوز راستے اور انجن دریافت ہوئے تھے جن راستوں میں اور جن انجنوں پر سے مذہب کے ہادی اور رہنمایان طریقت راستوں کے پیچ و پیچ اور خوفناک آوازوں وغیرہ سے مریدوں کو آزماتے اور اُنکو مذہب میں پکا بناتے تھے۔

پورفائری بڑی پوشیدہ اسراروں کا حوالہ دیتے ہیں شیرمونیس کی کتاب کے ایک جزو کا اقتباس کرتا ہے۔

شیرمونیس مصر کا ایک مذہبی رہنما یا پروہت ہے جو نجوم کی بنیاد پر اسیرس کی تمام داستان کے معنے بتلاتا ہے اور ہیروڈوٹس مترا کے مندر کا حال بیان کرنے میں جہاں اوسیرس کی رسوم ادا کی جاتی تھیں اور ایک قبر کا ذکر کرتے ہیں جو ایک بہت پوشیدہ خلوت کے اندر بنی ہوئی ہے صرف اتنا لکھتا ہے کہ وہ ایک معبود کی قبر ہے مگر اسکا نام نہیں بتا سکتا۔

لفظ کیلیپی لیٹن زبان کے لفظ کیلوس (گنجے) سے نکلا ہے۔ مجازی معنے خشک یا سوکھے کے ہیں اس سے موسم کی بربادی کیطرف جو جاڑہ کے فصل میں ہوتی ہے اشارہ ہے

۵۷۔ اسیرس کے پوشیدہ راز

یہ راز کا تیسرا درجہ مصری دنیاداروں کی بیعت کا زینہ تھا۔ اس درجہ کی رہنمائی اور پرہ تہائی میں اعلیٰ کچھ درجہ کی مریدی بھی تھی۔ جسکا اگلی فصل میں بیان ہے۔ ان ازدول میں وہ داستان کہ اوسیرس کو اُسکے بھائی ٹائیفن نے قتل کیا ہے دکھلائی جاتی تھی اور امیدوار کو خود دیوتا بنایا جاتا تھا (جیسا ہمکو آئندہ معلوم ہوگا) فراماسن لوگ بعینہ اسی

۵۹ - تیاری

لیکن اس سے بھی بڑا ایک درجہ تھا جس میں مصری بادشاہ اور پوجاری صرف شامل
سکتے تھے اس کا نام مذکورہ بالا تھا - جو شخص اس درجہ میں داخل ہونا چاہتا تھا اس کو
شاہ کی خاص سفارش اور منظوری حاصل کرنا پڑتی تھی یہ عموماً بادشاہ کے توسل سے ہوتا
- بادشاہ نئے خواہشمند کو پوجاریوں سے ملاتا تھا - یہ لوگ اول اس کو ہیلیوپولس
ے ممفس کے پروہت کے پاس جانے کا راستہ بتلا دیتے تھے وہاں سے وہ
بیس کو بھیجدیا جاتا تھا اور اسکو لوبیا اور مچھلی کھانے اور شراب پینے سے منع
دیا جاتا تھا - اگرچہ اس سے بہتر درجوں میں ان چیزوں کے کھانے کی اجازت ہوجاتی
ں - پھر اسکو چند مہینوں تک برابر ایک زمین دوز غار میں اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا تھا -
روز روز جو خیال اس کے دل میں آتے تھے انکو لکھنے کے لئے طلب کیا جاتا تھا بعدہ
ں کو ایک راستہ میں لے چلتے تھے جہاں ہر سیز کے ستون قایم تھے ان ستونوں پر وہ
اتی اور پر عظمت فقرے کندہ تھے جو اسکو حفظ کرنا ہوتے تھے جوں ہی یہ فقرے اس کو
. ہو جاتے تھے اسی وقت تھیسموفورس یا ثالث اسکے پاس آتا تھا اور وہ اس کو
طرف چلنے کی رہبری کرتا تھا - اس کے ہاتھ میں ایک زبردست چابک ہوتا تھا -
فضول بھیڑ کو اس پھاٹک سے ہٹادے جسمیں ہوکر نیا امیدوار گذرنا چاہتا ہے -
ی آنکھوں سے پٹی باندھی جاتی تھی اور ہاتھوں میں رسی کسی ہوتی تھی -

۶۰ - پہلا درجہ

امیدوار کو باب الانسان پر پہنچاکر تھیسموفورس چپ چاپ پورٹوفورس (دربان)
ے شانہ کو چھوتا تھا جو اس پھاٹک کا محافظ ہوتا تھا اور وہ محافظ پھاٹک پر دستک دیتا
جو فی الفور کھولدیا جاتا تھا اور نیا امیدوار اس میں داخل ہوتا تھا اور جب وہ اندر پہونچ
تا تھا تو ایک رازدان پروہت اس سے مختلف مضامین پر سوال کرتا تھا اس کے بعد اس
بیوتھا (دشمنوں کا نشیمن) کے چاروں طرف مصنوعی آندھی کے طوفان بارش گرج
بجلی میں لیجاتے تھے اگر اس نے کوئی خوف کی علامت ظاہر نہ کی اور اس نے اس مقام

قصہ کی صورت میں ان بھیدوں کا بیان اس طرح ہے ۔

لوسی اس دیکھو مجھکو تمہاری دعا سے تحریک ہوتی ہے میں تیرے ساتھ موجود ہوں ۔ میں نیچر (فطرت) ہوں یا تمام اشیا کی ماں اور تمام عناصر کی ملکہ زمانوں کی ابتدائی اولاد سب معبودوں میں برتر ۔ مُردوں کی سلطنت کی بادشاہ آسمانی وجودوں میں سب سے اوّل ۔ دنیاوی چیزوں میں سب سے پہلی چیز ۔

غیر مخلوق شدہ صورتوں کا خلاصہ اور میں ہی وحدت نما اور کثرت نما صورت ہوں ۔ میں ہی اپنے سر کے اشارہ سے آسمان کی روشن چوٹیوں سمندر کی سرد ہواؤں اور پاتال لوگ کی خاموشی پر حکمران ہوں ۔ جیسے ایک اوتار کو تمام کرہ زمین مختلف صورتوں مختلف رسوم اور مختلف خطابوں سے بہ تکریم و تعظیم یاد کرتے ہیں ۔ اسی وجہ سے پہلے فرائی جین لوگ مجھکو پیسینیشکا دیوتاؤں کی ماں کہتے ہیں ایٹیکس کے اصلی باشندے سیکر و پین منروا تیراک سائبرین لوگ ڈایا نا ڈکٹینا تین زبان والے سسلی کے باشندے اسٹائی جین پراسر پائن بعض جیسوسی جیں لوگ قدیم دیبی سیریس ۔ بعض مجھکو جو نو کہتے ہیں بعضے بیلونا بعضے ہیکیٹ اور بعضے رمنوشیا ۔ باشندگان ایتھیا و پیا ارائی اور مصر والے قدیمی علم سے ماہر ہیں میری تکریم اُن رسوم سے کرتے ہیں جو فقط مجھ سے مخصوص ہیں اور یہ لوگ مجھکو میرے اصلی نام ملکہ آئی سس سے پکارتے ہیں اس بیان سے بالکل ظاہر ہو گیا کہ مرید کے خیال میں آئی سس محض چاند ہی نہ تھا ۔ مقدس مکانوں میں مختلف صورتیں وحدت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں بہت سے بتوں کا ایک معبود ہو جاتا ہے یعنی ابتدائی قوت اور ذہانت ۔

کنسر ٹاریپوا یا مصری مریدی کا اعلیٰ درجہ

(دعوت کی گوپھا) اسوقت اسکی ترقی نیوکورس[1] کے درجہ پر ہوتی تھی۔ خوبصورت عورتیں اسکے واسطے لذیذ کھانے لاتی تھیں وہ پوجاریوں کی جورویں ہوتی تھیں جو اس کے عشق کو تحریک دینے کی کوشش کرتی تھیں۔ اگر اس پر انکی ترغیب کا اثر نہوتا تو وہ یعنی پھر اس سے ملتا تھا اور اس سے سوال و جواب کرکے انکو ایک مجمع میں لیجاتا تھا۔ جہانکہ اسٹولٹا (آبدار یعنی سقا) اسکے اوپر پانی ڈالتا تھا۔ تب نہیسموریں ایک زندہ سانپ اس کے اوپر چھوڑ دیتا تھا اور اسکو تہ بند کے نیچے سے پھر نکال لیتا تھا علاوہ ازیں تمام کمرہ میں سانپ بھرے رہتے تھے تاکہ نیوکورس کی دلاوری کی تصدیق ہوجاوے اور سب معلوم کرلیں کہ وہ کیسا نیک طینت اور مستقل و لاور ہے تب پھر اسکو وہ اونچے ستونوں پر لیجاتے تھے جنکے درمیان ایک سیمرغ کھڑا ہوا اپنے سامنے ایک بیضے کو پھراتا ہے۔ یہ ستون مشرق و مغرب کی علامت تھے۔ سی مرغ سورج تھا چار ارون والا پہیا چاروں موسم تھے۔ پھر اسکو رگنیا (طول کا استعمال سکھلایا جاتا تھا اور مساحت اور علم معماری کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کو ایک چھڑی ملتی تھی جسمیں سانپ لپٹے رہتے تھے اور اصطلاحی کلمہ ہو جس کے معنے سانپ ہیں معہ اس قصہ کے جس سے انسان کا دنیا میں ڈالا جانا معلوم ہو بتلایا جاتا تھا اور ہیو کا یہ اشارہ سینہ کے اوپر ہاتھ ایک دوسرے پر آڑے رکھکر ہوتا تھا اور اس درجہ میں آکر اسکا فرض منصبی ان ستونوں کو دہونا تھا (جیسا کہ اس سے پہلے دربانی)

۴۲- تیسرا درجہ یا موت کا پھاٹک

اس درجہ میں پہونچائے جانے پر نیوکورس کا نام میلانوفورس ہوتا تھا اس کو سامنے کے کمرہ میں پہونچاتے تھے جسکے دروازہ پر لکھا ہوتا تھا موت کا دروازہ یہ کمرہ خوشبو لگی ہوئی لاشوں اور تابوتوں کی نمائشوں سے بھرا ہوتا تھا۔ اور چونکہ یہ وہ جگہ تھی جہاں لاشیں آتی تھیں میلانوفورس یہاں پر پراسکٹ یا لاش کی تشریح کرنیوالے اور ہیروڈی یا لاشوں کے خوشبو لگانے والوں کو کام کرتے دیکھتا تھا۔ [illegible]

---

[1] لفظی معنے نیا ساتک۔ مترجم

کے ترجمان کا اطمینان کر دیا جو اُسکو کرٹیا ریبوا کے قوانین مشرح سمجھا دیتا تھا جنکے اوپر اُسکو اپنی رضامندی ظاہر کرنا پڑتی تھی تو اُسکو شا باشی کے ساتھہ معتبہ کے روبرو لیجاتے تھے جسکے سامنے وہ گھٹنے برہنہ کرکے دونوں بیٹھتا تھا اور تلوار کی دہار اُس کے حلق پر رکھکر اُس سے وفادار رہنے اور راز پوشیدہ رکھنے کا اقرار کراتے تھے وہ سورج چاند اور تاروں کو شہادت میں پیش کرتا تھا۔ اُسکی آنکھوں سے اُسوقت پٹی کھول جاتی تھی اور اُسکو دو فالتو ستونوں کے درمیان بٹھلایا جاتا تھا جو بیٹی لایز کہلاتے تھے جہاں سات سیڑہیوں کا ایک زینہ ہوتا تھا جسکے پیچھے آٹھہ دروازے مختلف دہاتوں کے ہوتے تھے جنکی صفائی درجہ بدرجہ ایک دوسرے سے زیادہ بڑہتی جاتی تھی۔ تب یہ معتبر دوسرے رازدار حاضرین کے سامنے اُس سے مخاطب ہوکر اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کے لئے اور خدا پر اپنا دہیان جمانے کے لئے نصیحت کرتا تھا۔ اور امیدوار کو سمجھایا جاتا تھا کہ وہ زینہ جسکی سیڑہیوں پر لگنے پڑہنا ہے روح کی آوارہ گردیوں کی علامت ہے۔

اُس کو آندہی گرج اور بجلی کا سبب بتلایا جاتا تھا۔ اُسکو علم تشریح اور علم الادویہ بھی اور نہیں اشارہ وں کی زبان میں سکھلایا جاتا تھا اور مصر کی معمولی تحریر بھی سکھائی جاتی تھی۔ اسکے بعد معتبر اُسکو وہ پوشیدہ اور مخصوص اصطلاحات بتا دیتا تھا جس سے مرید ایک دوسرے کو پہچان لیتے تھے اور یہ لفظ امون تھا جسکے معنے راز کا اخفا رکھنا ہے اور اُسکے ساتھہ خاص مصافحہ کی توجہ ہوتی تھی اور ایک ٹوپی بصورت مینار مخروطی کے اور ایک تہ بند سو سو مہ زائی لن دیا جاتا تھا اور وہ اپنی گردن میں ایک قسم کا گلوبند باندہے ہوتا تھا جو اُسکے سینہ سے چست کسا ہوتا تھا وہ کوئی اور کپڑا نہیں پہنتا تھا اور جب اُسکی باری آتی تھی تو باب الانسان پر پہرہ دینا اُسکا کام تھا۔

۶۱- دوسرا درجہ

چست دربانی میں اپنی لیاقت کا کامل ثبوت دینے پر وہ امیدوار مدت دراز کے روزوں کے بعد اندہیری کوٹھری میں پہنچایا جاتا تھا جو اُسمین کہلاتی تھی یعنی

نقش و نگار کر سکے اسکو ایک عجیب قسم کی تحریر موسومہ ہیروگریٹیکل سکھلائی جاتی تھی
مصر کے جو نقشی تخلیق دنیا کے بارہ میں کتابیں اور سب نجوم اسی تحریر میں لکھے جاتے تھے
موت کی طاقت ظاہر کرنے کے لئے ایک خاص قسم کی بغلگیری مسلمہ علامت تھی۔ الفاظ
یہ ہوتے تھے مانرک کیمرن مینی (میں غضب کے ملک میں شمار کرتا ہوں) اور وہ امیدوار
انتہیں زمین دوز کمروں میں رہتا تھا جبتک خود کو اعلے درجہ کے لایق ثابت نہ کرے

۶۳- چوتھا درجہ یا سایون کی لڑائی

غصہ کی مدت جو کہ عموماً ڈیڑھ برس ہوتی تھی گذر لینے کے بعد تھیسموفورس میلا نو
فورس کے پاس آتا تھا اپنے ساتھ ہو لینے کو اُس سے پوچھتا تھا۔ اور اُسی دم اُس کو
تلوار اور ڈہال دیتا تھا۔ وہ تاریک راستوں میں گذرتے تھے یہاںتک کہ اُسکو خاص
اشخاص ملتے تھے جنکی ہیبت ناک صورتیں ہوتی تھیں اُنکے ہاتھوں میں سانپ اور
مشعلیں ہوتی تھیں اور جب وہ پنیس (روٹی) کہتے تھے تو ان پر حملہ کرتے تھے تھیسموفورس
میلا نو فورس کو ہمت دلاتا تھا کہ تو بہادری سے اپنی حفاظت کیجیو آخرکار اُسکا یہ حال ہوتا تھا
کہ وہ لوگ اُسکو قید کر لیتے تھے اُسکی آنکھوں سے پٹی باندھتے اور اُسکی گردن میں رسی ڈالتے
تھے اور اُسکو ایک ایوان کی طرف کھینچ لیجاتے تھے جہاں وہ اوس نئے درجہ میں شامل کیا
جاتا تھا۔ بہت یا سائے غائب ہو جاتے تھے پھر اُسکو مجمع میں لے جاتے تھے۔ اُسکی
آنکھوں سے پٹی کھولی جاتی تھی۔ اب وہ ایک شاندار ایوان کو جسکے چاروں طرف عمدہ
تصویریں لٹکی ہوتی تھیں دیکھتا ہے۔ بادشاہ اور ڈیمرگس یا سب سے بڑا افسر موجود
ہوتا ہے تمام لوگ اپنا ایلا ییڈی ایک مصری تمغا (صداقت) جسکی صورت نیلم سے بنی
ہوتی تھی پہنے ہوتے تھے اُنکے چاروں طرف ستوسٹیر۔ ہیر ستولسٹا یا سکرٹری ایکورس
یا خزانچی اور کوماستس یا کاروایوان کے مالک بیٹھے ہوتے تھے۔ اوڈس یا شیریں
کلام شخص ایک تقریر بیان کرتا تھا جس میں کراسٹوفورس کو مبارکباد ہوتی تھی۔ یہ نیا نام
اسکا اس تجویز میں رکھا جاتا تھا۔ جسکو سائس کہتے تھے دغا لیا یہ شربت چاول کی پیچ پانی
انگوری دودھ یا شہد سے ملا کر بنایا جاتا تھا) جسکی تلچھٹ تک پی جاتا تھا۔ تب اُس کو

اوسیرس کا تابوت رکھا ہوتا تھا میلا فورس سے پوچھا جاتا تھا کہ تونے کبھی اپنے
آقا کے قتل میں ہاتھ لگایا ہے جب وہ اس سوال کے جواب میں انکار کرتا تھا
تو اسکو دو ٹیکنر پیشیز یا مردہ دفن کرنے والے پکڑ لیتے تھے اور اندر ایک ایوان
میں لیجاتے تھے جہاں وہ اپنے جیسے بہتیرے اور میلانوفورس کو سیاہ کپڑے پہنے
دیکھتا تھا - خود بادشاہ بھی جو ہمیشہ ان موقعوں پر موجود ہوا کرتا تھا اس سے بظاہر
دوستانہ طریق پر ہمکلام ہوتا تھا اور اس سے استفسار کرتا تھا کہ کیا تمکو اس آزمائش
کی جس میں تم نکالے جاؤگے پوری ہمت نہیں ہے اور کیا وہ سنہری تاج قبول نہ کروگے
جو میں تمہارے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن نئی میلانوفورس کو پہلے ہی سکھلا دیا
جاتا تھا کہ تو اس تاج کو قبول مت کرنا بلکہ اوس کو اپنے پیروں میں مسلنا اور جب ایسا
ہوتا تو بادشاہ فوراً چلا اٹھتا تھا کہ ہتک ہوئی اسکا بدلا لیا جاوے اور اپنے قربانی کرنے
والے تیر کو آہستہ سے میلانوفورس کے سر پر لگاتا تھا اور دو دفن کرنے والے شخص
میلانوفورس کو زمین پر گرتے تھے اور تشریح کرنے والے قبر کی ٹپیوں میں لپیٹتے
تھے تمام حاضرین روتے تھے اسوقت اسکو ایک دروازہ تک لیجاتے تھے جسپر
لکھا ہوا ہوتا تھا " روحوں کے رہنے کی مقدس جگہ " اس دروازہ کے کھلنے پر ایک
گرج معلوم ہوتی تھی اور بجلی چمک کرتا تھا اس شخص کو مارا جاتا تھا - مگر اس کا
استقلال یہ سب باتیں برداشت کراتا جاتا تھا پھر چیرون اس کو بطور ریچ کے
اپنی کشتی میں بٹھا لیتا تھا - اور اس کو آخرت کے حکام کے پاس لیجاتے تھے پلوٹو
عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہوتا تھا درحالیکہ راڈامینتھس مائی نس ایتھن بکہ تیس الاسٹر اور
آرفیس اس کے پاس کھڑے ہوتے تھے یہاں اسکی پہلی زندگی کی بابت اس سے
سخت سوالات پوچھے جاتے تھے اور اخیر میں اسکو ان زمین دوز گنبدوں میں رہنے
کا حکم دیا جاتا تھا - یہ پٹیاں اوتار لی جاتی تھیں اور اسے تعلیم دی جاتی تھی کہ تو کبھی خون
کا پیاسا مت ہونا - ہرگز کسی لاش کو غیر مدفون مت چھوڑنا اور مردوں کے حشر اور
آنے والی قیامت کا اعتقاد رکھنا - یہیں اسکو نقاشی سکھلائی جاتی تھی تاکہ تابوتوں پر

بتلایا جاتا ہے کہ نا ئیفن سے مطلب آگ ہے یہ اُن نہایت خطرناک عناصر میں سے ہے جنکے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا اس درجہ کا اصطلاحی لفظ جامیا تھا اس درجہ میں علم کیمیا کی تعلیم ہوتی تھی۔

۶۵۔ چھٹا درجہ
معبودوں کے پھاٹک کے نجومی

ایوان کی مجلس میں داخل ہونے پر امیدوار کے رسیاں اور زنجیریں باندھی جاتی تہیں تہیسموفورس موت کے پھاٹک پر اُسکو پھر واپس لیجاتا تہا جسمیں بہت سیڑھیاں ہوتی تہیں اور ایک پانی سے بہری ہوئی نمارمیں رات ہوتا تہا۔ وہاں وہ اُس جماعت کے ساتہہ دغابازی کرنے والوں کی بہت سی لاشیں دیکھتا تہا۔ اُسکو یہاں ایسی ہی بُری گت بنائے جانیکی دہمکی دیجاتی تہی اور اُدہر تو عہد پیمان لینے کے لئے واپس لی جاتی تہی اُسوقت اُس کو علم نجوم سکہلایا جاتا تہا۔ اور اُس کو پیشین گوئی اور زائچہ بنانے سے آگاہ کر دیا جاتا تہا جنکو تمام بت پرستی اور باطل عقیدہ کی جڑ مانکر قابل نفرت سمجہا جاتا تہا ان جہوٹے علوم کے عامل اپنا اصطلاحی لفظ ققنس رکہتے ہے جسیر اہل تنجیم ہنستے تھے پھر اُسکو معبودوں کے پھاٹک پر لیجاتے تھے۔ جو کھلجاتا تہا اور وہ تمام معبودوں کی تصویریں دیوار پر کھینچی ہوئی دیکھتا تہا۔ مجتہد اُس سے ایک ابد کی کہانی بیان کرتا تہا اور اُسکو ایک فہرست تمام معبودوں کی جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں دکہلاتا تہا۔ اُس ایک پوجاریوں کا ساناچ آسمانی اجسام کی چال کے نمونہ پر سکہلایا جاتا تہا۔ لفظ آبنج بس احتیاط کی علامت تہی۔

۶۶۔ ساتواں درجہ

یہ آخیر اور سب سے بڑا درجہ تہا جسمیں تمام بہید کہول دئے جاتے تہے یہ درجہ بادشاہ اور تمام اعلیٰ درجہ کے تمغہ دار ممبروں کی مرضی کے بغیر بتلایا نہیں جاتا تہا۔ عام جلوس سے سواری نکلتی تہی جنکو یہی لاک اوسیرس کا ختنہ یعنی زبان کا ختنہ کہتے تہے جب یہ رسوم ہوچکتی تہی تو اراکین رات کے وقت سے شہر سے چپکے چلے جاتے تہے۔

آئی سس ڈھال بیچاتی تھی وہ انموبیس کے بوٹ اور آگمس کا لبادہ اور ٹوپی پہنتا تھا - اسکو ایک تلوار ملتی تھی جس سے اسکو ایک کا سر کاٹکر جو غار میں ملتا تھا بادشاہ کے پاس لانا پڑتا تھا - ہر ایک شخص واویلا کرتا تھا کہ نیولی دشمن کا غار وہ ہے - غار میں نہایت خوبصورت عورت ہوتی تھی جو بظاہر زندہ معلوم ہوتی تھی لیکن مصنوعی طور سے پتلی کہانوں سے بنا لیتے تھے - کرسٹوفرس اسکے بال پکڑکے کاٹتا تھا - اور بادشاہ کے پاس لے آتا تھا - بادشاہ اسکی دلاوری کی تعریف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تو نے گارگن زوجہ ٹائیفن کا سر کاٹ لیتا ہے جو اسیرس کی موت کا باعث بھی ہوئی تھی جو پوشاک اسکو ملتی تھی اسکے پہننے کی اسکو ہمیشہ کے لیئے اجازت ہوتی تھی اور اسکا نام ایک کتاب میں بہ حیثیت ایک دنیاوی حاکم کے لکھا جاتا تھا اسکی بلا تکلف بادشاہ کے یہاں آمد و رفت ہوتی تھی اور اسکو روزانہ خوراک بھی دربار سے ملتی تھی اسکو ایک تمغہ بھی ملتا تھا - جسکو وہ کسی شخص کے کرسٹوفرس بنائے جاتے کے وقت پہن سکتا تھا - اس میں آئی سس کی تصویر بہ شکل الو ہوتی تھی یہ بھی اس کو بتلایا جاتا تھا کہ بڑے قانون دان کا نام یوا ہے یہ بھی اصطلاحی لفظ تھا - کرسٹوفرس لوگوں کو مجتبعہ کی سند بنام پانگرن ملتی تھی جسمیں اصطلاحی لفظ ساتسی کس ہوتا تھا جو ایک قدیم مصر کے مجتہد کا نام ہے - اسکو امین کی زبان پڑھنا پڑتی تھی - یہ پوشیدہ زبان تھی -

۶۴ - پانچواں درجہ بالاہیٹ

کرسٹوفرس اس درجہ کا مستحق ہوجاتا تھا - اسکی . . . تیاریت کے لیئے انکار نہیں ہوسکتا تھا - اسکو ایک ایوان میں لے جاتے تھے جہاں کہ ناٹک کی نمایش ہوتی تھی - اس کا تماشا فقط یہی ہوتا تھا کہ ایک بالاہیٹ موسومہ اورس دوسرے بالاہیٹوں کے ساتھ جو سب شمعیں لیے چلتے تھے - اس طرح ایوان کے چاروں طرف پھرتا تھا جیسے کوئی چیز ڈھونڈتا ہے - تھوڑی دیر بعد اورس اپنی تلوار کھینچ لیتا تھا - ٹائیفن ایک غار میں بیٹھا دکھلائی دیتا تھا - اس کے چاروں طرف شعلے ہوتے تھے - اورس ٹائیفن کے پاس پہونچ جاتا تھا جو اونچا کھڑا ہوجاتا تھا اس کے سو سر ہوتے تھے اسکے بدن پر فلس ہوتے تھے اس کے بازو بہت لمبے ہوتے تھے - پھر بھی اورس اسکو قتل کرڈالتا تھا - نئے بالاہیٹ کو اسوقت

ملتا ہے جو ۱۸۵۵ء میں چھپا تھا - جو بمبئی قلمی کتاب مؤلفہ برادر کائین یا تو اصلی تصنیف تھی یا اسکی نقل تھی ریگن کے خیال میں قدیم مصنفوں کی تحریر کو جو مختلف مذاہب کی فری میسنری کے بارہ میں تھیں جرمنی فاضلوں نے یکجا جمع کرکے کریٹا ریپو انام رکھا ہے اور ان مصنفوں کے نام جنکے بیان پر جرمنی رسالہ مطبوعہ ۱۸۵۵ء بمبئی ہے اسی میں لکھے ہوئے ہیں - وہ لوگ یہ ہیں - پورفائیری ہیروڈوٹس ایمبلیکس اپیولیس سسترو پلوٹارک یوسی بیس آرنوبیس ڈیوڈورس سائیکوٹس ٹرٹولین ہیلیوڈورس لوشین روفینس اور چند اور لوگ ہیں -

داستان آئی سس کی تبدیلی صورت

۶۸ - مصری بھیدوں کی تشہیر

مصر کے سربستہ بھیدوں کی شعاعیں فونیشیا کوچک اشیا یونان اور اٹلی کی پوشیدہ مذہبی اصولوں میں ہوکر چمکتی ہیں اور ان میں جان ڈالتی ہیں - کیڈمس[1] اور ایکس انکو کل یونان میں لائے -

آرفیس تھریس میں میلامپس آرگس میں ٹروفونیس بویوشیا میں آئینس کریٹ میں سینائی راس سائپرس میں اور ایکٹیس ایتھنز میں لیا تھا - اور مصر کی طرح یہ بھید آئی سس اور اوسیرس کے لئے مخصوص تھے پس سیموتھریس میں وہ معبودوں کی ماں کے لئے مقدس تھے بویوشیا میں بیکس کو سائپرس (جزیرہ صنوبر) میں ناہید کو کریٹ میں عطارد کو ایتھنز میں سیریس اور پراسرپائن کو ایمفیا میں کیسٹر اور پولکس

---

[1] اس سے لفظ کیڈمس معنی آدمی نہ سمجھنا چاہیئے فونیشیا کے لفظ کیڈم کے معنے مشرق کے ہیں پس مطلب یہ ہوا کہ یہ سربستہ راز اوسی سمت سے آیا تھا -

اور کسی مکان میں جو چوک کے اندر بنا ہوتا تھا بٹھاتے تھے جسکے چاروں طرف ستون ہوتے تھے اور نیچے اطراف میں یکے بعد دیگرے ڈھال اور تابوت رکھے ہوتے تھے۔ کمروں کی دیواروں پر انسانی شبیہیں کھینچی ہوئی ہوتی تھیں۔ یہ مکان سایوں کے گھر کہلاتے تھے کیونکہ لوگوں کا اعتقاد تھا کہ یہاں پر مُردوں کے سائے یا روحیں آتی ہیں۔ ان مکانوں میں آنے پر نیائکن جواب پیغمبر سبقی تاہہ پنکا یا واقف اسرار کہلاتا تھا ایک شربت پاتا تھا اسکا نام ادمیلس ہوتا تھا دیہ غالباً انگوری شراب اور شہد ہوتا تھا) اور اس سے کہدیا جاتا تھا کہ اب تمام آزمائشیں ہوچکیں۔ اسکو ایک عجیب ہیئت کی صلیب دی جاتی تھی جسکو وہ ہمیشہ پہنے رہتا تھا۔ اور اُسکی پوشاک ایک چوڑی سفید دھاری دار کپڑے کی ہوتی تھی جسکو ایٹنجی بولتے تھے اور اسکا سر مونڈا جاتا تھا وہ ایک مربع ٹوپی پہنتا تھا۔ معمولی علامت یہ تھی کہ اپنی چوڑی آستینوں میں اپنے ہاتھ قینچی نما ڈالتا تھا۔ وہ تمام مقدس کتابیں جو امن زبان میں لکھی ہوتی تھیں پڑھ سکتا تھا جسکی کنجی اسکے پاس ہوتی تھی جسکو رائل بیم (شعاع شاہی) بولتے تھے۔ اسکو بڑا استحقاق یہ حاصل تھا۔ کہ بادشاہ کے انتخاب کیوقت رائے دیسکتا تھا۔ اصطلاحی لفظ اڈن تھا۔

۶۷۔ اخیر کیفیت

کرنیٹا ریپوا کا خیالی بیان اس طرح تھا۔ میں ان دو مخفی الفاظ کے معنے نہ جاننے کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ فرقہ خود ۱۸۵۵ء سے پیشتر معلوم نہیں ہوا تھا جبکہ وہ بیان جس کو ناظرین نے ابھی پڑھا ہے ایک جرمنی رسالہ میں جس میں تئیس صفحے تھے (تیس صفحے متن) بارہ مہینے میں چھپا تھا۔ مقام اور کاتب کا نام نہ تھا۔ ریگن جس نے مضمون بالا کا فرانسیسی ترجمہ اپنی کتاب فرینک میکانیری رائیجوال ڈاگریڈ ڈی میٹر پیرس این ڈی میں دیا ہے اپنے ترجمہ کو ایک رسالہ کا خلاصہ کہتا ہے جس کے ۱۱۴ صفحے آٹھ جلدوں میں ہیں۔ برادر کاپن نے جرمنی کی ایک بڑی قلمی کتاب میں سے لیا ہے۔ بین السطور میں فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہے جسکو برادر اینٹوائن بوائیلیول نے خریدا تھا اور ۱۸۲۱ء میں برادر ریگن نے اُسکو طبع ہونے کو تیار کیا تھا۔ لیکن چونکہ ریگن کا ترجمہ جرمن کے رسالہ سے یہ فقط

کہاں پہنا کر لے جاتے تھے۔

۷۰۔ سیبازیس کے سربستہ اسرار

سیبازیس بیلکس کا نام ہے غالباً شیو سے نکلا ہے جسکے معنے ازروئے جوتش بے شمار سورج اور تاروں کا نظام ثوابت ہے۔ یہ اسرار رات میں کئے جاتے تھے اور عطارد کی عشقبازی کو سانپ اور پراسرپائینا کی صورت میں دکھلایا جاتا ہے ایک سنہری سانپ لیکن بعض کہتے ہیں سچ مچ کا زندہ سانپ امیدوار کے سینہ کے اندر رکھدیا جاتا تھا جو یہ نام لیکر چلاتا تھا۔ ایوو۔ سبائی۔ بیکی۔ انیس۔ اتیس ہیوز۔ ایوو یا ایو کے معنے بہت سے قدیم زبانوں میں سانپ اور زندگی دونو ہیں۔ جسوجہ سے آدم کی جورو کا یہ نام رکھا گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے قدیم دنیا میں سانپوں کی پوجا کی ابتدا ہوئی جسوقت موسیٰ نے ایک پیتل کا سانپ ویرانہ میں اٹھایا تھا تو مصیبت مارے عبرانی لوگ سمجھے کہ یہ حفاظت کی علامت ہے۔

سبائی کی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔ ہیوس اور اتیس بیلکس کے دوسرے نام تھے۔ ان بھیدوں کی تقریب آتش پرستی و بت پرستی کے اخیر زمانہ تک ہوتی رہی اور ڈومیشین کے عہد میں (۸۰۰۰۷) نئے مرید فقط روم میں پائے گئے تھے۔

۷۱۔ کیبری کے سربستہ راز۔

کیبری نام ابتدا میں فونیشیا سے مشتق کیا گیا ہے۔ اس لفظ کے معنے طاقتور ہیں۔ وہاں چار معبود تھے۔ اسیکیریس۔ ایشیو چرسس۔ ایشیو چرسا۔ اور کیشمیلا یہ چاروں یونانیوں کے معبود۔ سیریس۔ پلوٹو پراسرپائنا۔ اور کیمیلس۔ کا جواب تھے۔ اخیر شخص کو اس کے تینوں بھائیوں نے قتل کر ڈالا تھا۔ اور اس کے اعضائے توالد و تناسل کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس تمثیلی قتل کا ان خفیہ رسوم میں جلسہ کیا جاتا تھا جس طرح سے اوسیرس ایڈونس، وغیرہ میں بعینہ اسی طرح کیمیلس ہے اور اسکا اصلی منشا یہ ہے۔ کہ

کو لیمنس میں ولکن (آگ کے معبود) کو اسیطرح سے اور مقامات میں دوسرے معبودوں کو لیکن انکا انتظام اور نوعیت تمام جگہ یکساں نہیں ہے یعنی خدائے واحد اور آئندہ حالت کی تعلیم ہوتی تھی -

۶۹ - دیبائی سی اک یا ببالکس کے سربستہ راز

یہ دو قسم کے ہیں بڑے اور چھوٹے - چھوٹے اسرار کی ہر سال اعتدال خریفی میں تقریب ہوتی تھی اور عورتیں اپنی گردنوں میں قوت تخلیق کے نشان کو لٹکا کر وہاں آتی تھیں یہ رسوم ایک ناپاک جانور کی قربانی ہو کر ختم ہوتی تھیں جسکو پوجنے والے کہا لیتے تھے - اسوقت امیدوار اور مرید پاک ناچ ناچتے ہوئے مندر کی طرف بڑہتے تھے - کینن فوروئی (عورتیں) مرغوب طبع میووں سے بھرے ہوئے مرتبان لیجاتی تھیں انکے بعد قوت تخلیق کے نشان بردار آتے تھے جنکے پاس لمبی لمبی بلیاں ہوتی تھیں اور جنکے سر پر عشق پیچہ کا تاج ہوتا تھا یہ بات بیکس یا انسانی شکل والے سورج کو بہت پسند ہے اسوقت زنانہ لباس میں اور اشخاص رسوم ادا کرنے والے آتے تھے لیکن شرابی لوگ کیسے تمام مکروہ کام کرتے تھے - اگلی رات مریدی کی رسمیں انجام دی جاتی تھیں جس میں بیکس کا قصہ جسکو ٹیٹن نے قتل کیا تھا بطور تماشہ دکھلایا جاتا تھا - خود امیدوار بیکس بنتا تھا - بڑے بھیدوں کی تقریب ہر تین سال میں اعتدال ربیعی میں کسی دلدل کے قریب جس طرح کہ سائس کی عید مصر میں ہوتی ہے ہوا کرتی تھی - مرید کرنے کی رات سے پیشتر معتبر کی جورو ایک مینڈھا قربانی کرتی تھی - وہ بیکس کی جورو کے قائم مقام ہوتی تھی اور جب وہ اس حیثیت میں تخت پر بیٹھتی تھی تو پروہت اور مرید دو تو بآواز بلند نعرہ لگاتے تھے کہ بیگم کو مبارک ہو نئی روشنی کو مبارکی ہو -

امیدوار آگ پانی اور ہوا سے اسیطرح پاک کیا جاتا تھا اور اسیطرح آزمایش کی جاتی تھیں جسطرح سے کہ دوسرے مقام پر بیان کیا گیا (مثلاً صفحہ فلاں) اور اخیر میں انکو مقدس عبادت گاہ میں مہندی کی شاخوں کا تاج سر پر رکھکر اور ہرن کے بچے کی

بڑے بہیدوں میں شامل کرنے کی رسمیں منادی کے بلند آواز سے ندا کرنے پر شروع ہوتی تہیں۔ منادی والا کہتا تہا کہ "ولے بیدینو تم علیحدہ ہٹ جاؤ" ایک چپٹا ٹکڑا لکڑی کا اسی شکل کا جسکو انگلستان میں وز زو بیل کی آواز نکالنے والا یا پپیا کہتے ہیں اسی وقت گہومایا جاتا تہا جس سے غراہٹ کی آواز نکلتی تہی۔ (اس کے مقابل کی عجیب نظر کے لیئے مختلف جماعتیں دیکہو) امیدوار بالکل ننگا پیش کیا جاتا تہا۔ تاکہ اسکی بالکل بے کسی اور اسکو صرف خدا کا سہارا معلوم ہو اسکو ایک بچہڑے کی کہال اوڑہائی جاتی تہی پہر اسکو مخفی رکہنے کی قسم دلائی جاتی تہی اور پوچہا جاتا تہا تم نے روٹی کہالی ہے۔ وہ جواب دیتا تہا نہیں پاسر اپن زمین کی طرف واپس نہیں آسکتی اس لیئے کہ اس نے طبقات دونرخ کے پہل کہائے ہیں۔

آدم نے جسوقت زمین کے پہل چکہے اسی وقت گرپڑا میں نے متبرک مرکب کو پیا ہے میں نے سیریس کی ٹوکریوں سے روٹی کہائی ہے میں نے محنت کی ہے میں بستر میں گہس گیا ہوں یعنی وہ آزمایشی احاطہ میں رہچکا ہے جس میں کہ امیدوار مرید کیئے جانے کی غرض سے آزمایش کے زمانہ میں بند کیئے جاتے تہے (۱۲) اسوقت اس کو بہت سی آزمایشوں میں گذرنا ہوتا تہا جو اسی قبیل کی تہیں جنکا اور بہیدوں میں گذرنا ہوتا تہا اسکے بعد اسکو اندرونی مندر میں لیجاتے تہے جہاں وہ سیریس دیبی کی مورتی کو آنکہہ بند کردینے والی روشنی سے گہرا ہوا دیکہتا تہا۔ امیدوار جو اسوقت تک مسٹیس یا نو مرید کہلاتا تہا اب ایپاپٹس یا چشم دید شاہد کہلانے لگتا تہا اور پوشیدہ اصول مذہب اسکو تشریح کے ساتہہ سمجہایا جاتا تہا تب یہ مجمع سنسکرت کے الفاظ کا نکس اوم پکیس کہکہ برخاست کیا جاتا تہا۔

کپتان ولفورڈ کی رائے کے بموجب الفاظ کینشا اوم پیشا عبارت مذکورہ بالا انہیں الفاظ کی بگڑی صورت ہے۔ برہمنوں کے مذہبی جلسوں اور رسوم میں ابتک مستعمل ہوتے ہیں۔ اگر مزید ثبوت کی ضرورت ہو تو یہ بہید مشرقی الاصل

جاڑہ کے موسم میں عضو بریدہ ہو کر سورج کی قوت تولید جاتی رہتی ہے - ان بھیدوں کے نمایاں کرنے کے خاص مقام جزائر سیمینہ ریس اور لیمنس تھے - پوجاری لوگ کوری بنٹس کہلاتے تھے - اس مضمون کے متعلق بہت بڑی حیرانی ہے چونکہ مذکورہ بالا بیان کے علاوہ بہت سے بھید اتائش یا سائیبل کے بیٹے کی یادگاریں بھی جاری ہو گئے ہیں۔ اتائش کے معنے سورج کے ہیں اور یہ بھید اعتدال ربیعی میں جلسہ میں دکھلائے جاتے تھے اور اس بات میں کچھ شک نہیں - کہ مثل دوسرے بھیدوں کے اپنے زمانہ زوال میں وہ جاڑے کے موسم میں سورج کی رمزآمیز موت اور موسم بہار میں اسکی از سرنو زندگی ظاہر کرتے تھے یہ رسمیں تین روز رہتی تھیں پہلا دن رنج کا تھا - ایک صنوبر کا درخت بصورت صلیب جس پہ اتائس کی مورت لٹکی ہوتی تھی کاٹا جاتا تھا۔ اتائس کی عضو بریدہ لاش ایسے درخت کے نیچے تلاش سے ملتی تھی - دوسرا دن تری بجانے کا تھا جو اس غرض سے بجائی جاتی تھیں کہ دیوتا اپنی موت جیسی نیند سے جاگ اٹھے -

تیسرا روز خوشی کا دن ہوتا تھا - اسی روز نئے مرید کئے جاتے تھے اور اس کی لاش میں پھر جان واپس آنے کا جلسہ اسی روز ہوتا تھا -

۷ - ایلیوسنین بھید -

ایلیوسینین کے بھید سیرلیس کی یادگاریں جو یونان کی آئی سس سے دکھلائے جاتے تھے - درحالیکہ اوسیرس مثل پراسرپائن کے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسیرس کی موت اور پراسرپائن کا طبقات جہنم میں لیجانا ایک ہی بات پر دلالت کرتے ہیں یعنی موسم سرما میں سورج کا غائب ہونا - یہ سربستہ اسرار ابتدا میں ایلیوسس میں جو ایٹکا ایک قصبہ ہے دکھلائے جاتے تھے لیکن آخر میں اٹلی اور برطانیہ تک بھی پہونچ گئے - مثل اور بھیدوں کے ان کی بھی دو قسمیں تھیں بڑے اور چھوٹے چھوٹے اسرار مثل بیلک اور کبیرک رسوم کے نو روز تک رہتے تھے اور یہ صرف تیاری کے بھید تھے جنہیں روشنی اور قربانیاں ہوتی تھیں -

کہ درجل کی مطلع کرنے سے یہ مراد ہے کہ تمام جو کچھ اُس نے طبقات و دزخ کی بابت کہا تھا وہ ایک افسانہ خیال کیا جاوے لیکن شاعر کے پندار میں یہ بات نہیں ہے جو کچھ اُسکا فی الواقع مطلب ہے کہ آیندہ کی حالت درحقیقت سچی حالت ہے۔ اور ان بھیدوں میں جو اُسکی تصویریں دکھلائی جاتی ہیں۔ یہ محض سایہ ہے۔ خود ہاتھی دانت کا دروازہ سوائے مندر کے قیمتی دروازہ کے کوئی اور چیز نہیں تھا جس میں کو مرید لوگ نکلتے تھے جبکہ رسم ہو چکتی تھی۔

۷۴۔ ایلیوسینین بھیدونکی بندش

یہ بھید اور سب سے بعد تک رہے وے بڑے شان و شوکت سے چمکتے تھے جبکہ خفیہ پرستش کبیری اور مصر کی پیشتر ہی جاتی رہی۔ یہ ۳۹۶ء تک موقوف نہیں ہوئی تھی۔ جبکہ سیر حم تھیوڈوسیس اعظم نے عیسائی مذہب کی گرم جوشی میں منکر لوگوں کے اوپر بہت بڑی بے رحمیاں کیں۔

۷۵۔ تھیموفوریا

اس لفظ کے معنے قانونی دعوت ہیں اس سے خاصکر وہ علامتی رسوم جو متبرک سیرس کی دعوت کا جز ہیں سمجھی جاتی ہیں جس سے یونانیوں کو خالص قاعدے بربناٸے حقیقت کاشتکاری بتلائے تھے جسکی یادگاریں منتخب عورتیں تھیمو فوریا کے باقاعدہ جلوس میں مقام ایلیوشس پر وہ تختیاں لے چلتی تھیں جن پر یہ قانون لکھے ہوتے تھے اس وجہ سے اس عید کا نام عید قانون و کاشتکاری تھا۔ ان عیدوں کی بابت ہمارے پاس تھوڑی تھوڑی اطلاع ہے اگرچہ ہمکو ارسٹوفینز کی تھیموفوریازوسی سے بھی خفیف اطلاع ملی ہے کیونکہ ان سربستہ رازوں کے حوالہ دینے میں اگر وہ عام اور سادہ ناموں کے سوا کچھ اور استعمال کرتا تو اُس کے لئے خطرناک امر تھا۔ مگر ہمکو دریافت ہوتا ہے کہ یہ رسوم اکتوبر کے مہینہ میں کی جاتی تھیں اور تین یا چار روز رہتی تھیں اس میں صرف عورتیں شریک ہوتی تھیں اور مندر کے اندر جانے میں مرد کی موت تھی ایتھنز کی ہر ایک قوم ایسی دو عورتوں کو

ہیں کینیا سے ہماری مشتاقانہ خواہش کی چیز مراد ہے اوم ایک رکن والا لفظ
ہے جو دعا کے شروع اور آخر میں مستعمل ہوتا ہے اور ہمارے لفظ آمین کی جگہ ہے
اور پیشا اومی زبان کے متروک لفظ وکس کے برابر ہے جسکے معنے تبدیلی یا قسمت کے ہیں
قدیم یوکیٹن کے بھیدوں کی بابت ہم بہت ہی کم جانتے ہیں - لیکن جو کچھ
ہمکو مایا یا وہاں کی دیسی زبان سے سند پہونچی ہے ہم یہ قابل غور حقیقت جانتے
ہیں کہ بہت لوگ اپنے پوشیدہ جلسوں کو الفاظ "کان اکس ادمن پالٹ" کہکر برخاست
کرتے تھے جسکے معنے ہیں بیگانے لوگو چلے آؤ - یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ وہ پورانی
مصری علامتوں کو استعمال کرتے تھے اور یہ کہ انکے اُن مندروں کے دروازے
پرانے بھیدوں کے لئے مخصوص تھے جیسے لینا اور اکسمیل کے مندر سب کی یکساں
صورت ہوتی تھی جیسے چالڈین مندروں کے غیرہ کے
بڑے مخروطی مینار کی یہ معلوم ہوگا کہ اس تصویر میں دونوں سرے دروازوں سے
بند ہیں یہ تہا را ایک کمرہ ہے جسکی ہموار سات سطحیں علاوہ فرش کے ہیں -

۳۷ - سینگ اور ہاتھی دانت کے دروازے

اینی اڈ کی چھٹی کتاب اور ایپولیس کی کتاب موسوم زرین خر (دگولڈن زین)
میں جو کچھ حالات الیوسینن بھیدوں کے برسر جلسہ دکھلانے میں گذرتے ہیں انکو
بیان مندرج ہیں پہلی کتاب میں اینیَ اس اور اُس کا رہنما طبقات دوزخ میں اپنی
ترقی ختم کرکے خواب وخیالات کے ہاتھی دانت کے پھاٹک میں نکالے جاتے ہیں
لیکن وہاں پر ایک دوسرا سینگ کا پھاٹک بھی تھا جسمیں امیدوار کو داخل ہونا
ہوتا تھا کیونکہ تمام مریدی کے غاروں کے دو پھاٹک ہوتے ہیں ایک سے دوزخ
کی طرف نزول ہوتا ہے اور دوسرے اچھے لوگوں کا اعلیٰ کیطرف عروج - قدیم
شاعروں کا قول تہا کہ سینگ کے پھاٹک میں کو سچے خیالات نکلتے ہیں اور ہاتھی
دانت کے پھاٹک میں کو جھوٹے - اب اس بیان اور اُس حقیقت سے کہ انییس
اور اُس کے رہنما اُس کے اندر کو نکلے بعض نکتہ چینیوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے -

آرفیس کے نام سے رکھا گیا جو نہی سرود اس کی طرف منسوب ہیں اُنکا مصنف غالباً اونوميكريٹيس د ۵۱۶ قبل عیسوی) ہے وہ ایسی طبیعت رکھتے تھے جسکو جدید اصطلاح میں تقوی کہتے ہیں اگرچہ اُس میں ٹیانی سی اس کی عبادت بجائے مسیح کی عبادت کے ظاہر ہوتی ہے اس فرقہ کے آوارہ گرد پوجاری ارفیوتھیلیٹس کہلاتے تھے جو نیم طبیب اور دھوکہ بازوں کے لقب سے بدنام ہو گئے۔

چینی اور جاپانی بھید۔

۷۷۔ چینیوں کا علم الٰہی۔

چین کے علم دنیا میں ہم لازوال قدرت کے خواص کے علم کا پتہ جسکا کسی زمانہ میں دنیا بھر میں چرچہ تھا نکالتے ہیں یہ امر مسلمہ ہے کہ ہیولا (ابتدائی مادہ نکے) اصول نے دنیا کی طبیعت پہ اثر کیا اور اس نے دوئی کی توثیق ظاہر کیں۔ ابتدائی ہیولائی اصول کو ٹیکیک بولتے ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ اسباب کے سلسلہ میں یہ پہلی کڑی ہے۔ یہ ازل وابد کے درمیان انتہا درجہ کی حد ہے۔ اگر عدم کے درمیان ایک غیر محدود تی یا ترتیب کا اصول ہوتا ہے۔ اِی کو اسوجہ سے لا انتہا بولتے ہیں کیونکہ اُس کو کسی ہندسہ سے ظاہر کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ لازوال عدم ہے۔ دنیا میں نہایت قدیم تصوف کے انتظام میں اس جزوی روایت کو بہت سے حال کے مصنفوں نے حقیر سمجھا ہے۔ لیکن ہر ایک شخص دیکھیگا کہ گویہ ناقص طور سے ظاہر کیا جائے مگر یہ تصوف کا اصول ہے جس تعظیم وتکریم سے چینی لوگ سات کے عدد کو مانتے ہیں اُس سے بہت تعجب معلوم ہوتا ہے جو کہ موت کا اور تباہی کا عدد ہے یہ مادہ کا اختتام ہے اور لطیف شئے کا آغاز د ۱۱)

پسند کرتی تھی جو شادی کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہوں جنکی شادی ہوگئی ہو اور نیکی میں مشہور ہوں۔ جن لوگوں کے پاس تین ٹیلینٹ[1] سرمایہ ہوتا تھا اُنکو مجبوراً اپنی جورؤں کو عید کے اخراجات کے لئے ضروری روپیہ دینا پڑتا تھا۔ نوروں تک میاں بی بی ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ رہتے تھے کیونکہ تھیسمو فوریا کا صرف کاشتکاری پر ہی تصرف نہ تھا بلکہ خاوند جورو کے زیادہ قریبی تعلقات پر بھی۔ سیریس یا زمین پراسرپائن (سورج) کی غیر موجودگی سے رنج کرتی تھی اسی طرح سے ایتھنز کی عورتیں بھی اس تقریب کے زمانہ میں عشق کی روشنی نہونے سے رنج کرتی تھیں۔

۷۔ یونانی سربستہ رازوں سے مذہب کی بہ نسبت اخلاق زیادہ مقصود تھا۔

یونانی بھیدوں میں شامل کرنے کا منشا اخلاقی زیادہ تھا۔ مذہبی اس قدر نہیں یہ اس صورت میں ہندوستانی اور مصری بھیدوں سے مختلف ہے جو مذہبی فیلسوفانہ اور ملکی تھے۔ کیونکہ یونان میں ان کے رواج پانے کے زمانہ سے چند لوگوں کا زبردست استحقاق سائینس نہیں رہا تھا۔ اُس ملک کے طرز معاشرت نے لوگوں کی جودت کو تحریک دی تھی اور اُسی کو بڑائی کا کارکن بنا دیا تھا۔ ہمکو اس کے اندر نئے سن کے ابتدا پہلے سے دکھلائی دیتی تھی۔ یعنی قدیم قدرت پرستی کا زوال قدرت پر غالب آنے کے لئے آزادانہ کوشش اور تحقیقات کے بعد انسانوں کو رغبت اور ذہن جو کہ معلوم ہوتی ہے یہ قدامت کی طبیعت کے بالکل برخلاف ہے جو کہ تمام موجودات کے اثر میں منفرد شخص کو بالکل چھوڑنا اور حوالہ کر دینا تھا۔ فیثاغورس اس نئے میلان طبع کا پہلا ظاہر کرنے والا شخص تھا۔ اُس نے اپنے مریدوں کو دو فریق میں تقسیم کیا تھا ایک وہ جنسے اپنے فرقہ کے رموز چھپائے جاتے تھے دوسرے وہ جنکو بتلائے جاتے تھے اسکی وفات کے بعد پچھلا فریق آرفک فرقہ میں شامل ہوگیا۔ یہ نام مشہور گویئے

---

[1] قدیم یونانیوں کے اندازہ کے موافق ایک ٹیلینٹ روپیہ کا وزن چھ ہزار ڈرام تھا۔ بعض نے ستارون پونڈ بھی لکھا ہے۔ مترجم

"اے مایا رانی تجھکو تمام خوشیاں نصیب ہوں۔ خوشی منا اور چین کر کیونکہ یہ بچہ جو تیرے پیدا ہوا ہے پاک ہے" ہمنے (۱۱ فقرہ) میں دیکھا ہے کہ مایا کنواری ہے۔ مندر میں سیمن کی پوجا بھی اوس پرستش میں اپنا عکس دیکھتی ہے جو متبرک ایکزائٹ لوگ شیرخوار بودھ کی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بدھ مت اور عیسائی مذہب (رومن کیتھولک) ایک اعلے اور لاکلام شبیہا اصول رکھتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں کے اندر مجتہد ہیں۔ مردانی اور زنانی خانقاہوں میں تجرید ہے۔ غیر معلوم زبان میں دعا پڑھی جاتی ہے۔ عابدوں اور شفیعوں کے لئے دعائیں جن میں خاصکر ایک کنواری لڑکا لئے ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے بھی دعائیں ہوتی ہیں۔ تسبیح کے استعمال کے ساتھہ بار بار دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیاقت اور نجات سے بڑھکر زاہدوں کے کام اپنی ذات پر مقرر کئے ہوئے سخت زہد اور جسمانی تکالیف باقاعدہ روزانہ عبادت جس میں گیت جلتی ہوئی موم بتیاں پاک پانی کا چھڑکنا۔ رکوع اور سجود روزے اور کہانے پینے کے دن مذہبی تقریب جلوس۔ مورتیں اور تصویریں۔ داستانی قصے عابدوں کے باقی ماندہ تبرکات کی پوجا۔ اقرار کا عہد مذہب عیسوی کی رسم فردوس وغیرہ ہوتے ہیں بعض صورتوں میں انکی رسمیں یہود کی رسموں سے ملتی ہیں۔ وہ معبود برتر کو بیل اور بکری کے خون سے خوش کرتے ہیں اور قربانی بھی چڑھاتے ہیں۔ اس مشابہت کی تشریح باسانی کی جاسکتی ہے۔ رومی عیسائی مذہب اور بعض اور مذاہب بھی بودھ مذہب کی فقط جدید صورتیں ہیں اور بہت سے مذاہب قدرتی عجائبات کے علم کی صرف باطل عقیدوں سے بلٹی ہوئی صورتیں ہیں پریسٹر جان کی بابت روایت بودھ مذہب اور بگڑے ہوئے عیسائی مذہب کے درمیان مشابہت کی اصل بتاتی ہے۔ بارہویں صدی میں چین میں ایک بڑی مغل قوم تھی جو بودھ مذہب رکھتی تھی جسکو سیاحوں نے غلطی سے مشرقی عیسائی مذہب سمجھا۔ نسطوری عیسائی مغلوں میں رہنے والے اس مذہب کا پیر گروہ جان صوفی کو بتلاتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ روایت مشہور تھی کہ ایشیا کے وسط میں بھی ایک عیسائی گرجا ہے جنکے

۷۸ - چینیوں کے بھیدوں کا مروج ہونا

چینیوں کا بودھ مذہب کی بیدھی سادھی صورت پر عمل تھا اور سنہ عیسوی سے چند صدی پیشتر تک وہ ایک خدا کو جو دکھلائی نہیں دیتا پوجتے تھے کنفیوشیس کی تعلیم سے جسکا زمانہ سنہ عیسوی سے پانچ صدی پیشتر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے زمانہ میں راز سربستہ بالکل نہ تھے - یہ باتیں اسوقت پیدا ہوئیں جب چینی بت پرست قوم بنگئے - خاص انجام مریدی کا یہ تھا کہ معبود اور می ٹوفو کے وجود میں بالکل خلط ملط ہوجاوے اور می ٹو سنسکرت کے لفظ ارمیڈا بمعنے لا انتہا سے نکلا ہے اور فو بودھ کا دوسرا نام تھا - حرف وائی Y سے خدا کی تثلیث ظاہر ہوتی تھی اور بلاشک یہ معبود کا ناگفتنی نام تھا جیسے فیثاغورس کا رکھا ہوا چار رکن کا اور یہودیوں کا چوحرفی خدا کا نام ہے - ان بھیدوں میں قوس قزح بطور علامت دکھلائی جاتی تھی کیونکہ یہ سورج کے پھر نکل آنے کی دلیل تھی یہ بات صرف چین میں نہیں - بلکہ میکزیکو میں بھی تھی (۸۵)

۷۹ - بودھ مذہب اور عیسائی مذہب میں تقابل تشبیہہ

بودھ مذہب اور رومی عیسائی مذہب میں عام مشابہت اس قدر عیاں ہے کہ خود رومی عیسائی بھی اسکے معترف ہیں جو اپنے خیال سے اُس حقیقت کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ سچے مذہب کو شیطان نے جھوٹا کر دیا - یہ مطابقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں راست آتی ہے -

بموجب داستان کے بودھ آسمان سے انسان کی پیدائش کی صورت میں نازل ہوا اُسکے مبعوث ہونے کا صریح منشا یہ تھا کہ تمام بنی آدم کو امن وچین دے تمام رنج وغم دنیا سے دور کرے اور سچائی کا وعظ بیان کرے اُسکی پیدائش کے وقت ایک چمکدار روشنی دنیا میں تاباں ہوئی تھی جن دیوتوں نے اُس کے دنیا میں آنے کی منادی کی تھی اُس کی ماں کو یہ الفاظ کہکر سلام کیا -

بعض وقت اس درجہ خوش آجاتا تھا کہ وہ اُس احاطہ کی قید سے رہا ہونے میں انکار کرتا تھا اور وہیں رہنا چاہتا تھا جبتک کہ وہ فی الواقع محض غذا سے مرجائے۔ اور اُس اپنی مرضی کی شہادت کے لئے آیندہ زمانہ میں لازوال آسودگی کا وعدہ لگایا جاتا تھا جو مذہب بودھ کا اصلی اعتقاد ہے جسمیں تھوڑی سی تبدیلی ہوگئی ہے جسوقت زیویر نے دیکھا کہ جاپان کے رواج یوروپ کے رومن کیتھلک کے رواجوں سے مشابہ ہیں تو اُس نے فریاد کی کہ شیطان عیسائی گرجا کی نقل اوتارتے ہیں۔ جب کہ بودھ مت کا حال چین اور تبت میں دیکھا گیا ہے تمام رواج جاپانی فقہ کے رومن کیتھلک کے رنگ سے اس قدر رنگے ہوئے ہیں کہ وہ زیویر کی فریاد کو ٹھیک ثابت کرتے ہیں جو کہ نہ تو سائنس دان تھا اور فیلسوف۔

۸۲ - جاپانیوں کے مذہبی اصول

معبود ٹینشیوڈے سن کے بارہ رسول ہیں اور سیاروں کا پیشوا سورج بھوتوں اور عناصر سے لڑتا ہے۔ سورج کے مندر کے پادری آگ کے رنگ کی قمیص پہنتے ہیں اور ہر سال چار عیدیں کرتے ہیں۔ تیسرے مہینے کے تیسرے دن۔ پانچویں مہینہ کے پانچویں دن۔ ساتویں مہینہ کے ساتویں دن۔ نویں مہینہ کے نویں دن علیحدہ علیحدہ۔ اِن عیدوں میں سے ایک عید پر وے ایڈونس کی داستان کے مشابہ ایک داستان دکھلاتے ہیں۔ قدرت انسانی شکل میں ایسے پرومت کی طرح بنائی جاتی ہے جو بہت سے رنگ کے کپڑے پہنے ہو۔ اس انجمن کے رکن جا بوس کہلاتے ہیں۔ اور مریدوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک گوشت سے پرہیز رکھیں اور بہت سی طہارتوں سے خود کو تیار کریں۔

۸۳ - لاما

بڑا لاما تبت کا دیوتا آدمی کی شکل میں اوتار لیتا ہے۔ بس اتنا ہی پرومت لوگ عوام کو بتلاتے ہیں۔ لیکن سچا مذہب جس میں دنیا کی فرضی اصلیت کا اصول بھی شامل ہے وہ صرف ایسے بھیدوں کے ساتھ بتلایا جاتا ہے کہ وہاں

مجتہدوں کا خطاب پرلیسٹر جان ہوتا ہے۔

۸۰۔ لازی

کنفیوشیس چین کا مذہبی قانون پرداز تھا۔لیکن لازی اوس کا فلاسفر تھا یہ پہلے شخص سے خیال کی گہرائی اور آزادی میں بڑھا ہوا تھا۔لفظ لایا کی تشریح کرنا مشکل ہے۔خود چینی لوگ اسکی اس طرح تعریف کرتے ہیں کہ یہ ایک غیر محدود نا قابل لمس شئے ہے۔تاہم اُس کے اندر صورتیں ہیں۔خود لازی اُس کو ذہانت کے برابر سمجھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔اس کا فلسفہ امن پسند اور محبت کرنے والا ہے اور اسی صورت سے اُس میں عیسائی مذہب کے اصولوں کے ساتھ مختلف نکات مشابہت قابل تعریف پائے جاتے ہیں۔

۸۱۔ جاپانیوں کے بھید

جاپانیوں کا خیال تھا کہ دنیا پیدائش سے قبل ایک انڈے میں بند تھی جس انڈے کو بیل نے توڑ ڈالا یہ نجومی مشابہت بارہا پائی جاتی ہے۔اس سے منطقۃ البروج کے برج ثور کی طرف اشارہ ہے جب سے پہلے زمانہ میں موسم اور اعتدال ربیعی شروع ہوا کرتا تھا۔یہ وہی بیل ایپس ہے جسکی مصری پرستش کرتے تھے (۱۵) اور جسکی پرستش یہودیوں نے ویرانے میں سنہری گوسالہ بنا کر کی تھی۔نیز وہ بیل جو متھرؔوں کے سربستہ رازوں میں قربانی کیا جاتا تھا۔اور اُسکا خون زمین کو زرخیز کرنے کے لئے چھڑکتے تھے۔جاپانی ایک دیوتا کی پوجا کرتے تھے جو غیر معلوم خدا کا بیٹا کہلاتا تھا۔اور سورج اور چاند کا خالق سمجھا جاتا تھا۔اور ٹینشیو ڈے سن کہلاتا تھا۔مریدی کے طالب مصنوعی کروں کے اندر لیجائے جاتے تھے جو متحرک دایروں سے بنے ہوتے تھے ان سے سیاروں کی حرکت ظاہر کی جاتی تھی۔آئینہ اُن کے خاص معبود کی ہمہ بین آنکھ کا مدلل نشان تھا تیاری کی اخیر رسم میں امیدوار آئندہ بینی احاطہ میں بند کیا جاتا تھا اور کہتے تھے کہ اُس کے دروازہ پر ایک خوفناک معبود ننگی تلوار لئے ہوئے پہرہ دیتا تھا۔اپنی آزمایش کے زمانہ میں امیدوار کو

جو اِس کتاب کی تمہید میں (۸۔۹) پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس سوال کا بلا تامل جواب دے سکیں گے۔ جس طرح سے قدرت نے ایشیا میں کالیشیان قوموں کو ظاہر کیا۔ اسی طرح مغربی نصف کرہ میں مختلف قوموں کو جو وہاں آباد ہیں پیدا کیا۔ نیز یہ کہ ایک قوم اون میں علم تاریخ سے قبل کے زمانہ میں نہایت مہذب تھی۔ یہ بات اُن خوبصورت شہروں کے کھنڈر ویرانوں سے ثابت ہوتی ہے کہ باشندگان میکزیکو اور پیرو کا مذہب دراصل وہی مذہب تھا جیسا کہ مشرق کی مختلف اقوام کا از قدرتی طور پر ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اخلاقی اور جسمانی قوانین دنیا کے ہر جگہ یکساں ہیں اور ایک ہی طرح کارروائی کرکے یکساں نتیجے پیدا کرتی ہیں صرف بلحاظ آب و ہوا اور مقامی حالت کے تبدیلی ہوا کرتی ہے۔

۸۵۔ باشندگان میکزیکو کے معبود

باشندگان میکزیکو کے مذہبی انتظام میں ایک قسم کی دُھندلی اور تاریک سختی تھی۔ وہ بہت سے معبودوں کی پرستش کرتے تھے جن میں سے خاص ٹیوٹل تھا یعنی وہ وجود برتر جو دکھلائی نہیں دیتا۔ ویراکوچا یعنی خالق وزلی پزلی یا ہیمزیلو پوشلی یعنی رحمت کا خدا جسکے لئے نہایت خونریزی کی رسمیں ادا کی جاتی تھیں۔ (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میکزیکو کے پروہت اس بارہ میں ایسے بالکل غیر مستقل جیسے یوروپ کے متعصب پادری جو کہ رحمت کے خدا کے نام سے عذاب کرتے تھے شکنجہ میں دیتے تھے اور لاکھوں آدمیوں کو جلا دیتے تھے۔ جنہوں نے اُن مسئلوں سے ذرا بھی اختلاف کیا۔ جسکو کہ اس مذہب نے بطور مسلہ اجتہاد اور مروجہ شرع کے قایم کر دیا تھا۔) ٹیسکیلی پوکا انتقام کا معبود تھا۔ کوئیزل کوٹل میزیکو کا عطارد جس کے نام کے معنے ہیں سبز پروں والا سانپ مکلیتنی ہیر ایکل دوزخ کی دیبی لالک ٹیٹلی سمندروں کا دیوتا اور کسعغیاتا یا ناہیدوزلی پزلی کی طرف دنیا کی نئی پیدایش منسوب تھی اور اُس کا نام سورج کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک کنواری کی اولاد ہے جسکو پروں کے گچھے سے حمل رہا تھا۔ جو اُسکے رحم میں آسمان سے

تک بالکل رسائی نہیں ہوسکتی۔ وہ آدمی جس میں بڑا لاما وقت موجودہ میں اوتار لیتا ہے اور جو مجتہد ہوتا ہے اُسکی ایسی تکریم کی جاتی ہے کہ لوگ ان ٹکیوں کو پاک سمجھکر کھاتے ہیں جو کہانہ کہ ناپاک بقیہ دغلیظ ہے سے بنائی جاتی ہیں یعنی جس غذا سے اُس کے جسم کی پرورش ہوتی تھی۔ مگر یہ مکروہ دستور انکے ہاں صرف عقیدۂ تناسخ پر یقین کرنے کا نتیجہ ہے یہ ہندوستان کے فنا ہونے اور پھر پیدا ہونے کے اصول کے مقابلہ میں ہے۔ نئے مرید کو پاک کرنے میں گائے کا گوبر استعمال کرنا اسکی علامت ہے۔ اور اُس کے اصلی مطلب سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام اجزا دنیا کے متواتر جذب ہوتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے اصل مادہ میں پہونچتے رہتے ہیں یہ سانپ کے نمونہ پر ہے جو اپنی دم کھا لیتا ہے لاما کی عزت کا شمار تیرہویں صدی سے ہوتا ہے۔ چودہویں صدی میں چند پجاری علیحدہ ہوگئے تھے۔ انہوں نے اپنا ایک حریف فرقہ بنا لیا تھا۔ یہ دو نو مذہبی فرقے الگ پہچانے جاتے ہیں اور سُرخ پھندنی اور زرد ٹوپیوں کے خطاب سے مشہور ہیں جو اُن کے سر کی پوشش ہیں۔

باب ہشتم

میکزیکو اور پیرو کے بھید

۸۴ - امریکا کے اصلی باشندے

ایتھناالوجسٹ[۱] لوگ ابھی تک ہمیں براعظم امریکا کے ابتدائی باشندونکی اصلیت کی بابت کچھ نہیں بتلا سکتے لیکن اگر ناظرین اُس قیاس کو قبول کرینگے

---

[۱] وہ عالم جو بنی آدم کی قومی تفریق انکی اصلیت اور تعلقات اور وہ اختلافات جن سے وہ ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہوں۔ خوب جانتا ہو۔ مترجم

ہوتی تھی۔ اور گاؤں گاؤں پہونچائی جاتی تھی۔ جہاں وہ مندر میں امانتاً رکھی جاتی تھی جبکہ سورج پہر افق میں دکھلائی دیتا تھا۔ وہ نعرے از سر نو بلند ہوتے تھے۔ پوجاریوں کو غیر فنا خدا کی تثلیث اور ابتدائی آبادی کے اصول سکھلائے جاتے تھے۔ جو کہ معبود ونزلی پزلی کی ہدایت سے اپنے ہاتھ میں ایک چھڑی بہ شکل سانپ رکھتا تھا اور ایک مربع کشتی میں بیٹھتا تھا جو آخر کار ایسی جھیل پر ٹھیرائی جاتی تھی جہاں کنول بکثرت تھے اور جہاں انہوں نے اپنا عبادت خانہ تعمیر کیا تھا۔ یہ وہی جھیل تھی۔ جسکے درمیان شہر میکسیکو ابتدا میں آباد تھا۔

۸۹۔ انسانوں کی قربانیاں

کوئی پروہت میکسیکو مذہب کے اسرار سے پورا پورا واقف نہیں ہوسکتا تھا جبتک اُس نے کسی انسان کی قربانی نہ چڑھائی ہو۔ یہ خوفناک رسم اسپین والوں نے جو ملک کے فاتح تھے اپنے ملک کے قیدیوں پر اکثر عمل میں آتے دیکھی ہے اس طرح ادا کی جاتی تھی۔ پیر مغان اپنے ہاتھ میں چقماق کا بنا ہوا بڑا سا تیز چھرا رکھتا تھا دوسرا پوجاری لکڑی کا ایک طوق لے چلتا تھا۔ اور چار پروہت جو مددگار ہوتے تھے وہ مخروطی شکل کے ممبر کے متصل ترتیب سے کھڑے ہوجاتے تھے اس پتھر کی چوٹی محدب ہوتی تھی۔ پس قربانی دیا جانے والا آدمی کمر کے بل لٹاکر ایسے رخ جھکا دیا جاتا تھا کہ اُسکا معدہ چاقو کے ذرا سے شگاف سے علیحدہ ہوجاتا تھا۔ دو پروہت اُس کے پاؤں پکڑتے تھے اور دو ہاتھ اور پانچواں اُسکی گردن میں لکڑی کا طوق ڈال دیتا تھا۔ پیر مغاں اُس کے معدہ میں چھری سے شگاف دیتا تھا۔ اور اُسکا دل علیحدہ نکالکر سورج کو دکھلاتا تھا۔ تب اُسکو بُت سے مخروطی مینار کی چوٹی پر ایک مقدس حجرہ میں جہاں یہ رسوم ادا کی جاتی تھیں۔ بُت کے سامنے پھینکدیتا تھا۔ لاش آخر اُن سیڑھیوں سے نیچے ڈالی جاتی تھی جو عمارت کے چاروں طرف گھومکر پہونچتی ہیں۔ چالیس یا پچیس بدنصیب چند گھنٹے میں قربانی چڑھا دیئے جاتے تھے۔ معزز باجان پر کھیل کر مقابلہ کرنے والے قیدی جو اس ہیبت ناک موت کے مقابلہ میں پچ میکسیکو کے

دیوتا کو چڑھاوا دیا جاتا تہا۔ اوپر پہینکنے پر چہت میں وہ سوراخ بہی دکھلائی دیتا تہا جس میں سے مقتول کو تلے ڈالا گیا تہا۔ اور آخر کار وہ ایک تنگ خندق یا پتہر کی ڈراڑ کے پاس غاروں کے وسیع سرے پر پہونچتا تہا۔ جسکے اندر وہ باقاعدہ دکیلا جاتا تہا اور ایک چلاتا ہوا گروہ اُسکا اس طرح استقبال کرتا تہا جیسے کوئی شخص نیا پیدا ہوا ہو عورتیں اپنے چھوٹے کپڑے اُتار کر برہنہ حالت میں مثل دیوانہ بیکنیٹ کے ناچتی تہیں اور تین دفعہ ایک ہی ناچ ناچکر کھلم کھلا حرامکاری پر آمادہ ہو جاتی تہیں۔

۸۸۔ بڑے بہید

لیکن مثل مشرقی اقوام کے میکزیکو کے باشندے بہی علاوہ عام مذہبی اصول کے جو مریدوں کو بتلاتے تہے چہپانے کے اصول بہی رکھتے تہے۔ یہ صرف پروہتوں کو حاصل ہوتے تہے۔ اور انکو بہی یہ بات اسوقت حاصل ہوتی تہی جب انسانی قربانی کرکے وہ اپنے آپ کو قابل ثابت کرتے تہے۔ علم کے یہ ناگفتنی درجے آدہی رات کیوقت اُنکو بتلائے جاتے تہے۔ اور ایسی سخت مجبوریوں کے ساتہہ جن سے بے پروائی کرنے پر بلا توقف موت تہی۔ اصلی اصول جو سکہلایا جاتا تہا۔ وہ نجوم سے متعلق تہا۔ اور مثل مشرقی قوموں کے یہ لوگ اپنے بڑے جشن میں سورج کے غائب ہونے پر (جاڑہ میں) رنج کرتے تہے اور سورج کے پہر طلوع ہونے پر (بہار میں) خوشی مناتے تہے۔ تمام آگ حتے کہ مندر کی مقدس آگ بہی بجہا دیجاتی تہی۔ میکزیکو کے باشندے پوجاری کو اپنا پیشوا بناکر شہر کے قریب کی پہاڑی پر کوچ کرجاتے تہے۔ وہاں وہ منتظر رہتے تہے جبتک کہ بنات النعش[لہ] آسمان کے وسط تک عروج کرتے تہے اسی وقت وہ ایک انسان کی قربانی کرتے تہے۔ جو اوزار پوجاری آگ سلگانے میں استعمال کرتا تہا۔ وہ اُس قیدی کے سینہ میں زخم کرکے رکہا جاتا تہا جسکی قربانی۔ یعنی مدنظر ہوتی تہی اور جبکہ دہک جاتی تہی۔ لاش ایک بڑی چتا پر رکہی جاتی تہی جسکو پہلے سے تیار کر لیتے تہے اور چتا میں آگ لگا دیتے تہے۔ اس نئی آگ کی بڑی خوشی سے قبولیت

[لہ] یہ سات تاروں کا مجموعہ ہے۔ مترجم

پہرہ دیتے تھے اور اس کے طلوع ہوتے ہی کزکو کے مندر کا مشرقی دروازہ چوپٹ کھولدیا جاتا تہا تاکہ سورج کی شعاعیں اسکی سنہری تصویر کو جو مقابل رکہی ہوتی تھی روشن کر دیں۔ اس مندر کی دیوار اور چھتوں پر سنہری چادریں چڑھی ہوتی تہیں اور سورج کی شکل ایک ایسا گول چہرہ سا تہا جس کے چاروں طرف شعلے اور شعاعیں ہوں۔ جس طرح سے کہ حال کے مصور سورج کی تصویر کھینچتے ہیں اور وہ ایسی بڑی ہوتی تھی کہ دیوار ایک طرف سے بالکل ڈہک جاتی تہی۔ اور یہ موٹائی میں اُن چادروں سے جن سے دیوار منڈھی ہوتی تہی دوگنی تہی۔ سورج کی کنواری لڑکیاں قدیم روم کی ویسٹا[1] کی کنواریوں کی طرح پاک آگ کی جو اُن کی تحویل میں ہوتی تھی حفاظت رکہتی تہیں ہیں اُن سے حین حیات مجرد رہنے کا عہد لیا جاتا تہا۔ تب وہ قربانی کے مقتل کے چاروں طرف ٹہلتی تہیں۔ جسوقت میں پوجاری لوگ پیرو کے ملایم اور منصفانہ تحریر کی تشریح کرتے جاتے تہے کیونکہ اپنے ہمسایہ میکزیکو والوں کے رواج کے برخلاف پیرو والوں کے یہاں خونی رسوم نہیں تہیں۔ اگرچہ بعض اسپین کے مصنف جو فی الحقیقت مخالفین کیتھلک مذہب اور ترسا لوگوں میں بُرائی بہلائی نہ دیکہہ سکے۔ اُنکی نسبت ایسے چھوٹی عمر کے بچوں کو کثیر تعداد میں قربانی چڑہانے اور نیز کنواریوں کے قتل کرنیکا الزام لگاتے ہیں۔ جنکی عمر چار سال سے چھ سال تک ہو۔ بیشک اسپین کے مصنفوں نے کسی علامتی رسم کو غلطی سے سمجھکر یہ حوالہ دیا ہے۔ لیکن پیرو والوں نے شاذ و نادر موقعوں پر کسی بڑے عام جشن کی تقریب میں کسی بچہ یا نو عمر کنواری کو عموماً انتخاب کرکے انسانی قربانی چڑہائی ہو۔ ہر جگہ ہم صرف پوجاری لوگوں کو خونریزی سے خوش ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

۹۲۔ کوئیچز کی رسوم مریدی۔

[1] ویسٹا رومیوں اور یونانیوں کے عقیدہ میں ایک کنواری دیبی آگ کی تہی۔ چھ کنواریاں چھ برس سے دس برس کی عمر کی تیس سال تک اس کے مندر میں آگ روشن رکہتی تہیں۔ اور پہر نئی چھ مقرر ہوتی تہیں۔ مترجم

جنگ آوروں سے لڑکر بچ سکتے تھے - انکو کامیابی نصیب ہو جاتی تھی اور نیز زندگی اور آزادی انکو بخشی جاتی تھی - لیکن اگر وہ اپنے مخالفوں کی ضرب سے نیچے گر جاتے تھے تو انکو قربانی کے پتھر پر زندہ یا مردہ گھسیٹ لاتے تھے اور اُن کے دل باہر نکال لے جاتے تھے -

۹۰ - خون آلودہ کھالوں کی پوشش

ہمکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ پوجاری لوگوں کو اپنی قربانیوں کی خون آلودہ کھالیں پہنائی جاتی تھیں - ایسے ہی خوفناک دستوروں کا اور موقعوں پر رواج تھا - بعض عیدوں میں وہ انسان کو ایسی خون آلودہ تازہ کھالیں پہناتے تھے جن سے مقتول کے جسم کی بھاپ اٹھتی تھی - بادشاہ اور امرا اس طرح یہ لباس زیب بدن کرنا اپنی کسر شان نہیں خیال کرتے تھے اور بھیک مانگتے ہوئے سڑکوں میں پھرتے تھے - یہ روپیہ مقدس مقاصد میں صرف کیا جاتا تھا - یہ ہیبتناک لباس جبتک کہ کھال سڑنی شروع نہ ہو جاتی تھی - برابر قایم رہتا تھا - دوسری عیدمیں وہ ایک عورت کو قتل کر کے اُسکی کھال ایک مرد کو پہناتے تھے جو کہ اس طرح ملبوس ہو کر دو روز تک برابر اپنے باقی شہروں کے ساتھ ناچتا تھا -

۹۱ - پیرو کے باشندوں کے مخفی اسرار

انکاس یعنی پیرو کے فرمانروا بطور مشیخت بیان کرتے ہیں کہ ہم چاند اور سورج کی اولاد ہیں - اسیوجہ سے اُنکی پرستش ہوتی تھی - اور نیز بڑے معبود پچاکیمک کی جسکا خود نام ہی اس قدر مقدس تھا کہ صرف مریدوں کو بتلایا جاتا تھا جس کے معنے دنیا کا سہارا دینے والا اور پیدا کرنے والا ہے - اس معبود کے لئے کوئی مندر نہیں بنایا جاتا تھا - اُن کے یہاں ایک بُت بھی تھا جسکا نام ٹینگا ٹینگو تھا - جس کے معنے ہیں تین میں ایک اور ایک میں تین - اُن کے پوشیدہ اسرار جنکی بابت ہم کو قریب قریب کچھ بھی معلوم نہیں بڑے سالانہ جشنوں میں انجام دئیے جاتے تھے - یہ جلسے ستمبر کے چاند کی پہلی تاریخ کو ہوتے تھے - جبوقت تک کہ سورج نکلتا تھا لوگ تمام رات

میں انکو زیادہ کمال پر پہونچایا جاتا تہا۔ جہانتک جزیرہ انجلیسی انکا صدر مقام تہا لفظ دروئڈ کا مادہ ایسا لفظ ہے جسکے معنے بلوط کے ہیں۔ خاصکر یہ درخت ان لوگوں میں متبرک مانا جاتا تہا اگرچہ اسکا اشتیاق گیلک لفظ ورویئدہ میں بہی پایا جاتا ہے جس کے معنے عقلمند یا ساحر کے ہیں۔

۹۴۔ مندر

اُن لوگوں کے مندر جنمیں مقدس آگ کی حفاظت کی جاتی تہی عموماً بلند مقامات اور بلوط کے گہنیرے باغوں میں بنے ہوئے تہے اور مختلف صورتیں ہوتی تہیں یا تو دایرہ نما کیونکہ دایرہ دنیا کی علامت تہی اور یا بیضوی جس سے دنیا کے پیدا ہونے کا پتہ ملتا ہے۔ انپر سانپ کی صورت ہوتی تہی اس لئے کہ سانپ ہیو کی علامت ہے جو دروئڈ لوگوں کا اوسیرس ہے بشکل صلیب اس لئے کہ صلیب دوبارہ پیدایش کی علامت ہے (۳۵) یا بازو دار تاکہ اُس سے ایک قدرتی روح کی حرکت ظاہر ہو۔ انکا شامیانہ آسمان تہا اور وہ بے گھڑے پتہروں سے بنائے جاتے تہے انکی تعداد نجومی شمار سے حوالہ رکہتی تہی۔ بیچ میں ایک پتہر اوروں سے زیادہ لمبا چوڑا رکہا جاتا تہا اور اُس کو معبود کا قایم مقام جانکر پوجتے تہے۔

برطانیہ میں اس نمودکے تین بڑے مندر بلاشک اسٹون ہنج اور ایبری کے مندر جنوب میں ہیں اور شیپ کا مندر کمبرلینڈ میں ہے جہانکہ پتہر کمیاب تہا۔ اور بدنما ٹیلے مٹی کے اُس کی جگہ لگائے گئے اور یہ مندر اونچی اونچی فصیل اور خندق کے ساتہہ بنایا گیا تہا۔ ہرکولیز کی سی سخت محنتیں انکی تعمیر میں آئیں تہیں۔ اسٹلیکی کہتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں ایسے بلند ٹیلہ کو جیسا سلبری ہل ہے گرانےمیں (۲۰۰۰۰) پونڈ صرف ہونگے۔

مُریدی کے مقامات

اِن بہیدوں کے پوشیدہ حجرے یا گنبد کرایلیک یا ٹوالین کہلاتے تہے اور مقدس احاطہ یا نئی پیدایش کی جگہ کے طور پر استعمال ہوتے تہے۔ یہ

(۹۱) میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ مایا زبان بولنے والے لوگوں کے بھید علیحدہ ہی تھے
اِن ہی لوگوں کی ایک دوسری قوم جو کوئیچز اف زیبلیا کہلاتی ہے کالی مالا پہاڑ کے
وسط میں مرید کرنے کی رسوم علیحدہ رکھتی تھی۔ اُنکی مقدس کتاب پوپل دو میں لکھا
ہے کہ امیدوار کو دو دریاؤں میں سے نکلنا پڑتا تھا۔
منجملہ اُن کے ایک دریا کیچ کا ہوتا تھا۔ اور دوسرا خون کا۔ وہ ایک چوراہے
کو دیکھتا ہوا اُس مقام پر پہونچتا تھا۔ جس جگہ پوجاری اُسکی انتظار میں کھڑے رہتے
تھے۔ اُس وقت اُس سے زمین پر بیٹھ جانے کو کہا جاتا تھا۔ لیکن وہ جگہ جھلسا دینے
والی گرم ہوتی تھی۔ مگر برداشت کرنا ہوتی تھی۔ پھر وہ اندھیرے گھر میں رات گذارتا
تھا۔ اور وہاں کی آزمایش کا امتحان دیتا تھا۔ تیسری آزمایش برچھیوں کے گھر میں
ہوتی تھی جہاں کہ بغیر ساتھ لائے پھول پیش کرنا اور برچھی والوں سے لڑنا پڑتا تھا۔
چوتھی آزمایش برف خانہ میں ہوتی تھی پانچویں شیر کے گھر میں چھٹی آگ کے مکان
میں ساتویں چمگادڑوں کے مکان میں۔ یہ کامیزو کا مکان ہوتا تھا جو چمگیدڑوں کا
دیوتا ہے یہاں پر خدا خود موجود ہوتا تھا اور جہاں اپنی حفاظت سے غافل ہوا امیدوار کا
سر اڑا دیتا تھا۔

درویڈ پروہت

۹۳۔ درویڈ یعنی مغربی مجوسی۔

درویڈوں کے پوشیدہ اصول مثل برہم گیانی یا ہندوستان کے برہمنوں فارس
کے مجوسیوں مصر کے پوجاریوں اور زمانہ قدیم کے تمام مذہبوں کے موافق تھے
مثل اُن کے اُن لوگوں کے یہاں بھی دو قسم کے اصول تھے بتلانے اور چھپانے
کے۔ اُن کی رسمیں برطانیہ اور گال میں بھی ادا ہوتی تھیں۔ اگرچہ مذکورہ اوّل ملک

پتھروں کے ڈھیر اور گنبدوں میں سلگائی جاتی تھی۔ جو کہ تمام رات یکم مئی کے کھیل دکھلانے کی سے لئے روشن رہتی تھی جہاں سے کہ تمام قومی کھیل جنکا پہلے رواج تھا۔ یا اب تک مروج ہیں نکلے ہیں ان آگوں کے چاروں طرف سورج کی یادگار میں طایفہ بنا کر ناچ ناچتے تھے یہ جلسہ شہوت پرستی کا ہوتا تھا اور اس وقت تک رہتا تھا۔ جبتک یہ روشن کرہ (آفتاب) اپنے عروج نصف النہار تک پہونچ جاتا تھا۔ جبکہ پوجاری اور اس کے پیرو جنگل کو نکل جاتے تھے جہانکہ نہایت شرمناک قربانیاں اور میخواریاں کیجاتی تھیں لیکن باقاعدہ مریدی کی رسمیں آدھی رات کو انجام دیجاتی تھیں۔ ان میں تین درجے ہوتے تھے پہلے یا سب سے ادنی درجہ میں پوسٹ لوگ ہوتے تھے دوسرے میں بہاٹ۔ تیسرے میں درویڈ امیدوار کو اول احاطہ کے لستر یا تابوت میں لٹایا جاتا تھا جہانکہ اس کی یہ علامت ہیویا سورج کی موت کو ظاہر کرتی تھی اور دوسرے درجہ میں اُسکا پھر زندہ ہونا سورج کے پھر طلوع ہونے کی علامت تھی اور تیسرے درجہ میں اس کو اپنے استقلال اور دلاوری کا امتحان دینا ہوتا تھا اور بہادری کی تحقیقات اور آزمایشوں میں اُسی طرح گذرنا پڑتا تھا۔ جس طرح سے کہ اور ملکوں کے بھیدوں میں کیا جاتا تھا۔ (شکلاً ۲۷) جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

۲۵ دسمبر کی عید پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بڑی آگ جلا کر منائی جاتی تھی۔ تاکہ معبود سورج کے جنم کا اعلان ہو جاوے یہ وہ وقت تھا جبکہ جاڑہ کے معلومہ چلنے کے بعد وہ بڑہنے لگتا تھا اور رفتہ رفتہ عروج کرتا تھا۔ فی الحقیقت اس عید کا آداب صرف درویڈ لوگ ہی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ تمام قدیمی دنیا ہندوستان سے لیکر الیتا تھیول تک بلاشک آگین سورج کی طاقت اور گرمی کی علامت تھیں درحالیکہ سدا بہار چیزیں جو اس موقع پر مستعمل ہوتی نہیں۔ باتات کے اوپر سورج کے نئے آثار کے نتیجوں کی دلیل تھیں۔

تین سیدھے پتھر ہوتے تھے جو کہ ایک چوڑے چپٹے پتھر کو جو اُن کے اوپر رکھا جاتا تھا سہارتے تھے تاکہ ایک کوٹھری سی بنجاوے۔ کینٹ میں کٹ کوئی کا مکان ایسا ہی احاطہ تھا۔ مگر بہت سی زمین مریدی کی کل مشین کے واسطے درکار ہوتی تھی۔ تاکہ وہ مشین اپنے پورے سامان سے وہاں آسکے۔ اسواسطے کورسیڈی میں جہانکہ درونڈ لوگوں کے بھید دکھلائے جاتے تھے مندر سے ملحق عمارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا تھا۔ جن میں چھوٹے بڑے کمرے تہ خانے گنبد حمام خانے لمبے اور حکمت سے بنے ہوئے راستے ہوتے تھے اور تمام خوف دلانے والے آلات بھی جو ان موقعوں پر مستعمل ہوتے تھے وہاں رہتے تھے اکثر یہ مقامات زمین دوز ہوتے تھے اور بہت سے غار ملک انگلستان میں درونڈوں کے مرید کرنے کے موقعہ ہیں۔

کاسٹن واقع ڈربی شایر کی بڑی گوپھا جسکا نام اسٹو کی اسٹا ٹیجین غار بتلاتا ہے اور نیز لکنگٹن اور بیڈمنسٹر واقعہ ولٹس کے بہوتوں کے غار اسی مقصد کے واسطے مستعمل ہوتے تھے۔

۹۶۔ رسوم

درونڈوں کی تعلیم میں ہر ایک مذہبی اور فلسفی کارروائی جو اوس وقت ان جزیروں میں معلوم تھی شامل تھی۔ یہ رسمیں بلاشک نجومی واقعات کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔ اُن کے خاص معبودوں کی تعداد دو ہوسکتی ہے۔ ایک نر ایک مادہ۔ بڑا باپ اور ماں ہیو اور سیرڈون یہ بھی اونھیں صفات سے ممتاز ہیں جو اوسیرس اور آئی سس میں تھے۔ بیکس اور سیریس یا کوئی اور برتر دیوتا اور دیبی جو تمام موجودات کے دو اصولوں کو ظاہر کرتے ہوں اسی شمار میں تھے مریدی کے بڑے زمانے وہ سہ ماہیاں تھیں جو سورج کی رفتار سے جسوقت وہ مقامات اعتدال ربیعی اور خریفی پر اور مقامات سرطان وجدی پر پہونچ جاتا تھا مخصوص کی جاتی تھیں۔ لیکن سالانہ جلسہ کا زمانہ مئی[۱] کو تھا جبکہ آگ کل جزیرہ میں تمام

---

[۱] مئی کے پہلے روز کی تمام مقدس مانی جاتی ہے۔ مترجم

۹۸ - ملکی اور فوجداری کے اختیارات

بہت سے معاملات میں ان کی حکومت بادشاہ سے بڑھی ہوئی ہوتی تھی۔ اور فی الواقع مذہب کے اکیلے ترجمان وہی ہوتے تھے اسی وجہ سے تمام قربانیوں کا انتظام کرتے تھے۔ کیونکہ معمولی سا آدمی اُنکی منظوری کے بغیر کوئی قربانی چڑھانے نہیں پاتا تھا۔ اُنکو گرجا سے خارج کر دینے کا اختیار حاصل تھا۔ یہ وہ نہایت خوفناک سزا تھی۔ جو موت سے دوم درجہ پر دی جاتی تھی اور جس کے اثر سے بڑے بڑے مجسٹریٹ بھی مستثنے نہ تھے۔ ملک کی بڑی کونسل بھی اس قابل نہ تھی کہ اُنکی رضامندی کے بغیر اعلان جنگ کر سکے یا صلح کر سکے۔ وہ تمام جھگڑوں کو اخیر اور نہ بدلنے والے فیصلہ سے طے کرتے تھے اور موت کی سزا تک دینے کا اختیار رکھتے تھے اور فی الحقیقت اُن کے گرجاؤں کی قربانی کی جگہوں میں انسانی مقتولوں کا خون بہتا تھا۔ مرد عورت اور بچوں کی قربانیاں جو بید کے بُنے ہوئے گنبدوں میں بند رہتے تھے۔ اور وہ بعض وقت اُن کے باطل عقیدوں کے سبب جلی ہوئی بھینٹ کے طور پر قربان کئے جاتے تھے جس سے کسی وقت پوجاریوں کی نمایشی وقعت کو بڑھانا مقصود ہوتا تھا۔ یہ معزز پوجاری خونریزیوں سے ہی خوش ہوتے تھے۔ ایسا سُنا ہے کہ درونڈ لوگ ایسے لوگوں کو جو چوری قزاقی یا دوسرے جرایم کے مرتکب ہوتے تھے زیادہ پسند کرتے تھے۔ کیونکہ ایسے ہی لوگ اُن کے معبودوں کو زیادہ مقبول تھے لیکن جب مجرموں کی قلت ہوتی تھی تو وہ اُنکی جگہ بے گناہ اشخاص کو بھر لینے میں پس و پیش نہیں کرتے تھے۔ یہ خوفناک قربانیاں درونڈ لوگوں کے حفظ عام کیواسطے یا خطرناک جنگ کے اخیر میں یا کسی قومی مصیبت کے زمانہ میں یا اعلے رتبہ کے خاص آدمیوں کے واسطے جب وہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوتے تھے کی جاتی تھیں۔

۹۹ - پروہتانیاں یا پوجارن

پروہتانیاں سفید پوشاک پہنے ہوئے اور کمر پر کوئی دھاتی آزار بند باندھے ہوئے قدرت کے عجائبات دیکھکر آیندہ زمانہ کا حال بتلاتی تھیں لیکن انسانی قربانیوں سے

گرمی کے چلتے کی عید ۲۴ - جون کو منائی جاتی تھی - ابتک ان دو نوں دنوں میں عیسائی گرجاؤں میں عید منائی جاتی ہے پہلے کو بڑا دن ہوتا ہے اور دوسرے کو سینٹ جان کا دن - اس لئے کہ ابتدائی عیسائیوں نے صرف ترسائوں کے تیوہاروں ہی کو عقلمندی سے نہیں اختیار کیا تھا - بلکہ جہانتک مناسبت کے ساتھہ ہو سکا انکے تیوہار منانے کے طریقوں کو بھی اختیار کیا - مگر اتنا ضرور کیا کہ نجومی تلمیحات کی جگہ تصوف کے معنے قایم کر دئیے بڑے دن کے روز جو گرجاؤں میں سدا بہار درخت کام آتے ہیں - یہ پرانے درویندوں کے دستور کی عیسائی مداومت ہے -

۹۷ - مذہبی اصول

ایک وجود برتر کا اصول آیندہ حالت میں جزا و سزا روح کا غیر فانی ہونا اور عقیدہ تناسخ درویندوں کی مذہبی تعلیم تھی - ادن کے یہاں اصول تھا کہ پانی سب چیزوں کی ابتدا ہے - اور مخلوقات سے پہلے بیدا غ حالت میں تھا (۱) جو اصول کہ اُن کے دوسرے اصول کے نقیض معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ دن رات میں سے پیدا ہوا ہے - اس لئے کہ رات یا عالم ہیولا دن کی پیدایش سے پہلے موجود تھا وہ سمجھتے تھے کہ وقت ازل کا صرف ایک دو کا ہوا ٹکڑا ہے اور یہ کہ یکے بعد دیگرے بیشمار دنیاؤں کا سلسلہ ہے فی الحقیقت اُن کے جملہ اصول فاصکر فیثا غورس کے اصول تھے وہ تین ۳ انیس ۱۹ عات کے اعداد کی بڑی تعظیم کرتے تھے (میٹن[1] کا دایرہ) اگر ۲ کے مربع کو تین میں ضرب دیجائے تو ۱۴۷ ہوتے ہیں - وہ پیشین گوئی یا غیب دانی کو بھی عمل میں لاتے تھے - پرندوں کے اڑنے سے آیندہ کے حالات بتلانے کا دعوے کرتے تھے - انسانی قربانیاں اور سپید گھوڑوں کا ذبیحہ کرتے تھے - پانی کے تلاطم اور قرعہ اندازی سے بھی معاملات کا فیصلہ کرتے تھے - مگر معلوم ہوتا ہے کہ ادن کو سائنس بھی بہت کچھ آتا تھا -

---

[1] میٹن کا دایرہ یا سال چاند کا دور ہے یا ۱۹ سال کا زمانہ جس میں چاند کی روشنی پہلے کے انہیں دنوں میں پہر لوٹ کر آتی ہے - میٹن ایتھنز کا محقق تھا - مترجم

جاری رہیں اور انتہی اخیر زمانہ یعنی گیارہویں صدی تک بادشاہ کینوٹ کے عہد میں سورج چاند اور آگ کی پرستش سے لوگوں کو منع کرنا ضروری سمجھا گیا۔ بیشک بہت سی دروئیدز کی رسوم اب تک فراموش مذہب میں قایم ہیں جو کہ صرف سورج اور تاروں کی پرستش ہے اور اس فرقہ کے حالات لکھنے والے مصنف یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ کینوٹ کے فرمان کے بعد ہی یہ بہت جلد قایم ہوگیا تھا اور چونکہ اسکی وجہ سے دروئدوں کی پرستش بظاہر ممنوع ہوگئی تھی۔ لہذا بہت سخت عہد و پیمان کی مریدوں کے ساتھہ اخفا رکھنے میں ضرورت پڑتی تھی۔

اسکینڈ نیویا کے بھید

۱۰۱ — ڈروٹیز

اسکینڈ نیویا کے پوجاری ڈروٹیز کہلاتے تھے اُنکو سائتھین شہزادہ سیجی نے قایم کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے اپنا نام بعد کو اوڈن رکھ لیا تھا۔ اُنکی تعداد بارہ تھی اور پوجاری اور پنچ (منصف) یکساں تھے اسی فرقہ سے برطانیہ کی پنچایتوں کا قایم ہونا شروع ہوا ہے۔ اُنکا اختیار انتہا درجہ تک وسیع تھا۔ قربانی کے واسطے انسانوں کو پسند کرنا اُن کا اعزازی استحقاق تھا۔ جس رسوخ سے بادشاہ بھی مستثنے نہیں تھا اسوجہ سے ان بادشاہ گویا دریوں کی رضامندی حاصل کرنا بہت ضروری تھا اور چونکہ یہ فرقہ مثل اسرائیلی اماموں کے ایک ہی خاندان سے مختص تھا۔ اُن لوگوں کے پاس بے انتہا دولت ہوگئی اور اخیر میں اس قدر ظالم ہوگئے کہ تمام خلقت اُن سے ڈرنے لگی۔ عیسائیوں نے جب وعدہ کیا کہ اُنکو اس گرانباری سے سبکدوشی دیجائیگی تو بڑی گرمجوشی سے اُنکو مبارک باد دیگئی اسکینڈ نیویا کے باشندوں نے یکجا مجتمع ہوکر اور عرصہ دراز

زیادہ تر جنگ کے پکڑے ہوئے قیدیوں کو قتل کرنے کا ہیبتناک کام اُن کے حصہ میں تھا - اور وہ اشخاص جنکی موت پر درویڈوں کا فتوے گذر جاتا تھا -

اِس سفاک گروہ اناث میں بہت سی پروہتانیاں تمام عمر کنواری رہتی تھیں اور بعض بہت کثرت سے عیاشی کرتی تھیں - اور وہ اُن سنسان چٹانوں پر رہتی تھیں جہاں سمندر کی لہریں ٹکراتی تھیں - ان مندروں کو ملاح لوگ خیال کرتے تھے کہ ناگفتنی عجائبات سے معمور ہیں - مثلاً سینا یا ایابس کا جزیرہ اور جزائر سٹیس یوشینٹ کے قریب جہاں کہتے ہیں کہ مرلن پیدا ہوا تھا - ان نو پروہتانیوں کی سکونت گاہ تھے جو کہ ملاحوں کو حالات غیب بتلاتی تھیں اور کوئی ایسی قوت نہ تھی جو اُن کی طرف منسوب نہ کی جاتی ہو - بعض دریائی لایر کے دہانے پر بھی رہتی تھیں اور اپنے مندر کو ہر سال ایکدفعہ ڈھا ڈالتی تھیں - اُس کے ملبہ کو متفرق کر دیتی تھیں - اور دوسرا ملبہ جمع کرکے نیا مندر بناتی تھیں - درحقیقت یہ علامتی رسم تھی اگر کوئی پروہتانی اس مقدس ملبہ میں سے کچھ بھی گراتی تھی تو دوسری پروہتانیاں زور زور کی چیخیں مار کر اُس کو لپٹ جاتی تھیں اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تھیں اور خون بہتے ہوئے اعضا کو متفرق پھینکدیتی تھیں -

۱۰۰ - موقوفی

جوں جوں رومیوں کو غلبہ حاصل ہوتا گیا - درویڈوں کے اختیارات میں آہستہ آہستہ تنزل آتا گیا - اور اُن کے اوپر آخرکار سوٹونیس پالینس گورنر برطانیہ نے بماتحتی نیرو ۶۱ سنہ ء میں اُن کے قلعہ جزیرہ انگلسی میں حملہ کیا اور بالکل شکست دی - فاتح نے بہتیروں کو اُسی آگ میں جلا دیا جو انہوں نے رومی قیدیوں کے جلانے کیواسطے افروختہ کی تھی ان خونخوار پروہتوں سے بہت ٹھیک انتقام لینے کی انہوں نے امید کی تھی مگر کہیں درویڈ لوگ اپنے مقدس جنگل میں جزیرہ سینا کے قریب اوفنٹر کی راس پر شاید دو صدی بعد تک رہتے تھے - مذہب عیسائی کی ترقی نے آخرکار اُنکو برطرف کیا لیکن اگرچہ اُنکی قلمرو اس طرح برباد کی گئی تب بھی بہت سی اُنکی مذہبی رسمیں عرصہ تک

آیڈا کی پہلی نظم جس میں ظاہراً اون رسمیات کا بیان ہے جو امیدوار کی مریدی کے وقت ادا کی جاتی تہیں۔ بتلاتی ہے کہ وہ چیئے یا معبودوں کے علوم کو جاننا چاہتا ہے۔ وہ ایک ایسے محل میں جا پہونچتا ہے۔ جسکی بے انتہا لمبی چوڑی چہت سنہری ڈہالوں سے پٹی ہوئی ہے۔ وہ ایک آدمی سے مقابلہ کرتا ہے۔ جو سات پہولوں کو اوپر پہینکنے میں مصروف ہے یہاں پر نجومی معنے کو ہم بآسانی دریافت کرسکتے ہیں۔ وہ محل دنیا ہے اور چہت آسمان ہے سنہری ڈہال تارے ہیں۔ اور سات پہول سات سیارے ہیں۔ امیدوار سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اوس کا نام کیا ہے اور وہ جواب دیتا ہے کینگر یعنی سیاح وہ جو گردش کرتا ہے اور انسانوں کی ضروریات تقسیم کرتا ہے۔ پہر وہ تین نشستگاہیں دیکہتا ہے سب سے نیچی پر ایک بادشاہ ہار نامی عالی رتبہ ہے۔ بیچ والی پر زفوہر اوس عالی رتبہ کا ہمسر ہے سب سے بلند پر تریڈا ئی یا تین کا عدد ہے۔ یہ وہی بزرگ زادہیں جن کو مرید نے ایلیوسینیا کی مریدی میں (۲۷) دیکہتا تہا۔ ترجمان ڈیڈوکس یا مشعل بردار اپیوبائٹ یا قربانی کی جگہ کا نوکر اور فراماشن مذہب میں جنکو دیکہتا ہے وہ آقا اور چہوٹے بڑے داروغہ ہوتے ہیں۔ یہ سورج چاند اور ڈیمیر گس یا دنیا کی بڑی عمارت کے انسانی نمونے ہیں۔ لیکن اسکینڈ نیویا کا ثالث عموماً اوڈن سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو خاص دیوتا تہا اور اوسکا بڑا لڑکا خدا اور انسان کے درمیان مشہور ثالث ہے جسکا دنیا کے اوپر بے انتہا اختیار ہے اسی وجہ سے اوسکے سر کے چاروں طرف بارہ تاروں کا ایک چکر ہوتا ہے اور فریا ایک مخنث جو مختلف علامات سے آراستہ ہوتا تہا۔ جو عشق اور شادی کے معاملات میں تصرف ظاہر کرتا تہا۔ اون تعلیموں میں جو نو مرید کو کی جاتی تہیں اس سے سمجہایا جاتا تہا۔ کہ معبودوں میں سب سے بڑا اور قدیم آل قادر یعنی سب کا باپ کہلاتا ہے اور اوس کے بارہ صفاتی نام ہیں جس سے سورج کی بارہ خاصیتیں یا رہ مجموعہ کواکب یعنی مصر یونان اور روم کے بارہ دیوتا مراد ہیں۔ اسکینڈ نیویا کے علم الٰہی کے مندرجہ معبودوں کا بادکردی گذلے ہے جسکا قصہ جیسا کہ اشارتاً اوپر مذکور

کی تکالیف کے باعث انتقام کی خواہش سے تحریک پاکر اپنے عذاب دینے والوں سے از حد سختی کے ساتھ بدلا لیا۔ اُن کے محلات مندر دیوتاؤں کی مورتوں اور گاتھک بد اعتقادی کے زیوروں کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ اُن میں سے صرف چند مندر کے نشان اب تک باقی ہیں۔ بعض سخت پتھر کی عظیم الشان یادگاریں ہیں۔ جو انسانی غصہ سے ڈہائی نہ جاسکیں۔ بعض غاروں کے سلسلے ہیں۔ جو نخنہ چٹانوں میں کھودے گئے ہیں۔ اور بعض قدرتی گپھائیں ہیں جو مرید بنانے کے کام میں لائی جاتی ہیں۔

۱۰۲۔ فقہ

تمام فقہ نجوم کے طور پر تھا۔ مریدی کے مقامات جیسے کہ او پر بیہ دوں میں مصنوعی یا قدرتی غاروں کے اندر بنائے جاتے تھے۔ اور امیدوار کو ایسی سخت آزمائشوں میں گذرنا ہوتا تھا۔ جسقدر سخت کہ پو باری لوگ کر سکتے تھے جیسے کہ متھرائک اور دوسرے بہیدوں میں ہے۔

سات غاروں یا راستوں میں گذرنیکی بجائے اُس کو تین زمین دوز راستوں کے اندر گذرنا ہوتا تھا۔ جو کہ غیبی عدد تین کا مربع ہے۔ اور اُسکو بالڈر یعنی اسکینڈنیویا کے اوسیرس کی لاش کو جسے لوک نے جو تاریکی کا اصول ہے قتل کیا تھا۔ تلاش کرنا سکھلایا جاتا تھا اور اُس کو حتے الوسع کوشش کرنا پڑتی تھی کہ وہ زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھے اگر مریدی کی کارروائی کی کیفیت بیان کی جاوے تو جو کچھ پہلے کہہ چکے ہیں اُس کو دوبارہ بیان کرنا ہو گا۔ لہذا اس قدر مشاہدہ کرنا کافی ہو گا کہ امیدوار سے منزل مقدس کے پہونچنے پر ایک ننگی تلوار پر حلف کے ساتھ عہد دلایا جاتا تھا اور انسانی کھوپری میں شراب پلا کر اُس کی اور پختگی کی جاتی تھی۔ صلیب کا مقدس نشان اُس کے جسم پر مہر کیا جاتا تھا۔ اور ایک جادو کے اوصاف کی انگوٹھی نیک بالڈر کا انعام اوس کے حوالہ کیا جاتا تھا۔

۱۰۳۔ نجومی معنوں کی تشریح کیگئی

اصل سرچشمے جن سے بہت سی شاخیں پھیلتی ہیں

تغیر پذیر معرکہ۔ ایک شاندار زندگی

زمانہ کے سائیں سائیں کرنے والے راچھ پر معبودوں کی سچ مچ کی پوشاکیں بُنتا ہوں۔

معقولہ گوئٹھی فاسٹ

کبالا

۱۰۴۔ کبالا کی اصلیت

کبالا (ہندو کپیلا سے ہے جو اعداد کے فلسفہ کا موجد ہے) مذہب یہود کے فرقوں کی محنتوں کا خلاصہ ہے۔ اور اس کے ساتھ انجیل مقدس کی غیبی تفسیر بھی لگی ہوئی ہے اور ذہنی منطق کے خیالات جو معبودوں اور ظاہری اور غیبی دنیاؤں کے متعلق ہیں۔

یہود کہتے ہیں کہ اُسکو خود خدا نے موسٰے کو بتلایا تھا۔ اب اگرچہ یہ بات بالکل بعید از گمان نہیں ہے کہ وہ مصنف جسکا نام تاریخ میں موسٰے ہے اپنے جانشینوں کے لئے چند پوشیدہ اصول چھوڑ گیا ہو۔ تاہم کبالے کے خیالی اصول فرشتوں اور دیوؤں کی نسبت خالص چالڈین لوگوں کی طرح ہیں۔ بابل میں یہود نے خدا کی وحدت پر دو اصولوں کے عقیدہ کا پیوند چڑھایا تھا۔ ڈیمی ال جوسوں کا بڑا مجتہد اور یہود کا نبی کبالا کا خاص بانی سمجھا جاتا ہے۔ قدیم یہود فرشتوں کا کچھ اعتقاد رکھتے تھے لیکن کوئی خاص خدمات اُنکی طرف منسوب نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ ہر ایک مشایخ کے لئے

ہوا ہے - مریدوں کی رسوم میں داخل تھا - بالڈر متراس ہے یعنی سورج کی محبت جب
خطرہ کا اُسکو خوف ہوتا ہے اور سے پیشتر سے دیکھ لیتا ہے وہ اسکارات میں تصور
کر لیتا ہے - والہالا کے اور معبود اسکینڈینیویا کا اولمپس جس سے وہ اپنی دردناک پیشین
گوئیوں کا اظہار کر دیتا ہے اُسکو دوبارہ یقین دلاتے ہیں اور قدرت کی ہر ایک چیز سے
اُسکی جانب داری کے لئے اور آنیوالی مصیبت سے اسکو بچانے کے عہد اور
حلف لیتے ہیں سوائے کشبلی کے جو کہ ظاہر اپنے بے نقصان خواص کے باعث چھوڑ
دی جاتی تھی تجربہ کے واسطے اور تفریح کے طور پر بہت سے معبود بالڈر پر تمام قسم کے
تیر اوسکو زخمی کرنے بغیر پھینکتے تھے ہوڈر اندھا دیوتا مقدس اس تفریح میں شریک نہیں
ہوتا تھا - لیکن لوک (برائی اور تاریکی کا اصول جاڑہ کا موسم) ہوڈر کے ہاتھ میں
ایک کیل دیتا ہے اور اوسکو بہلاتا ہے کہ قربانی کے مقتول پر ڈالدے جو کہ ہلاک زخموں
سے چھد کر گر جاتا ہے - اسی وجہ سے اس پودے کو جاڑہ کے چلہ میں برطانیہ اسکینڈینیویا
اور گال کے درونڈ ایک خدار چاقو سے جمع کرتے تھے جس کی صورت منطقۃ البروج کے
اُس حصہ کی علامت تھی جس میں بالڈر کا قتل ہوا تھا - ایدا اف سنوردیں ہکو اوڈن
اور فریا کی دوسری داستان ملتی ہے جو اسکینڈنیویا کا آئی سس یا زہرہ
جس میں فریا کی آوارہ گردی کا اوڈن کی تلاش میں بیان ہے جس کے فی الحقیقت
نجومی معنے وہی ہیں جیسے آئی سس کی تلاش اوسیرس کے واسطے - سیریس کی پراسر
پائن کے واسطے وغیرہ سال بھر کی بڑی عیدوں میں سے جیسے کہ درونڈوں کے یہاں
ایک عید جاڑہ کے چلہ میں ہوتی تھی - یہ رات سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے
اسکینڈنیویا کے والے ابتدائی تاریکی سے دنیا کا بننا اسی رات سے مخصوص کرتے
ہیں - اور اُسکا نام مدرنائٹ (اُم اللیل) بتلاتے ہیں - یہ عید یول کہلاتی تھی - یہ
یونانی لفظ ہیلیس معنے سورج کی خرابی ہے اور عالم گیر دعوت کا یہی موسم ہوتا تھا -

اس سے واقف نہیں ہوئے تھے اکیبا ایک شخص یہودی مشایخ میں سے تھا۔ اور اکیبا کا استاد تھا (۱۰۷) بار کشیا کے بلوہ میں شریک ہونے کی وجہ سے دستارہ نمبر ۴۸ کا بیٹا تھا) ۱۳۵ء میں مارا گیا تھا۔

۱۰۶- مخلوقات کی کتاب

اس کتاب میں دنیا کے بھید پر آدم نے خیال کیا ہے۔ اپنی خاص تصنیف میں عقل کے اس زور اور قوت کا بیان کرتا ہے جو کہ اس تعلق کے دریافت کرنے میں کوشش کرتی ہے جو کہ ایک عام اصول میں اشیا کے تمام اجزا کو شامل کئے ہوئے ہے۔ اس تحقیقات میں وہ موسٰے سے علیحدہ ہی طریقہ اختیار کرتا ہے وہ خدا سے مخلوقات کی طرف نیچے کو نہیں اُترتا بلکہ دنیا کے حالات پڑھ کر وحدت کو اختلاف اور کثرت میں تلاش کرکے جو کہ عجائبات دنیا کا قاعدہ ہے۔ وہ مخلوقات سے خدا کی طرف اوپر کو چڑھتا ہے۔ اس سے کیبلیٹ فریق کو اعلےٰ ادراد نے آسمان اور زمین اشیا جمالی دمثالی کے درمیان خیالی مشابہت تلاش کرنے کا شوق ہوا۔

اسی وجہ سے علم عقل اور علم سحر اور بہت سے واہیات [illegible] عقائد پیدا ہوگئے کیبلیٹ فرقہ کے عقاید کے بموجب دنیا جو کہ فیثا غورث کے نزدیک اعداد کی پوشیدہ صفات کی ایک علامت ہے فقط ایک عجائب گھر ہے جس میں تمام موجودہ چیزیں مصور بر ترتیب شروع کے دس اعداد اور عبرانی الف بے کے بائیس حرف سے لکھی ہیں۔ دس علیحدہ اعداد چیزوں کی [illegible] صورتیں ہیں خیالات کا بہ تسلسلہ مثلاً ایک کے عدد سے خدا سے حی القیوم کی روح ظاہر ہوتی ہے اور دنیا کی قوت تولید۔ دو کے عدد [illegible] ہے۔ عدد تین پانی کا اور عدد چار آگ کا اصول ہے۔ صفحہ دنیا پر ان حروف کے نقش مٹنے والے نہیں اور فقط یہی حروف ہیں جنکے ذریعہ سے ہم علت اولیٰ کو دریافت کرسکتے ہیں۔ خدا کے نام کو ترتیب [illegible]

ایک خاص مفہوم عام رُوح مخصوص کرتے تھے - اسکندریہ کے مدرسہ میں غیر ملک کے خیال پر بہت سے اضافے کئے گئے پہلے تو نے ڈینیل کے بقیہ کو پورا کیا کبالے کا خیالی حصہ جسکی بنیاد خروج کے اصول میں موجود ہے اسی مدرسہ میں دریافت ہوا تھا۔ فیثا غورس اور افلاطون نے فلسفیانہ اعتقاد کو مشرقی فلسفہ میں شامل کر دیا تھا اور اس ترکیب سے ناسٹی سزم[1] اور نیو پلیٹونزم[2] مذہب پیدا ہوئے -

۱۰۵- کبالے کا سن-

اوّل بار کبالے کے بذریعہ تحریر مشتہر ہونے کی بابت مجمل طور سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ واقعہ یا تو سنہ عیسوی سے ایک صدی پیشتر یا نصف صدی بعد ہوا ہے - یہود لوگوں کی بڑی تہذیب مضمون قانون کے سخت جبر اُنکے مشائخ کی باریک بینی نے غیبی تصوف کی توشیع کو اور بڑھایا جسکی خاص کتب منداولہ سفیر یزیرا یا کتاب مخلوقات غالباً عقیبہ کی تصنیف ہے اور ظہر یعنی روشنی کی کتاب ہے جو سیمون بن جوشائی کی طرف منسوب ہے جو عقیبہ کا شاگرد تھا - ان کے اندر کتاب موسے پر خیالی تفسیریں ہیں - جو کچھ علیہ عذا کی نسبت اُس میں لکھا گیا ہے اُس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اُس میں کیسی پیچ میل باتیں ہیں - اُس کا سر ایک بہت بوڑھے آدمی کا سا ہے جس میں سفید بالوں کی دس ارب ساٹھ ہزار زلفیں ہیں - اسکی ڈاڑھی برف سی سفید ہے جو کہ ناف تک دراز ہے - اور تیرہ حصے ہیں جنمیں سے ہر ایک میں بڑے بڑے بھید شامل ہیں - یہود لوگ تیرھویں صدی کے ختم ہونے سے پیشتر

---

[1] یہ فلسفیوں کا فرقہ سنہ عیسوی کے شروع میں پیدا ہوا تھا - اس میں مشرقی اور یونانی فلسفہ کو عیسوی مذہب کے اصول کے ساتھ ملایا گیا تھا - عقیدہ یہ تھا کہ تمام ظاہری اور غیبی عالم معبود حقیقی سے بتدریج علیحدہ ہوکر ظہور میں آئے ہیں - مترجم

[2] اس مذہب میں افلاطون اور ارسطو کے عقاید مشرقی تصوف میں شامل کئے گئے تھے - اس کا میلان علم غیب اور سحر کی طرف تھا - فلسفہ یونان کا یہ آخری نتیجہ تھا - مترجم

ستر اس (۳۰) کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ سورج کا نام جس کے حروف سے ۳۶۵ عدد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ دنوں کی تعداد ہے جس مدت میں سورج اپنا دور پورا کرتا ہے۔ دوسری شاخ کا نام نوٹیر یکن ہے اس طریقہ سے ایک لفظ بہت سے الفاظ کے ابتدائی اور آخری حروف کو ملانے سے بنتا ہے۔ مثلاً اس جملہ میں سے ہمارے بدلے بہشت میں کون جائیگا۔ جس وقت عبرانی زبان میں لکھا جائے اور ہر لفظ کے پہلے حروف لیے جاویں۔ تو ایسا لفظ بنے گا جس کے معنے ختنہ کے ہیں۔ تیسرا طریقہ تیموراہ یا حروف کی تبدیلی کہلاتا ہے۔ یعنی تحریف و تقلیب یہ عام معلوم بات ہے۔

۱۰۸۔ ازکیل کے خیالات

کبالک اصطلاحیں اور ایجادیں جو شاعرانہ خیالات سے خالی نہیں ہیں غیب گو لوگوں بانیان فرقہ اور کیمیاگروں کو مستعار ملگئیں۔ یہ خیال کر لینا کافی ہے کہ اس مذہب کا ایک جز جس کا منشا ازکیل کے خیالات کو مطالعہ کرنا ہے تاکہ کبالہ کے خیالی اور معبودی خدا کا تصور حاصل ہو جاوے۔ یہی کبالہ کی شاخ مرکاوا کہلاتی ہے۔

ازکیل کے خیالات میں خدا تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ عجیب بازو دار صورتیں اس کے چاروں طرف ہیں۔ جوزا۔ ثور۔ اسد۔ سنبلہ یعنے منطقۃ البروج کے چار خانے مثل اس جاہ و شکوہ کے جو اس نے شیبار دریا کے قریب یعنی چالڈین لوگوں میں جو علم نجوم میں دستگاہ رکھنے میں مشہور ہیں۔ مشایخ لوگ ان خیالات کو بنات النعش کا بیان بتلاتے ہیں اور اس کے اندر گہرے بھید دریافت کرتے ہیں یہانیدوں نے ان خیالات کو اپنے زمانہ کے علم نجوم کے خیالات میں تبدیل کر لیا تھا۔ کبالے نے اس کو اپنے فرشتوں کی بیشمار فوجوں سے گھیر لیا تھا علاوہ اُن ملائکہ کے جن کا ستاروں عناصر نیکی بدی اور جذبات پر تصرف ہے۔ تحت الثرٰی میں دو قسم کے جنات آباد ہیں جن کا رتبہ ملائکہ اور انسان کے بین بین ہے۔ راسی کروشین

سلہ یہ کیمیاگر فلسفیوں کا فرقہ جرمنی میں سترہویں صدی کے آخر میں پیدا ہوا اسرار قدرت مثلاً کیمیاسازی درازی حیات حالات بعید کی خبر دہی کے دعاوی تھے۔ پوشیدہ اسرار کبالا اور علم اعداد کے ذریعہ منکشف کرتے تھے۔ مترجم

دنیا کے چہرہ پر لکھا ہوا ہے اور تمام حروف بھی یکساں صفات کے نہیں ہیں - تین کو جو امائیں کہلاتے ہیں سب پر فوقیت حاصل ہے - اور یہ اُس تثلیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو کہ مختلف جسمانی اور ذہنی فرقوں میں پائی جاتی ہے سات حروف باقیماندہ مرکب یا ڈبل کہلاتے ہیں کیونکہ اُن سے ایسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کی نقیض ہیں - اخیر باقی ماندہ بارہ مفرد کہلاتے ہیں اور انسان کے بارہ خواص کی طرف اشارہ کرتے ہیں -

۱۰۷- کبالہ کی مختلف اقسام

یہ دو قسم کا ہوتا ہے قیاسی اور عملی پہلی قسم کی مصروفیت سحر اور تعویذوں کے بنانے میں ہوتی ہے لہذا یہ ہماری توجہ کرنے کے بالکل قابل نہیں ہے - لیکن یہ جاننا موجودہ زمانہ کی نیم طبابت کے معتقدوں کے لئے دلچسپ ہوگا کہ عملی کبالا شروع شروع میں روحانی عجائبات اور نیم نقش نویسی میں جس کی تحریر کا سامان موجود ہوتا تھا مستعمل تھا - اور یہ چیزیں ٹولمین کے زمانہ میں بہت مروج تھیں جیسا کہ اس کی کتاب ڈی ایبالوجی سے ہمکو معلوم ہوتا ہے - ایک شخص غریڈرک برنیز یہودی نے جو کہ سنہ ۱۸۱۲ء میں عیسائی ہو گیا تھا - ایک کتاب میں اپنے سابق ہم مذہبوں کے خلاف سمجھایا یا سمجھانے کی کوشش کی - کہ کس طرح سے اون لوحوں کو جن پر کئی ہنڈریڈ ویٹ وزن کے پتھر رکھے ہوتے تھے - کبالک جادو کے زور سے اٹھاتے تھے قیاسی قبلے کے دو اقسام ہیں - حرف بحرفی اور اصولی اصولی اس دماغی فلسفہ کے اُن اصولوں کا خلاصہ ہے جنکو لیبلاک ڈاکٹر سکھلاتے تھے حرف بحرفی مقدس چیزوں کے سمجھانے کا ایک پوشیدہ طریقہ ہے کہ الفاظ کے حروف عجیب طریق سے استعمال ہوتے ہیں -

یہ حرف بحرف کبالا جو شتا کہلاتا ہے اسکی پھر تین شاخیں ہیں - پہلی قسم میں الفاظ کا خیال بموجب اعدادی قیمت حروف کے ہوتا ہے جن سے وہ الفاظ بنتے ہیں - اس شاخ کا نام جیمٹریا ہے اور اس کی مثال کے لئے ناظرین کو

انسوف یا غیر محدود ذات نے ابتدائی انسان کی صورت میں خود کو ظاہر کیا۔ دوسرے خروج سے دوسرے دنیائیں ایک دوسرے کے بعد ہو چکی تھیں۔ جو اسپارکس (شعلے) کہلاتے تھے۔ یہ جسقدر خروج کے مرکز سے دور ہوتے گئے ان کی روشنی پھیکی پڑتی گئی۔ آدم قدمان کے چاروں طرف پچھلے خروجوں کے بیشمار دایرے بنتے گئے جو ایسے وجود نہیں ہیں جن میں ذاتی حیات ہو بلکہ خدا کی صفات ہیں قادر مطلق ہونے کے ظروف مخلوقات کے نمونے۔ آدم قدمان سے جو دس خروج ہوئے ہیں۔ وہ سیفوت یعنے فیلو کے قوا اور ناسٹک فرقہ کی کشتیں ہیں۔

۱۱۰۔ کبالہ کے اصول کا دوبارہ فروغ

جیسے کہ عیسائیوں میں اپوکلیپس اسی طرح سے یہود میں کبالا اپنے جان نثار مقلدین رکھتا چلا آیا ہے۔ ایسا شخص یوبیلی تھا۔ (سنہ ۱۶۹۰ء میں وفات پائی) یہ مقام پیریگ میں شیخ المشائخ تھا اور ایسا پارسا سمجھا جاتا تھا کہ کوئی عورت زاد آدمی اس کی خدمت کرنے کی قابل خیال نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک خدمتگار، جادو سے بنایا ہوا رہتا تھا۔ یا مٹی کا بنا ہوا غلام کبالے کے تمام بھیدوں سے ماہر ہونے کی وجہ سے اس کو خلاف فطرت قوتیں حاصل تھیں۔ لیکن شاید عقلمندی سے اپنا علم اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ وہ کسی کو شاگرد بنانا نہیں پسند کرتا تھا۔ لیکن اخیر صدی کے وسط کے قریب جیک فرنیک جو پولینڈ میں دراصل شراب کش (کلال) تھا۔ اس نے اپنے چاروں طرف یہودی مریدوں کا ایک مجمع پوڈولیا میں جمع کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے پیر کی تعلیم کے چھپانے پر حلف اٹھا کر کبالہ کی مخفی تعلیم اختیار کی۔

کتاب ظہر (۱۰۵) ان کے تعلیمی اصل کی بنیاد تھی۔ اسی وجہ سے انکا لقب ظہور ست یعنی روشن دماغ تھا۔ رومن کیتھلک پادریوں نے جنہوں نے ان اصولوں کو دیکھا کہ مذہب عیسوی کے قریب قریب ہیں۔ اوّل اوّل اُن کی حفاظت کی لیکن پوڈولیا کے اسقف کی وفات کے بعد مشایخ یہود نے انکو عذاب پہونچایا۔ پس وہ مجبوراً متفرق ہو گئے اور فرنیک خود سنہ ۱۷۷۳ء تک قید رہا۔ جبکہ روسیوں نے اسکو رہا کرایا۔ تب اس نے

فلسفیوں کی عنصری روحیں ہیں نیکی کے فرشتے میٹٹرن کی حکومت میں ہیں جس کا نام سا ہیبنم بھی ہے۔ یہ فرشتہ خدا کے چہرہ کا نگہبان ہے۔ بدی کے فرشتے سیموال یا شیطان کے ماتحت ہیں جو کہ ملک الموت ہے۔ علاوہ ہندوستانی عقیدہ تناسخ کے کبالسٹ دوسرے عقیدہ کے معترف ہیں جسکو وہ امپرگنیشن (حالت حمل) کہتے ہیں۔ وہ یہ بات [illegible] کہ کئی روحیں متفق ایک جسم میں نفوذ کرتی ہیں۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے کہ جب کسی [illegible] کو راحت بخش تصفیہ حاصل کرنے کے لئے دوسری روح سے مدد لینے کی [illegible] ہے۔

۱۰۹۔ عدم سے پیدائش

وجود ابدی سب سے قدیم ذات۔ روشنی کا سب سے قدیم دائرہ۔ ناقابل فہم۔ غیر محدود لازوال اور بند آنکھ کہلاتا ہے۔ اپنا ظہور دکھلانے سے پیشتر تمام چیزیں اسکے اندر موجود تھیں۔ اور اسکو عدم یا عالم صفر کہتے تھے۔ دنیا کی پیدائش سے پیشتر عدم خدا کی ابتدائی نور نے تمام کو معمور کر دیا۔ یہاں تک کہ کہیں خلا باقی نہیں رہا۔ لیکن جب وجود برتر نے اپنے کمالات کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنی ذات کی طرف رجوع کیا۔ اور پہلے خروج کو ظاہر کیا۔ یہ ایک نور کی شعاع ہے جو کہ تمام موجودات کا سبب اور آغاز ہے اور تولید اور حمل پذیری کی قوتیں اس میں شامل ہیں۔ اس نے ایک لامعلوم نقطہ سے ایک نقطہ کی دنیا بنانی شروع کی اور اسی خیال سے اس نے ایک پاک اور پراسرار صورت بنائی اور آخر میں اس نے امیرانہ پوشاک سے اسے ملبوس کیا۔ وہ دنیا تھی۔ دنیا کی قوت تولید اور حمل قبول کرنے سے خدا کا پہلا لڑکا پیدا ہوا۔

یہ دنیا وہی صورت ہے اور خالق۔ قیوم دنیا کو حیات بخشنے والا اصول ہے آدم قدمان بڑی دنیا کہلاتے ہیں۔ درحالیکہ یہ انسان جو اس سے پیدا ہوا اور اس [illegible] ہے اور جس میں از روئے حقیقت وہ بات شامل ہے جو نمونہ والے آدمی آسمانی انسان میں نمود کے قوت شامل تھی۔ خورد دنیا کہلاتا ہے۔ لیکن قبل اس کے

باطل عقاید کی بعض صورتیں بڑی مشکل سے معدوم ہوتی ہیں۔

بابِ دوم

بیوہ کے بیٹے

۲۔ عشق کے مذہب کی اصل

• ایک فارس کا غلام تھا جس کے زبردست خیال نے ایک برباد کرنے والا دینی

• اصول کو غیر معمولی تھا کہ جس کی اصل مختلف قصوں کی ایجاد ہے سب پر ظاہر کر دیا۔
مسیح کے ظہور سے تین صدی بعد جبکہ مشرقی رواج مغرب سے مٹنے والا تھا۔ یہ علم تصوف کا بانی ہوا اور ایک ایسا فرقہ جاری کیا جس نے مشرقی تصوف کو یورپ میں پھر تازہ کر دیا اور بذریعہ صلیبی جنگوں کے تمام کیتھولک دنیا میں تفرقہ اور بغاوت پھیلا دی۔ زر دشت کے اس باغیانہ اصول کا اثر جو کہ مسیحیوں کے پرانے اعتقاد کا پھر اصلاح پانے والا تھا۔ جس میں عیسائی مذہب کی صورتیں اور ناسٹک فرقہ کی علامات ملائی گئی تھیں۔ بڑی وسعت اور قیام کے ساتھ ہوا۔ جو اگرچہ زمانہ گذشتہ اور حال کے نکتہ چینوں کے نزدیک مشکوک حالت میں شمار ہے مگر وہ اُس فرقہ کے بڑے حصے کے اصلی فلسفہ کا جو کیتھولک مذہب کے ضمن میں بنا ہے پتہ بتانے والا ہے۔

ذہانت اور ایمان کی اس بڑی تحریک کی سربراہی میں جس کا مقصد نہایت عجیب باطل اعتقادی سے یہ تھا کہ روم کے اقتدار کا جُوا گردن سے اُتر جائے۔ ناسٹی سزم اور مینی کیاسزم[1] مذاہب ہیں۔ مشرقی فرقوں نے اس اخیر اور نور دار ترقی سے یہ دیکھ کر کہ ایسے بڑے حصہ دنیا کی حکومت ہم سے جاتی ہے بسبب بعید

[1] مینیچی کی لوگ ایک شخص مینز ایرانی کے پیرو تھے جس نے فلسفہ مشرق کو مذہب عیسوی کے ساتھ ملانا چاہا تھا۔ اور یہ عقیدہ بھی قایم رکھا تھا کہ نور خالق خیر ہے اور تاریکی خالق شر۔ مترجم

بالاستقلال وہاں ہی قیام کرنا چاہا۔ لیکن وہاں سے نکالا جانے پر افن بیچ میں قریب فینک فورٹ نیاہ پائی جہاں اُس نے بہت سے مرید جمع کر لئے اور بڑی شان سے رہتا تھا۔ کیونکہ اُس کو یہود کے یہاں سے بیش قرار امداد ملتی تھی۔ یہ ۱۷۹۱ء میں مرگیا اور اُس کی جمعیت درہم برہم ہوگئی۔ پولینڈ میں کچھ کچھ بقیہ اُس کا اب تک پایا جاتا ہے جہاں وہ مسیحی یہود کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے ایک قسم کا مذہبی فرقہ بنا رکھا ہے۔ چند رسوم یہود پر عمل کرتے ہیں۔ اور پوشیدہ اصول پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ جنکو وہ غیر مذہب والوں سے چھپاتے ہیں۔ ایک دوسرا کیبالک فرقہ اوسی زمانہ کے قریب (۱۷۴۰ء) اسرائیل پوڈولیا نے قایم کیا تھا۔ وہ خود کو نیئے پارسا کہلاتے تھے۔

یہ لوگ جیوا (معبود) کا کیبالک نام لیکر کرامات دکھلانے کا اظہار کرتے تھے۔ اسرائیل کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اُس نے چالیس ہزار مرید چھوڑے۔

فریڈرک بہرڈٹ اور سی فریڈرک نیکولائی کارنیلیس اگریپا کے کبالے کی جو مقدم الذکر نے تمہید لکھی ہے۔ اُس میں اور موخرالذکر نے اپنے جرمنی اور سوئٹزر لینڈ کے سفرناموں میں کیپیوسن فادر ٹریٹس آف راٹسٹین کے کبالہ کا ذکر کیا ہے جو لاطینی زبان میں تحریر ہے اور جسکو وہ تقدیر کے حالات بتلانے میں استعمال کرتا تھا۔ کسی قدر اسی طرح ایک کبالہ (۱۷۹۰ء میں) ڈبلفائی اور یکل میں شایع ہوا تھا۔ جس کا ایڈیٹر پروفیسر کے تھا۔

"یہ فریب کبھی زوال پذیر نہیں ہوتا۔ درحالیکہ حماقت اُسکو مدد دیتی ہے"

کبالے کی اصل وقعت کا اندازہ جیسوٹ پریس نے (۱۷۳۵ء) کیا تھا وہ اپنی کتاب ڈی میجیا میں اُس کو برخلاف سائنس حماقت آمیز اور قابل تمسخر مذہب بتلاتا ہے اور تاہم اِس صدی کے اخیر ربع میں الفنس لوئی کانسٹینٹ نے جس نے مرضی نام ایلیفس لیوی زاہد کے پردہ میں بہت سی کتابیں لکھیں جو آجکل کے غیبی معاملات کے شائقین کو بہت ہی مقبول ہیں۔ یہ کرامتیں کبالہ کی قوت سے انجام دیجاتی ہیں۔ یہ ایبولانیس بتانا کا رسمی طور سے پکارنا ہے اور نامی آدمی بھی جیسے لارڈ لٹن اُس کے حامی کار ہوئے۔ یہ شخص اُس کو نیسب درتبہ تک لے گیا۔

کر دیا ہے۔ غیبی باپ۔ وجود غیر محدود مسلمہ زردشت کی مینز کے پیرو بالکل
تردید کرتے ہیں جس نے دنیا کی دو اقلیم میں تقسیم کی ہے۔ یعنی اقلیم نور و اقلیم تاریکی
جن میں ہمیشہ اختلاف ہے۔ درحالیکہ ایک دوسرے پر غالب ہے۔ لیکن بڑا
اختلاف یہ ہے کہ پہلی چیز نیکی کے ساتھ پچھلی کو مغلوب کرنے کے بجائے اُس کو
بے طاقت کرتی ہے۔ لیکن اوس پر نہ تو دباؤ ڈالتی ہے اور نہ قصوروار ٹھیراتی
ہے۔ نور کا خدا جنگ آوروں کی بیشمار تمغے رکھتا ہے (زمانہ) جس کے سردار
بارہ معزز فرشتے ہیں۔ جو منطقۃ البروج کے بارہ خانوں سے مطابق ہیں۔
شیطانی مادہ کے اردگرد بھی اسی قسم کی فوج ہے۔ چونکہ نور کے جادوؤں سے فریفتہ
ہوکر اُس پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہے۔ درحالیکہ مقدس سلطنت کا سردار اس
خطرہ کو ہٹانے کی غرض سے کسی نئی طاقت میں جان ڈالتا ہے اور آسمان کے حدود
کی حفاظت کرنے کے لئے اُس کو مقرر کرتا ہے۔ وہی طاقت اُم الحیات کہلاتی ہے
اور دنیا کی رُوح ہے۔

یہ اصل وجود موجودات کا ربانی اور ابتدائی خیال اور ناشک فرقہ کی آسمانی
صوفیہ دانائی سرشتی ہے چونکہ لازوال وجود کا براہ راست خروج اتنا خالص
وصاف ہے کہ ہیولا میں مل نہیں سکتا۔ لیکن اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو پہلا انسان
ہے جس نے کہ بڑی نزاع کو بھوتوں کے ساتھ شامل کر دیا۔ جب انسان کی طاقت
جواب دیدیتی ہے وہ زندہ رُوح اُس کی مدد کے لئے آموجود ہوتی ہے۔ اور نور کی
قلمرو میں اوس کو پھر واپس لے جاتی ہے۔ اور ایسی آسمانی رُوح کے اوس حصہ کو دنیا
سے فوقیت دیتی ہے جو شیاطین کے ساتھ تعلق رکھنے سے خراب نہیں ہوا ہے یہ
کامل خالص رُوح شفیع مسیح ہے جو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پہلے انسان کے نور اور
روح کو ہیولا سے پاک کرتا ہے ان باریک اصولوں میں سورج کی مقدس طریقہ
سے عبادت چھپی ہے۔ مینز کے پیرو دو فریق میں منقسم تھے اکیلیٹ و منتخب اور
لسنریٹ و سامعین، پہلا فریق ہر ایک جسمانی نشاط کو ترک کر دیتا تھا جب یہ ہر ایک شئی کو

اور شاعرانہ دیو بھوتوں کو یاد کرکے اوس کو واپس لینے پر کمر باندھی +

۱۱۲۔ مینیز

مینیز کو ایک امیر ایرانی بیوہ نے غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ اسی وجہ سے یہ بیوہ کا بیٹا کہلاتا ہے۔ اور اُس کے مرید جو بیوہ کے بیٹے کہلاتے تھے۔ اسکندر کے فلسفہ سے ماہر تھے اور مترائک بھیدوں سے خوب واقف تھا۔ ہندوستان کے ملکوں میں پھرتے تھے۔ حدود (چائنا) چین میں گذرتے تھے۔ انجیل کے اصول کو پڑھتے تھے۔ اور اس طرح سے بہت سے مذہبوں کے اصول میں زندگی گذارتے تھے۔ گو نور سب سے حاصل کرتے تھے۔ لیکن مطمئن کسی سے نہیں تھے۔ یہ شخص بڑی مبارک ساعت میں پیدا ہوا تھا۔ اور اُس کا مزاج اُس کی سرگرم اور خیالی ذمہ واریوں اور تجویزوں کے عین مناسب واقع ہوا تھا۔

چونکہ بڑی دُور رس اور مستقل طبیعت کا شخص تھا۔ وہ عیسائیت کی وسیع قوت کو سمجھے ہوئے تھا۔ اور اس سے اوس نے فائدہ اُٹھانے کا ارادہ کیا۔ اس لئے ناسٹک اور کیبلسٹ خیالات کو عیسائی ناموں اور رسوم کے پردہ میں چُھپایا۔ اس عیسائی الہام کو قایم کرنے کی غرض سے اُس نے اپنے آپ کو فارقلیط کہلانا شروع کیا اور کہا کہ جس نام کی مسیح نے اپنے حواریوں (رسولوں) کو خبر دی تھی وہ مجھ سے ہی مراد ہے بطریق ناسٹک مذہب یہودان پر بڑی فضیلت۔ عہدنامہ قدیم (توریت) کی تردید اور ترساؤں کے مویدوں کے ساتھ یہود کے مذہب سے برتر فلسفہ کی نشئہ میں رعایت کی +

۱۱۳۔ مذہب مینیز

دوئی کے پریشان کرنیوالے خالص اور سادہ خیالات

دائمی بقا اور ہیولا کی مطلق بُرائی جسم کا حشر نہونا بُرائی کے اصول کا دوام ان امور کا اُس احاطہ پر غلبہ تھا جس نے اپنا نام اُس سے پایا ہے اور متراس کو مسیح کے ساتھ انجیل کو ژندواستا کے ساتھ مجوس کو یہود کے ساتھ خلط ملط

کو زیادہ زیادہ اپنی متشرع زبان سے اپنی طرف مائل کیا۔ لیکن یہ فرقہ روم کے عیسائیوں
کو سخت ناگوار تھا۔ اس لئے کہ وہ بمقابل ایران سے جاری ہوا تھا۔ پس دو سو برس
تک وہ سلطنت سے خارج رہا۔ تھیوڈاسیس کے ضابطہ میں اس فرقہ کے خلاف
قانون بھرے پڑے ہیں۔ چوتھی صدی کے اخیر میں وہ افریقہ اور اسپین میں بھی
پھیل گیا۔ اُس کو امن حاصل تھا اور شاہنشاہ اناسیٹسی اس کی ماں کی طفیل سے
(۴۹۱ء تا ۵۱۸ء) خوب ترقی کرتا رہا۔ لیکن جسٹن نے پھر تعذیب کرنی شروع
کردی۔ نویں صدی میں اوس شیطانہ تھیودورا شاہنشاہ تھیوفائیلس کی زوجہ نے
ایک لاکھ مینکن سے زیادہ کو قتل کرا ڈالا۔ لیکن نام جگہ اور اصطلاحات بدلکر مینکزم
بلگیریا لمبارڈی ریتھربنی، فرانس دکتھاری۔ البی جنیس، میں پھیل گیا۔ مجبور لوگوں نے
سراسن لوگوں کے شریک حال ہوکر اوس شاہنشاہ سے کھلم کھلا لڑائی کی اور ادھر
کے ہزاروں مرید لڑائی میں اور پھانسی سے مارے گئے اور اُس کے دنیاوار تنفد
سے مشہور بدعتی فرقی ساآیٹ اور دکلیفایٹ پیدا ہو گئے جنہوں نے مذہب پروٹسٹینٹ
کے لئے راستہ دکھلا دیا۔ مڈل ایجیز کے تاریک زمانہ میں درحقیقت ایک بے شمار
افواج فرقوں کی پیدا ہو گئی جو ایک مشترکہ رشتہ سے باہم تعلق رکھتے تھے۔ جن کا
وجود اُسوقت ظاہر ہوا۔ جبکہ جلنے والی چتاؤں کی بدنصیب آگ سے اوس اندھیرے
میں بھی روشنی ہو گئی جس میں وہ چھپے ہوئے تھے۔ بلاشک فرامشن لوگوں نے ٹیملرز کی
کی وساطت سے اُن کے علم فقہ کا کچھ کم حصہ ترکہ میں نہیں پایا۔ تمام کچہریوں میں یہ بہت
کثیر تعداد میں تھے۔ اور نیز سینٹ پیٹر کے گرجا میں بھی اور نئے لقب اور شرعی مسائل
کے ساتھ خون میں بپتسمہ پایا۔

۱۱۶۔ مذہبی اصول۔

مقدس زبان مینکیزم کی نہایت شاندار تھی اور اُن خیالات اور آوازوں
کی موزونیت پر بنائی گئی تھی جو فیثا غورث کی اصطلاح میں کُرّدی اجسام کی
موزونیت کہلاتی ہے۔ جس نے کہ پوشیدہ مدارج اور مصنوعی گردن میں بذریعہ انجمن

جو ہمارے اندر کے آسمانی نور کو تاریک کردے دوسرے فریق کے ساتھ کم سختی

سے سلوک ہوتا تھا۔ یہ لوگ حیات والی ایک وسیع جھیل میں طہارت کرنے کے ذریعہ

سے جو چاند میں موجود ہے حاصل کرتے تھے۔ دمتبرک پانی سے بپتسمہ) اور سورج

کی آگ میں پاک ہونے سے (آسمانی آگ سے بپتسمہ) جہاں کہ شفیع اور متبرک

روحیں رہتی ہیں ٭

۱۱۴۔ مینز کی سوانح عمری

مینز کے حالات زندگی رنگا رنگ اور پر طوفان تھے۔ یہ اول آتش پرستوں

کا پیشوا تھا جو اوس کے فرقہ کے برخلاف اٹھنے والی تھیں۔ جس وقت کہ بادشاہ

وقت کی اوس پر بے انتہا مہربانی مبذول تھی اور اوس کو طبیب حاذق ہونے

کی شہرت حاصل ہوگئی تھی وہ شاہزادہ کے بیٹے کی زندگی بچانے سے عاجز

ثابت ہوا۔ اسی وجہ سے وہ جلا وطن کیا گیا اور ترکستان ہندوستان اور سلطنت چین

میں مارا مارا پھرا۔ وہ ایک سال تک ایک غار میں رہا اور تنہائیات پر گذر کرتا رہا جس

زمانہ میں اس کے مریدوں کو اوس کی طرف سے کچھ خبر نہیں ملی۔ اونھوں نے کہا کہ

وہ آسمان پر عروج کر گیا۔ اور اس بات کا اون کو نہ صرف فرقہ سے نہیں بلکہ عوام سے

یقین آگیا۔ نئے جانشین نے اوس کو اپنے دربار میں پھر طلب کیا۔ اور اوس کو بہت

سا اعزاز بخشا اوس کے واسطے ایک بڑا بیش قیمت محل بنوا دیا اور تمام معاملات

سلطنت میں اوس کو مشیر کیا۔

لیکن اس شاہزادہ کے جانشین بہرام نے مجوسوں کی تحریک سے اس چند روزہ

چین اڑانے کے بدلہ میں اوس سے خوب کسر نکالی کیونکہ اس نے بیرحمی سے اوس کو

مروا ڈالا اور زندہ کی کھال کھچوائی۔

۱۱۵۔ مینیکزم کی ترقّی۔

اس فرقہ کی حکومت کو جو مدارج مریدی کے رسوم اور اشارات اور اصطلاحی

الفاظ سے حاصل تھے۔ تیز فہم سرداروں نے جاری رکھا جنہوں نے عیسائیوں

صد ائرۃ دشیڈا ارشعرا[1] کے ترانے نہیں تھے کیونکہ یہی بات ہم کو جرمنی فرقہ میں جس نے ۱۵۵۵ء میں روح القدس سے خلاف فطرت نور حاصل کرنے کا دعوےٰ کیا تھا پیش آئی۔ ہالینڈ میں بھی عیسائیوں کا ایک فرقہ ۱۵۵۵ء میں پیدا ہوا جو محبت کے خاندان سے موسوم تھا۔ اوس کو دراصل ایک شخص ہنری نکلس باشندہ ویسٹ فالیانے قایم کیا تھا اسکی تعلیم یہ تھی کہ مذہب کا عطر اور خلاصہ خدا سے محبت رکھنے کے خیالات میں موجود ہے اور یہ کہ مسیح کے ساتھ روح کا اختلاط خدا کی اصل ذات میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ کہ انجیل مقدس کی تعلیم بطور تمثیلات ہونی چاہیے۔ ہر شخص کو خیال گذرے گا کہ یہ بدعتی فرقہ بہت زیادہ قابل نفرت نہ تھا۔ لیکن جب اس فرقہ نے اپنا ظہور انگلستان میں ۱۵۸۰ء میں کیا۔ اونکی کتابیں برسر شارع عام جلا دی گئیں اور یہ فرقہ منتشر ہو گیا*

ناسٹک فرقہ

۱۱۸۔ ناسٹک مذہب کے اوصاف

فلاطوں کے خاص خاص عقاید بھی ناسٹک مسائل میں پائے جاتے ہیں اور وہ دوسری اور تیسری صدی میں جاری تھے۔ اون کے مدارس میں پوشیدہ فلسفہ اور عام بداعتقادی کے لئے ایک حد معین تھی۔ اس صورت میں ناسٹک مذہب عالمگیر بدعتی فرقہ ہے۔ بلکہ بعد میں جتنے فرقے بدعتی پیدا ہوئے اون سب کی ماں ناسٹک ہے حتیٰ کہ آمیا مذہب کی بھی۔ اور وہ کیمیاگروں مجذوبوں اور پرانے نیم طبیبوں میں معلوم ہوتا ہے

۱۱۹۔ اصول

---

[1] شعرا کا ایک مذہب ہو گیا۔ جو بارہویں صدی سے تیرھویں کے آخیر تک پروونس علاقہ جنوبی فرانس اور اٹلی میں بھی تھا۔ مترجم

کی مجوزہ اصطلاحوں اور شکلوں کے تعلق قایم کیا تھا اور ایسا بھی مشہور ہے کہ آج جینیں اور پیتریینی ایک دوسرے کو علامات کے ذریعہ سے پہچان لیتے تھے۔ ایک شخص پرودیس علاقہ فرانس کا پیتریپو مذہب جو ۱۸۲۴ء میں اٹلی بھاگ گیا تھا۔ اس کا ہر جگہ دوستانہ استقبال کیا گیا۔ اور وہ اپنے ہم مشربوں سے مذہبی اصطلاحوں کے ذریعہ سے اپنا حال ظاہر کرتا تھا۔ اوس نے ہر جگہ اس فرقہ کا عجیب انتظام پایا۔ جہاں کہ گرجا آباد اسقف اور رسول نہایت کارگذار جماعت تھی جو کہ فرانس جرمنی اور انگلستان پر یورش کرتے تھے۔ علاوہ ازیں مکیم زبان زاہدانہ اور پیاری تھی۔ اور عیسائی نو مرید اس میں داخل ہونے کے بعد دور پہنچائے جاتے تھے اور رفتہ رفتہ پوپ کے گرجا سے بالکل بیگانہ ہو جاتے تھے۔ ان اسراروں میں دو باتیں زیادہ تر مدنظر تھیں وہ یہ کہ اول اول نو مرید کے پہلے خیالات اور طبیعت ایسے نامعلوم طور سے بدلکر اپنی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور تب آہستہ آہستہ اوس کو اپنے مذہب کی اصطلاحی باتیں سکھلاتے تھے جو کہ پیچیدہ اور مختلف ہوتی تھیں اور جنکی تعلیم میں زیادہ غور اور زیادہ وقت درکار تھا۔ لیکن نہایت اعلےٰ درجہ پر سب کو دخل نہیں ملتا تھا۔ جو لوگ پشت گردان تھے اور پہلے خیال نہیں چھوڑتے تھے۔ وہ ہمیشہ گرجا میں ہی رہتے تھے اور مقدس مکان میں اون کو نہیں پہونچایا جاتا تھا۔ وہ لوگ سادہ عیسائی اور سچے ساعین ہوتے تھے۔ جن کو اصلاح کے جوش میں اکثر موت پیش آجاتی تھی مثلاً آرمینز کے یاوری جن کو بادشاہ سابرٹ نے ۱۶۲۲ء میں پھانسی کا حکم دیدیا تھا۔ لیکن اون لوگوں کو جو پشت نہیں پھیر سکتے تھے۔ اون تمام بھیدوں سے مطلع کر دیا جاتا تھا۔ جو اس فرقہ کے نہایت پکے مومن مرید کو جاننا ضروری تھیں۔ روم کی تباہی اور بہشتی بیت المقدس کا استحکام جسکا اپوکلیپس میں ذکر ہے۔ اون کے پیش نہاد مقاصد تھے۔

۱۱۷۔ تجیت کے مذہب کی توضیح

تجیت کے مذہب کا ابی جینیس کے قتل سے خاتمہ نہیں ہوا اور اس کی

۱۲۰۔ ناسٹک مذہب کا ظہور

سائیمس میگس اور اسکا جانشین مینڈر سیر نتھس ملینیم کا رسول اور بعض اور شخص جو پہلی صدی میں تھے۔ ناسٹک فرقہ کے بانی سمجھے جاتے ہیں جس کے بعد میں اتنے ہی فرقے ہو گئے جتنے رسول پیدا ہوئے۔ یہ ناسٹک مذہب کا گمنام زمانہ کہلاتا ہے۔ لیکن دوسری صدی کے شروع میں اسکندریہ کا بیلائڈ فرقہ شروع ہوا۔ اور اس کے ساتھ ناسٹک مذہب کے مختلف مرکز مصر شام روم سپین وغیرہ میں ہو گئے۔ بیلائڈ جنہوں نے ناسٹک مذہب کو ہندی اور مصری خیالات سے خراب کر دیا تھا۔ مخلوقات کے ۳۶۵ دور مانے رکھے تھے جو کہ لفظ ابیراکس سے ظاہر کئے جاتے تھے جس لفظ کے حروف سے بموجب اعدادی قیمت کے یونانی زبان میں ۳۶۵ حاصل ہوتے ہیں۔ ابیراکس سے گہرے معنے میں خدائے برتر مراد تھا۔ لیکن ناظرین فوراً اس کے نجومی تعلق کو پہچان لینگے اور الفاظ متراس اور بیلینس کو یاد رکھینگے۔ یہ بھی علیحدہ علیحدہ اسی عدد کو ظاہر کرتے ہیں۔ خدائے برتر یعنی سورج کو۔

ویلینٹس بھی ایک مشہور ناسٹک فرقہ کا پیرو ہے۔ جس کا خاص الخاص اصول یہ ہے کہ تمام آدمی کمال کی ابتدائی حالت پر پہونچائے جاوینگے۔ درحالیکہ زردشت کا اصول بھی یہی ہے اور روحیں کامل پختہ ہو کر ذہانت کی پر عروج کرینگی اور اپنے رفیقوں کے ساتھ کامل اتحاد میں سب خوشیوں کا لطف اُٹھاوینگی۔ ویلینٹین سے اوفائٹ فرقہ پیدا ہوا جنہوں نے ایسا نام اس سانپ کی مشابہت سے رکھا ہے جو حوا کو بہکا کر دنیا میں علم کی برکتیں لایا۔ اور قابیل کے پیرو جو اس بات پر قایم ہیں کہ قابیل پہلا ناسٹک ہے بمقابلہ ہابیل کے اندھے اور بیدلیل ایمان کے اور اسی واسطے خالق دنیا جیوا نے عذاب پہونچایا اسی خیال پر تھیل کی سنگ داستان بنی ہے۔ اینٹی نومیسٹ (مخالفین قانون) مثل بنی اسماعیل کے پچھلے زمانہ میں اپنے پختہ مریدوں کو دوسرے تمام مذاہب اور قوانین سے نفرت سکھلاتے تھے۔ ایڈمایٹ فرقہ شادی کرنے کو گناہ کا نتیجہ سمجھتے تھے وہ اپنی شہوت انگیز مریدی کو فردوس کہتے تھے اور لذات نفسانی میں مسمریزم

ناسٹک لوگ ایک لامحدود الوہ وجود اختیار کرتے تھے۔ تاریکی کے ایک عمیق غار سے خود کو علیحدہ دوریوں میں منتشر کرتے تھے۔ اور جس قدر وہ اپنے مرکز سے علیحدہ ہوتے جاتے تھے۔ اسی قدر اصلی کمال میں گھٹتے جاتے تھے۔ اون کے یہاں جس سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک بڑی تثلیث تھی۔ جسکی انسانی صورتیں ہیولا خالق دنیا اور شیفع میں شامل ہوتی تھیں۔ اور نوع انسان اور دنیا کی تاریخ بیان کرتی تھیں۔ خدا کے اعلیٰ درجہ کے خروج یعنی خلاصہ الوہیت کی صفات میں شریک ہونے والی ہستیں (ہنساب) بموجب علاحتی تعداد کے اقسام میں منقسم ہیں۔ اُن کے شمول سے ذہانت کلی بنتی ہے۔

ذہانت کلی کے اخیر اور نہایت کامل خروج ناسٹک مذہب کے دو بڑے حصوں میں سے ایک کی بموجب خالق دنیا ہے۔ یہ نور اور تاریکی ضعف اور قوت کا فرق ہے۔ جو غیر معلوم باپ کی رضامندی کے بغیر اِس دنیا کو پیدا کرتا ہے اور رُوحوں کو اس میں مقید رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ابتدائی خیر کے مقابلہ میں ابتدائی شر ہے۔ وہ روحوں کو ہیولا کے ساتھ ملاتا ہے جس سے وہ بذریعہ مسیح شفاعت حاصل کرتے ہیں۔ ذہانت کلی کی ایک اعلیٰ طاقت ربانی خیال ہوشیاری اور روح ہے کیونکہ انسانیت سے مشابہ ہے کہ وہ ہیولانی زندگی سے روحانی زندگی پر پھر عروج کرے فطرت سے خود کو آزاد کرے اور اُسپر حکمران ہو اور لازوال خوبی میں پھر زندگی بسر کرے۔

ناسٹک کے دوسرے فریق کے بموجب خالق دنیا خدائے برتر کا قایم مقام اور دا ہنا ہاتھ تھا۔ جسکو مشیت ایزدی نے یہودی لوگوں پر اونکا خاص معبود جیوا مقرر کیا۔

انسان تین اقسام میں منقسم ہیں اوّل خاکی انسان جنکی پیدائیش خاک سے ہے جو ہیولا سے سخت پابند کئے گئے ہیں۔ دوم روحانی آدمی یعنی نیومیٹکوی جو خدا کے نور اولیں تک پہنچ جاتے ہیں۔ سوم سائی کیکوئی جو صرف خالق دنیا تک عروج کر سکتے ہیں۔ یہود جیوا کے ماتحت سائی کیکوئی ہیں۔ ترسا لوگ خاکی آدمی ہیں سچے عیسائی یا ناسٹک فرقہ کے پیر نیومیٹکوئی ہیں۔

کو جائز قرار دیتے تھے۔ اور بیاس موقوف کرنے کی وکالت کرتے تھے۔ میوزین لوگوں کے رسوم مریدی خیالی بھوتوں کی صورت پر مختلف تھیں۔ منجملہ اون کے ایک عورت کے سر پر سورج کا تاج ہوتا تھا اور بارہ ستارے ہوتے تھے۔ چاند اوسکے قدموں کے نیچے ہوتا تھا۔ یہ مصر کی آئی سس اور یونان کی سیریس تھی۔ وہ لوگ ایپوکلیپس میں اپنی مریدی کے تمام اصطلاحی لغات پاتے تھے۔ چیفلیٹ کی کتاب میں ایک ناسٹک پتھر کی تصویر کھینچی ہوئی ہے جس میں سات ستارے برابر برابر صورت کی ہیں اور ایک بڑا اوپر کو ہے۔ جس سے غالباً مراد سات سیارے اور سورج ہے علاوہ بریں اوس کے اوپر دو قطب نما ایک گنیا اور علم ساحت کی اور اشکال بھی ہیں۔ اس لئے تمام مریدی کی رسمیں اور اُن کے اصول علم ہیئت اور عجائبات قدرت میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں ؂

۱۲۱۔ ناسٹک کی اصلی روح

بہت ہی مخالف خیالات جو متعدد معبودوں ہمہ اوست وحدانیت۔ فلاطون فیثاغورس اور ہراقلیطوس کے فلسفانہ مذاہب کی بابت ہیں مع مجذوبیت اور بھوت ودیا کے جس نے یہودیوں کے قید ہونے کے بعد کبالا پیدا کیا۔ یہ تمام مذاہب ناسٹک مذہب کے بننے کا باعث ہوئے۔ اور طبیعت کی آمرانی حکومت ایسی بہت وسیع شمار تھی کہ اس سے پیشتر ایسی کبھی نہیں ہوئی تھی جو سنہ عیسوی کی پہلی صدی میں پیدا ہوئی تھی۔ نیا عقیدہ اختیار کرتے وقت غلام آزاد شدہ اور غیر آزاد شدہ غلاموں کے مجمع میں جو اون کے آس پاس تھے پورے پورے شریک ہونے کے خیال کو بھی کہ وہ جانتے تھے۔ یعنی جو لوگ کہ پست اور طبیعت کے غریب تھے۔ کلیسا کا اعتقاد ناپسند کیا جاتا تھا۔ ناسٹک مذہب کا سب سے نرالا ڈھنگ اس کے لئے خاص باعث تھا۔ جسو جہ سے عیسائی گرجاؤں کے بڑے پادریوں نے اونکو ملعون بے دین سمجھکر سخت عذاب پہونچایا۔ بلاشک اُس کے عقلی دلائل کی کشمکش اس کے برابر ہی تھی۔ یہ اون ہی خاص دلائل میں سے ہے کہ اس میں

زبردست لوگ کہلاتے ہیں لیکن اصلی کتاب کے معنے ہیں مذہب قدیم کے مضبوط پابند لوگ مراد ہیں۔ یہ لوگ جنگجو نہ تھے۔ جیسا کہ سمجھا گیا ہے۔ بلکہ وہ صلح کی خواہش کرنے میں اوّل تھے۔ (..... ۸ ۔ ۔ ۱۳) کیونکہ وہ مذہبی فرقہ تھا۔ کوئی فوجی جماعت نہیں تھا۔

۱۲۴۔ اون کے عقاید اور دستور

ایسین لوگوں کی شہرت خلیق ہونے اور نیک زندگی بسر کرنے میں تھی وہ شہروں سے دور گاؤں میں رہتے تھے۔ کاشتکاری کرتے تھے۔ کوئی غلام نہیں رکھتے تھے اور تمام اونکا اسباب مشترک ہوتا تھا۔ وہ مجرد رہنے کا عہد نہیں کرتے تھے۔ لیکن اکثر عورت کی بیوفائی اور تلون مزاجی سے خوف کھا کر شادی کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔ وہ علم طبیعات کو ترقی دیدیتے تھے اور خاصکر علم الادویہ کو۔ کوئی اونکی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جبتک کہ وہ درجہ بدرجہ آزمایشوں میں نہ گذر لیتا جو کئی سال تک رہتی تھیں۔ اور اونکے خفیہ انجمنوں میں شمار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں یہود کی امامت کے مخالف سمجھے جاتے تھے جب کہ یہود کی امامت کا بڑا زور اور اُس کے ساتھ کسی طرح کی مخالفت کرنے میں بڑا خطرہ تھا۔ لیکن ایسین کے اصول عبرانی مذہب کے ضرور برخلاف تھے اور اُس عذاب سے بچنے کے لئے جس کے وہ دوسری صورت میں مستوجب ہوتے اوّل اوّل اُنہوں نے ایک نام اختیار کر لیا جو اشتباہ کا دفعیہ سمجھا گیا تھا وہ نام ایسین تھا جو ایس دبیتے سینہ بند سے مشتق ہے۔ جسکو یہود کے دو بڑے عالم، امام اعظم پہنتے تھے علاوہ ازین یہ لوگ اپنے خفیہ فرقہ میں مریدوں کو داخل کرنے میں زیادہ احتیاط کرتے تھے۔ یہ فرقہ چار درجوں پر منقسم تھا۔ اور مریدی کی کارروائی کا اس طرح انتظام کیا گیا تھا کہ تیسرے درجہ میں داخل ہونے کے بعد بھی مرید کو بڑے بھید کی خبر نہیں پڑتی تھی اگر وہ نہایت اندرونی مقدس مکان میں داخل کرنے کے لایق نہیں سمجھا جاتا تھا تو وہ اس کی اصلی نوعیت سے بالکل بے خبر رہتا تھا اور اُس کے اندر صرف انتہائی درجہ دیکھ لیتا تھا جو درجہ سب سے اعلےٰ تھا لیکن اصول کے اعتبار سے وہ کسی طرح مفید نہ ہوتا تھا۔

قانون موسےٰ کے لحاظ سے فریسی لوگ شاید دم دخدا ترس) تھے اور سب سے ٹین ایسین اور سدوسی ضد نقیض تھے پہلوں کے بعد میں تین فرقے ہو گئے - تالمودسٹ رینبینیٹ اور کبالیسٹ (۱۱۰ - فرقہ نئے پارسا) لیکن وہ لوگ جن میں مشرقی جز غالب تھا بہت سے ایسین اور تھراپیوٹی تھے - یہ دو فرقے اکثر گڈ بڈ کر دئے جاتے ہیں - یہ بات مانی گئی ہے کہ موخر الذکر اصلی فرقہ میں ملتے ورجہ پر ہیں لیکن وہ بالکل علیحدہ تھے اور ان کی کوئی چیز سوائے اخلاقی اصول کے مشترک نہ تھی - ان کے رسم و رواج بھی خالی مشرقی طور کے نہ تھے لیکن مدرسہ اسکندریہ کے ذریعہ سے وہ مغربی روایتوں میں شامل ہو گئے تھے - اور فیثا غورس کی تعلیم میں ایسین لوگ زردشت کے اصول سے زیادہ قریب ہیں جنہوں نے مان رکھا تھا کہ روح جہاں تک ممکن ہو جسمانی تعلقات سے آزاد ہو سکتی ہے - وہ روزے رکھنے اور دبلا ہونا گوارا کرتے تھے - تھراپیوٹی جو مصر میں رہتے تھے انہوں نے مشرق کے اصولوں کا یونان کی قدیم روایتوں سے میل ملانا شروع کر دیا - اسی واسطے فیلو کی تصویر جس نے ان کے ساتھ بہت ہمدردی کی تھی ان کے جلسہ میں سے ہمارے پاس رہ گئی ہے اس میں مشرقی اور فیثا غورس کے خیالات بکثرت ہیں - مگر اس میں شک ہے کہ آیا یہ کتاب فی الواقع فیلو نے لکھی تھی -

اکثر ایسا خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک عیسائی زاہد کی کتاب ہے - کیونکہ وہ گوشہ نشین زہد پر بطور قصیدہ کے ہے - بعض مصنفوں نے ایسین فرقہ کو افیشین امامت سے استخراج کرنے کی کوشش کی ہے اور انکس آف تھریس (کیوریٹ آف کریٹ) افیشین مجتہدوں میں کچھ مشابہت کا پتہ لگایا ہے - ایک قدیم مروجہ عام اصول کا وجود جو مثل فلسفہ ایٹلانٹس کے نیستاً نسیاً ہو گیا تھا - یہ شبہ ہوا کہ یونانی ایک زبردست شاخ سمجھے جاتے ہیں لیکن یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے کہ ایسین نے اپنے علم فقہ میں یونان سے بہت کم لیا تھا - درحالیکہ تھراپیوٹوں نے بہت کچھ لیا تھا - ایسین گمان غالب کے ساتھ ایسڈین سے نکلے ہیں -

(۰۰۰۰ ب - ۴۲) جنہوں نے ایکس کی دغا بازی کی وجہ سے اپنا تعلق گریا سے چھوڑ دیا -

(۰۰۰۰۰۰ ب ۰ ۱۳ - ۱۶) انگریزی منسوخ غیر معتبر کتابوں میں اسیڈین بنی اسرائیل کے

تیسری کتاب

عیسائی نو مریدیان

۱۲۶۔ ہورس عیسائی مذہب قبول کرنے والے کی داستان

مصری ہورس کا قصہ مسلسل حالات سے اسقدر طویل ہے کہ یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا اسکندریہ میں وہ مسیح کی داستان میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ داستان سربستہ بھیدوں اور مریدیوں کے ناموں سے درست کیگئی ہے۔ جس کے نشانات مسیح کے تمام ملفوظات لکھنے والوں میں پائے جاتے ہیں لیکن زیادہ تر سینٹ پال میں اور جیسا کہ بعض خیال کرتے ہیں۔ عیسائی مریدی کی ہو نیٹیں ولیکٹ کے باب ۱۴ میں مذکور ہیں۔ اور بموجب بعض کے میتھو کے باب ۲۵ میں) اون سربستہ بھیدوں کا جو کہ منتخب یا مرید کو بتلائے جاتے تھے پورا پورا بیان ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ ایسی سلسلہ وار زبان میں بتلائے گئے ہیں جیسے کہ کیمیاگر فرقہ کی ہے لیکن پہاڑ پر تبدیلی صورت کا قصہ اس امر کا غیر مکمل بیان ہے کہ انجمن کا کسی قدر فراخدلی پر قیام ہوا تھا جسقدر زیادہ اس انجمن کو نیرتھس کی حریصانہ تدابیر سے وسعت ہوئی۔ اسی قدر زیادہ مریدوں کی رسمیں بڑھتی رہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ گرجا میں بھی پوشیدہ تلقین پیدا ہوگئی۔ سیرنتھس جسکا ابھی ذکر ہوا مدرسہ ہجو کے طور پر میرنتھس بھی کہلاتا ہے یعنی رسمی و اصل ناسٹک مذہب تھا۔ سینٹ جان اوس سے دل میں ایسی نفرت کرتا تھا۔ کہ ایک موقع پر ایفیسس کے حمام میں اوس نے اوس کے ساتھ نہانا نہ چاہا اس خوف سے کہ چھت کے اوپر گنبد ٹوٹکر گرجا دیگا۔ ابتدائی گرجا کو یہ یقین تھا کہ سینٹ جان کی انجیل

کر کے کہا جاتے تھے اس رسم سے اُن کے ذمہ عام خاموشی کی پابندی ہو جاتی تھی۔ نو مرید
تین فریق میں منقسم تھے۔ سامعین۔ طالبانِ دین۔ اور مومنین۔

سامعین ایک قسم کے امیدوار ہوتے تھے اور عیسائی مسائل سکھلانے کے لئے تیار کئے
جاتے تھے۔ طالبانِ دین سے ایک حصہ ان تعلیمی مسائل کا چھپایا جاتا تھا۔ جو مقررہ طہارت
کے بعد بپتسمہ پاتے تھے یا۔ یا نئی پیدائش میں شامل کئے جاتے تھے تب وہ اس دین کے
خادم ہو جاتے تھے اور گرجاؤں میں داخل کئے جاتے تھے اور وہ ایک دوسرے کو
صلیب کے نشان سے پہچان لیتے تھے۔

تمام مریدوں میں باقاعدہ ناچ ہوتے تھے اور مثلاً یہ فقرہ (از حلقہ انجمن بیرون
آمدن) جو ایلیس ارشاید سن بلیغ کی تصنیف میں پیش آتا ہے سنہ ۱۸۱۵ء میں اسی کے معنی
سربستہ بھیدوں کو آشکارا کرنا قرار پایا ہے۔

۱۲۹ - عیسائی اشارات بت پرستی کے اشارات سے لئے گئے ہیں

بت پرستی کے بہت سے نقوش اور اشارے عیسائی مذہب میں آگئے ہیں۔
درخت۔ انگور اور تمام علامتیں شجرہ ہیں اس کے پھل کو تبدیل کرنے کی کارروائی
یہ تمام باتیں جو بت پرستوں کے یہاں بیکس کی رسومات سے متعلق ہیں۔ انکو اول اول
عیسائیوں نے ایمان کے انگورستان کی نعمتوں سے مشابہ کرلیا ہے۔ سیرس کے غلہ کی
بال اور روٹی کے نشان کی جگہ پر تھی جو مسیح نے اپنے حواریوں میں تقسیم کی تھی۔
کھجور اور تاج جو دنیاوی فتوحات کو ظاہر کرتے تھے۔ عیسائیوں میں روحانی فتوحات
کو ظاہر کرتی تھیں۔ فاختاؤں کے بازو فرشتوں اور کروبیوں کو دئے جاتے تھے
زہرہ کی فاختہ روح القدس ہو جاتی تھی ڈائنا[1] کا بارہ سنگا یعنی عیسائی روح جو آبحیات کے

---

[1] عطارد اور لطونہ کی بیٹی وہ کنواری معبودہ ہے جس کا شکار پارسائی اور نکاح پر تصرف
ہے تصویر میں یہ ایک ہاتھ سے بارہ سنگے کے سینگ پکڑے ہے اور دوسرے میں
تاج ہے۔ مترجم

سرنتھس کے خلاف لکھی گئی ہے۔ جس نے اپنا بدلہ لینے کے لئے اپوکلپس (انجیل کے آخر باب) کو سینٹ جان سے منسوب کر دیا۔

۱۲۷۔ عیسائی مذہب کے سربستہ راز

بزرگان دین کی تحریروں میں پوشیدہ ناموں اور اون کے تمیز کرنے کا بیان اکثر آتا ہے۔ سینٹ آگسٹن نے اس امر کی دلیل بتائی ہے کہ نئے معتقدوں نے خفیہ تلقین کیوں اختیار کی اوّل تو اسوجہ سے کہ وہ سربستہ اسرار جو انسانی فہم میں نہ آسکیں گے۔ اونکی سادہ رسومات کا جنٹلمین (یعنی غیر یہود فرقے) مسخر نہ کریں نیز وہ لوگ جو پورے مرید نہیں ہیں۔ دوم ان رسومات کی بڑی توقیر قایم رہے۔ تیسرے یہ کہ طالبان دین عیسوی کے مقدس شوق کو اونکا کامل علم حاصل کرنے کے لئے تحریک ہو۔

۱۲۸۔ مذہب عیسوی کی رسوم بت پرستی سے مشابہت

کم از کم بیس مختلف اوتار مشرق و مغرب میں مشہور تھے۔ ہر ایک کے لئے ایک ایک تاریخ مخصوص تھی۔ جس طرح عیسائی مسیحا کی تاریخ میں تمام تفصیل سے اسی طرح اون میں بھی تھی۔ اور یہ سب اوتار بہ لحاظ سن مسیح سے پیشتر سمجھے گئے تھے جو معجزات مسیح سے منسوب ہیں وہ اون مندروں میں جو اوس تاریخ سے بہت ہی پرانے تھے جو مسیح کی پیدایش کے لئے نامزد ہے کندہ ہو چکے تھے تمام قدیم بھیدوں میں ہم سورج کی موت کا اظہار دیکھ چکے ہیں۔ بموجب بعض مصنفوں کے اسکا رسم ابتدائی عیسائی بھیدوں میں نقل کی گئی تھی جسکی علامت یہ تھی کہ ایک بچہ قتل کیا جاتا تھا۔ جس سے درحقیقت اونکی مراد میں مسیح کی وفات مراد تھی۔ ہم یہاں یہ بات ظاہر کر سکتے ہیں کہ قدیم مذہب کے مقلدین کا کتنا پرانا دستور ہے کہ نئے مذہب کو قبول کرنے والوں کے واسطے خطرناک دستور کو مقرر کر دیتے تھے۔

ترتولین بھی بیان کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب میں شامل ہونے پر امیدوار کے سامنے ایک لڑکا بٹھلایا جاتا تھا۔ جو آٹے میں آلودہ ہوتا تھا۔ جس کے وہ خنجر چبھوتا تھا۔ یہانتک کہ مرجاتا تھا جسپر تمام حاضرین بڑی حرص سے اوس کا خون چاٹتے تھے۔ لاش کے ٹکڑے

سینکٹا سینکٹس فورس کینس

مومنین جو تنہا چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ رسول کا کلمہ جس سے یہ بات دیکھی جاتی تھی۔ کہ تمام حاضرین کو پورے طور سے باہم شامل کیا جاتا ہے اور تمام فروعتے یا حصے دار گفتگو موقوف کی جاتی ہے۔

۱۳۱۔ باعتبار علم ہیئت عیسوی مذہب کے معنے

اس کے بعد اصلی بھید کھولے جاتے تھے۔ اور عیسائی مذہب کے معنے باعتبار علم ہیئت پرانے بھیدوں کے مطابق صاف طور سے سمجھائے جاتے تھے۔ اس کتاب کی کم وسعت کی وجہ سے اونکی پوری تفصیل نہیں کیجا سکتی۔ لیکن جو کچھ آگے بیان ہوتا ہے اوس سے ابتدائی عیسائیت کے خفیہ اصول کی نوعیت کافی طور سے سمجھ میں آجاوگیا اس طرح اون کے لئے ایشیا کے سات گرجا مارچ سے لیکر ستمبر تک سات مہینے تھے جس میں اوّل و آخر مہینے بھی شامل ہیں جیسا کہ اونکے نام سے ثابت ہوتا ہے۔ مسیح سورج کو ظاہر کرتا تھا۔ اوس کا پہلا معجزہ ہے پانی کو شراب بنانا اور یہ بات سورج ہر سال کرتا ہے۔

اوس کی تکلیف حقیقت میں انگوروں کا عرق ہے جو شراب کے بھبکے میں ڈالا جاتا ہے اوس کا دوزخ میں نزول جاڑہ کے موسم کا سورج اوس کی کھوپری کا مصلوب کیا جانا اوسکی کچی ہوئی شعاعیں ہیں۔ جب موسم خریف میں خط استوا پر سے گذرتا ہے اور مصر میں مصلوب ہونا اوسکا خط استوا پر سے موسم بہار میں گذرتا ہے۔ جان دی بیپٹسٹ کا مارے جانے کی بابت اونکو بتلایا گیا تھا کہ یہ جان جینس (جوزا) ایکوا ریس (برج آبی) ہے اور ۲۹ راگست کو افق کے خط سے اسکا سر کٹ جاتا ہے اسی وجہ سے اُسکی عید اوس روز ہوتی ہے۔ وہ ورجن میری (باکرہ مریم) کو ورگو (برج سنبلہ) جانتے تھے۔ یہ سیریس ہے جو آدم یا انسان کو فصل کی پیداوار حوالہ کرتی ہے وہ باکرہ جسکی یوسف سے شادی ہوئی۔ علم ہیئت کی رو سے بوٹس دیشالی مجمع الکواکب[1] ہے یہ مجموعہ اوس کے ساتھ ہمیشہ طلوع

---

[1] ٹلیمیڈ کی فہرست کے بموجب اس مجموعہ میں ۲۳ یا ۵۲ ستارے ہیں۔ مترجم

لئے تڑپتی ہے جو نوکا مورخ شہ کے بعد کی روح ہے دیومالا کے ققنس سی مرغ اور عنقا کو عیسائیوں نے سمجھا تھا کہ ان میں خبیث ارواحوں اور زناکاری کے ٹالنے کی ویسی ہی قوت ہے جیسے کہ جارگن ^ل^ کے سر میں سمجھی گئی ہے سینٹ پیٹر کے ساتھ جنیس کی کنجیاں کھولنے اور باندھنے میں بڑا اثر ظاہر کرتی تھیں - زمانہ قدیم کا سردار پوجاری ایک پٹکا باندھے رہتا تھا - جس میں سات کنجیاں اور سات مہر لٹکی رہتی تھیں یہ ان بھیدوں کے اشارے تھے جن پر وہ تصرف رکھتا تھا - اور چھپا ہوا تھا - صلیب (۵۳) پہلے پہل ایک اشارہ تھی یہ کھلم کھلا نہیں دکھلائی جاتی تھی اور چھٹی صدی تک مسیح کی لاش بھی اس پر ظاہر نہیں کی گئی تھی - مچھلی نجات دہندہ مسیح کی عیسائی علامت نہ تھی - صرف اتنی وجہ ہے کہ یونانی لفظ جو مچھلی کے لئے ہے اس میں یسوع مسیح کے شروع کے حروف آتے ہیں خدا کا بیٹا نجات دہندہ جیسا کہ عموماً مانا جاتا ہے - لیکن چونکہ تمام قدیم دنیا میں پانی نجات کے خیال کے ساتھ شامل تھا - آئی سس کی مچھلی کے ساتھ رفاقت بھی ایسی ہی ہے موسیٰ کے معنے ہیں پانی سے نکالا ہوا - جو شوا ان یعنی مچھلی کا سورج تھا وشنو کا پہلا اوتار بصورت مچھلی اور چالڈین لوگوں کا اوننیس (معبود) سب کے معنے ایک ہی ہیں -

۱۳۰ - بھیدوں کی انجام دہی

یہ دو حصوں میں منقسم تھے - پہلا حصہ طالبان دین کا گروہ کہلاتا تھا اس لئے کہ اس درجہ کے ممبروں کو اس میں موجود ہونے کی اجازت تھی اور اس میں وہ چیز بھی شامل تھی جو کہ نماز کے شروع سے رسول کے کلمہ تک پڑھی جاتی تھی - دوسرا حصہ مومنین کا گروہ کہلاتا تھا - جس میں قربانی کی تیاری خود قربانی اور شکریہ شامل تھا - جب یہ پچھلا حصہ شروع ہوتا تھا - تو ایک پادری طالبان دین سے باہر جانے کو کہہ دیتا تھا اور یہ اصطلاحی الفاظ جو وہ اس موقع پر استعمال کرتا تھا - اس نوجوان گرجا کی مصنوعی خاکساری اور بے تعصبی کو ظاہر کرتے تھے -

ل یہ جن قصوں میں مذکور ہے اس کی ہیبت تاک صورت ہے دیکھنے والا پتھر کا ہو جاتا ہے مترجم -

میں ایسا ہی کیا۔

۱۳۳۔ بھیدوں کی موقوفی

جبکہ مومنین کی تعداد بہت بڑھ گئی تو یا تو عیسائیوں پر عذاب ہوتا تھا یا یہ خود عذاب دینے لگے۔ اور یہ عذاب نہایت ظالمانہ اور بے رحم قسم کا تھا۔ کلیسیا نے ساتویں صدی میں چھوٹے چھوٹے احکام جاری کئے تھے۔ جنہیں دربان بھی تھے۔ جو ڈیکن (کلیسیا کے امور دنیوی کے منتظم) کی جگہ ہو گئے۔ ۲۹۰ء میں ہر شخص کو آیندہ سے عیسائیوں کی عام عبادت میں شامل ہونے کی اجازت ہو گئی۔ ان کی پہلے زمانے کی خفیہ تعلیم بالکل موقوف ہو گئی اور جو کچھ خالص علم دنیا اور علم نجوم تھا۔ وہ معبودوں اور پارساؤں کا منصوبہ بن گیا۔

ان بھیدوں میں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ سوائے اس دستور کے کہ ماس (روزمرہ کلیسیا کی عبادت) کے قاعدے چپ چاپ پڑھے جاتے تھے۔ تاہم یونانیوں کے گرجا میں پادری عبادت ربانی کو پردہ کی آڑ میں انجام دیتا تھا۔ یہ پردہ مہمانوں کے بند ہونے پر ہٹا دیا جاتا تھا۔

لیکن چونکہ اس وقت میں پوجاری لوگ سربسجود ہوتے تھے۔ تو یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ مقدس سیکریمنٹ[1] (عشائے ربانی) کو نہیں دیکھ سکتے۔

ایپوکیلیس

۱۳۴۔ ایپوکیلیس

یہ کتاب جو اس وقت تک مقبول خاطر ہوئی ہے۔ خالص عیسائی تصنیف ہے۔ بلکہ اس وقت لائق نکتہ چینوں نے بھی اس کے خاص مضمون کو مانا ہے اور تمام ...

---

[1] اسکولارڈس سپر بھی کہتے ہیں۔

اور غروب ہوتا ہے۔ ان تشبیہات کا طوالت کے ساتھ بھی بیان ہو سکتا ہے لیکن موجودہ مقصد
کے لیئے اتنا کہنا بھی کافی ہے ؁

۱۳۲۔ پرامیتھیس باندھا گیا۔

مسیح کی داستان سنہ عیسوی سے ۵۰۰ برس پیشتر ایسکائیلس کے غمناک سانحہ
موسومہ پرامیتھیس باندھا گیا۔ ظہور پا چکی تھی۔ اسی وجہ سے ایتھنز والوں کی مسیح پر ایمان لانے
سے بے رغبتی ہے۔ جنکو یہ سانحہ خوب معلوم ہے کہ وہ نہایت حیرت انگیز زمینی اور نجومی
تجربات میں مصلوب ہوا۔ مگر جن میں سے کسی نے سوائے اون کے جن کے روبرو دنیا
میں نیا پیش ہوا تھا۔ کبھی کچھ نہیں سنا وہ کچھ نہیں کہتے۔

پرومیتھیس نام توجہ کرنے کے قابل ہے۔ یہ لفظ مرکب ہے پرو ما تھیس سے جو برما
تھیس کی متغیر صورت ہے۔ تامل زبان میں جو سنسکرت سے نکلی ہے برما پرہما بولا
جاتا ہے۔ ہندی ؟ کو اُ سے بدل دیتے ہیں۔ کیونکہ نیوم یعنے نو کا مادہ نودم ہے پڑاکا
پیڑ وغیرہ۔ اس کے برخلاف ب کی تبدیلی پ میں۔ جہو مٹ میں پائی جاتی ہے جو پیا اور
ہو مست (محمد) سے ہے۔ اصل مدعا پرومیتھس کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ اور
مسیح پہاڑی پر ہلاک ہوئے۔ نوع انسان کے بچانے کے لئے دونوں نے ایک دوسرے
وجود کے قانون کو تسلیم کیا۔ دونو کے سینہ سے پہلو چھدے ہوئے تھے۔ پرامیتھیس
کے گرگس سے اور مسیح کا برچھے سے۔ اوّل الذکر کا چٹان پر۔ آخرالذکر کا صلیب پر۔
موت کے وقت بھی دونو کفارہ دینے والے مقتول ایک ہی سے خیالات زبان سے
نکالتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انجیل نے یہ الفاظ مسیح سے پانسو برس پیشتر پرامیتھیس
کی زبان سے کہلوائے۔ جس حقیقت نے اس مطابقت کو زور دیا وہ یہ ہے کہ پرامیتھس کا
ایک دوست ہے جسکا نام اوشینس ہے جو پرانے علم دیومالا میں پائسریس بھی کہلاتا ہے
دابتدی۔ ؟ پیشتر لیکن اسکائی لس کے دردناک سانحہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ اوشنیس نے ایسے
وقت میں اپنے دوست سے انکار کردیا۔ جبکہ خدا کے غصہ نے اوس کو انسانوں کے گناہوں
کے بدلہ میں مقتول کیا۔ سینٹ پیٹر نے بھی جو کہ سمندر یا بحیرہ کے قریب رہتا تھا۔ ایسی حالتوں

• دباوا آدم) کی مشہور علامت ہے اور دو جنگلی جانور ہیں جو علیحدہ علیحدہ سمندر اور خشکی سے آتے ہیں۔ ایسی مہیب شکلیں ارجیبر دیونان کی رسوم قربانی) کتے کی شکل بھوتوں سے مشابہ ہیں۔ اور اصل سور ما دیوتاؤں کی متعدد الاشکال مورتوں سے جو عام طور سے سمندر کی اولاد خیال کیا جاتا تھا۔ اِن مہیب بھوتوں سے سلامت ملکر نبی کے ساتھہ ملائک صفت ترجمان ہر وقت ساتھ رہے وہ ایک عورت کے حضور میں پہونچایا گیا۔ جو آئی سس کے موافق سمندر سے نکلی اور امیدوار ایپولیس کی آنکھوں کے سامنے اپنی صورت دکھلائی۔ یہ مؤنث معبودہ سمندری وحشی حیوانات کے سہارے سے بہت سے پانیوں کی سطح پر تیرتی معلوم ہوتی کہتے ہیں کہ وہ کھولی ہوئی اور باقاعدہ زنڈی تھی۔ جیسے کہ بڑی مان دعوا ، ترقی نسل کے لئے مونث اصول گردانی گئی تھی اور چونکہ وہ اکثر ایسی حرامکاری سے جو مذہبی قاعدہ میں تبدیل کرلی گئی ہے خوش ہوتی تھی اور جو بچہ مریدوں کو تیار شدہ شراب ایک مقدس صراحی میں سے پلوائی جاتی تھی۔ اسی طرح سے اس قحبہ کی اس طرح تصویر کھینچی گئی ہے کہ وہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنے زنا کے سنہری پیالہ سے مدہوش کرتی ہے۔ اوس کی پیشانی پر وہی تام مسٹری کندہ ہے قائم مقام ترجمان اوسکی خاصیت کی تشریح کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سمندر زا باوا آدم سے تین حالتیں منسوب تھیں وہ زندہ ہوتا تھا۔ مرتا تھا اور پھر پیدا ہوتا تھا۔ اور حالت کی یہہ تبدیلیاں بھیدوں میں ٹھیک طور سے ظاہر کی جاتی تھیں۔ سمندر زا وحشی حیوان کے لئے بھی یہ تین حالتیں اسی طرح منسوب کی جاتی تھیں۔ وہ زندہ ہوتا ہے مرتا ہے اور پھر زندہ ہوتا ہے مرکروہ زبردست سمندر پر پڑا تیرتا رہتا ہے۔ بعینہٖ جیسے ہورس یا او سیرس شیو یا وشنو۔ جب وہ پھر زندہ ہوتا ہے تو پانی میں سے نکل آتا ہے اور خواہ زندہ ہو یا مردہ اُس کے سات سر اور دس سینگ ہوتے ہیں۔ یہ وہ اعداد ہیں جنکا پہلا نمونہ بھیدوں (۱۰ ۔ وغیرہ) میں موجود ہے اور چونکہ باوا آدم کے پوجاریوں کا خاص نشان ہوتا تھا۔ اور اُس کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ اسی طرح بحری جانور کے پوجاری بھی برابر ہی کا نشان رکھتے تھے اور اسی طرح انکا نام بھی اُسی کے لقب پر رکھا جاتا ہے۔ آخر کار پہلا یا

اوسکا ایک بڑا حصہ خالص یہود کی تصنیف ہے - درحقیقت جیسے کہ یہودی اپوکیلپس (انجیل کا اخیر باب) بیت المقدس کی تباہی کے بعد سنہ ۷۰ء میں عیسائی لباس میں تبدیل کیا گیا - اوّل کے تین باب بلاشک عیسائی ہیں - لیکن چوتھے باب سے یہ کتاب پھر شروع ہوتی ہے اور اوس سے لیکر اخیر تک باستثنائے چند مختصر مضامین کے جو مداخلت بیجا ہے بالکل خالص یہودی ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ مغربی یہودی اور فلسفی اصول خلط ملط تھے - کتاب کی ضخامت میں بت پرستوں کے بھیدوں کا بیان ہے جنکو عیسائی مذہب اختیار کرنیوالا عیسائی اشارات کے بھیدوں میں تبدیل کرتا ہے موخرالذکر سے اسکا وہ تعلق ہے جو گولڈن آس آف اپولیس کو کہ چھٹی کتاب در حقیقت بت پرستوں کے بھیدوں سے ہے جس میں سے یہ گورکھ دھندا لیا گیا ہو عورت سورج سے ملبوس چاند پر کھڑی ہے اور نیچے گربا کے مشابہ مصری آئی سس ہے - عورت اور اوس کی اولاد پر جو غرق شدہ سانپ نے حملہ کیا - جو اسوجہ سے ناکام رہا کہ زمین پانی کو جذب کر گئی یہ بالکل مشابہ ہے اوس حملہ سے جو طوفانی سانپ ٹائیفن نے اوسیرس یا ایلڈونیا ہورس پر کیا تھا جو اسی طرح اوس بھوت کی ہلاکت سے ناکام رہا - بھوت کا گرجا جسکا نام شہری دراز ہے بلاشک بت پرستوں کے بھید کی طرف حوالہ دیتا ہے جو پانی میں تیر کر یا خوفناک جانور پر سوار ہوکر اور اخیر میں دوزخ کی جھیل میں غوطہ لگا جاتا ہے بعینہ وہی صورت ظاہر کرتا ہے جو بت پرستی کے بڑی مان جو سمندر پر کشتی میں جاتی ہے - شیر پر سوار ہے چند بھیدوں کے ساتھ اوسکی تواضع تکریم ہوتی ہے اور اوسکی انجام دہی کے وقت ایک مقدس جھیل کے پانی میں غوطہ لگا جاتی ہے - جسکا نام جھیل ہدیس ہے - سینٹ پال خود مرید بننے کے لئے ایک امیدوار کی صورت بناتا ہے چنانچہ وہ بت جو اوس کے دل کی آنکھیں دکھلائی دیئے - ان بھیدوں کی نمایشوں سے بالکل مشابہ ہیں اس نبی نے اوّل آسمان کے عظیم الشان مندر میں ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھا اور اوس کے اندر داخل ہونے کے لئے اوس شخص نے اوسکو بلایا جو ترجمان کا کام دیتا تھا - یہاں اوس نے مقدس کتاب کے مہر توڑنے کو دیکھا - اور فوراً اوس کے اوپر ہیبت ناک بھوتوں کی فوج نے حملہ کیا - منجملہ ان کے بڑے بڑے مشہور میں ایک عظیم الجثہ سانپ ہے جو گریٹ فادر

فرقہ اسمٰعیلیہ

اور وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اوس کا ہاتھ ہر شخص کے خلاف ہوگا۔ اور ہر شخص کا ہاتھ اوس کے خلاف ہوگا۔ (جینس باب ۱۶ - آیت ۱۲)

باب اوّل

عقل کا خفیہ موقع یا للح

۱۳۶ - مہدی کی داستان

اہل عرب ایران کے مالک ہو گئے تھے۔ لیکن وہ ملک بخوشی غیر ملک کی حکومت کا متحمل نہیں ہوا تھا۔ اوس تفرقہ میں جس نے محمدؐ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے آپس میں اتفاقی پیدا کردی تھی۔ ایرانی علیؓ کے جانب دار ہو گئے۔

علیؑ محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ کے شوہر اور محمدؐ کے جانشین تھے۔ پھر آٹھویں صدی کے آخر میں محمدیوں کے دو بڑے فرقے (شیعہ اور سنی) بہت سے فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

لیکن وہ سب ایک اعتقاد میں شریک تھے۔ یعنی مسیح کے آنے پر یا اوس کو

درناک حصہ ان مقدس بھیدوں کا ختم ہو جاتا ہے - اور اخیر یا مسرت بخش حصہ جلد آنے والا ہے - جب نبی خدا کے دشمنوں کو سیال آگ کی خوفناک جھیل یا طغیانی میں ڈوبا ہوا دیکھ چکا (۶۴) جو کہ مصری بھیدوں کی دوزخی جھیل یا طوفان سے مشابہ ہے بعد میں اُنکو ایک شاندار روشن فلک میں لے جاتے ہیں جو ظاہرا اوس فردوس کی خاص خوبیوں سے آراستہ ہے - جو پُرانے امیدواروں کا اخیر مقصد تھا - درحالیکہ باریابی کے مقصد سے پھاٹک سے باہر بیدینوں کا تمام گروہ جادوگر - رنڈی باز - قاتل اور بت پرست رہتے ہیں - اور نیز جو لوگ جھوٹ کو پسند کرتے ہیں - فراشن فرقہ کے تجربہ کار بزدل مرید سے سب سے پہلے یہ کہتے ہیں - بعض حال کے غور کرنے والوں کے نزدیک ایپوکیلیس کے نہ تو معنے ہیں اور نہ وقعت -

۱۳۵ - بت پرست دھوکہ باز -

مذہب عیسوی کے پھیلنے سے اوس کے بہت سے مخالف بھی علانیہ یا پوشیدہ ہوگئے مگر موخر الذکر نے بہت سی صورتوں میں یہ چاہا کہ بت پرستی کی اصلاح ہو جاوے اور یہ نہیں کہ موقوف ہو جاوے اگرچہ عیسائیت کی تردید کرکے اونہوں نے ایک قسم کی عیسائیت آمیز بت پرستی قایم کرنے کی کوشش کی - ہوشیار دھوکہ بازوں نے اون دنوں میں لوگوں کی سریع الاعتقادی سے بڑا نفع حاصل کیا اور بے شمار فرقے پیدا ہوگئے ایسے فرقوں کے دو کامیاب رہنما ایپولونیس آف ٹیانا اور الیکزینڈر آف ایبونوٹیکس تھے - اُن کے اصول رسوم اور رنڈی بازی کے دہوکے فیثا غورس کی مذہبی اور فلسفی طبابت پر مبنی تھے - اُنکا بھی ایک زمانہ تھا جو متواتر زندہ کیا جانے کے لئے گذر گیا -

ہر سابق نبی کے بعد سات مجتہد ہوتے آئے ہیں۔ اسی طرح سے محمدؐ کے بعد بھی سات مجتہد ہونگے۔ ان مجتہدوں میں سے پہلا میں ہوں۔ مجتہد کا فرض منصبی یہ ہے کہ مریدوں کو سمجھا دے کہ ہر مذہب کے دو معنے ہوا کرتے ہیں۔ ایک ظاہری معنے جو عامیوں کے لئے مقصود ہوتے ہیں۔ دوسرے مخفی معنے۔ اور یہی سچے معنے ہوتے ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مذہبوں کا مقصد ایک ہے۔

۱۳۸۔ قرمتی فرقہ کی اصل

محمد بن حسین المعروف زیدان ایک دولتمند وطن دوست ایرانی عبداللہ کی تدبیر پر ایسا فریفتہ ہوا کہ اوس نے اوسکو بیس لاکھ اشرفیاں نذر گذرانیں۔ لیکن سوسیانہ کے حاکم سے عذاب پاکر عبداللہ شام کو بھاگ گیا۔ جہانکہ اوس کے ایک واعظ نے ۸۸۷ء کے قریب کسی ہمدان کے باشندہ کو جو قرمت کے نام سے مشہور ہے مرید کیا۔ جس نے مشہور فرقہ قرمتی بنایا جسکی طاقت نے بہت جلد دو صدیوں میں فروغ پایا۔ جس کی ہیبت سے خلفا بھی خوف کھاتے تھے۔

۱۳۹۔ خاندان فاطمی کی اصل

عبداللہ کی وفات کے بعد امامت پر اوس کا ایک بیٹا سعید بن حسین بن عبداللہ جانشین ہوا جس نے بیان کیا کہ موعود فاطمی مسیحا یعنی مہدی میں ہوں اور جب اوس کو یہ اطلاع ملی کہ بے شمار اہل فرقہ بڑے شوق سے افریقہ میں اوس کی آمد کے منتظر ہیں تو وہ عبیداللہ مہدی نام رکھکر افریقہ میں پہونچا اور اغلبی خاندان کو جو طرابلس اور ٹیونس میں حکمران تھا پامال کر دیا اور ۹۰۹ء میں مشہور خاندان فاطمی کا بانی ہوا۔ اوس کے پڑپوتے معز دین اللہ نے خلفائے بغداد کو مصر سے نکالدیا اور قاہرہ کی بنیاد ڈالی جسکو اوس نے اپنا پایۂ تخت بنا دیا۔

۱۴۰۔ قاہرہ کا لاج

یہاں اوس نے قاہرہ کے لاج کی بنیاد ڈالی۔ جسکو زیادہ صحت سے یونیورسٹی کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اوس میں بہت سی کتب اور سائنس کے آلات تھے۔ علانیہ منشا تو نہیں

اونکی بولی میں مہدی یا رہنما کہو -

ایک فضول فرقہ غولات نے ایک اصول جاری کیا تھا۔ جسکو اور فرقوں نے مان لیا تھا - کہ آخری پیدا ہونے والا امام یا اعلیٰ درجہ کا دینی حاکم اسماعیل ہوا ہے اور علیؓ کو پہلا امام سمجھا - جن لوگوں کا ایسا خیال تھا اسماعیلی کہلاتے تھے - درحالیکہ دوسرے فرقہ والے کہتے تھے کہ عسکریؒ بارہواں امام آخری پیدا ہونے والا امام ہے - یہ کہ وہ حیلا میں ایک غار میں غائب ہوگیا ہے - جو دریائے فرات کے کنارے پر ہے وہاں وہ اختتام دنیا تک غائب رہے گا - اور پھر مہدی کی صورت میں ظاہر ہوگا - اسی اعتقاد پر ایک بہادر جانباز نے ایران کو آزادی دلانے کی تدبیر نکال لی اور خود باختیار امام ہوگیا - اور اسی اعتقاد پر آج کل کے مہدی کے اختیار کی بنیاد تھے -

۱۳۷ - عبداللہ پہلا مجتہد

اس جانباز کا نام جس کا ابھی ذکر ہوا عبداللہ تھا - یہ ماموں کا بیٹا اور مشہور خلیفہ ہارون الرشید کا پوتا تھا - اسماعیلی ایران میں بے شمار تھے - وہ اون سے ہم کلام ہوکر کہا کرتا تھا کہ اسماعیل فی الحقیقت اخیر امام تھا - لیکن محمد اُس کا بیٹا نبی اور ایک نئے مذہب کا بانی ہوا جس نے اسماعیل کے اصولوں کو مستحکم کیا - اور اپنے پیروان کے واسطے دنیا کی سلطنت سجا کر چھوڑ گیا - اوس نے اپنے پیروان مذہب سے کہا کہ شروع پیدایش سے چھ مذہبی زمانے ہوئے ہیں - ہر ایک زمانہ ایک نبی کے مبعوث ہونے سے پہچانا جاتا ہے - آدمؑ - نوحؑ - ابراہیمؑ - موسیٰؑ - مسیحؑ اور محمدؐ - یہ لوگ ان زمانوں کے انبیا تھے - اُن کی رسالت اِس واسطے تھی - کہ لوگوں کو مذہبی تکمیل کے اعلےٰ مدارج پر پہونچا دیں - علیؓ کی اولاد کے ساتوں امام مذہب محمدی کے چھپے ہوئے معنوں کے سات مفسر ہیں اور نہایت کامل اصول کے پیشوا جس کی کامیابی عنقریب ہے - یہ محمد بن اسماعیل کا اصول ہے اور جس طرح سے سات امام محمد کے جانشین ہوئے ہیں اسی طرح سے ہمیشہ

۱ے اس میں اسلامی خیالات کی اکثر باتیں ناواقفیت کی ہیں۔ عسکری بارہویں امام نہیں ہیں بلکہ خود امام مہدی بارہویں امام ہیں جنکو غلطی سے مسیح سمجھا گیا ہے حالانکہ اسلام مسیح کو سچا رسول خود علیحدہ سمجھتا ہے اور امام مہدی دوسری چیز ہیں۔

تخت قاتلوں کی فوج سے جو ایک ہیبت ناک سلطانی محافظوں کا دستہ ہوتا تھا۔ گھرا رہتا تھا۔ خفیہ پولس اِس نظر سے بھرتی کی گئی تھی کہ قاہرہ کی خلافت کی شہرت اور ہیبت کو دور دور پھیلا دے اور بغداد کی مکروہ سلطنت کو مہلک صدمہ پہونچائیں۔ واعظین کثرت سے پھیل گئے۔ عرب اور شام میں طرفدار ہاتھ آ گئے جنکو اِس فرقہ کے مقاصد معلوم نہ تھے لیکن جنہوں نے خوفناک حلف کے ساتھ نادونستہ فرمانبرداری کی قسم کھائی تھی۔ قاہرہ کے لاج کی شبانہ محنتیں ایک صدی تک رہیں اور اوس کے اصولوں نے جو تمام سچائی اخلاق اور انصاف سے منکر ہونے پر ختم ہوتے تھے ضرور کوئی بہت غیر معمولی بات پیدا کر دی اور انسانی ایمان پر ایسا خوفناک دھکا لگنے سے وہ عجیب باتیں بطور نتیجہ ظاہر ہوئیں جن کا صفحۂ تاریخ پر خونریز اور غیر مٹنے والے نشان باقی ہے۔

اب غور کرنا باقی ہے کہ حکیم بامراللہ دروز فرقہ کا بانی (۵۷۱) ابتدا میں قاہرہ[ف] کے لاج کا ایک رکن تھا۔

[ف] مہدی کے پیروان کو سوڈان میں موجودہ تکالیف پھر پیش آئیں لیکن اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کی تحریر (۵ جون ۱۸۹۸ء) کے بموجب اونکی حکومت کا خاتمہ قریب ہے۔

عبداللہ التعائشہ جو آپ کو مہدی کا خلیفہ بتاتا تھا۔ اب اپنا لقب سلطان سوڈان تجویز کرتا ہے۔ لیکن اوس کے پیرو اب کم ہوتے معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ اب اونکی کوئی خفیہ انجمن قایم نہیں۔ اون کی کارروائیاں اِس کتاب[عہ] کے متن میں شامل نہیں کی جا سکتیں۔

[عہ] ۱۹۰۰ء میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا اوس وقت تک ایس مہدی سوڈانی کا خاتمہ ہو چکا۔ اور اوس کی قبر بھی اڑا دی گئی۔ اور اب سوڈان مصری حکومت کے اثر میں ہے اور انگریزی افسر اوس کے نگران ہیں۔

کا تھا۔ لیکن اصلی مقصد بالکل کچھ اور ہی تھا۔ نصاب تعلیم نو درجوں پر منقسم تھا۔ پہلے درجہ میں طالب علموں کے دلوں میں شبہات پیدا کرنے اور اپنے اُستاد پر اُن کے حل کر سکنے کا اعتقاد رکھنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس غرض سے تکرار انگیز سوال اوسکو قرآن کے لفظی معنوں سے مہمل مطلب دکھلاتے تھے اور پوشیدہ اشاروں سے اُسے سمجھایا جاتا تھا۔ کہ اس پوست کے اندر ایک شیریں اور غذائیت بخش مغز چھپا ہوا ہے۔ لیکن یہ تعلیم آگے نہیں دی جاتی تھی۔ جبتک شاگرد سخت قسمیں کھا کر اپنے آپ کو جاہلوں کے پکے عقیدہ کے ساتھ اپنے استاد کی مطلق اطاعت کا پابند نہیں ہو جاتا تھا۔ دوسرے درجہ میں اماموں یا ہادیوں کو پہچاننا سمجھایا جاتا تھا جن کو خدائے تعالیٰ نے ہر قسم کے علوم کے سرچشمہ کے طور پر مقرر کیا ہے۔ تیسرے درجہ میں اوسکو ان متبرک یا پاک اماموں کی تعداد بتلائی جاتی تھی اور یہ تعداد سات کا طلسمی عدد تھا۔ چوتھے میں اوسکو اطلاع ہوتی تھی کہ خدا نے دنیا میں سات واضعان شرع بھیجے ہیں ہر ایک کے ساتھ سات عدد مددگار تھے۔ جو اصم کہلاتے تھے۔ درحالیکہ واضعان شرع کو ناطق کہا جاتا تھا۔ پانچویں میں اوسکو اطلاع ہوتی تھی کہ ان مددگاروں میں سے ہر ایک کے بارہ رسول تھے۔ چھٹا درجہ اس پختہ مرید کی آنکھوں کے سامنے جو اس درجہ تک ترقی کر چکتا تھا۔ قرآن کے مسایل پیش کرتا تھا۔ اور اوس کو یہ تعلیم دی جاتی تھی کہ تمام مذہبی اصول قاعدہ فلسفہ کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ اُس کو فلاطوں اور ارسطو کے مذاہب میں بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ ساتویں درجہ میں ہمہ اوست کا پُر اسرار مطلب شامل تھا۔ آٹھویں درجہ میں پھر اوس کے سامنے شرع محمدی کے بنیادی اصول پیش کئے جاتے تھے اور اُس کا صحیح اندازہ اُن کی ذاتی وقعت پر کیا جاتا تھا۔ آخر کار نویں درجہ میں جیسا کہ تمام پہلی باتوں کا لازمی نتیجہ ہونا چاہیے۔ اوس کو اس امر کی تعلیم دی جاتی تھی کہ کوئی چیز بھی یقین کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اور یہ کہ ہر ایک بات جایز ہے۔

۱۴۱۔ اصولوں کی ترقی

اغراض مقصودہ یہ تھیں کہ انسانی ذمہ واری اور شرف مٹائے جائیں فاطمیین کا

اوّل اوّل اوس نے کوئی اور ارادہ سوائے خلافت قاہرہ کی حکومت پڑھانے کے ظاہر نہیں کیا۔ لیکن یہ پردہ بہت جلد اُٹھ گیا۔ اس لئے کہ اوسکا غضبناک مزاج مکاری اور ریاکاری کو دقت سے تسلیم کرتا تھا۔ اوس نے وہ نو درجے جس میں قاہرہ کی لاج کے راسخ الاعتقاد مرید منقسم تھے گھٹا کر سات کردئیے اور خود سیدنا یا سیدنا کے خطاب سے سرپرست بنگیا اوسی سے اسپین زبان کا لفظ سید اور اطالین زبان کا سگنور[۵۱] ہے لفظ اسیسن حشیشم کی خرابی ہے جس کے معنے سن یا گھاس کے ہیں جس سے یہ سردار اپنے مریدوں کو مدہوش کرتا تھا۔ جب وہ کسی بے باک مہم[۵۲] میں مصروف ہوتے تھے۔

۱۴۴ ۔ اس فرقہ کے مدارج

ساتوں مدارج کا انتظام رکھنے کے لئے اُس نے اس فرقہ کی کتاب بطرز سوال وجواب لکھی۔ پہلے درجہ میں داعیین کو تاکید تھی کہ مرید کے مزاج پر اپنے فرقہ میں شامل کرنے سے پہلے توجہ سے غور کرلیں۔ دوسرے درجہ میں اوس کو ذہن نشین کیا جاتا تھا کہ اوس مرید کی نیک اعتقادی اوسکی خواہشوں اور جذبات کو للچا کر حاصل کرے۔ تیسرے میں قرآن کے مہمل معنے دکھلا کر اوس کو شبہات اور دقت میں ڈال دیوے۔ چوتھے اُس سے وفاداری اور اطاعت کی قسم بزور حاصل کی جاوے اور اوس میں اپنے اوستاد کے سامنے شبہات پیش کرنے کا بھی وعدہ ہو۔ پانچویں اوس کو یہ بتلایا جاوے کہ مذہب اور سلطنت کے نہایت مشہور آدمی خفیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چھٹے میں جو تصدیق کہلاتا تھا۔ پیر کو کُل پہلے نصاب میں اپنے مرید کے جانچنے اور اوس کے اندر

---

[۵۱] انگریزی میں لفظ سر بھی اسی قبیل سے ہے۔ مترجم

[۵۲] کم ازکم معمولی اشتقاق مذکورہ بالا ہے۔ لیکن اس میں شبہ ہے۔ کیونکہ حشیش کو صرف حسیحسن لوگ ہی استعمال نہیں کرتے بلکہ تمام مشرقی قومیں۔ غالباً یہ لفظ عربی الاصل ہے اور لفظ حس سے نکلا ہے جس کے معنے فنا کرنے اور مار لینے کے ہیں۔ یہودی بن یامین جس نے ۱۱۷۳ میں کتاب لکھی اس فرقہ کے ذکر میں کہتا ہے کہ یہ نام اثاثۂ سے مشتق ہے جسکے معنے جال بچھانے کے ہیں۔

باب دوم

حسن قاتل فرقہ

۱۴۲۔ فرقہ کی بنیاد

مصر، عرب اور شام اس پیر مرد کوہستانی بادشاہ کے ہیبت ناک افعال کے تماشہ گاہ ہو چکے تھے۔ حسن بن سباح ایک نامور زمانہ یا قاہرہ کے دارالعلوم کا واعظ تھا۔ یہ جانباز طبیعت کا شخص تھا۔ جس نے بہت ناموری پیدا کر کے قاہرہ میں بڑا اقتدار حاصل کیا تھا۔ مگر اس اقتدار سے اور لوگ حاسد ہو گئے جن لوگوں کی کامیابی اس کے جلاوطن کئے جانے سے پوری ہوئی۔

وہ ملک سے باہر نکالنے کی غرض سے ایک جہاز میں بٹھا دیا گیا تھا۔ لیکن ایک طوفان ایسا آیا جس سے سب نے سمجھا کہ غرق ہوئے لیکن حسن نے ایک با تصرف آدمی کی وضع بنا کر نعرہ مارا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے اوپر کوئی آفت نہ آویگی یکایک یہ طوفان کم ہو گیا اور ملاحوں نے چلا کر کہا بڑی کرامت ہے اور اوس کے مرید ہو گئے۔ حسن ایران میں وعظ کہتا ہوا اور مرید بناتا ہوا پھرا اور قلعہ علامت جو عراق اور دائلم کی سرحدوں پر ہے ۱۰۹۰ء میں لیکر اوس نے اپنی حکومت قایم کر لی۔

۱۴۳۔ حسن کی حکومت

کس قسم کی حکومت۔ اوس کے زمانہ کی تاریخ اوس کے نام سے بھری پڑی ہے شاہان یوروپ اوس بر اعظم کے عین وسط میں بھی اوس کی حکومت سے کانپتے تھے اوسکی زبردست فوج ہر جگہ پہونچ گئی تھی کہ فیلپ اعظم شاہ فرانس اوس سے ایسا ڈرتا تھا۔ کہ وہ بغیر باڈی گارڈ (پاسبان شاہی) کے ذرا بھی حرکت نہیں کرتا تھا۔ اور شاید راسخ العزم کوہستانی بادشاہ نے اوسکو خوف کی وجہ سے ہی چھوڑ رکھا تھا۔

اس طرح ہے کہ جب کسی سردار کو کسی بہادر آدمی کی کسی خاص خطرناک مہم کے انجام دینے کے لئے ضرورت پڑتی تھی تو وہ حکمت ذیل سے چارہ جوئی کرتا تھا۔ ایران کے ایک صوبہ میں جسکا آجکل نام سیجستان ہے۔ مولبت کی مشہور گھاٹی تھی جہاں الہ دین کا محل تھا۔ یہ کوہستانی بادشاہ کا دوسرا نام تھا۔ گھاٹی بہت بڑا پرفضا مقام تھا۔ اور ایسے پہاڑوں سے محفوظ جنکی سیدھی چوٹیاں تھیں کہ اون کے رستہ کوئی شخص گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکتا تھا اور تمام معمولی گذرگاہوں پر مضبوط قلعوں سے حفاظت تھی۔ اس گھاٹی میں نہایت مسرت بخش باغ لگائے گئے تھے۔ شامیانے شاندار اسباب سے آراستہ تھے۔ اور اون میں نوعمر نوجوان عشق انگیز اور دلفریب عورتیں چھوڑی گئی تھیں۔ کبھی خطرناک مہم کو انجام دینے کے لئے جب آقا کسی شخص کو منتخب کرتا تھا۔ تو اوسے اوّل اوّل شراب پلائی جاتی تھی اور مخمور حالت میں وہ اوس باغیچہ میں پہونچایا جاتا تھا اور وہاں اُسکو چلنے پھرنے کے لئے آزادی سے چھوڑ دیا جاتا تھا کہ جہاں اوس کا جی چاہے چلے پھرے جس وقت اوس میں اتنا ہوش آتا تھا کہ اس خوبصورت نزہت گاہ کو کافی طور سے سمجھ لے اور پریزاد عورتوں کے حسن سے لطف اُٹھا دے جو اس تمام وقت میں اوسکو محبوبانہ ناز وادا میں مصروف رکھتی تھیں۔ اوسکو یقین دلایا جاتا تھا کہ جنت فردوس یہی ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ تھک جاوے یا عشق اور شراب سے سیر ہو۔ اُسکو شراب ایکدفعہ اور پلائی جاتی تھی اور مخمور حالت میں وہ اپنے گھر واپس پہنچایا جاتا تھا۔ جب کسی خدمت کی اوس سے ضرورت ہوتی تھی تو اوسکو بادشاہ پھر بلا بھیجتا تھا اور سنا دیتا تھا کہ ہمنے تم کو فردوس کا لطف اٹھانے کی ایکدفعہ اجازت دیدی تھی۔ اگر تم ہمارا حکم بجا لاؤگے تو ہم تمکو باقی تمام عمر اونہیں خوشیوں کا عیش اوٹھانے دینگے۔ یہ سادہ لوح یقین کرلیتے کہ میرے آقا میں ان سب باتوں کے موجود کر دینے کی طاقت ہے۔ فوراً اوسی گناہ کا مرتکب ہونے کو آمادہ ہوجاتا تھا جس گناہ کی اوس سے خواہش ظاہر کی جاتی تھی۔

۱۴۷۔ حسن کی خونریز صفات

اس بے گذر آشیانہ میں اوس کے آقا کی کرگس صفت روح اپنے حریص ارادوں کے

اوسکو استقلال میں پختہ کر دینے کا حکم تھا - اخیر ساتویں میں جو استعارات کی تشریح کہلاتا تھا - اس فرقہ کی کنجی ملتی تھی *

۱۴۵ - مریدوں کی جان نثاری -

مرید دو بڑی جمعیت جان نثار اور مشتاقوں میں منقسم تھے -

پہلا فریق تکان خطرہ اور تکلیف کو حقیر جانتا تھا اور اپنی جان خوشی سے دینے کو آمادہ تھا - جب کبھی اُن کے بڑے آقا کی یہ خوشی ہوتی تھی جسکو اس امر کی یا تو ذاتی حفاظت کے لیئے یا اوسکی موت کے احکام کی تعمیل میں ضرورت ہوتی تھی -

مومنین سفید قمیص پہنے اور سرخ پٹکا باندھے ہوئے جو کہ بے گناہی اور خونریزی کے رنگ تھے ، سفارت کے کاموں پر چلے جاتے تھے اور دور دراز فاصلہ یا خطرہ سے کبھی باز نہیں رہتے تھے - اور جس کے قتل کا وہ حکم پاتے تھے اوس کے قتل کرنے کے لئے موقع مناسب کے منتظر رہتے تھے - نشانہ پر اونکے خنجر کبھی نہیں چوکتے تھے - کانریڈ آف مانٹیفراٹ نے رشید الدین سے جو اوسوقت کا کوہستانی بادشاہ تھا - جھگڑا کیا تھا - اور اُس نے چند مسلمان قیدیوں کو بھی جو ٹائیر سے آئے تھے قتل کروا دیا تھا - اسپر صلاح الدین نے رشید الدین کو کانریڈ کے قتل کرنے کی ترغیب دی - ریچرڈ کوارٹ ڈی لاین پر اس قتل کی تحریک دینے کا عرصہ سے الزام تھا - اس موقع کو حاصل کرنے کے لئے دو اسیسنوں نے عیسائی مذہب اختیار کرنا اور اُس کے قریب اپنا رہنا گوارا کیا - ان کی نیتیں شکار مارنے پر تلی ہوئی تھیں جس وقت مناسب موقع ہاتھ آیا - اُنہوں نے اوسکو قتل کر ڈالا اور ایک نے گرجا میں جاکر پناہ لی - لیکن جب اوس نے سنا کہ شاہزادہ کو ابھی تک زندہ لے گئے ہیں تو وہ پھر زبردستی مانٹیفراٹ کے حضور میں پہنچ گیا - اور اُس کے دوبارہ خنجر بھونک دیا اور کوئی ایک لفظ شکایت منہ سے نکالے بغیر شائستگی کے عذابوں میں جان دیدی -

۱۴۶ - خیالی فردوس

ایسی جان نثاری کس طرح حاصل ہوئی - بموجب روایت مارکوپالو کے یہ قصہ

کے اعتقاد کا ذکر آ گیا۔ اُس پر حسن کے جانشین نے دو معتقدین کی طرف اشارہ کیا۔ اونہوں نے اپنے بادشاہ کے اشارہ سے اپنے دلوں میں خنجر بھونک لیا اور خوف زدہ کاؤنٹ کے قدموں میں گر گئے۔ اس کے بعد آقا نے بہت حلم سے کہا کہ مجکو ایک کلمہ کہنے دو۔ تم میرے ایک اشارہ سے سب کو زمین پر اسی حالت میں دیکھو گے۔

سلطان نے اپنا سفیر باغی ایسیسنوں کے بلالانے کو اطاعت قبول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اون کے بادشاہ نے سفیر کی موجودگی میں ایک معتقد سے کہا کہ اپنے آپ کو ہلاک کر۔ اوس نے ایسا ہی کیا اور دوسرے سے کہا کہ تو اپنے آپ کو گنبد سے نیچے گرا دے۔ اوس نے اپنے آپ کو گرا دیا۔ پھر وہ سفیر کیطرف متوجہ ہوکر بولا۔ کہ ستر ہزار معتقد اسی طرح میرا حکم مانتے ہیں تمہارے سلطان کے واسطے میرا یہی جواب ہے۔ اس بیان میں صرف تعداد کے اندر مبالغہ ہے کیونکہ معتقدین کی کل تعداد کا تخمینہ چالیس ہزار سے زیادہ کبھی نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں بہت سے اُن میں سے پکے باعتقاد نہیں تھے۔ وہ صرف امیدوار ہی تھے۔ تاہم اوس کے حکم کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۴۹۔ رشید الدین کے سفیر کا قتل

اونہیں ایسیسن کے قرب وجوار میں نائیٹس آف دی ٹمپل[۱] قابض تھے۔ اور یہ ٹھیک یقین نہیں کہ کس زمانہ میں اونکی بالا دست قوت نے آخر اونکو فرقہ کو بقدر دو ہزار ڈیوکٹ[۲] سالانہ کے اون کا خراج گذار بنایا تھا۔ رشید الدین کے دل میں جسکو تمام مذہب یکساں تھے یہ خیال آیا کہ میں خود کو اس خراج سے اس طرح نجات

---

[۱] یہ مذہبی فوجی فرقہ بیت المقدس کو جانے والے زایروں کی حفاظت کے واسطے بیت المقدس میں قایم کیا گیا تھا۔ لفظ ٹمپل اس کے نام میں اس وجہ سے شامل ہے کہ وہ بیت المقدس میں گرجا کے قریب بالڈون دوم کے محل کے ایک کمرہ میں رہتے تھے۔ مترجم

[۲] یہ سکہ سونے چاندی دونو کا ہوتا ہے۔ وجہ تسمیہ ہے کہ ڈیوک کے علاقوں میں اکثر ممالک یورپ میں ڈھالا جاتا ہے۔ چاندی کا ڈیوکٹ ۴½ شلنگ کا امریکن ڈالر کے برابر ہوتا ہے اور سونے کا اس سے دو چند قیمت کا ہوتا ہے۔ مترجم

ساتھ تنہا رہتی تھی اور خود وہی تنہائی جو اوس کے اختیار کا باعث تھی بسا اوقات اوسکو بہت شاق گذرتی تھی۔ اسی وجہ سے ایسا کہتے ہیں کہ وہ تصوف کی کتابیں تصنیف کیا کرتا تھا اور اکثر مذہبی اوراد کا خوگر تھا۔ اس بات سے ہمکو متعجب نہونا چاہئیے۔ تصوف کا مطالعہ خونخواری کو مانع نہیں ہے۔ اور ریائی شرافت خونریز غصہ کے ساتھ ملی ہوئی اکثر پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ باوصف ان باتوں کے اپنی شہرت اور اختیار حاصل کرنے اور دلوں میں اپنا خوف بٹھلانے اور کامیابی حاصل کرنے کے گمان میں طرح طرح کی سخت دلی کے کام کرتا تھا۔ اوس نے اپنے مریدوں کے دل میں یہ یقین جما دیا تھا کہ میں دور دراز فاصلہ پر گذرنے والی باتوں کو دیکھ سکتا ہوں اور کبوتروں کی ایک ڈاک قایم کر کے حیرت انگیز شتابی کے ساتھ اوسکو دور دراز واقعات کی خبر مل جاتی تھی۔ ایک ایرانی خلیفہ نے اس فرقہ پر حملہ کرنے اور منتشر کرنیکا خیال کیا تھا اوس نے اپنے تکیہ پر حسن کی طرف سے ایک خنجر اور ایک خط رکھا ہوا پایا جس میں لکھا تھا کہ جو کچھ تیرے سر کے قریب رکھا ہوا ہے تیرے دل میں بھونکا جاویگا۔ باوجود پیرانہ سالی کے وہ اخیر دم تک خونخوار رہا یہانتک کہ اس نے اپنے ہی ہاتھ سے اپنے دو بیٹوں کو مار ڈالا۔ ایک نے تو ایک ڈے دحسن کے مرید کو قتل کیا تھا۔ اور دوسرے نے شراب پی تھی۔ اونہوں نے کوئی باقاعدہ سلطنت قایم کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی فرقہ یا خفیہ انجمن قایم کی۔ بلکہ شاید اوس کے بیٹے اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اوسکے جانشین بننے کی خواہش مبہم پیرایہ میں ظاہر کی تھی۔

۱۴۸۔ مریدوں میں وفاداری کی زاید مثالیں

حسن کی وفات کے بعد بھی معتقدین کی فرمانبرداری میں فرق نہیں آیا۔ ہنری کاؤنٹ آف شیمپین[1] ایسین کے علاقہ کے قریب ہو کر گذرتا تھا۔ رشید الدین حسن کے ایک جانشین نے اوسکو قلعہ دیکھنے کے لئے بلایا۔ اس دعوت کو کاؤنٹ نے قبول کرلیا۔ یہ دونو برج اور گنبدوں کو دیکھتے پھرتے تھے۔ اس میں حسن کے فرقہ

---

[1] فرانس میں ایک قصبہ ہے۔

ایکدفعہ اور کوشش کی لیکن اوسکو شکست ہوئی اور ۱۲۷۳ء میں ایسیسنوں نے اپنے تمام قلعے بیبرس اول سلطان مصر کے حوالہ کر دئیے مثل ہولاگو کے اس حاکم کی نیت ایسیسنوں کے استیصال کرنے کی نہ تھی۔ بلکہ اوسکا منشاء یہ تھا کہ اون سے کچھ کام لے۔ سیاح ابن بطوطہ نے ۱۳۲۶ء میں انکو اپنے پرانے شہروں اور قلعوں میں رہتا ہوا دیکھا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ سلطان کے تیر ہیں جنکو وہ اپنے دشمنوں پر چلایا کرتا ہے۔ اور رشید الدین کی بابت مجموعۂ قصص کی تمہید میں سے جنکو ابو فراش نے ۱۳۲۴ء میں تالیف کیا تھا۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسیسن کے اصول کھلم کھلا مانے جاتے رہے ٭

۱۵۱۔ زمانہ حال کے ایسیسن۔

یہ فرقہ ابتک ایران و شام دونو جگہ موجود ہے ایرانی اسماعیلیے خاصکر رودبار میں رہتے ہیں لیکن تمام یوروپ میں وہ دکھلائی دیتے ہیں۔ اور ہندوستان میں دریائے گنگا کے کنارہ سوداگروں کے لباس میں نظر آتے ہیں۔ اے ڈرمنڈ انگریزی کانسل متعینہ حلب اپنے سفرنامہ میں جو ایشیا کے مختلف حصوں کی بابت ہے (لندن ۱۷۵۴ء آیندہ سال، صفحہ ۲۱۲ میں کہتا ہے۔ بعض مصنفین کا بیان ہے کہ ان لوگوں یعنے ایسیسنوں کا تاتاریوں نے تیرہویں صدی میں بالکل استیصال کر دیا۔ لیکن میں جو اتنی مدت تک اس د[illegible] ہوں کہ انکی بعض ذریات ابتک [illegible] طرف واقع ہیں کیونکہ کوئی بات ایسی [illegible] ہو۔ یہ ملعون گروہ اُسپر فخر بھی کر[illegible] متعینہ حلب نے جبکہ وہ ۱۸۱۰ء میں [illegible] نے ایک شخص کو جو آل علی اور [illegible] اصفہان اور طہران کے درمیان [illegible] قریب قریب مثل خدا کے ہوتی تھی [illegible] ایک دوسرا سیاح فاسر کہتا ہے

دے سکتا ہوں کہ معہ اپنے معتقدین کے عیسائی ہو جاؤں۔ چنانچہ ۱۱۷۲ء میں اوس نے ایک سفیر املرک شاہ بیت المقدس کے پاس بھیجا جسکی معرفت عیسائی ہو جانے کی درخواست پیش کی گئی تھی۔ بشرطیکہ بادشاہ ٹیمپلرون سے کہکر خراج چھوڑا دے۔ بادشاہ فوراً اس بات پر راضی ہوگیا اور اسی دم ٹیمپلرون کو یقین دلایا کہ تمکو اس میں کچھ نقصان نہ رہیگا۔ کیونکہ میں تم کو اپنے خزانہ سے بیس ہزار ڈیوکٹ سالانہ دیا کرونگا۔ ٹیمپلروں نے اسپر کوئی حجت نہیں کی۔ لیکن اسماعیلی سفیر اپنے گھر کو واپس جاتے وقت چند ٹیمپلروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ جنہوں نے یہ کام جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا اپنے افسروں کے حکم سے کیا تھا۔ کیونکہ غالباً اونہوں نے شاہی وعدہ خراج کی بابت پورا پورا خیال نہیں کیا۔ بہرحال جسوقت املرک نے جو کہ ٹیمپلرون کی دغاباز کارروائی پر طیش میں بھرا ہوا تھا۔ اون کے سزا دئے جانے پر اصرار کیا۔ ایڈوڈ سینٹ ایمنڈ مالک ٹیمپل نے یہ کہکر اپنا اطمینان کر لیا کہ میں نے قاتلوں پر جسمانی سزا قایم کردی ہے۔ مگر بادشاہ نے ڈیومسنل کو جو اس قتل میں سرغنہ تھا پکڑ لیا اور جیلخانہ میں ڈال دیا۔ لیکن تھوڑے دنوں بعد ہی بادشاہ کی وفات سے ڈیومسنل رہا ہوگیا۔ مگر اسماعیلیوں کے مذہب تبدیل کرنے کی بابت تمام امیدوں کا خاتمہ ہوگیا۔

۱۵۰۔ الیسین کی بندش

رشید الدین نے ۱۱۹۲ء میں وفات پائی۔ اوس کے جانشینوں میں نہ تو ایسی ہوشیاری اور نہ ڈھینڈ بندی و شعبدہ بازی تھی۔ اس فرقہ کی عمر کا خاتمہ ہو چکا تھا ۱۲۵۶ء میں ہلاکو برادر خان اعظم منگو نے ایران پر حملہ کیا۔ اور جتنے الیسین اوس کے ہاتھ آئے سب کو ہلاک کیا۔ رکن الدین علامت کا اخیر مالک مارا گیا۔ اوس کے بہت سے قلعے ہلاکو کے ہاتھ میں آئے۔ پھر مملوک سلطان مصر نے ۱۲۶۰ء میں مغلوں کو شکست دی۔ اور یہ قلعے پھر اسماعیلیوں کو واپس مل گئے لیکن یہ صرف چند روزہ مہلت تھی۔ کیونکہ ۱۲۶۵ء میں وہ سلطان مصر کو خراج دینے کے لئے مجبور کئے گئے۔ سیرم نے جو اس زمانہ میں الیسین کا سردار تھا ۱۲۷۱ء میں مصری حکومت کا جوا اپنے کندھے پر سے اتار کی

۱۵۳- ایسین لوگوں سے عیسائی شہزادوں کا اختلاط

بہت سے عیسائی شہزادوں کی نسبت ایسین لوگوں کی حرکتوں پر شک کھینچنے سے مشبہ ہوتا تھا۔ اون میں سے رچرڈ والی انگلستان بھی ہے۔ لیکن ہمنے یہ دیکھا ہے (۱۵۸) کہ وہ کانرڈ مانٹفراٹ کے قتل میں تحریک دینے کے کسی الزام سے جس کا اوپر ذکر آچکا ہے بے لوث ہے۔ ایک عرصہ دراز تک یہ افواہ بھی پھیلی رہی۔ کہ رچرڈ نے حسن اور اوسکے مریدوں کے ذریعہ شاہ فرانس کے قتل کرانے کی کوشش کی تھی۔ باربروسا کے بھتیجے فریڈرک دوم کو انوسینٹ دوم نے ڈیوک والی بویریا کو ایسین لوگوں کے ہاتھ قتل کرانے کی وجہ سے گرجا سے خارج کردیا تھا اور فریڈرک دوم نے ایک خط میں جو شاہ بوہیمیا کے نام ہے اسی قسم کے کارندہ کا اپنے قتل کرانے کے واسطے مقرر کرنے کا ڈیوک والی آسٹریا پر بھی الزام لگایا ہے مورخین ایک عرب کا حال بھی لکھتے ہیں جو ۱۱۵۸ء میں میلن کے محاصرہ کیوقت شاہی خیمہ کے نزدیک کھڑا ہوا پایا گیا۔ اور بادشاہ پر خنجر کا وار چلانے کو آمادہ تھا۔ یہ بات معلوم نہیں کہ اس ایسین کو کس نے مسلح کیا تھا۔ شاہان یورپ کے درمیان دلی تفرقے پڑے ہوئے تھے جسکی وجہ سے حسن اور اوس کے جانشینوں کی قوت اوسی کے مطابق بڑھتی گئی ✤

باب سوم

روشنیہ فرقہ

۱۵۴- روشنیہ فرقہ اور اُس کا بانی۔

اسماعیلیوں میں سے ایک دوسرا فرقہ جو پیدا ہوا اوس کا نام روشنیہ تھا۔

تراشتا تھا۔ تراشیدہ ناخنوں پر لڑا کرتے تھے۔ جس پانی میں وہ غسل کرتا تھا پاک ہوجاتا تھا۔ یہ سردار جسوقت یزد میں چند روز کو قیام پذیر تھا۔ ایک ہنگامہ میں جو اس شہر کے ناظم کے برخلاف تھا مارا گیا۔ اور اوس کا بیٹا اوسکا جانشین ہوا۔

۱۵۲۔ زمانہ حال کا ایک ایسیسن سردار

۱۸۶۶ء میں ایک عجیب مقدمہ عدالت بمبئی سے فیصل ہوا۔ اس شہر میں سوداگروں کی ایک کثیر التعداد برادری ہے جو خوجے کہلاتے ہیں۔ ایک ایرانی شخص آغا خان محلاتی یعنے باشندہ محلات نے (یہ مقام خیبک کے قریب واقع ہے) اپنے ایک کارندہ کو اس غرض سے بھیجا تھا کہ خوجوں کے ذمہ جو سالانہ خراج اُس کا واجب تھا۔ اون سے طلب کرے۔ جسکی تعداد دس ہزار پونڈ کے قریب تھی۔ اس طلب و تقاضے پر انکار کیا گیا۔ اور آغا خاں نے انگریزی عدالت میں اپیل کیا۔ سر جوزف آرنلڈ نے دعوے کی تحقیقات کی۔ آغا نے اپنا شجرہ ثابت کرکے دکھلایا کہ میں براہ راست علامت کے چوتھے حاکم اعلیٰ کی نسل سے ہوں۔ اور سر جوزف نے بھی اوسکو ثابت شدہ مان لیا اور اس تحقیقات سے اور بھی زیادہ ثبوت ملا کہ یہ خوجے اوس قدیم فرقہ ایسیسن کے اراکین ہیں جس میں اونکو ایک اسماعیلیہ واعظ نے چارسو برس پیشتر تبدیل کیا تھا۔ اور یہ ایک کتاب تصنیف کر گیا تھا۔ خوجوں کی یہ مقدس کتاب اب تک باقی ہے۔ یہ ایسی گڑبڑ تحریر میں لکھی ہوئی ہے جسکو صرف اوس مذہب کے مرید ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ۱۸۴۱ء و ۴۲ء میں جنگ افغانستان میں آغا خاں نے گورنمنٹ برطانیہ کو سواروں کی کنٹنجنٹ فوج پیش کی جو اوس نے اپنے خرچ سے بھرتی کی تھی جس کے صلہ میں اوسکو ایک پنشن ملی۔ اس پنشن کے سبب سے جو اون بیس ہزار پونڈ سالانہ کے علاوہ ہے جو اوسکو خوجوں سے ملتے ہیں۔ وہ بڑے امیرانہ وضع سے بمبئی پونہ یا بنگلور میں رہتا ہے۔ جہاںکہ وہ اپنے مرغوب تفریح شکار بازی میں مصروف رہتا ہے۔ جب پرنس آف ویلز ہندوستان میں آئے تھے تو اونہوں نے آغا خان سے ملاقات کی تھی۔ جس کے مورث رشید الدین سنان نے رچرڈ کور ڈی لاین کی جان بچائی تھی۔

نیچے کو وپڑی اور مرگئی۔

احداد کی اولاد [illegible]ء کے قریب تک حکمران رہی۔ جسوقت کہ بداد سعید خان والی آراخان کو اپنی حکومت حوالہ کر دینے کے بعد مارا گیا۔

اُس کا بھائی الہ داد خان دکھن میں چار ہزاری مقرر ہوا۔ جس نے [illegible]ء کے قریب قضا کی ۞

باب چہارم

دریوز فرقہ

۱۵۷۔ فرقہ دریوز کی اصلیت

مصر و شام کے اسماعیلی آج تک بھی کسی نہ کسی اسلامی فرقہ میں پائے جاتے ہیں۔ اونکے ابتدائی علم قیافہ سے اونکا مکمل طور پر حال ظاہر ہوتا ہے لیکن اونکا نقش بعض بے دین خاندانوں کے رنگ و روغن سے جو جبال کوہ لبنان پر آوارہ گرد ہیں دکھلائی دیتا ہے جو ترکوں کی سلطنت کے لیئے باعث پیچیدگی اور سیاحوں کو باعث تعجب اور سائنس کے لیئے باعث مطالعہ ہیں۔ شاید ان دریوزوں میں سے نہایت مشہور وہ ہیں جو شمالی شام میں رہتے ہیں۔ وہ تقریب چالیس شہروں اور موضعوں پر قابض ہیں۔ اون کے فرقہ کی ابتدا وہ یوں سے کہتے ہیں جیسے یہ امر مانا گیا کہ خدا نے حکیم بامراللہ کے جسم میں حلول کیا۔ اوسکی عام طور سے [illegible] میں قاہرہ میں تشہیر کی گئی تھی جو فاطمیوں کا چھٹا خلیفہ تھا۔ اور درازی اور حمزہ نے دعوت کی تصدیق کرتے ہوئے [illegible] وہ ہو کے کو ترقی دینے میں مستعدی سے شریک تھا۔ مگر یہ شعبدہ مصر میں اس قدر ناگوار گذرا تھا کہ اونکو جبل لبنان کے ریگستان میں پناہ لینی پڑی تھی۔

اصول افغانوں کا خاص مذہب خیال کیئے جانے لگے۔

بایزید نے اپنا ارادہ خراسان اور ہندوستان کے فتح کرنیکا ظاہر کیا اور اسی نیت سے وہ لشکر کے میدانوں میں اتر آیا۔

اور پھر اوسکا مقابلہ محسن خان غازی سے ہوا جس نے اوسکی بے قاعدہ افواج کو پس پا کیا اور سرگروہ نے بھی بڑی مشکل سے بھاگ کر جان بچائی۔ لیکن جو تکان اوسکو لاحق ہوا اور جو مصائب چند روز اوس نے سہے۔ اون سے اوسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔

۱۵۶۔ فرقہ کی معدومی

لیکن اوسکے مرید بے شمار اور پُر جوش تھے۔ اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا اون سے اس طرح ہمکلام ہوا۔

اے میرے دوستو! میرے پاس آؤ۔ تمہارے پیر نے قضا نہیں کی۔ بلکہ اپنی جگہ اپنے بیٹے شیخ عمر کے لئے چھوڑ دی ہے۔ اوس نے اوسکو اور اپنے مریدوں کو تمام دنیا کی سلطنت عطا کر دی ہے۔ لیکن تھوڑے زمانہ میں عمر یوسف زئیوں کی لڑائی میں مارا گیا۔ جو تمام افغانی اقوام میں نہایت بہادر اور زبردست قوم ہے۔

اوسکے چار بھائیوں میں سے صرف جلال الدین جو سب سے چھوٹا تھا زندہ رہا اور وہ بھی خوش قسمتی اور بدقسمتی کی مختلف تبدیلیوں کے بعد ہزارا قوم کے ایک سپاہی کی تلوار سے مارا گیا۔ احداد اوسکا بیٹا اوس کا جانشین ہوا وہ میغی کی قلعہ میں مغلوں سے محصور ہوکر بندوق کی گولی سے تقریباً سنہ ۱۶۵۰ء میں ہلاک ہوا۔ افغان اوس کے مرجانے کے بعد اوس کے بیٹے عبدالقادر کو لے گئے اور خود بھی پہاڑوں میں جا پہونچے۔ جس وقت شاہی فوج قلعہ کے اندر داخل ہوئی۔ احداد کی بیٹی جسکو بھاگنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ فصیل کے اودہر اودہر ٹہل رہی تھی اوس وقت ایک سپاہی نے اوسکو گرفتار کرنیکا قصد کیا وہ اپنے منہ پر نقاب ڈالکر فصیل سے

جلد ایک۔ عیسائی سے ملی جس نے بیان کیا کہ میں نے اسکو مصر کے مدرسہ میں سے پایا تھا۔ اسکا نام اونھوں نے کتاب یونیان۔ کہا۔

۱۵۹۔ حکیم کا قتل

کتابوں میں یہ حکیم نہایت بیرحم بھوت گویا سراسین نیرو تھا۔ انسانی قتل اور نہایت بغاوت انگیز عذابوں میں اس نے اپنے اصول پھیلائے۔ لیکن مصر میں جہاں یہ رہتا تھا۔ اسکی بے دینی نے سچے معتقدوں پر بھی ظلم کیا۔ اور اس کی وحشت نے تمام رعایا پر۔ ست الملک اوسکی حقیقی بہن ناراض لوگوں کی سرگروہ تھی اور ایک شام کو جب کہ وہ حسب معمول سپید دراز گوش پر سوار ہوا۔ چند معتبر ہمراہیوں سے ہی اوسکو قتل کرا دیا۔ جنہوں نے خنجر سے قتل کرنے کے بعد اوس کے کپڑے اتار لیئے اور بڑی احتیاط سے برہنہ لاش چھپادی۔ اور آخر کو انہوں نے بہن کے حکم سے اون کپڑوں کو بھی عزت اور احترام سے باندھ لیا۔ کیونکہ اوس نے یہ بات نہ چاہی کہ اوس کے مقتول بھائی کی معبودیت کی نسبت اعتقاد جاتا رہے۔

جب خلیفہ لوٹکر محل میں نہیں آیا اور وہ لوگ جو تلاش کرنے کو بھیجے گئے تھے یہ خبر لیکر واپس آئے کہ ہم کو صرف اوسکے کپڑے ملے ہیں لیکن وہ خود نہیں ملا تو یہ بات بنائی گئی کہ خلیفہ اپنے معتقدین کے ایمان کی آزمائش کرنے کو صرف نظر سے غائب ہو گیا ہے۔ وہ آزمائش کے بعد پھر ظاہر ہو کر منکرین کو سزا دیگا۔ اور دروز اس کرامت کی تشریح میں کہتے ہیں کہ معمولی انسانی جسم سے حکیم کا جسم کسی زیادہ نفیس شئے سے بنا ہوا تھا۔ اور وہ اپنے کپڑوں میں سے بغیر کھولے یا پھاڑے نکل جاتا تھا۔ کپڑوں پر جو خنجر کے تراش کے نشان ہیں۔ اون کی نسبت سمجھا کہ یہ ہمارے معبود کے خاص مقاصد کے مخفی راز ہیں ۔

۱۶۰۔ حکیم کا جانشین

جہاں اوسکو حکیم کی طرف سے زیادتی کے ساتھ نقد امداد ملتی تھی۔ وہاں اس کو اہل عرب میں سے کچھ سامعین مل گئے۔ جن کو اوس نے جلد مرید کرلیا۔ اور بموجب دوسری روایتوں کے درازی اپنے اصول کی وعظ بیان کرتے وقت مارا گیا۔ اور اس طرح اس نئے مذہب کا پہلا شہید ہوا۔ اور اس طور سے اس مذہب کا دخل ہونے پر مصر کے ساتھ خط کتابت شروع ہوگئی اور حمزہ حکیم کا ایرانی خفیہ معتقد اور وزیر جو کہ پہلے سے حکیم کی الوہیت کا سرگرم موید رہا تھا۔ اوس نے اس مبارک سلسلہ سے فایدہ اوٹھانے میں شتابی کی اور دو سال کے اندر ہی دو ہوشیار دغا بازوں یا سرگرم متعصبوں نے قریب قریب تمام اقوام عرب کو جو لبنان میں رہتی تھیں مرید کرلیا۔

ایک حصہ اون میں سے علیحدہ کیا گیا۔ اونکو حمزہ کے اصول کے خفیہ بھید بتلائے گئے۔ لیکن اوس نے اس فرقہ کو اپنے نام سے موسوم نہیں کیا۔ بلکہ ایک قدرتی اشتقاق سے درازی کے مریدوں نے جو پہلا اتالیق تھا دریوز نام پایا۔ جو حکیم کو رد کرکے خود کو موحد کہلانے لگے۔ اس طرح سے ہم حکیم خلیفہ ایرانی حمزہ اور درازی ترک کو دریوز فرقہ کا بانی سمجھتے ہیں۔ حکیم اوسکا ملکی بانی حمزہ اوسکا مذہبی مصلح اور درازی اوس کا مفسر اور توشیع کرنے والا ہے۔

۱۵۸۔ دریوزوں کی مذہبی کتب

حمزہ نے اپنے ساتھ چار مددگار شریک کئے اونکے اور نیز اپنی بڑی مشیخت کے نام سے مثلاً اونہوں نے اپنے آپ کو حجت عالم مرکز مسیحا سے توم یسوع مشترک ہو معبود حکیم کے ساتھ ہر وقت شامل ہے۔ قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس کے ۹۹ مرید تھے۔ جو وعظ کہتے پھرتے تھے۔ دریوز اپنی کتب مذہبی کو مجالس حکما و فضلا بولتے ہیں جو چھ جلدوں پر مشتمل ہیں پہلے مجلد کا نام سندی وتاویز دوسری کا رد باطل۔ تیسری کا غفلت ربا۔ چوتھی کا جزو اولی از سبع اجزا۔ پانچویں کا معراج۔ چھٹی کا طعن وتشنیع۔ ۱۸۴۸ء میں دریوزوں کو جو توہین

اون باتوں کو جو اوسے سکھلائی گئی ہیں ظاہر کردے تو مستوجب سزائے موت ہوتا ہے ایسا خیال کیا گیا ہے کہ اپنے پوشیدہ جلسوں میں وہ بچھڑے کے سر کو پوجتے ہیں۔ لیکن چونکہ تمام اونکی مذہبی کتابیں بت پرستی کی مذمت سے بھری پڑی ہیں اور چونکہ وہ خود بھی مذاہب یہود اور عیسائی اور اسلام کو بچھڑے سے مقابل کرتے ہیں۔ اس سے گمان غالب یہ ہے کہ یہ شبیہ جھوٹ اور برائی اور ابلیس کو جو حکیم کا حریف اور دشمن ہے ظاہر کرتی ہے۔ دریوزوں پر عیاشی شراب خواری کا بھی الزام لگایا گیا ہے اور بیسپر انگریزی ماہر علوم قدیمہ نے اپنی کتاب کوائف رائیکاٹ میں ۱۸۶۰ء میں لکھا ہے کہ یہ اپنی بیٹیوں سے بھی شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک عیسائی شخص کی شہادت کے بموجب یہ بات ہے کہ نوجوان دریوز مرید ہوتے ہیں۔ تمام آوارہ باتوں کو چھوڑ دیتا ہے اور کم از کم صورت میں تو بالکل دوسرا آدمی ہو جاتا ہے اور عقل اور مذاہب کے مریدوں کے فوائد کے خطاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مرید اپنے خطاب سے پہچانے جاتے ہیں اور عام آبادی کے درمیان ایک قسم کی امامت کرتے ہیں بموجب اونکی روایتوں کے دنیا خدا کے ظہور میں ایک قسم کی صورت میں تھی جسکی قدامت (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) سال کی تھی۔

اور وہ انگلستان اور امریکا کے ملینیسٹ کی موافق یہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ہزار سالہ زمانہ قریب آگیا ہے۔ والا طبقہ کے مرید اکثر گوشہ نشین ہو جاتے ہیں جس کے باعث وہ بڑی عزت اور اقتدار حاصل کرتے ہیں۔ دریوز لوگ جب کسی مسلمان سے گفتگو کرتے ہیں تو اپنا مذہب اسلام ظاہر کرتے ہیں اور جب کسی عیسائی سے گفتگو کرتے ہیں تو عیسائی بن جاتے ہیں وہ اس مکر کا جواب اس پیرایہ میں دیتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی کوئی بات کا ہے آدمی

سلہ وہ فرقہ جو اس بات کا معتقد ہے کہ مسیح زمین پر دوبارہ نزول کرکے ہزار سال تک فرمانروائی کریں گے۔ مترجم

حکیم نے دو بیٹے چھوڑے لیکن اوس کے فرقہ نے انکو اس اعلے منصب کے لایق خیال نہ کیا - علی الساحر جو بحیثیت خلیفہ اپنے باپ کا جانشین ہوا - اُس کی نسبت روایت ہے کہ اوس نے حمزہ سے یہ بات کہی کہ تم میری ویسی ہی پرستش کرتے ہو جیسے میرے باپ کی کرتے تھے - لیکن حمزہ نے جواب دیا کہ ہمارے خدا یہ حکم ہو وہ نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا -

تب علی نے جواب دیا تو کیا میں اور میرا بھائی مخلوق ہیں - حمزہ نے جواب دیا تم نے ہی خود یہ بات کہی اور اپنے خلاف شہادت دی - پھر علی نے غصہ ہو کر حکم دیا کہ تمام موحد یک لخت قتل کئے جاویں جب تک کہ وہ سچے مذہب اسلام کی طرف رجوع نہ کریں - جنہوں نے انکار کیا وہ یا تو قتل کئے گئے یا اپنے ہم مشرب شام والوں کے پاس بھاگ گئے -

علی نے اون لوگوں کو خوشنود کرنے کے واسطے جو اوس کے باپ کے ظلم و جبر کے باعث اوس کے خاندان سے بہت ہی خار کھائے ہوئے تھے - معبودی اعزاز اور استحقاق کو جو کچھ اوس سے ظاہر ہوتا تھا چھوڑ دیا -

۱۶۱ - اصول

دریوز عقیدہ تناسخ کے معتقد ہیں - لیکن غالباً یہ محض ایک علامت ہے جیسا کہ فیثا غورس کے پیروان کی تھی - حکیم اونکا نبی ہے اور اون کے یہاں سات مذہبی اور اخلاقی احکام ہیں - ان میں سے پہلی بات صداقت ہے جس سے اوس موحدانہ مذہب میں راسخ الاعتقادی سمجھی جاتی ہے جو وہ کہتے ہیں اور اوس سے متنفر جھوٹ ہے - عقیدۂ متعدد معبود باطل اعتقادی یا گمراہی ہو بھائی کے ساتھ میں کمال صداقت اور اعتبار واجب ہے - لیکن دوسرے مذہب کے آدمیوں کے ساتھ جھوٹ بولنا جائز ہی نہیں بلکہ فرض عین ہے اس مذہب کے تین مدارج ہیں - جہدین - امیدوار اور آقا جو دریوز دوسرے درجہ میں داخل ہو چکا ہے - وہ پہلے درجہ میں واپس ہو سکتا ہے - لیکن اگر وہ

شریک ہوئے ہیں گھر واپس جاکر یہاں کے مجوزہ فیصلہ کو مشتہر کرتے ہیں۔ یہانتک کہ دریوز لوگ فی الواقع ایک باقاعدہ خاندانی مجلس رکھتے ہیں۔ مگر اوس کے اندر صرف دانا طبقہ کو دخل ہے۔ غیر مریدوں سے کبھی ملکی یا برادری کے معاملات میں مشورہ نہیں لیا جاتا ہے۔ دریوزوں کی عدالت دیوانی شیخوں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ امیر یا شاہزادہ لبنان کے ماتحت ہیں۔ یہ لوگ جنگجو اور محنت کش ہیں۔ اونکے خواص میں دو خاص صفت توجہ اور تعریف کے قابل ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص اون میں پناہ گیر ہوجاتا ہے اوسکو حوالہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ انگریزی لمبی ٹوپی سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کو وہ دیگچی سے مشابہ کرتے ہیں اور ہنستے ہیں۔ اوس زمانہ میں جبکہ برکہارٹ نے اونکو دیکھا تھا۔ اونکا بددعائیہ کلام یہ تھا خدا تجھکو لمبی ٹوپی نصیب کرے۔ دریوزوں کی تعداد پچاس یا ساٹھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ صرف لبنان میں چالیس بڑے قصبوں اور موضعوں پر قابض ہیں اور دو سوتیس کے قریب ایسے مواضعات ہیں جہاں کہ دریوز اور عیسائی ملے جلے آباد ہیں اور لبنان کے مقابل میں قریب اسی گاؤں کے خاص دریوز ہی قابض ہیں۔

۱۶۳- دریوز اور میرونائٹ

دریوز اکثر میرونائٹ سے لڑاکرتے تھے یہ اون کا ہمسایہ عیسائی فرقہ ہے جو اپنے بانی میرو کے نام سے موسوم ہے۔ ابتدا میں مونوتھی لائٹ تھے جو اناسٹاسیس دوم کی تخت نشینی کے بعد ([illegible]) میں کوہ لبنان پر آباد ہوگئے تھے جو کہ اونکو اوس وقت تک ستاتا رہا جب تک کہ سلطنت ترکی دریوزوں کی جانبدار ہوگئی تاکہ میرونائٹ باعروج نہ ہونے پاویں۔ اول الذکر اگرچہ کم جنگجو لوگ تھے لیکن آخر الذکر کے مقابلہ میں ہمیشہ غالب آتے تھے۔ جس وقت امیر بشیر شہاب فرمانروا اپنے خاندان سمیت اسلام سے علیحدہ ہوکر میرونائٹ عیسائی ہوگیا۔ تو میرونائٹ کچھ عرصہ کے واسطے اوس مقام کے مالک ہوگئے۔ مگر [illegible] میں جب میرونائٹ نے عیسائی مذہب کی ترقی کیواسطے دریوزوں سے لڑائی

اور منکیر کو بتلانی جا یۂ نہیں اور اپنے مذہب کی باتیں چھپانے ہی کی غرض سے اونکو یہ ضرورت ہوئی کہ اونہوں نے اوسی قسم کی اصطلاحیں اور اشارے ایجاد کئے ہیں جیسے کہ فراماشن لوگوں اور دوسری مخفی انجمنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

جب ان کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ آیا یہ اجنبی شخص جس سے ہم گفتگو کرتے ہیں ہمارے ہی فرقہ کا ہے تو وہ پوچھا کرتے ہیں کیا لوگ تمہارے ملک کے حصہ میں بھی تخم بلسان بوتے ہیں اگر مخاطب نے جواب دیا کہ ہاں وہ مومنین کے دل میں بویا جاتا ہے تو وہ یقیناً اون کا ہم مشرب ہوتا ہے لیکن یہ کہ وہ صرف امیدواری کے درجہ میں ہے۔ اسواسطے وہ علاوہ ازیں بعض خفیہ مسایل میں سے بھی سوال کرتے ہیں اگر اوس نے اونکے سوال کے مطلب کو نہیں سمجھا۔ تو وہ جان لیتے ہیں کہ اسکو اعلےٰ مدارج کی تعلیم نہیں دی گئی ہے۔ لیکن اونکے اشارے اور امتحانی کلمات اور اصطلاحیں اکثر تبدیل کی گئی ہیں کیونکہ اونکے مطالب کو کالے آدمی پا گئے تھے۔

یہ واقعہ خاصکر اوسوقت گذرا تھا جبکہ سید امشعل جیسا پا ان گوشہ نشینوں کے ایک قصبہ کو ابراہیم پاشا کی افواج نے ۱۸۳۸ء میں برباد کرکے دریوزوں کی مقدس کتابوں کو عوام میں مشتہر کر دیا۔

۱۲۴ - دریوزیوں کے دستور

ہر موضع میں ایک جلسہ کا مکان ہوتا ہے جہاں مذہبی اور ملکی معاملات پر ہر جمعرات کی رات کو بحث ہوتی ہے - دانا مرد اور عورتیں اس میں شریک ہوتے ہیں - جو تجاویز اس جلسہ میں منظور کی جاتی ہیں - اونکی اطلاع ضلع کی مجلسوں کو کی جاتی ہے جو ہر ضلع کے بڑے شہر میں منعقد ہوتی ہیں - پھر یہاں سے قصبہ بالکن کی صدر مجلس میں جو کوہ لبنان پر ہے - اطلاع دی جاتی ہے - یہ گورنمنٹ کا مستحکم دارالحکومت تھا - یہانتک کہ اس صدی میں دارالقمر (چاند کی خانقاہ) لبنان کی دارالحکومت بنایا گیا - مجلس صدر میں اون سوالوں پر جو ضلع کی مجلس میں پیش ہوتے ہیں بحث کی جاتی ہے اور جو ثابت کہ مختلف مواضعات سے اسمیں

غیر ہیں اور یہ کہ بہت کم لوگ اون میں سے اوس کو سمجھتے ہیں اور اُن پر رضامندی اور غیر رضامندی کے نشان قایم کئے ہیں - اونکی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے اور اونکا نام اونکے بانی مسمی نصیری سے مشتق ہے - برگ ہارٹ اپنے سفرنامہ شام و بیت المقدس میں کچھ عجیب کیفیت ان لوگوں کی بابت بیان کرتا ہے - جنکا حوالہ دینا ان صفحات میں غیر مناسب ہوگا ؛

درویش

۱۶۵ - درویش

یہ فقیر بھی کہلاتے ہیں اور اسلام کا ایک تکیہ نشین فرقہ ہے - محمد صاحب نے اپنے انتظام شرع میں گوشہ نشینوں کے رواج کو منع کیا ہے - لیکن اس نبی کی وفات سے تیس برس بعد ان فقیروں نے اپنا ظہور کیا اور ایسا خیال کرتے ہیں کہ اسوقت ہیں اُن کے بہتہ فرقے ہیں مگر بلاشک اُن میں سے بارہ فرقے اسلام سے بھی پیشتر کے ہیں - چار خاص فرقے یہ ہیں

ا - ریفاجی جو کالا نشان رکھتے ہیں اور کالی یا کالی بھوری پگڑی باندھتے ہیں - وہ بازیگروں کے سے شعبدے کرتے ہیں - جیسے خنجر نگلنا - آگ کھانا - اور سانپوں کو باندھنا - ۲ قادریجے جو سفید نشان اور سفید پگڑی رکھتے ہیں - وہ خاصکر ماہی گیر ہیں - سوم سید بیدانی جنکا بانی مصری مسلمانوں میں بڑا پارسا سید احمد البدانی ہے اون کے رنگ سرخ و سفید ہیں اور وہ کئی فرقوں میں منقسم ہیں - وہ واہیات سی پوشاک پہنتے ہیں اور مسخراپن کرتے ہیں - ۴ سید ابراہیم اون کے سبز نشان اور سبز پگڑیاں ہیں - جو کچھ اونکی نسبت معلوم ہوا ہے

چھوڑ دے تو سلطنت عثمانیہ آخر الذکر کی مددگار ہوگئی یہ صحیح ہے کہ بعد کو باب عالی فریق بدلکر میرونائٹ کا مددگار ہوگیا۔ کچھ تو اسوجہ سے کہ یورپ نے عیسائیوں کی حفاظت پر زور دیا اور کچھ اس وجہ سے کہ عثمانی سلطنت کو مصلحتاً اونکی حفاظت کرنا مناسب معلوم ہوا۔ کیونکہ میرونائٹ اوس زمانہ میں ایسے کمزور ہوگئے تھے کہ عثمانی سلطنت نے وہ موقع مناسب خیال کیا کہ دروزوں کی طاقت کو بھی کمزور کیا جاوے اوس زمانہ سے موخر الذکر باب[1] عالی کے مقرر کئے ہوئے حاکم کے ماتحت ہیں۔

۱۶۴۔ انصاریہ یا نصیریہ

یہ ایک دوسرا شامی فرقہ ہے جو ایک مخفی تثلیث کو پوجتے ہیں جس میں علیؓ محمدؐ اور محمدؐ کا پہلا رفیق سلمان الفارسیؓ شامل ہیں جسوجہ سے انکا مخفی نام عمس بھی ہے۔ یہ لفظ تینوں ناموں کے ابتدائی حروف سے بنا ہے۔ آخرکار اس تثلیث کی تشریح نور یا آسمانی سورج اور چاند سے کیگئی ہے۔ پہلی چیز لا محدود ہے دوسری پہلی سے پیدا ہوتی ہے اور اخیر کی پہلی دو سے پیدا ہے۔ اون کا مذہب زیادہ تر عیسائی یہودی اور مسلمان اجزا سے بنا ہے لیکن اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اونکے نیچے قدیمی مذہب سبائی کے بھی بقیات ہیں۔ اُنکو بعض اصولوں سے جو معلوم ہوئے ہیں نہایت عیاشی کے طریقوں پر دلالت ہوتی ہے۔ یہ معاملہ خاصکر اماموں اور اس جرگہ کی عورتوں کے درمیان ہے وہ خدا کے غیر معمولی نام لیکر مناجات کرتے ہیں مثلاً یعسوب بجلج اسد۔ ابدالآباد۔ وہ شمالی شام کے اصلی باشندے سمجھے جاتے ہیں اور یہ اوس پہاڑی سلسلہ کے درمیان رہتے ہیں۔ جو کوہ کاسیس سے لبنان تک پھیلا ہوا ہے درحالیکہ فتوحات کے متواتر سیلابوں نے اس گھاٹی کو دونو طرف سے بہکر صاف کر دیا ہے۔ اون کے مذہب کی ٹھیک تفصیل اور تشخیص کرنا مشکل ہے دو وجہ ہے کہ وہ مخفی اور

---

[1] زمانہ حال میں۔ جولائی ۱۹۱۴ء میں دروزوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کی تھی۔

ہے۔ اس کے بعد شیخ اوسکو بوجہ خلافت یا اعزازی حکومت عطا کرتا ہے کیونکہ اونکی ساختہ زبان میں پارسا کے پیدا ہونے سے پیشتر انسان کو مرنا ضرور ہے اور جس وقت پیدا ہوتا ہے۔ وہ صرف ایک بے کار اور حقیر انسان ہے۔ مشرق میں یہ یقین مشہور عام ہے کہ فرامشن لوگوں کا درویشوں سے خفیہ تعلق ہے لیکن یہ خیال محض حماقت اور ناقابل یقین ہے اور یہ مشبہ ہمیشہ کیا گیا تھا۔ کہ جب کبھی مسلمانوں کی آبادی میں سلطنت انگریزی کے خلاف کسی مضرت میں تحریک ہوتی ہے اور خاصکر ہندوستان میں تو یہ درویش ہی اوس تحریک کی تہ ہوتے ہیں یہ بالکل یقینی نہیں ہے کہ وہ درویش جن سے ہم کو افریقہ میں لڑنا ہے کونسے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ برخلاف اپنے ایشیائی بھائیوں کے وہ ملکی مقاصد کے درپے رہتے ہیں اور خونخوار توہمات سے اونکو تحریک ہوتی ہے۔ سلطنت برطانیہ فی الواقع اپنے دشمنوں کی تعداد افریقہ میں نہیں جانتی ٭

ہے کہ اسکندریہ میں اونکی ایک خانقاہ ہے۔

۱۶۶ - شیعہ اور سنی

علاوہ ازیں درویش دو بڑی جماعتوں مذکورہ بالا میں منقسم ہیں اوّل الذکر مصری اور آخر الذکر ترکی درویش ہیں۔ موخر الذکر ہندوستان میں انگریزوں کے بڑے دشمن ہیں۔ روس کے زیر قبضہ ... میں حکومت انگریزی کی مخالفت [illegible] کرتے ہیں اور اسلامی دنیا کی بہبودی سے وقت پاکر ہندوستان کو واپس لیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ علما اگرچہ درویشوں کے مخالف ہیں وہ [illegible] سمجھے جاتے ہیں [illegible] کے آدمی ہیں اپنے اصول کے [illegible] سے پختہ ہیں اور ریاست میں بھی اعلیٰ عہدوں پر ہیں۔ مگر خود کو اسی فرقہ میں شامل کرتے ہیں کیونکہ شریعت صرف محدود ہوتی ہے کہ وہ شامی صوفی شاعروں کی تعلیمات [illegible] [illegible] [illegible]

۱۶۷ - اصول

ان درویشوں کے یہاں چار سلوک ہیں۔ جنکا انتظام ہمیشہ بارہ افراد سے ہوتا ہے۔ سب سے قدیم عدالت اندرونی [illegible] قدامت [illegible] کا اہتمام کرتی ہے اس عدالت کا مالک شیخ کہلاتا ہے اور اسکے نائب خلیفہ اور جانشین بہت سے ہوتے ہیں۔ یہ فرقہ چار ارکان یا درجوں میں منقسم ہے۔ اول رکن فنا نسبت ہے جو خیال کرتا ہے کہ شیخ کے اندر فنا ہے۔ دوسرا سلوک کا رکن ہے جس میں پیر یا بانی سلوک کے توسط سے مرید یا معتقد کو روحانی قوت اور فنائے ذاتی حاصل ہوتی ہے۔ تیسرا درجہ علم کہلاتا ہے اور مرید کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ صاحب الہام ہوگیا۔ جوکہ فنا فی الشیخ مشہور ہے۔ چوتھا درجہ اوسکو خدا تک پہونچاتا ہے اوسوقت وہ معبود کا جزو ہوجاتا ہے اور خدا کو تمام اشیا میں دیکھتا

وحدانیت کے اقرار معبودیت کو عقلی مذہب[1] میں دیکھتے ہیں - یہ نہایت مشکل فلسفہ ہے -

۱۶۹ - زمانہ قدیم و حال کی خفیہ انجمنوں کا منشاء

زمانہ قدیم کی خفیہ انجمنیں علم تصوف سے تعلق رکھتی تھیں - اور اکثر ایسی تصوف کے ساتھ باطل اعتقادی بھی طبیعت میں جا گزیں ہو جاتی تھی لیکن مقدس مقامات کی خفیہ خلوت گاہوں میں ایک جگہ ہوتی تھی جہاں وہ اپنے اوپر اور دھوکا کھائے ہوئے شخصوں پر ہنستی تھی اور اپنی طرف اون ہوشیاروں کو مائل کرتی تھی جو خوف کی غلامی سے بغاوت کرتے تھے اور انکو اوس یکتا کلمہ سے خبردار کرتے تھے - جو آزاد آدمی کے لائق تھا - اسلئے اوسکو تصوف کی خاطر جو اور صورتوں میں بہت فاضلانہ اور رحیم تھا - اور جس سے فنون اور سائینس کو ترقی ہوتی تھی - بہت کچھ درگذر کیا جاتا تھا اور کسی بات کو ذلیل قیاس سے نہیں بلکہ سچے یقین اور با تامل دور اندیشی سے منسوب کیا جاتا تھا - اور وہ ریاکاری جس سے وہ راستی اور علم کے خزانوں کو چھپاتا تھا جو اوسکی طاقت ناموری اور بعض صورت میں اوس کے استحقاق کا باعث تھے اوسکے جوہر کھل جاتے تھے - زمانہ حال میں اعلیٰ مذاہب اور ملکی دایروں میں کوئی خفیہ بھید نہیں ہے کیونکہ علم کا خاص استحقاق نہیں رکھتے اور نہ ایسی مریدیاں ہیں - جس سے زیادہ علم والوں کو زبردستوں کی جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ہو اور نہ کوئی شخص غلط تاریخ کا مجرم ہوسکتا ہے - جس میں صرف دھوکہ دینے والی نمائش ہو - جو شخص کسی خام خیالی کی دھونٹی / بلندی کو اپنے حوصلہ کا منشا قرار دیتا ہے اور اپنی آنکھ سیدھے افق سے ہٹا لیتا ہے جو صبح کے اجالے سے منور ہے وہ اپنے پاؤں پر روشنی ڈالتا اور اپنے سر کو اندھیرے میں چھوڑتا ہے - ایسی وجہ سے خفیہ انجمنیں خودداری اور خودبینی کے منشا پورا کرنے کو مذہبی رنگ میں ہیں - باضابطہ اور با اختیار گرجا کے معنے میں نہیں بلکہ ایک باغیانہ اور ایک علیحدہ فریق کے گرجا کے

---

[1] وہ مذہب جو بذریعہ الہام یا وحی نہو - مترجم

کتاب پنجم

ملحد یا منکر

ملحد لومڑیوں کے مختلف چہرے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سب اپنی دموں سے
ایک ہی جگہہ لٹکی رہتی ہیں۔
از پوپ گمریگوری نہم۔

باب اوّل

ملحد

۱۶۸۔ زمانہ قدیم کی مریدی سے زمانہ حال تک تبدل

ایک سلسلہ واقعات ہماری توجہ کا مستحق ہے جو کہ خاص طور پر زمانہ قدیم سے زمانہ حال تک کی مریدیوں کے تغیر اور تبدل کو علیحدہ کرتا ہے اور برادرانہ معاملات میں غیر معمولی باتیں ظاہر ہو جاتی ہے جو واقعات ہمکو زمانہ قدیم میں پیش آتے ہیں اون سے یہ نئے واقعات خود کو بطور نئے آغاز کے ظاہر کرتے ہیں۔ ابتک ہمنے وہ بھید دیکھا ہے جس کا علم آداعلی مدارج کی انجمنوں میں ہوتا تھا جسکی صداقت سے عوام کا ایک کثیر گروہ محروم رہجاتا تھا۔ اور جس کے اظہار کرنے سے ممکن نہیں کہ انتظام دین میں نقصان اور خطرہ واقع نہو۔ زمین کی تہ میں ہمہ اوست کا مسئلہ بناوٹی اعتقاد والوں کو ملتا ہے اور زمین کے اوپر

فوجداری کے زور سے انکا انسداد کیا گیا۔

ایک ملحد فرقہ جس کا یہی نام تھا جرمنی میں بارہویں اور تیرہویں صدیوں میں بھی موجود تھا۔ جو اسقف بشاپ پادری اور کلیسیا کی ماتحتوں کے جواز سے منکر تھے۔

۱۶۱۔ البیجنسس

البیجنسس کا الحاد نہایت پھیلنے والا اور کارگر تھا یہ فرقہ اپنے صدر مقام البی کے باعث اس نام سے موسوم ہے جہاں سے یہ تمام جنوبی فرانس میں پھیل گئے یہ فرقہ مینس مذہب کی شاخ ہے (دیکھئے بیان ہو چکا) اس نے اپنے وقت میں ٹیمپلر اور مسی کروشیین شاخوں کو بھی بارآور کر دیا۔ یہ اون تمام انجمنوں میں سے ہیں جنہوں نے کسی طرح سے کچھ سے جاری کئے۔ اور کلیسیا اور انکی ظلموں کے خلاف لڑتے رہے۔

۱۶۲۔ البیجنسس کے مقاصد

یہ بات ثابت کرنے کے قابل ہے کہ البیجنسس کا منشا تمام پچھلے فرقوں کے منشاء سے اس قدر خلاف تھا۔ کیونکہ اسکے حریف حضرت روم کے کلیسا جو تھے جو ڈھے تھے اور انکی بازو کے توسط اور افواج کے غصہ سے جو انتقام لیا جاتا تھا وہ بالکل استغنے سے ہی تھا۔ البیجنس الگ فرانس کے گیبالئن تھے اور روم کے تمام مخالفین سے فاکر فریڈرک اور انکے نیز سے اس غرض سے ملے ہوئے تھے کہ بادشاہوں کے حقوق کلیسا کے زبردست دعوؤں سے محفوظ رکھیں۔ یونیورسٹی بولوگنا پر انکے اصول کا خاص اثر بالکل شاہنشاہ کی جانب ہوا۔ ڈینٹی شاہنشاہ کا جانب دار تھا جو اس اصول سے آلودہ تھا۔ اور اسی واسطے بلف (پیروان پوپ) اوس کو حقیر جانتے تھے۔

سلہ یہ فرقہ اٹلی میں تیرہویں صدی میں موجود تھا۔ یہ شاہنشاہاں جرمنی کا طرفدار تھا اور بلف یعنی پوپ کے پیروان کا مخالف تھا۔ مترجم

سننے میں ہیں۔ اور چونکہ ایسے زمانہ میں جب کہ گرجا کی حکومت فائق تر ہو اور حرارت مذہب سلطنت کے ہر رگ و پے میں ساری ہو کوئی تبدیلی بغیر الحاد عمل میں نہیں آسکتی پس لامحالہ اخلاقی اور ذہنی بغاوت کی پہلی صورت یہی ہونا چاہئیے یہ الحاد مستند مسائل کے انکار اور تردید کو کام میں لاتا ہے تاکہ پادریوں کی مکروہ حکومت کو زوال ہو اور اپنے واسطے مذہب آزادی کے لئے راستہ نکل آوے۔

۱۷۔ سرکم سیلین یا دیہات گرد فرقہ

نئے سازش کرنے والوں کا پہلا گہوارہ ضرور اسقف کی فرمانروائی ہے جو بہت پیشتر اسی میں سے پیدا ہوئے۔ دوسری صدی میں ایڈمائٹ مشہور و معروف ہوئے اونکا یہ بیان ہے کہ مسیح کی وفات کے بعد ہم ایسے معصوم ہوگئے جیسے آدمؑ دنیا میں نزول سے پیشتر تھا ان پر یہ الزام تھا کہ اپنے مجمعوں میں ننگے دعا مانگتے تھے۔ ہم اتفاقیہ بیان کر سکتے ہیں کہ اوس فرقہ کو ایک شخص پیکرڈ نامی باشندہ فلینڈرز نے پندرھویں صدی میں از سر نو قایم کیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ باوقعت فرقہ جو پہلی صدی عیسوی میں پیدا ہوا۔ یہ فرقہ سرکمیلین تھا۔ یہ فرقہ ڈونیٹسٹ کی ایک شاخ تھی جو ڈونیٹس کا تہیج کے تفرقہ انداز اسقف کے ۳۱۱ء میں پیرو تھے جس نے اوسی ابتدائی زمانہ میں کلیسائے روم کی خرابیوں کے خلاف پہلی ہی وعظ کہا تھا۔ بعض پادریوں کے معتقدین اون سخت عقوبتوں سے جو اون پر گذر چکی تھیں ملحد ہو گئے تھے اور ان کے گروہ ملک میں کبھی ادہر اودھر گشت کیا کرتے تھے (اسی وجہ سے اونکا نام سرکم [گرد] سیلاس (مکانات) سے مرکب ہے) اصلاح کا وعظ کہتے تھے مصیبتوں سے سبکدوشی دیتے تھے غلاموں کو آزادی بخشتے تھے قرضوں کو ادا کرتے تھے جنے کہ زیادہ تعلق والے فریقوں سے مشورہ بھی نہیں لیتے تھے اور بعض اوقات بڑے بڑے جرایم کی بھی مرتکب ہو جاتے تھے بعض ان ملحدوں میں سے شہادت کے غلط جوش میں پہاڑی پشتوں پر سے تلے گر پڑتے تھے آگ میں کود پڑتے تھے یا اپنا گلا کاٹ لیتے تھے۔ یہ فرقہ کوئی تیرہ یا چودہ برس موجود رہا۔ اوس وقت حاکمان

قایم ہوجاویگی اور مذہب کا عشق اپنے پہلے مکان میں پھر پیدا ہوگا۔ بہشتی بیت المقدس دنیا ہی میں مل جاویگا جہاں کا بادشاہ گاڈفرے بوئیں مشتہر کیا گیا۔ یہ وہی شخص ہے جو روم میں فساد کی آگ اور تلوار لے کر پہونچا۔ مخالف سیزر روڈالف کو جو پادریوں کا انتخاب کیا ہوا بادشاہ تھا۔ قتل کیا اور اسقف کو شہر مقدس سے نکالدیا۔ اسلئے اپنی امیدوں کے موافق مدارس[1] شعرانے اوسکی خداترسی صاف باطنی اور پاکیزگی کی بہت تعریف کی جو بارھویں صدی کے اول ربع کی تمثیل آمیز تصانیف میں ظاہر ہوئی جو کہ "نائٹ آف دی سوان" کے نام سے مشہور ہے اور تمدن کے اس منصوبہ میں سے کہ بیت المقدس کو روم کا مخالف بنایا جاوے ٹیمپلروں کے لئے ایک ضروری حصہ مخصوص کیا گیا۔ جو شاید ان خیالات سے واقف اور اس میں شریک تھے۔

۱۷۵۔ کتھاری یعنے خالص فرقہ

اٹلی جو روم کی نگرانی میں نہ تھی وہ نئے اصولوں کی تائید کرنے لگی۔ میلان کتھاریوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اور یہ فرقہ بمقام میلان نہایت مستعدی سے کام کر رہا تھا۔

۱۱۲۵ء میں یہ شہر کیتھلک لوگوں سے زیادہ ملحد تھا۔ ۱۱۵۰ء میں فلورینس میں بھی کتھاری پیدا ہوگئے۔ اس فرقہ کے اصول پھیلانے میں عورتیں نہایت تندہی کرتی تھیں۔ اس امر کا اتنا غلبہ ہوا کہ گبلائن کی جانب داری میں شہر میں ایک بغاوت پھیل گئی۔ مقام آروایٹو میں ۱۱۲۵ء میں کتھاری مذہب پھیلا ہوا تھا۔ جسکو ۱۱۶۳ء میں عذاب پہونچایا گیا۔

ویرونا۔ فیرارا ریمنیا وغیرہ مقامات میں بہت سخت عذاب دیا گیا۔ ۱۲۲۴ء میں کیلیریا اور نیلیپز میں اس فرقہ کا کثیر تعداد میں جلسہ ہوا اور یہ لوگ روم میں بھی کھیے ہوئے

---

[1] ٹروبیڈر یعنی مدارس شعرا گیارہویں سے تیرہویں صدی تک پروونشل علاقہ فرانس اور نیز اٹلی میں جاری تھے۔ مترجم

۱۷۳ - البی جینس کے اصول۔

اُوس گرجا کا روم ٹولوز تھا جہانکہ پادری بشپ ہر صوبہ کی کمیٹیاں اور صدر کمیٹی مثل مستند گرجا کے علیحدہ تھیں اور اوسکے جھنڈوں کے نیچے یوروپ کے بڑے حصہ کے مروجہ دین کے مخالف جمع ہوتی ہے۔ تمام روم کی بربادی اور بیت المقدس کی سلطنت کی بحالی پر غور کرتے تھے۔ پروینس کے بلوہ نے جن وجوہات سے وہ ظہور میں آیا اونہیں سے استحکام حاصل کیا۔ صلیبی جنگ آوروں نے خراب شدہ یونان کے عقاید اور اسلامی مذہب اور ہمہ اوست کا عقیدہ رکھنے والی ایشیا کے ساتھ یوروپ کا بہت ہی قریب تعلق پیدا کر کے مشرقی مینس مذہب کو از سرنو تازہ کیا تھا۔ علاوہ ازیں مشرق نے ارسطو کی تصنیفیں اور اونپر عرب مفسرین کے حاشئے پیش کئے جس میں کبالہ کا مکر اور ایسے خیالات کا سامان شامل تھا۔ فلسفہ تسلط جمہور اور اوجسمانی شفقت مقدس کلیسا پر حملہ آور تھے۔ مختلف بغاوتوں نے عام منشا کو ظاہر کر دیا تھا اور سیچائی قتل نے اس امر کا انسداد نہیں کیا تھا کہ والڈینس کا عقلی فرقہ جو اپنے بانی پیٹر والڈو کے باعث اسی نام سے موسوم ہے راین اور نالینڈ کے جرمنی خفیہ فرقوں سے مل گیا جہانکہ دستکار لوگ اُمرا اور پادریوں کے خلاف برانگیختہ ہو گئے تھے ہر ایک رسول کو جو خالص اخلاق روحانی مذہب اور ابتدائی معبد کی بحالی پر وعظ دیتا تھا مرید مل جاتے تھے لوئی نہم یا پارسا کی صدی دلت ۱۲۲۶ء ۱۲۷۰ء کلیسائے روم کی بداعتقادی کی صدی ہے۔

۱۷۴ - البیجنیس کے مقاصد

البیجنیس کے الحاد نے بحیرہ روم کے ساحل پر ایسی ترقی کی کہ بہت سے ملک روم سے علیحدہ ہو گئے اور شاہزادے اور شاہنشاہ کھلم کھلا اوس کے جانب دار ہو گئے۔ خدا ترس روم کو مبتلائے زوال خیال کرنے سے البیجنیس کا دل ٹھنڈا ہوا اور یکایک صلیبی جنگ آوروں کی طرف مائل ہو گئے۔ اس امید میں کہ بیت المقدس روم کا باوقار اور زبردست حریف ہو جاویگا اور وہاں پر البیجنیس کی دارالحکومت

پُرانے بھائی کہاں جلسہ کیا کرتے تھے - ہر جگہ ہیں - اونپر مرنے والوں کو پھانسی دینے
اور بچھو کا مارنے اور بچوں کو ملا نیکا الزام لگایا جاتا تھا - ایسے الزام متراس عیسائی
ناسٹک - یہودی اور بالکل قریب زمانہ میں آئرش رومن کیتھلک پر بھی لگائے گئے ہیں
جیسے کہ اور حالت میں ہوا اس الزام کی غالباً کسی مانی ہوئی قربانی کی وجہ سے نوبت
آئی جس کی تشریح اون کے مخالفین نے حرف بحرف اس طرح کی ہے اونکی چار
دینی رسمیں دعشا ۔ ہانی ، تھیں اور اطمینان قلبی ہاتھ لگانے یا روح القدس کے
بپتسمہ سے ہوتا تھا - جو کہ صرف بالغوں کو دی جاتی تھی - گناہوں کی تخفیف کرتی
تھی - اطمینان پانے والی پانے والی طبیعت بخشتی تھی اور اوسکی بدولت دائمی نجات
حاصل ہوتی تھی - عذاب ہونے کے زمانہ میں یہ رسوم مختصر کر دی جاتی تھیں - اور
رات کے وقت پوشیدگی میں ادا کی جاتی تھیں - روشن مشعلیں آگ کے بپتسمہ کی
دلیل تھیں - مریدی کی رسم کیوقت سینٹ جان کی انجیل کے شروع کی اٹھارہ
بیتیں پادری پڑھا کرتا تھا - بعض فرامشن مدارج میں اس دستور کا خلاصہ آج تک ہے
اپنی مریدی کی یادگار میں مرید کو باریک سن اور اُونکی پوشاک ملتی تھی جسکو وہ اپنی
قمیص کے نیچے پہنتا تھا - عورتوں کو ایک پٹکا ملتا تھا جسکو وہ عین چھاتی کے نیچے بدن سے
ملا ہوا پہنتی تھیں -

۷۷ - کیتھاریوں کو عذاب

اوس عذاب کی مثال کے طور پر ذیل کا بیان کافی ہے جو کیتھاری فرقہ کو
اوس دیندار زمانہ میں دیا گیا تھا - ڈالسینو اوس کیتھاری فرقہ کا سرگروہ تھا جو خود کو
رسولیہ کہلاتے تھے - اسلئے کہ اونھوں نے رسولوں کے عیسائی مذہب از سر نو جاری
کرنے کی کوشش کی تھی -

اور جنہوں نے اوسوقت مروجہ حکومت اسقف کی زوال کی بابت جو نہایت
خراب تھی بیشن گوئی کی تھی اور ۱۳۰۵ء میں چار سو مریدوں کے ساتھ ڈالسینو نے ایک
پہاڑی پر ضلع ورسیلی میں پناہ لی لیکن رسولیہ پکڑے گئے اور مقدس بزرگان کلیسا کے

تھے۔ لیکن ایسی یقادتوں کے خاص مقام لامبرڈی اور ٹسکنی ہمیشہ سے رہے ہیں۔

۱۷۶۔ اصول اور عقاید۔

ہم کو اس فرقہ کی بابت بہت کم اطلاع ہے۔ اس لئے کہ دوسری ملحد انجمنوں کے خلاف اس نے اپنی کارروائیوں کو چھپانا چاہا۔ مینس مذہب اور ایسی جینس کے اصول سے یہ بہت ہی مشابہ تھا شل موحز الذکر کے یہ اپنے اصولوں کو نہ صرف عام دنیا سے چھپاتا تھا بلکہ اپنے ادنے درجہ کے مریدوں تک سے بھی۔ وہ عقیدہ تناسخ پر یقین کرتے تھے اور یہ مان رکھا تھا کہ نور حاصل کرنے کے لئے ایسی سات تبدیلیاں ضروری ہیں۔ لیکن جیسے کہ اور فرقوں کی حالت ہے غالباً مریدی کے درجوں کے ذکر کرنے کا یہ ایک اشارتاً طریقہ تھا۔ وہ عالم ظاہر اور عالم غیب کی ابتدا مختلف خالقوں سے منسوب کرتے تھے۔ پہلی دنیا کو بھوتوں نے پیدا کیا ہے اسی واسطے انھوں نے عہدنامہ قدیم (توریت) کو بوجہ مخلوق ہونے کے رد کر دیا اور نیز مسیح کے قالب انسانی میں آنے اور اعراف اور دوزخ وغیرہ کا بھی رد کیا۔

انکی خواہشیں باہم ربط ضبط رکھنے کی تھیں اور شادی کرنے کے خلاف تھے انسان دوست تھے۔ سب سے بڑھکر یہ بات تھی کہ محنت میں زندگی بسر کرتے تھے کفایت شعاری کی عادت کو سخاوت سے ملایا تھا۔ دارالعلوم اور دارالشفا قایم کئے۔ مرید بنانے کے لئے خشکی اور تری میں سفر کئے۔ فوجداری کے حکام سے جان لینے کے استحقاق پر انکار کیا۔ خودکشی کو ناپسند نہیں کیا۔ اور صلیب کی حقارت میں ٹیمپلرز سے پیش قدم تھے۔ یہ بات انکی سمجھ میں نہ آئی کہ شفیع خلایق کی موت کے آلہ (صلیب) کو عیسائی لوگ کیوں پوجتے ہیں۔ اور کہا کہ صلیب اون حیوانات کی شکل ہے جنکا بیان اپوکیلیپس میں ہے اور مقدس مقام پر رکھنا مکروہ بات ہے وہ اپنی رسومات جنگل غار اور دو گھاٹیوں میں ادا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے جو لوگ اس الحاد سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے جو اس سے متنفر ہیں اس سوال کا اچھی طرح جواب دے سکتے ہیں۔ جب تک لاج نہیں قایم ہوئے تھے ہمارے

بیگہارو۔ اور بیگا ئینز یہ سب شاخیں اسی فرقہ کی ہیں۔

۱۷۹۔ لوسی فری۔

ایک دوسرا فرقہ جو کتھاریوں میں سے پیدا ہوا وہ لوسیفری ہیں یہ فرقہ اوس فرقہ کے ساتھ خلط ملط نہ کرنا چاہئے جو لوسیفر بشپ کیگ لیاری کے نام سے موسوم ہے اور جو عرصہ قلیل تک تھیوڈاسمیس اعظم کی ماتحتی میں قایم رہا یہ لوسیفری یا شیطان پرست فرقہ جسکا یہاں مذکور ہے بارہویں یا تیرہویں صدی میں پیدا ہوا۔ اونکا صدر مقام ایسٹ فرائیس لینڈ کی ریاست میں تھا۔ فرائس لینڈ کے باشندوں نے برمین کے اُسقف کو عشر ادا کرنے سے انکار کیا جس وجہ سے وہ ملحد مشتہر کیئے گئے کانریڈوان ماربرگ نے جوریاکاری اور بیرحمی میں بدنام تھا گرجا کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اوس زمانہ کے پادریوں کی دماغی حماقت کسی اور بات سے اسقدر ظاہر نہیں ہوتی جیسی اوس رپورٹ سے جو پوپ گریگوری نہم کے پاس آئی تھی اور شخص آخرالذکر نے اوسکو واقعات کا سچا بیان گردانا ہے جیسا کہ اوس کے مسودہ مطبوعہ ۱۲۳۳ء سے ظاہر ہے کانریڈ کی رپورٹ کے بموجب جس طرح کہ پوپ کے مسودہ میں اوسکا مطلب مندرج ہے۔ لوسی فری لوگ جب کسی امیدوار کو مرید کرتے تھے تو اوّل ایک مینڈک اوسکو دکھلاتے تھے جو اوسکو چومتا تھا۔ یا اوسکی زبان اور تھوک کو اپنے منہ میں کھینچتا تھا۔ یہ جانور عموماً اپنی قدرتی جسامت میں بعض اوقات اتنا بڑا نظر آتا تھا جتنی بط لیکن اس سے زیادہ اتنا بڑا جتنا کہ باورچی کا چولہا۔ تب ایک زرد آدمی جسمیں صرف پوست و استخوان ہوتا تھا نو مرید کو دکھلایا جاتا تھا۔ جو اوس کو چومتا تھا۔ بعد اوس کے یہ نو مرید کیتھلک مذہب کی یادگاری بالکل بھولجاتا تھا۔ اوسوقت ایک کالا بلا ایک بُت کے اندر سے اترتا تھا جو کہ ہمیشہ ان ملحدوں کے جلسہ کے مکان میں پایا جاتا تھا۔ یہ سب اوس جانور کی پچھلی ٹانگوں کو چومتے تھے۔ بتیاں گل کردی جاتی تھیں۔ اور نہایت عیاشی کے افعال میں مصروف ہوتے تھے۔ تبیاں پھر روشن کرنے پر ایک شخص نظر آتا تھا۔ جس کے بالائی اعضا درج سے بھی

حکم سے ڈالسینو اور اوسکی زوجہ مارگاریٹ کے ایسے ٹکڑے پارچے کئے گئے کہ ایک ایک عضو جدا تھا پھر اون ٹکڑے پارچوں کو سرکاری جلاّدنے جلادیا ڈالسینو کے اون مریدوں کے واسطے جو اپنے رہنما کے ساتھ نہیں پکڑے گئے تھے کلیمنٹ پنجم نے صلیبی جنگ کا حکم دیا اور کل آدمیوں کو جو اس میں شریک تھے کامل معافی دی گئی۔ ڈالسینو کی وفات سے پندرہ سال بعد اوس کے تیس مرید پڈوآ کے بازار میں زندہ جلا دئیے گئے۔

۱۷۸۔ والڈینس یا واڈوئی

یہ فرقہ بارھویں صدی میں پیدا ہوا اور اوسکا یہ نام اوسکے بانی پیٹر والڈس سے شہر لیانز کے امیر باشندے کے نام پر ہے۔

اس کے مقاصد البیجنس کے مقاصد سے بہت کچھ مشابہ تھے۔ کلیسا سے عذاب پاکر اوسکی امت امت یوروپ کے بڑے حصہ پر پھیل گئی۔ تیرھویں صدی میں پوپ نے اونکے خلاف صلیبی جنگ قایم کردی جسکی تفصیل تاریخ دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر واڈوئی فرقے کے اصول غیر مغلوب رہے اور ریفارمیشن[۱] (اصلاح) کے زمانہ میں اونکی ذریات پروٹیسٹنٹ فرقہ میں شمار ہوئی اگرچہ باعتبار اصول وہ اون سے بہت باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں اور اختلاف رکھتے چلے آتے ہیں اور وہ یوروپ کے بہت سے حصوں میں بطور جداگانہ فرقہ کے رہتے ہیں لیکن یہ بات صرف ۱۸۴۸ء میں تھی کہ شاہ سرڈینیا کے فرمان سے مذہبی آزادی اور اوس سلطنت کی رومن کیتھلک رعایا کے ساتھ مذہبی اور ملکی حقوق بدرجہ مساوات اونکے لیے منظور کیے گئے بموجب روایت رلاں ہرسیوں کے جسکی تحریر سٹراسبرگ پر ۱۳۰۰ء کے درمیان ہے۔ واڈوئی کی ایک جماعت اوس وقت میں بھی سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں میں چھپی ہوئی رہتی تھی اور اپنی آپ کو دوستان خدا کے نام سے موسوم کرتی تھی۔ آنا بیپٹسٹ۔ لالڈ۔

---

[۱] عیسائی مذہب میں ضروری اصلاح جو لوتھر نے سولھویں صدی کے شروع میں کی جس کی وجہ سے پروٹیسٹنٹ گرجا رومی کلیسا سے علیحدہ کیا گیا ریفامیشن کہلاتی ہے۔ مترجم

صدی کے زمانہ تک لوسیفریوں کے اوپر اسقدر الزام نہ تھا جو وقت میں کہ یہ فرقہ معدوم ہوگیا تھا۔ اور مقدس اُم الکلیسا کے فتوے اور آگ سے اوسکی بیخ کنی ہوگئی تھی بیشمار اور فرقے بھی موجود تھے جو یا تو اپنے بانیوں کے نام سے موسوم تھے یا اون مقامات سے جہاں پیدا ہوئے ہیں شلاً میسالین بوگومائل جنکا پیدا ہونا آخر الذکر سے سمجھا گیا ہے کیتھین انکریفائٹ وغیرہ تاہم اون میں سے کوئی ایسا باوقعت نہ تھا جیسے کہ مذکورہ بالا۔ لیکن اونکا منشا کچھ ہی ہو۔ ان فرقوں کے اراکین نے چند صدیوں کے عرصہ میں عذاب خانہ اور مذہبی تحقیقات کے ایندھن میں بہت سے مقتول پیش کئے کلیسا نے مکاری سے الحاد کو سحر کے ساتھ خلط ملط کردیا۔ طامس اسٹیلین جو کہ ملکہ الیزبتھ کے زمانہ میں انگلستان میں تھا وہ بوجہ رومن کیتھلک ہونے کے عذاب سے بچنے کے لئے ہالینڈ کو جلا وطن ہوگیا تھا اوس نے ایک کتاب اس استفسار پر لکھی ہے۔ کہ کیوں پادری اور جادوگر اس حد تک ایک ساتھ پھیل گئے ہیں جن دونو برائیوں کو اسنے شیطان کے توام بچے بتلائے۔ یہ مصنف ۱۵۹۸ء میں مرگیا۔ تاہم اس سن کے بعد بھی سحر کے وجود سے انکار کرنا قابل تعزیر الحاد تھا۔

۱۷۲۵ء ریاست ہوہین زالرن ہینچن واقع درٹم برگ نے سرکاری حکم سے پانچ فلورن انعام اوس شخص کو دینے کا وعدہ کیا جو کہ مردہ خواہ زندہ بھوت پہلا وا یا دوسری قسم کا پریت لے آوے۔

۱۸۱۔ مدرسۃ الشعرا کا مذہب۔

ٹروبیڈر اور البی جینسس تعذیب میں قریب قریب ہوگئے۔ پنج کے مدرسہ میں اونکی دوستی بڑھ گئی وہ ایک دوسرے کی خاطر گاتے اور لڑتے تھے۔ اور اون کے گیت ہی اکثر انکی چتا پر ختم ہوتے تھے۔ جسوجہ سے یہ بات خیال کرنی معقول معلوم ہوتی ہے کہ ٹروبیڈر اوس بڑی سازش کے جو کلیسائے روم کے برخلاف کی گئی تھی۔ بانی مبانی ہیں۔ یہ اوس بغاوت کے بہادر تھے جنکا رہنما اور مطلب دلی ناقص فوائد اور گنواری حرمت نہ تھی بلکہ مذہب او عشق کا ضابطہ تھا۔ یہاں عشق سے وہ محبت نہ

زیادہ نورانی ہوتے تھے۔ اوسکے جسم کے زیریں اعضا بلی کے اعضا سے مشابہ ہوتے تھے جسکو مرید کے کپڑوں میں سے پھاڑکر ایک ٹکڑا ملتا تھا۔ یہ اسبات کا عہد ہوتا تھا۔ کہ آیندہ سے نیا مرید اوسی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ملحد مزید بات یہ کہتے تھے کہ خدا نے بے انصافی سے لوسیفر کو دوزخ میں ڈالا۔ لیکن آخر کار اس شیطان کو اپنی پہلی ناموری اور آسودگی پھر حاصل ہوجاویگی۔

۱۸۰۔ شیطان کی پرستش کی اصلیت

اب یہ یقین ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب آدمی بداعتقادی اور بیرحمی سے پامال کئے جاتے تھے۔ جبکہ دیندار اور دنیا دار ظالم (اوّل الذکر دونوں زیادہ برے ہیں) خدمتگار اور غلاموں کی زندگی ناقابل برداشت کردیتے تھے۔ یہ لوگ خیال کرتے تھے کہ اونکو خدا اور نیکی کی طاقت نے چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے وہ حفاظت کے واسطے شیطانوں سے قدرتی طور پر استغاثہ کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے ایک قسم کی شیطانی پرستش پیدا ہوگئی (یعنی وہ علویات کا کام سفلیات سے لینا چاہتے تھے) اسی واسطے ہم لوسیفریوں کے اوپر اس عقیدہ کے الزام کو کہ شیطان کو آخر کار بحالی حاصل ہوگی سچ قبول کرسکتے ہیں اور یہ کوئی اہم بات نہیں ہے بڑے خداشناس لوگ بھی جولا زوال انجیل کے مقلد ہیں۔ یہ عقیدہ رکھتے آئے ہیں اور باقی الزامات اسقدر واہیات ہیں کہ انکو بڑے زور کے ساتھ باطل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمنے سنا ہے کہ لوسیفریوں کے پہچان لینے کے علیحدہ اشارے تھے اور وہ ایک دوسرے سے اس طرح سلام کلام کرتے تھے۔ لوسیفر جسپر ظلم ہوا ہے۔ تجھے سلام کہتا ہے۔ غیر مذہب والوں کو اپنے مجمعوں میں آنے کی ممانعت کرنے کو وہ یہ سوال کیا کرتے تھے کیا آج کانٹے چبھتے ہیں۔ اس سوال کا جواب لکھا ہوا نہیں ہے لیکن درواقع یہ مریدوں کو ہی معلوم تھا۔ وہ مقامات جہاں وہ اپنے جلسے کرتے تھے صومعہ استغفار کہلاتے تھے۔ ان پر جو خلاف فطرت ارتکاب جرائم کا الزام لگایا گیا ہے یہی الزام ہے جو کہ کلیسا نے دوسرے ملحدوں پر لگایا ہے۔ لیکن غیر ہوں

آوٹن کی روایت کے بموجب کوئی شخص اوسکی شاعری کے گیتوں کو نہیں سمجھتا تاہم ڈینٹی اور پٹرارچ تمام پروینس کے شاعروں سے زیادہ اوسکی تعریف کرتے ہیں اور اوسکو عشق کا بڑا اُستاد بتلاتے ہیں اور اوسکے طرز عبارت کی تعریف کرتے ہیں۔ اگر اونہوں نے اوس کے مطلب کو اچھی طرح نہ سمجھا ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ ٹروبیڈر اپنے دلی جذبات سے ہمیشہ کسی عورت کی طرف مخاطب ہوتے تھے گو وہ اوسکا نام نہیں ظاہر کرتے تھے۔ جو کچھ ہیو گوڈی برونیٹ کہتا ہے وہ سب پر صادق آتا ہے اگر مجھ سے پوچھا جاوے کہ میرے راگ کا مشارٌالیہ کون ہے تو میں اِس بات کو مخفی رکھتا ہوں میں جھوٹ موٹ کسی ایسے ویسے کو بتا دیتا ہوں لیکن دراصل ایسی بات بالکل نہیں ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ جو محبوبہ مدنظر ہوتی ہے۔ جیسے ڈینٹی کی بٹرائس وہی عشق کا خالص مذہب ہے اور اوس کو درجن صوفیا دکنواری سرسوتی، کی صورت میں مانا جاتا ہے۔

۱۸۴۔ ٹروبیڈروں میں مدارج

اُن میں چار مدارج تھے لیکن ہیٔ افسانہ گل :: سے یہ چار اور تین میں تقسیم ہوگئے جس سے پھر طلسمی عدد سات پیدا ہوا۔ اِس نظم میں ایک قلعہ کا بیان ہے۔ جسکا حصار سات دیواروں سے ہے جو معمے طلب صورتوں سے ڈھکی ہوئی ہیں اور کسی شخص کو اِس قلعہ میں دخل نہیں حاصل ہو سکتا جبتک کہ وہ اُنکے مخفی معنے کی تشریح نہ کر سکے۔ ٹروبیڈر بھی پہچاننے کے خفیہ اشارے رکھتے تھے اور یہ سمجھا گیا ہے کہ مطر بونکا ایسا نام اسوجہ سے ہے کیونکہ وہ مخفی عبادت کے گرو تھے۔

۱۸۵۔ عشق کے دربار

اُن کی طرف میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں غالباً لاج آف اڈاپشن رسومعہ قبولیت، نائیٹس اینڈ نمفس آف دی روز دگلاب کے طالب ومطلوب) اسی سے پیدا ہوگئے ہیں۔ جو مدارج اُنکے اندر مغروانہ کا دروائیوں سے بتلائے گئے

سمجھنی چاہیئے جسکو سب لوگ کم وبیش معلوم کرتے اور سمجھتے ہیں بلکہ یہ ایک فن اور سائینس ہے جو فرقہ کی رسوم اور قوانین کے مطالعہ اور مشق سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اِس فن کے ماہر مختلف ناموں سے یورپ کے بہت سے حصوں میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں بیشک اون حدود کو ٹھیک دریافت کرنا مشکل ہے جنکے اندر یہ خوشنما سائینس پھیلا ہوا تھا۔ عشق کے گویّوں کا جلسہ لینگوڈی آک اور لینگوڈی آئی کے شاعرہ کے طور پر ہوتا ہے جو کہ عشق وحسن کے گانے والے اور قوّال ہیں۔

۱۸۲۔ ٹروبیڈرز کا کلام سمجھنے میں دقت

پروینس کے گویّے جنکی زبان کو اسقف لوگ الحادی زبان کہتے تھے۔ ہماری سمجھ میں قریب قریب بالکل نہیں آتی اور ہمکو معلوم نہیں کہ کس طرح اونکی نظم کی تعریف جو ڈینٹی پٹرارک اور چوسر جیسے شخصوں نے کی وہ درست ہے چونکہ ہم اونکی نظم کو سمجھتے نہیں ہیں ہم اونکے الہام کو جنون بھی نہیں خیال کرتے اور نہ اُس کامیابی سے انکار کرسکتے ہیں جو بلاشک اونہوں نے حاصل کی ہے۔ یہ بات خیال کرنی زیادہ آسان اور قدرتی معلوم ہوتی ہے کہ الحاد کے وہ آزاد بہادر جنکو اپنے خیالات صاف صاف ظاہر کرنے کی اجازت نہ تھی وہ نظم کی مجمل پیچیدگیوں اور ہلکی صورتوں کو جن سے اون کے خیالات چھپے رہتے تھے زیادہ پسند کرتے تھے۔ اور جس طرح ان اشعار کے گراں بہا اور مسرت بخش عشقیہ دربار البیجنیس کے لاج کو پوپ کی تفتیش کنندہ نظر سے چھپاتے تھے ایسا ہی مختلف زمانوں میں ملکی مقاصد کی غرض سے کیا جاتا تھا۔

بعض ٹروبیڈ مثلاً والتہر جنکی وفات ۱۲۲۸ء میں اور پیٹر کارڈینل جس کی وفات ۱۳۰۶ء میں ہوئی کلیسا کے بیجا مصارف اور پادریوں کی خراب زندگیوں کا کھلم کھلا راگ گاتے ہیں۔

۱۸۴۔ ٹوربیڈ کی نظم

ارنیلڈ وڈینیلو اپنے ہمعصروں کے نزدیک ہی گمنام تھا۔ مانک آف مانٹ

کتاب ششم

شجاعت

شجاعت میں ضابطہ قوانین کی نسبت دلاوری زیادہ تھی۔ رسم میں عوام پر صرف یہ ظاہر کیا جاتا تھا کہ تمنا پانے والا شخص اوس قوت کو عمل میں لانیکے قابل ہے جو اوس کے ذریعہ سے اوسکو دی گئی ہے لیکن حقیقت میں وقت پر ظاہر ہونے والی دلاوری کا نام ہی شجاعت تھا۔

(از تاریخ شجاعت مصنفہ جیمس)

باب اوّل

شجاعت

۱۸۶۔ ابتدائی مقصد

حفاظت اور ترقی کے خیال نے سین گریل کی انجمن پیدا کی اوس رستی کے شیشہ کی تلاش میں رہنا جس کے اندر کسی وقت میں شفیع کا خون تھا۔ اوس کے ممبر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے۔ یا استعارہ دار عبارت چھوڑ کر عیسائی کلیسا کو رسولوں کے زمانہ میں پھر لانا چاہتے تھے تاکہ انجیل کے احکام کی سچی تعظیم ہو۔ پورے شکل کی گول میز پر جس میں اوّل و آخر کی گنجایش نہ تھی۔ نائٹ لوگ بیٹھا کرتے تھے جو اس رتبہ اور اعزاز پر بہت سخت آزمایشوں کے بغیر نہیں پہنچ سکتے

ہیں اور جنکی لفظ بلفظ تشریح کی گئی ہے وہ بے قدر اور اخلاق سے خالی ہیں۔ اور اسی واسطے البیجنس کے اخلاق اور اطوار سے کچھ مناسبت نہیں رکھتے جو کہ سر بسر خالص اور سخت تھے۔ اس واسطے عشق کی مجلسوں نے صرف بہادری کے سوالات کے فیصلہ کے سوائے زیادہ سخت مقاصد کو چھپایا ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ مجلسیں اور نیز ٹروبیڈر کی نسل البیجنس کی ناپیدی کے ساتھ ڈی انٹفرٹ کی تلوار اور کلیسیائی تفتیش کے ایندھن سے معدوم ہو گئیں۔
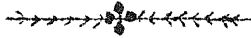
جس کا یہ انسداد نہیں کر سکتے تھے اوسکی تائید کرنے لگتے تھے اور معتقدین روح سے زیادہ اونکو خوف نہ تھا - خواہ خفیہ مذہب افلاطونی مذہب یا مذہب شجاعت سے متعلق ہو روم اوسکی موجوں سے مخالفت کرنے کے بدلے اوسکو مکاری کے اصول سے اپنی نالیوں میں پھیر لیتی تھی جس سے کہ اقتدار پوپ کو مضر ہونے کی جگہ وہ اوس کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا تھا -

۱۸۸ - عقائد اور اصول -

جن لوگوں نے گول میز اور سین گریل کے تفریح بخش قصے تصنیف کئے تھے وہ گالک تثلیث ، بارڈ اور کیلٹ کی داستانوں کے اصول تصوف سے خوب واقف تھے - اون افسانوں کی اصلیت قدرتی دنیا کے عجائبات ہیں اور سین گریل صرف نوح کی مختصر کشتی ہے - چوسر کی کتاب ٹیسٹمنٹ آف لو (ثبوت عشق) سے جسکی بنا فلسفہ کی تسکین پر ہے - بالتحقیق نے ایسا سمجھا ہے کہ شجاعت کا عشق عورت کا عشق نہایت اعلی عمدہ اور جاندار صورت میں ہے - لیکن شجاعت کے ابتدائی زمانہ میں نائٹ کا عورتوں کا عشق درجن سوفیہ (مجسم حکمت) سے تھا - جو اصطلاحیں مریدی کی رسوم میں استعمال ہوتی ہیں مذہبی عہد و پیمان جو اس موقع پر لئے جاتے ہیں وہ تکالیف جو نائٹ کو تسلیم کرنا پڑتی تھیں - بہت سی اور وجوہات کے ساتھ کافی طور سے بتلاتی ہیں کہ یہ عشق جسکا بار بار ذکر ہوا ہے - دنیوی عشق سے کچھ تعلق نہیں رکھتا - یہ بات اون نائٹ کی طرف صادق آتی ہے جو کہ والڈمی نائٹ (اپنی خوشی کے بہادر) کہلاتے ہیں اور جنکا فرمان ایک عجیب کتاب ہے جس کا نام للس سائٹ پارٹیڈلس اور جو الفنسو یازدھم شاہ کیسٹایل اور لیان کی تصنیف سے ہے - ان کے بت ٹیمپلر اور ناسٹیلروں کے بتوں سے بہت کچھ مشابہ ہیں - یہ مذہبی فرقہ اور فرقوں سے زیادہ تھا - بڑی سخت زندگی کے پابند تھے ، اور اون کے کپڑے تین رنگ کے تھے اور عجیب مطابقت کے ساتھ

تھے۔ اون کے مدارج اوّل اوّل تین تھے۔ جو بعد کو بڑھا کر سات کر دیے گئے تھے اور آخر کار اوس سنہ میں جب کہ یہ فرضی طور سے ابی جنیس ٹیمپلرا ور گیبلائن کے ساتھ خلط ملط ہو گئے تو ۳۳ تک تعداد پہونچ گئی تھی۔ کہتے ہیں کہ خاص مدارج یہ تھے آ پیج (خاص بردار) ۲ اسکوایر (کم درجہ کا بہادر) ۳ نائٹ پورے درجہ کا بہادر۔ اوس زمانہ کے تین خاص فوجی مدارج یہ تھے۔ ٹیمپلر مقدس سینٹ جان کے نائٹ ہاسپٹلر جو بعد کو نائٹ آف روڈ کہلانے لگے۔ اور اوس سے بعد کو مالٹا کے نائٹ اور تیسرا درجہ ٹیوٹانک نائٹ کا تھا۔

۱۸۷۔ نائٹ لوگ مذہب عشق کے فوجی رسول

سب سے بڑھکر یہ انجمن مذہب عشق کے رسولوں اور واعظوں کا مغرور خاندان تھا۔ فوجی ٹروبیڈر جو کہ انصاف اور حق کے جھنڈوں کے نیچے سلطنت آلٰہی کی بے انتہا بدسلوکیوں کے خلاف لڑتے تھے بیواؤں کو تسکین دیتے تھے (یہ شاید ناسٹک گرجا تھا) بیواؤں کے بچوں کی حفاظت کرتے تھے۔ (یہ مینس کے پیرو تھے) اور جھوٹ شیطان تفتیش کنندوں اور پادریوں کو زک دیتے تھے۔ غضبناک رولینڈ کی طاقتور آواز جس سے پہاڑ[1] کی سنگ مرمر کی چٹانوں میں درز پڑگئی تھیں۔ یہ اوس مشہور الحاد کی آواز ہے جو اسپین میں پہونچ گئی تھی۔ اور لوئی چہارم کے پاس مقدلہ کی بیٹی بیٹی تھی۔ اب پیرنیلیس کوئی نہیں ہے۔ گو یہ طبیعت کو پریشان کرنے والا بیان ہے لیکن تاہم یہ سچ ہے۔ فی الواقع اس وقت میں فیوڈل[2] زمانہ کی شجاعت کا ذکر نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ اوس زمانہ کا جو گیارہویں صدی سے بھی پیشتر تھا اور یہ شجاعت مینس اور کیتھاری مذہبوں کے تکم سے پیدا ہوئی تھی۔ اور روم سے بالکل برخلاف تھی۔ لیکن اوس زمانہ میں بھی پوپ کا کلب اوسی اصول پر کاربند تھا اور

---

[1] یہ پہاڑ کا سلسلہ اسپین کے شمال میں ہے۔

[2] اس سے وہ زمانہ مراد ہے جب زمینداروں کو بادشاہوں کی طرف سے اس شرط پر زمینیں ملا کرتی تھیں کہ ضرورت کے وقت بادشاہ کو اپنے آدمیوں سے جنگ میں امداد دیں۔ مترجم

اون رنگوں سے مشابہ ہیں جن سے ڈینٹے بیٹریس کو ملبوس دیکھا اور وہ تین
دائرے جو وہ فردوس کے ختم پر کھینچتا ہے - وہ ہمیشہ روٹی کھاتے تھے
اور فقط پانی پیتے تھے - یہ انتظام غذا اوس قوم کے لئے مناسب نہ تھا -
جس کے فرائض ہمیشہ روحانی نہ تھے کیونکہ علاوہ اپنے خاص فرائض کے وہ
شجاعت کے تمام قواعد کے پابند تھے اور کمزوروں کو زبردستوں سے بچانا اونکا
فرض تھا اور جہاں امن میں خلل آتا - پھر امن قائم کرنا اپنی جماعت [illegible] کی
خدمت کرنا اور انجیل کے مذہب کی حفاظت کرنا - کہتے ہیں کہ اونھوں نے اپنی
سیدھی بانہہ برادری کی علامت قائم کرنے کی غرض سے کاٹ لی تھی [illegible]
عشق کی نہایت ضروری رسموں میں سے ایک رسم ہے - ایک سبز شیشہ کا
گلاس جسکو ابتدائی سین گریل بتلاتے ہیں - جینوا کی خانقاہ میں رکھا ہوا ہے اور
اس قدر قیمتی خیال کیا گیا ہے کہ اوسکے دیکھنے کے لئے [illegible]
درکار ہے کہتے ہیں کہ حکام کے حکم سے ایک [illegible] سے
تراشا ہے - لیکن ناخدا ترس فرانسیسی جو کہ نپولین اول کے عہد میں اسکو پیرس
لے گئے تھے - از روئے علم کیمیا اوس کی تصدیق کی [illegible]
اوس کو محض سبز شیشہ ثابت کیا -

ٹیمپلر فرقہ

۱۸۹ - اس فرقہ کی بنیاد

اس کی بنیاد ۱۱۱۸ء میں کسی قدر ایک [illegible] جیسا کہ
ایک قلمی کتاب سے جو لوور کے کتب خانہ میں ہے [illegible]

خان تک ٹیمپل کے نام سے مشہور ہے - اسی عمارت میں فیلپ فیر نے اوس
بغاوت کے موقع پر پناہ لی تھی جو ۱۳۰۶ء میں ہوئی - جہانکہ ٹیمپلر اوس کے محافظ
رہے جبتک لوگوں کا جوش ٹھنڈا ہوا - کہتے ہیں کہ نائٹ لوگوں نے بے احتیاطی
سے شاہی حریص آدمیوں کو اپنا بے انتہا خزانہ دکھلا دیا - بعد میں ایک نہایت
لازمی بغاوت میں وہی بلند عمارت جس نے احسان فراموش بادشاہ کے
لئے جائے پناہ کا کام دیا تھا - ایک بدنصیب جانشین کے لئے قید خانہ بنگئی
زمانہ حال میں شاہی دغابازی اور اوس انتقام لینے والی بدنصیبی کی یادگار
جس نے بے گناہوں کو آزار دیا - زمین کے ہموار کردی گئی -

۱۹۲ - اس فرقہ پر الزامات -

بارہویں صدی کے اخیر میں اس فرقہ کے اراکین کا شمار تیس ہزار کے
قریب تھا - جن میں اکثر فرانسیسی تھے - گرینڈ ماسٹر (سرگروہ) بھی عموماً فرانسیسیوں
میں سے منتخب کیا جاتا تھا - اپنے شامل شدہ اراکین کی کثیر تعداد میں سے یہ
لوگ مشرقی دنیا کے کسی حصہ میں بڑی فوج جمع کر سکتے تھے اور انکا بیڑا لیوانٹ
کی تجارت کا خاص اجارہ رکھتا تھا - اسوجہ سے یہ اپنی اصلی خاکساری اور خدا
ترسی سے علیحدہ ہوگئے تھے - بیت المقدس ہاتھ سے نکل گیا تھا اور انہوں
نے اوس کے واپس لینے کی کچھ کوشش نہیں کی لیکن وہ اکثر تیغ کشی کرتے
تھے اور وہ اس بات کو صرف خدا کی عبادت کے لئے سمجھتے تھے - ملکوں
کے جھگڑے اور لڑائیوں میں سبقت رہتے وہ مغرور و متکبر ہوگئے - مرتے
وقت رچرڈ کوار دی لائن نے کہا - میں حرص کو سسٹرشین[1] فقرا پر چھوڑتا
ہوں - عیش طلبی کو گرا کر فقرا پر اور غرور کو ٹیمپلروں پر - انگلستان کے ٹیمپلروں نے
ہمت کر کے ہنری سوم سے کہا تھا - تم اوسوقت تک بادشاہ رہوگے جب تک

---

[1] یہ فقرا کا فرقہ رابرٹ ایبٹ آف مولیم نے ۱۰۹۸ء میں سیٹو علاقہ فرانس میں قائم کیا تھا - ان کے [illegible]
خاص اصول بینیڈکٹائن فرقہ سے مشابہ تھے [illegible]

ایک سفید چادر مقرر کی۔ جس میں یوجنیس سوم نے سینہ کے اوپر ایک سرخ صلیب اور زاید کی تاکہ ٹیمپلروں کی پوشاک کی پہچان رہے۔ اس فرقہ نے ایک نشان بھی اختیار کر لیا تھا۔ جو کپڑے کا بنا ہوا تھا۔ جس میں سفید و سیاہ دھاریاں تھیں۔ جسکو بورنائیٹ[1] کہتے تھے (پرانی فرانسیسی زبان میں ابلق گھوڑے کو کہتے ہیں)

نائٹ لوگوں کا نعرۂ جنگ یہ ہی لفظ ہو گیا۔ نشان کے ساتھ ایک صلیب اور یہ تحریر ہوتی تھی (کوئی گورنمنٹ ایسی رحیم نہیں ہے اگرچہ اوسکا نام کیسا ہی نورانی ہو) اوسوقت سے بہت سے نائٹ اس فرقہ میں شریک ہو گئے اور بے شمار زبردست شاہزادوں نے بڑی بڑی جاگیریں اون کو عطا کیں۔ الفنسو شاہ اریگن اور نیویر نے ٹیمپلروں کو اپنا وارث بھی مقرر کیا۔ اگرچہ ملک نے اس وصیت نامہ کی تصدیق سے انکار کیا۔ اس طرح وہ یوروپ میں سب سے بڑے مالدار ہو گئے۔ یہانتک کہ وہ نو ہزار علاقوں کے قریب مالک ہو گئے جو یوروپ اور بیت المقدس کے مختلف ملکوں میں واقع تھے جن کا سالانہ لگان (۱۱۲۰۰۰۰۰۰) فرینک تھا۔

۱۹۱۔ تعلقوں کا بیان

اون کے تعلقے اون کے مشرقی اور مغربی صوبجات میں واقع تھے۔ اوّل الذکر میں بیت المقدس طرابلس انطاکیہ اور جزیرہ صنوبر شامل تھے۔ آخرالذکر میں پرتگال۔ کیسٹایل لیان۔ اریگن۔ فرانس۔ جس میں فلینڈر ہالینڈ۔ انگلینڈ اسکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ۔ جرمنی۔ اٹلی اور سسلی شامل ہیں۔ جبکہ بیت المقدس عیسائیوں کے قبضہ میں تھا تو ٹیمپلر کا صدر مقام اُسی شہر میں تھا۔ بعد کو یہ پیرس تبدیل کر دیا گیا۔ جہاںکہ انہوں نے ایک بڑی عمارت بنائی جو کہ زمانہ

[1] اسکاٹ لینڈ کے محاورات میں یہ لفظ اپنے اصلی معنوں کے ساتھ فاینٹ یا باسن کی صورت میں قایم ہے۔

فساد ہوگئی تھی جسکو اوسے مجبوراً موقوف کرنا پڑا - دارالسلطنت کی رعایا گورنمنٹ
کی اس قدر مخالف تھی کہ یہ بات لازمی سمجھی گئی کہ پانچ آدمیوں سے زیادہ کے
مجمع کی ممانعت کردی جاوے - ایسی حالتوں میں روپیہ کس طرح حاصل ہوسکتا تھا
یہودی لوگ زیادہ نہیں دے سکتے تھے اس لئے کہ جو کچھ اون کے پاس تھا وہ جبراً
قید اور تعذیب کے ساتھ اون سے چھین لیا گیا تھا - لہذا کسی بڑی ضبطی کی تدبیر
کرنا لازمی ہوا - اور اس خوبی سے کہ شاہی قوت کو جس جس گروہ پر اعتماد ہے وہ
متنفر نہو جاویں - اونکو یہ خیال دلایا جاوے کہ لوٹ مار سے مقصد نہیں ہے
بلکہ بدکاروں کو اس نظر سے سزا دی جاتی ہے کہ مذہب کو فروغ اور شرع
کو [illegible] حاصل ہو - فلپ دی فیر کی تحریک سے ٹیمپلر فرقہ کے خلاف مضامین
توہین و ہتک چھاپے گئے جن سے نہایت واہیات الزام اس فرقہ کے
پیروان پر لگائے گئے - اون پر الحاد [illegible] اور بدترین جرائم کا الزام تھا اس
فرقہ کے دو فراریوں کے بیان سے جو فلورینٹائن روفی ڈی اور مپا رآف مانٹ
فاکن تھے ٹیمپلروں کے خلاف بہت کچھ یقین پیدا ہو گیا تھا - آخر الذکر کو
پیشوائے فرقہ نے بہت سے جرائم کی پاداش میں حبس قید کا حکم دیدیا تھا - یہ
بھاگ کر اپنے پہلے دینی بھائیوں پر الزام لگانے لگا -

۱۹۴ - توجہات جو پیشوائے فرقہ پر کیجاتی تھیں

برٹرینڈ ڈی گوٹ جو فرانس کے بادشاہ کے بدولت کلیمنٹ پنجم کے خطاب
سے مستفید ہو گیا تھا - اوسوقت پانچ شرائط میں سے اخیر شرط کو پورا کرنے
کے لئے مجبور کیا گیا - جس پر بادشاہ نے اوسے سینٹ پیٹر کی کرسی پر بٹھایا
تھا - یعنی چار شرائط پوری ہوگئی تھیں - لیکن پانچویں شرط کو فلپ نے
[illegible] وقت پر آئندہ پیش کرنے کیلئے چھوڑ رکھا تھا - اور کچھ شک نہیں کہ اوس
کے بعد کی کارروائی سے ٹیمپلر فرقہ کی بربادی ہوئی وہ شرط تھی جو بادشاہ کی طبیعت
میں [illegible]

با انصاف ہو۔

یہ وہ بدشگون الفاظ تھے جنہوں نے فیلپ آف فرانس کے غور کرنے کے واسطے ایک معاملہ پیش کر دیا تھا۔ جو کہ نسل اور شاہزادوں کے بلا خوف سیاست بے انصاف ہونا چاہتا تھا۔ شہر کیسٹائل میں ٹمپلر۔ ہاسپٹلر اور سینٹ جان کے نائٹ خود بادشاہ کے خلاف شریک ہو گئے۔ شاید ان کا منشاء عالمگیر حکومت یا ایسی مغربی بادشاہی قایم کرنے کا تھا۔ جیسے کہ پروشیا کے ٹیوٹانک یا ڈالٹ میں ہاسپٹلر یا پیراگوے میں جیسوٹ ہیں لیکن ان الزاموں کے لئے کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔ خاص کر پہلے کے واسطے۔ چونکہ اس فرقہ کے پیرو تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے تھے اور زیادہ سے زیادہ کسی منفرد ریاست کی حکومت چھیننے کی کوشش نہیں کر سکتے تھے۔ مثلاً ارگیٹ کی حکومت۔ لیکن ایسی حکومت کا عملدر آمد نہیں کر سکتے تھے۔ جس کے لئے شاہ ہسپین کی افواج بھی کافی نہ تھیں۔ معقول وجوہ کے ساتھ الزام یہ تھے کہ اونھوں نے بیت المقدس کی سلطنت میں ہاسپٹلر کے ساتھ رقابت کرکے خلل ڈالا تھا۔ بے دینوں کے ساتھ میل۔ کرتے تھے سائپرس (جزیرہ صنوبر) اور انٹی اوشیا سے جنگ کی تھی جیروشلیم کے بادشاہ ہنری دوم کو تخت سے اتار دیا تھا۔ یونان اور تھریس کو برباد کر دیا تھا۔ سینٹ لوئی کے زر فدیہ میں چندہ دینے سے انکار کیا تھا۔ اور انجو کے خلاف انجمن کو واسطے اشتہار دیا تھا جو فرانس کی نظر میں ناقابل معافی جرم ہے۔ اس کے سوا اور بہت سے الزامات ہیں لیکن اونکا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ وہ نہایت دولتمند تھے اس واسطے اُن کی بربادی کے لئے تدبیریں کی گئیں ؛

۱۹۳۔ اس فرقہ کے خلاف سازشیں

فیلپ دی فیر اخیر پائی تک خرچ کر چکا تھا۔ انڈوگوں یہودیوں اور لمبارڈی نے جو شکست سے بدتر تھی۔ اوس کو تباہ کر دیا تھا۔ گائین واپس کرنے پر وہ پابند ہو چکا تھا اور قریب تھا کہ فلینڈرس بھی کھو بیٹھے۔ نارمنڈی ایک محصول کی وجہ سے آمادۂ

کے زمانہ میں خیال ہو سکتا ہے - ان جرموں کا اقرار کرانے کے لئے اون پر سخت
عذاب نہ صرف فرانس بلکہ انگلستان میں بھی کئے گئے کیونکہ ایڈورڈ دوم بھی فیلپ
کے ساتھ اس فرقہ کی بربادی کی سازش میں شریک ہو گیا - بہت سے نائٹ نے
عذاب کے درد سے اون جرموں کا جو اون پر لگائے گئے تھے اقرار کر لیا - صدہا
بغیر اقرار کئے دوران عذاب میں ہی مر گئے - بہت سے جیلخانہ میں فاقہ کشی یا دوسرے
طور سے خود ہلاک ہو گئے - اس آزمایش نے برسوں تک طول پکڑا - یہ عذاب
دوسرے ممالک میں بھی پہونچ گیا - جرمنی اسپین اور سائپرس میں یہ فرقہ
تمام جرایم سے بری ہو گیا - مگر اٹلی انگلستان اور فرانس میں اُنکی تباہی پر مہر ہو گئی -
اگرچہ ایک لمحہ کے لئے اونکے بچ جانے کا موقع معلوم ہوا کیونکہ جب اُسقف نے
دیکھا کہ فیلپ اور ایڈورڈ نے ٹمپلروں کا تمام روپیہ اور علاقے چھین لئے ہیں
اور لوٹ میں سے میرا حصہ چھیننے پر بھی مائل معلوم ہوتے ہیں تو وہ اوس فرقہ کا
جانب دار ہو گیا - لیکن جسوقت دونو بادشاہوں نے اوس کے لئے کچھ رعایت
کی وہ اون کی تائید کرنے لگا - اگرچہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اوسکو مال غنیمت سے
تھوڑا حصہ ہاتھ آنے کی شکایت باقی رہی +

۱۹۶ - نائٹ کا جلایا جانا

جھوٹی تحقیقات کی کمزوری تدقی اون نائٹوں کا قتل عام کئے جانے سے
تازہ کی جاتی تھی جو اون الزاموں کا اقرار کرنے سے انکار کرتے تھے جس کے وہ
مجرم نہ تھے - سینٹ انٹانن کی خانقاہ کے پیچھے میدانوں میں ایکدن ۵۹ بہادر
نائٹ پہونچائے گئے جہانکہ زمین میں سولیاں گاڑی گئیں تھیں اور ایندھن
اور کوئلہ جمع کیا گیا تھا - اگر کوئی نائٹ اقبال کر لے تو اُس سے معافی کا بھی وعدہ
تھا - لیکن اون سب نے انکار کیا اور دھیمی آنچ پر کوئلہ کی آگ سے جلائے
گئے مقام سنلس پر نو نائٹ بھی جلے تھے اور بہت سے اور مقامات پر - ان تمام
موقعوں پر اور نیز تعزیر خانہ کے ہیبت ناک مشاہدہ میں

ڈی موےلے اوس کے قابو میں آجاوے - اور اسقف کی درخواست پر ایس غرض سے کہ بیت المقدس کی واپسی کے لئے تدابیر سوچنے کو میں فرانس آونگا وہ سائپرس سے روانہ ہوکر ۱۳۰۶ء میں ساٹھ نائٹ کی ہمراہی کے ساتھ پیرس میں آیا - اور ڈیڑھ لاکھ طلائی فلورن اور اسقدر چاندی کہ بارہ گھوڑوں کی باربرداری ہوجاوے اپنے ساتھ لایا جسکو اوس نے شہر کے ٹیمپل میں امانتاً رکھا اور دھوکا دینے کے لئے بادشاہ جسکا منصوبہ قتل کرنے کے بارہ میں بالکل ابھی تک پختہ نہیں ہوا تھا - پیشوائے فرقہ کے ساتھ نہایت تعظیم سے پیش آیا اور اپنے ایک بیٹے کا اس کو دینی باپ بنایا اور چند معزز اشخاص کے ساتھ اپنی سالی کے تجہیز کے موقع پر تابوت لے چلنے کے لئے اوسکو انتخاب کیا - اگلے روز وہ معہ اپنے جلو کے گرفتار کیا گیا اور اسی اثناء میں صوبجات میں شاہی افسروں کے پاس مراسلات پہونچ گئے کہ ۱۳ اکتوبر ۱۳۰۷ء کو تمام ٹیمپلر معہ مکان و جائداد کے تمام قلمرو میں گرفتار کئے جاویں - اس فرقہ کے کئی ہزار پیرو نائٹ اور ملازمت شعار بھائی اس طرح قید کئے گئے -

۱۹۵ - ٹیمپلروں پر الزامات

ٹیمپلروں پر یہ الزام لگائے گئے کہ وہ مسیح باکرہ مریم اور صوفیوں سے منکر ہیں - صلیب پر تھوکتے اور پاؤں رکھتے ہیں اور تاریک غار میں ایک بت کی پرستش کرتے ہیں جو بشکل انسان بوڑھے آدمی کے کھال سے ملبوس ہے اور وہ روشن اور چمکدار بھڑے آنکھوں کی جگہ ہیں اور چھوٹے بچوں کو کباب لگاکر اون کی چربی سے اس بت کی مالش کرتے ہیں اور اوسکو اپنا خدا یا بادشاہ حقیقی تصور کرتے ہیں اور بلی کی صورت میں شیطان کی پرستش کرتے ہیں - مردہ ٹیمپلروں کی لاش کو جلاتے ہیں - اسی طرح اور پھر اور بہت سے خلاف فطرت الزام بھی لگائے گئے تھے - خوفناک زناکاری - باطل اعتقادی سے نفرت جیسے باتوں کے دیوانہ مجرم ہوا کرتے ہیں اور جن باتوں کا فقط خوفناک جہالت حماقت اور باطل اعتقادی

ڈومینکن[1] فقرا سے چڑانے والے گواہ تھے۔

۱۹۷۔ جیمس ڈی موے

پیشوائے فرقہ ساڑھے پانچ سال تک قیدخانہ میں رہا۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ اوس کو بار بار عذاب دئیے گئے۔ غالباً یہ جو کہا گیا ہے کہ اوس نے اقبال کر لیا محض گھڑت ہے۔ آخر کار ۱۸ مارچ ۱۳۱۳ء وہ اور گائی جو اس فرقہ کا اتالیق اعظم تھا سین کے جزیرہ پر جو شاہی باغ اور ہرمٹ بہادرن (زاہد بھائی) کے درمیان ہے دھیمی آنچ سے جلا دئیے گئے۔ دونوں نے مرتے دم تک اس فرقہ کی بے گناہی کا اقرار کیا۔ اس مقام پر بعد میں ہنری چہارم کا بت نصب کیا گیا۔

۱۹۸۔ نائٹس ٹیمپلر کے خفیہ بھید

اوس اقرار پر بہت زیادہ زور دینے کے بغیر جو جبر سے حاصل ہوا۔ یا وہ تہدید جو انتقام - حرص اور قیاس سے پیدا ہوئی ہو تا ہم یہ کہ ٹیمپلر اپنے ضوابط مذہب اور رسوم میں کوئی بات رکھتے اور غیر معروف تھے جو دوسری مذہبی جنگی انجمنوں کے دستور [illegible] اور رسوم سے بالکل خلاف تھیں۔ اوس خطرناک بیت المقدس میں رہنا کہ جہاں یونانی اور یہودیوں کی عیسائی تھی جنہوں نے قسطنطنیہ سے بھاگ کر عرب لوگوں میں پناہ لی تھی۔ مشرق میں اونکے دراز قیام سے اسپیٹلروں کے ساتھ اونکی مخالفت سے سراسین اجزا سے اون کے تعلق اور آخیر میں بیت المقدس کے نقصان سے جس نے اونکو دنیا کے خیال میں نقصان پہونچایا اور اون کی زندگی کو بیکار کر دیا۔ تاہم وہ بہت سی اور وجوہات اس ضابطہ خوانی پر بغیر خیال دور اندیشی کے اثر پیدا کرینگی جو ابتدائی ضابطوں کے بیان سے مختلف ہیں اور اوس کے ساتھ وہ خیالات اور رواج شامل کر دئیے گئے کہ ان سچے خیالات سے بالکل مخالف تھے [illegible] فرقہ پر [illegible] اور قوت پائی تھی

---

[1] فقرا فرقہ ڈومینک [illegible] ۱۲۱۶ء میں جاری ہوا تھا [illegible]

گویا کہ وہ کند ذہنی اور پستی کی حالت میں ہے اور کلیسا سے دوبارہ زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے - یہ نقول اوّل تو ٹھیک سمجھی جاتی تھیں مگر کچھ عرصہ میں غلط تشریح کی جانے لگی وہ معتقدین بدنام کئے گئے جن سے اس معمہ کی کنجی جاتی رہی تھی ٹمپلروں نے بھی اسی قسم کی رسوم اختیار کر لی تھیں - یہ کیتھاری اور مینکن کی شاخ تھے ۱۷۵ - لیکن کیتھاری صلیب کو حقیر جانتے تھے (۱۷۶) اور اوس کو پاؤں کے نیچے پامال کرنا زیبا سمجھتے تھے - لیکن ٹمپلروں کے یہاں یہ رسم ایک اشارہ تھی جیسا کہ اونکی تحقیقات سے بہ کثرت ثابت ہوا ہے -

۲۰۲ - عادات عیاشی کا الزام

رسوم عیاشی کی نسبت یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی رسم جاری تھی تو وہ خاص موقعوں اور خاص مدارج مریدی پر محدود تھی - کیونکہ تحقیقات کے وقت ایسا معلوم ہوا - کہ بہت سے نائٹوں نے اون دستوروں کو سنا تک بھی نہ تھا جنکا اون پر الزام لگایا گیا تھا اور بیفومٹ[1] کی نصف جسم کی تصویر کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا - اور نہ کبھی اون کو ایسے جلسوں میں بلایا گیا تھا - اور نہ عیاشی اور کلمات توہین مذہب میں شریک ہونے کے لئے اون سے کہا گیا تھا - اگر اس فرقہ میں سے معدودے چند ایسی باتوں سے واقف اور اون میں شریک تھے تو اون کے جرم منفرد حیثیت کے جرم تھے - اور اس قسم کے جرم نہیں تھے جس سے اس فرقہ اور اوسکی تعلیم کی مذمت کی جاوے - مگر خلاف فطرت ٹمپلر کے زمانہ میں اس قدر مروج تھے کہ اُن باتوں کا اُن پر فی الفور نفرت کی فریاد بلند کئے بغیر اور صرف الزام کے اوپر ہی بے اعتباری کے خیال سے اُن پر آسانی کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے - کیونکہ ٹمپلروں کے زمانہ میں لاٹ پادری کے انتخاب کے وقت یہ دستور تھا کہ امیدوار سے اس بات کا حلف اٹھانے کو زور دیا جاتا -

[1] محمد رسول عربی کے نام کی بگاڑی ہوئی صورت ہے - یہ وہ خیالی [illegible] تھا جس کی ابت ٹمپلروں پر پوشیدہ رسوم میں استعمال کرنے کا الزام تھا - مترجم

۲۰۰۔ مریدی

طریقہ مریدی کی بابت بہت کچھ کہہ چکے ہیں کہ وہ رات کیوقت گرجا کے متصل مکان میں بموجودگی مجلس پیشوایان دین ہوا کرتا تھا۔ تمام اجنبی آدمیوں کو باہر رہنے کی سخت تاکید تھی۔ عیاشی کی رسوم اس کے ساتھ تھیں اور مرید کو مجبوراً صلیب کا انکار کرنا اوسکی شان میں بے ادب کلمات نکالنا اور تھوکنا پڑتا تھا۔ یہ وہی صلیب ہے جس کے واسطے انہوں نے اپنی خون ریزی کی تھی اور اپنی اس قدر جانیں قربان کی تھیں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ سب الزاموں میں بڑا بھاری الزام یہی تھا جو اس فرقہ پر لگایا گیا تھا۔ کیا اس میں کوئی بات سچ بھی تھی۔ یہ بات بالکل قریب قریب یقین معلوم ہوتی ہے۔ کہ اوس میں ضرور تھی۔ لیکن دستور کی تشریح ذیل کے مضمون میں کی گئی ہے۔

۲۰۱۔ صلیب کی شان میں برے کلمات اور تھوکنا

ہم کو ایسے دستور سے اوس زمانہ میں متعجب نہونا چاہئے جس وقت میں گرجا نقل گھر (تھیٹر) بنائے گئے تھے اور دورنگی کے بیان سے مقدس چیزیں بیجا استعمال کی جاتی تھیں جس میں پرانے بھیداس غرض سے انجام دیئے جاتے تھے کہ بطور اصلی مسیح اور معوقفیوں کے عزت ہو۔ ناظرین کو وہ غیر معمولی سین (تماشے) بھی ذہن نشین رکھنے چاہئیں جو کہ بعد کو میریکل پلیز (کراماتی نقول) میں دکھلائے گئے۔ اسوقت ٹمپلر درجہ میں امیدوار اوّل اوّل بطور گنہگار۔ خراب عیسائی اور فراری کے شامل کیا جاتا تھا۔ وہ درحقیقت سینٹ پیٹر کے طریقہ سے انکار کرتا تھا اور یہ انکار اکثر کہ وہ فعل صلیب پر تھوکنے سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ مذہبی بھائی اس مفرور کو چھڑا چھاکرنے کی ذمہ واری کرتے تھے اور جس قدر اوس کی حالت تنزل پر زیادہ ہوتی تھی۔ اوسی قدر بلند مرتبہ پر اوسکو ترقی دینا چاہتے تھے۔ مثلاً بے وقوفوں کی قسم میں امیدوار خود کو پیش کرتا تھا

ہوگیا۔ بعض مصنفین کے خیال کے بموجب اس تفرقہ کے ساتھ رومن کیتھلک مذہب کی بھی مخالفت تھی جو اس فرقہ سے ظاہر ہوتی تھی۔ اور اصل یہ ہے کہ اونکی زیادہ دولتمندی روم کی عدالت سے اونکی نفرت کا باعث تھی۔

۲۰۴۔ بیفومت

اوپر کی تشریح سے کچھ کچھ اوس بُت کے نام اور معنوں کا پتہ لگ جائیگا جسکی پرستش کا ٹمپلروں پر الزام تھا۔ یہ بت بصورت ایسے شخص کے تھا۔ جسکی ریش سفید اور دراز ہو اور اوسکا نام بیفومٹ رکھا گیا تھا۔ یہ وہ نام ہے جس نے بہت سے نکتہ چینیوں کی ذہانت سے کام لیا ہے لیکن اس نام کے معنے کی بابت جو اون لوگوں میں کسی نے نتیجہ نکالا ہے۔ وہ فقط یہ ہے۔ کہ یہ مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے عقل اول کا بپتسمہ ہیں اور اس بزرگ تصویر سے خدا نمایاں ہوتا ہے جو قبلہ گاہ عالم ہے اور خود سر کے مطلب کے واسطے ہمنے ناسٹک اور کبالہ کے اصولوں اور ٹمپلروں کے اخفیا رکئے ہوئے اشاروں کی بابت پہلے حوالہ دیا ہے (۱۹۰) یہ لوگ جو سر کی پرستش کرتے تھے۔ وہ فی الواقع ان اشاروں میں سے ایک اشارہ تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ کبا نسٹ خدائے خاص کی شکل بے ریش چہرہ کی کھینچتے ہیں درحالیکہ یہ خدائے پیدا کنندہ کی شکل ڈاڑھی دار چہرہ سے کھینچتے تھے۔ پہلی شکل سے غیر تغیری ظاہر ہوتی تھی اور پچھلی سے وہ متواتر نشو و نما جو دنیا میں دیکھا جاتا ہے ٹمپلروں کے نزدیک بضعف قامت کی تصویر خدائے واحد تھی جسوقت مرید کو یہ بات ظاہر کی جاتی تھی۔ سو ترجمان امام عربی کا لفظ یلا بولتا تھا (جو یا اللہ[ا] کی بگڑی ہوئی صورت ہے یعنی نور الٰہی) اور نو مرید کو دوست خدا کہکر ہمکلام ہوتے تھے۔ لیکن اوس زمانہ میں تثلیث سے انکار کرنا شکنجہ اور سوزش میں مبتلا

[ا] یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یا اللہ کے معنے نور الٰہی کس طرح ہوئے اس میں غالبًا یا کلمہ ندا اور اللہ (خدا) ہے۔ مترجم

تھا۔ کہ وہ اغلام۔ گوشہ نشین عورتوں کے ساتھ زنا۔ اور لواطت حیوانات کا
مجرم نہیں ہے۔ اگر یہ برائیاں بہت مروج نہ ہوتیں تو ہر ایک ایماندار آدمی
فوراً چلا اٹھتا (میں رومن پادریوں کی حکومت نہیں چاہتا) جتنے الزامات
ٹیمپلروں پر لگائے گئے ہیں وہ پہلے کتھاریوں۔ البی جینسوں اور ہاسپٹلروں
پر بھی لگائے جا چکے تھے اور کلیمنٹ نے ایک مسودہ میں جو انسداد کے مسودہ
سے چار روز بعد کا تھا یہ اقرار کیا کہ فرقہ کے خلاف کل شہادت صرف گمان
ہی گمان ہے +

۲۰۳۔ ٹیمپلر اسقف روم کے مخالف تھے

لیکن اس رسم کے جاری کرنے اور پیٹر کی دغا بازی اراکین فرقہ کی
طبیعتوں کے سامنے رکھنے کی کوئی دوسری خاص وجہ ہوئی ہوگی۔ ہم
دیکھ چکے ہیں کہ جس وقت ٹیمپلر مشرق میں خوش باش تھے ناسٹک اور مینکین فرقوں
کے اصول کے گرویدہ تھے۔ جبکہ دوسرے ثبوتوں کی کمی تھی تو ناسٹک اور کبالہ
کی علامتوں سے جو کہ ٹیمپلروں کی قبروں کے اندر اور اوپر پائی گئیں کافی طور سے
ثابت ہو گیا کہ یہ باتیں انکو روم کے اسقف کے مسائل سے کم بگڑی ہوئی
معلوم ہوئیں انکو مقام ایتھنز پر صلیب کے اوپر مسیح کی وفات کے اشتہار
کی ناکامی کا حال بھی ایسکائی لس کے غمناک سانحہ کی وجہ سے معلوم ہو گیا۔
جس سانحہ کا نام پرامیتھیس ونکٹس ہے جس کے اندر اوشیس اپنے دوست
سے انکار کر بیٹھا تھا۔ جبکہ خدا نے اُس کو نسل انسان کے گناہوں کے سبب
سے قربان کیا جیسے پیٹر نے جو سمندر کے کنارہ رہتا تھا مسیح کے بارہ میں کیا تھا
اس سے ٹیمپلروں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ یہ تمام معبود ایک ذات سے پیدا ہیں
اور صرف سورج کی مذہبی اور حسین صورتیں ہیں اور جب یہ دیکھا کہ ان کے
متعلق اصولوں کا پادریوں نے خراب استعمال کر رکھا ہے تو وہ سینٹ پیٹر کو
تبدیل کر کے پیدران سینٹ جان بن گئے۔ اس طرح سے ان میں ایک مخفی تفرقہ

عدالت انصاف

تمام مڈل[1] ایجز کے زمانہ میں انصاف لوگوں کے لئے ایسی مخفی شے نہیں تھا۔ جیسا آجکل ہے جبکہ وہ کاغذات عدالت کے نیچے دبا ہوا پڑا تھا۔
(اوائیکانڈٹ)

مقدس ویم

۲۰۶۔ اس فرقہ کے قیام کا منشا اور اصل

اس کتاب میں ہم کو خفیہ انجمنوں کا ایک فرقہ ملا ہے جو پہلے فرقوں سے بالکل مختلف ہے ابتک وہ اپنے خاص حلیہ میں مذہبی یا فوجی تھے لیکن وہ فرقے جنکا ہم اس وقت بیان کرنے والے ہیں وہ اپنی کارروائیوں میں منصف کی حیثیت رکھتے تھے اور انہیں سے پہلا فرقہ مقدس ویہم یا ویسٹ فالیا کی خفیہ دارالعدالت، جبر اور بدعملی کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا جس سے ہنری دی لاین کے شہر بدر ہونے کے بعد سلطنت جرمنی میں کھلبلی

[1] یہ زمانہ آٹھویں صدی عیسوی سے پندرھویں تک ہے یا وہ زمانہ ہے جب سلطنت روم کو زوال اور یورپ میں علم انشا کو فروغ ہوا۔ مترجم

ہونا تھا۔ پس یہ بات کافی طور سے صاف ظاہر ہوگئی کہ کیوں اخفا ایسی لازمی بات کا مناسب سمجھا جاتا تھا جس سے انحراف نہیں کر سکتے تھے اور ٹیمپلروں نے اسکو ایسے عمدہ طور سے نباہا تھا کہ ہم صرف اُس کے مطلب پر قیاس لگاتے ہیں ٭

۲۰۵۔ ٹیمپلر کے مقبوضات کا انتظام

پوپ کے مسودہ مورخہ ۲ رمئی ۱۳۱۲ء سے جب اِس فرقہ کی بندش ہوئی تو بادشاہ اور اُسقف نے اِس فرقہ کی منقولہ جائداد اپنے قلمرو میں اپنی طرف منتقل کر لی اور جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے۔ بادشاہ نے تُہیر کا حصہ (یعنی قریب کل) لیا۔ فرانس اور اٹلی میں اوس کے دوسرے مقبوضات بادشاہ کی مرضی کے سخت خلاف ہسپٹلر فرقہ کو دیئے گئے تھے۔ مگر وہ بادشاہ کو ایسے بھاری بھاری جرمانے ادا کرنے کو مجبور ہوئے اور پوپ نے اونکو ایک وقت میں بالکل مفلس بنا دیا۔ اونکے جرمنی علاقوں کا ایک حصہ ٹیوٹن نائٹ کے حوالہ کیا گیا۔ ٹیمپلر سے اسپین کے علاقے جن میں سترہ قصبے اور قلعے تھے اونکو بادشاہ نے ہماریبی مگیم ما نیٹا کے فرقہ کی بنیاد کے واسطے رکھ چھوڑا جس کا منشا ایسا پر وحشت تھا۔ جہانتک کوئی بادشاہ یا اسقف ایجاد کر سکے یعنی باشندگان مراکو سے جنگ کرنا اور شاہ پرتگال جو بجبر اِس فرقہ کا انسداد نہ کر سکا اس کے نام کی بجائے فرقہ مسیح اُس کا نام رکھدیا جو آجتک قایم ہے اور ۱۵۲۸ء سے اوسکی تین اقسام ہوگئیں۔ گرینڈ کراس (صلیب اعظم) کمانڈر (فرمانروا) اور نائٹ (شجاع) ٭

لینڈ سے لینبز کے خیال کے بموجب وہم یا فہم فیما سے مشتق ہے کیونکہ اسکی بنا عام شہرت پر تھی۔ لیکن فیم قدیم جرمنی کا لفظ ہے جس کے معنے فتوے کے ہیں۔ ممکن ہے کہ اصلی مادہ وہم کا یہ ہو۔ لیکن پرانے جرمنی کے لفظ فہم کے معنے بھی جماعت۔ انجمن یا علیحدگی کے ہیں۔ یا کوئی علیحدہ کی ہوئی چیز مثلاً موٹا کرنے کی غرض سے سؤر جو علیحدہ کر دیئے جاتے تھے وہ فیم پگ (فیم سوائن) کہلاتے تھے۔ اور جو نشان پہچان کے لئے اون پر لگایا جاتا تھا وہ فیم سائن یعنی محل نشان تمیز کہلاتا تھا۔

جبکہ لفظ وہم کے یہ عام معنے ہیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آزاد منصفوں کی انجمن نے کس طرح سے دوسری انجمنوں سے ممتاز ہونے کے لئے مقدس کا خطاب حاصل کیا۔ ان عدالتوں کے مذکورہ ذیل نام اور بھی تھے۔ فہم ڈنگ ذربتھول۔ آزاد عدالت۔ ہمیہ لیشں جیر شٹ۔ ہیلا کش الیشٹن۔ ہیلا کش بیلا شین الیشٹن۔ خفیہ کچہریاں۔ بیلوشٹ دار الحکم۔ دربوٹین عیسٹرش ممنوعہ دربار۔

زندگی کی کوئی حالت ایسی نہیں تھی جو کسی شخص کو اس میں شرکت کے استحقاق سے باز رکھے اور وہم لوگوں کے ضابطہ میں جو وارٹ منڈمتن مل گیا تھا اور جس کے پڑھنے کی بیدینوں کو یہانتک ممانعت تھی کہ جو پڑھتا مارا جاتا۔ تین طرح لکھے ہوتے ہیں۔

پہلے درجہ میں شامل مرید استل ہرن دبڑے جج) کہلاتے تھے۔ دوسرے درجہ بل شوین (غیر زبان کا لفظ تفسیر نامعلوم) تیسرے درجہ کے فرد نیوٹن (پیغامبر) کہلاتے تھے۔

دو کچہریاں ہوتی تھیں ایک اوفن بیرس ڈنگ یعنی علانیہ عدالت اور دوسری ہیملا کش ایشٹ یعنی خفیہ عدالت۔ اگر اجنبی آدمی ان خفیہ عدالتوں میں پایا جاتا تو اوسکو ہمیشہ پھانسی دیجاتی تھی۔ کہ مبادا وہ اوس ملزم کو جو عدالت کی نافرمانی

مچی ہوئی تھی - یہ زمانہ تیرہویں صدی کے وسط کے قریب ہوگا - بادشاہ کی برتر حکومت کا شہر میں سے بالکل اثر جاتا رہا تھا - شاہی نرخنامے بالکل نہیں مانے جاتے تھے - زور اور جبر حق اور انصاف کی جگہ قایم تھا - رعایا پر جاگیر والے زمیندار ظلم کرتے تھے اور نیز جس کو ہمت تھی وہ بھی کر سکتا تھا - مجرموں کو گرفتار کرنا جہاں کہیں ہوں اور جس سزا سے وہ ڈرائے جاتے تھے اوس کی خبر پہنچنے سے پیشتر اونکو سزا دینا اور اس طرح جرایم کی تعزیر ہاتھ میں رکھنی - ویسٹفالیا کے ججوں کا منشا بیان کیا گیا تھا اور اس طرح اس خفیہ انجمن کی موجودگی جو عوام کے انتقام کا آلہ تھی بہت برحق مانی گئی ہے اور عوام میں جو عزت اوسکو حاصل تھی اوسپر اس کی حکومت منحصر تھی *

۲۰۷ - عدالت کے اجلاس کرنیکے مقام

افسانہ نگاروں نے ویہم کو تاریکی اخفا اور خوف سے بالکل گھیر دیا لیکن شائستہ تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتیں اپنے خراب ہونے کے زمانہ سے پیشتر نہایت معقول اور شایداون ملکوں میں جہاں موجود تھیں فقط یہ ہی باانصاف کی کچہریاں تھیں اور یہ کہ اونکا اخفا محض انصاف اور عجلت کی وجہ سے تھا جس سے وہ جرم کو تحقیق کر لیتی تھیں اور تعزیری حکم سنا دیتی تھیں - جلسوں کی بابت یہ ہے کہ اونکا اجلاس عموماً زمین دوز گنبد یا کم روشن عمارت میں نہیں ہوتا تھا بلکہ اکثر کھلے میدانوں میں ہوا کرتا تھا - نارڈکرچن میں عدالت کا اجلاس قبرستان میں ہوتا تھا - اور ڈارٹمنڈ میں بازار میں عدالت کے اجلاس کی نہایت مرغوب جگہ درختوں کے قریب یا اونکے نیچے ہوتی تھی - یہ اجلاس رات میں نہیں ہوتے تھے بلکہ صبح کو دن نکلے بعد ہی *

۲۰۸ - افسر اور انتظام

اوس زمانہ کے ویسٹ فالیا میں رائن اور ویزر کے درمیان کا ملک شامل تھا - اسکی جنوبی حد ہیسی کے پہاڑوں سے بنی ہوئی تھی اور شمالی فرانس

دوزانو بیٹھکر سر برہنہ کرکے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلی کو انجمن کے صدر نشین کے سامنے رکھکر اپنی زبان سے کہتا تھا اس طرح ہے - میں اس مخفی عدالت کے واسطے ہمیشہ جان نثار رہنے کی قسم کھاتا ہوں - اپنی ذات سے بڑھ کے سورج چاند تاروں درختوں کے پتوں - تمام زندہ موجودات سے اسکی حفاظت کرونگا - اس کے فیصلوں کو مستقل مانونگا - اور اوامر کی تعمیل میں ترقی کرونگا - میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ نہ تو درد نہ روپیہ نہ ماں باپ نہ کوئی شئے خدا کی مخلوق مجھکو حلف دروغ بنا دیگی -

۲۱۰ - ضابطہ قانون

وہیم کے ضابطہ کا پہلا قانون - فرسی شاپ کا قائم کیا ہوا الزام ہوتا تھا - اس وقت یہ شخص حاضر ہونے کو طلب کیا جاتا تھا - اگر مدعی نہیں ہوتا تھا - تو علانیہ عدالت میں اور غیر مذہب والے کا معاملہ خفیہ کچہری کو منتقل کیا جاتا تھا -

چرمی وصلی پر ایک سفینہ لکھا جاتا تھا اور کم از کم بات مہریں اس پر لگائی جاتی تھیں - پہلے کی میعاد چھ ہفتے تین دن تھی - دوسرے کی چھ ہفتے اور تیسرے کی تین دن - جبکہ ملزم کی سکونت معلوم نہوتی تھی تو یہ سفینہ اوس موقع پر بغرض تشہیر آویزاں کیا جاتا تھا - جہاں سے سڑک اوسکی مفروضہ شہر کو طرف تھی یا کسی زاہد کے بت سے قدم کے نیچے لگا دیا جاتا تھا - یا محتاجوں کی گولک سے جو مسیح کی کسی صلیبی تصویر یا راستہ کی غریب عبادت گاہ سے متعلق تھی چسپاں کر دیا جاتا تھا - اگر یہ ملزم کوئی نائٹ اپنے مستحکم قلعہ میں رہنے والا ہوتا تھا - تو شاہین لوگ (وہم وہد کے مرید) اوس عمارت کے نہایت خفیہ کمرہ میں کسی بہانہ سے رات کے وقت پہنچتے تھے اور اپنے پیغام کی تعمیل کرتے تھے - لیکن بعض وقت سفینہ اور دہ سکہ کا جو ہمیشہ اوس کے ساتھ ہوتا تھا - پھاٹک پر لگا دینا ہی کافی سمجھا جاتا تھا - اور اس تعمیل سے پاریان کو مطلع کیا جاتا تھا کہ طلبی باقی ہے اور فریق کے پاس قتالی کے طور پر لیجانے کو

کے مواخذہ میں ہے اوسپر جو حکم صادر ہو چکا ہے اوس سے مطلع کردے۔ اُس
کے اراکین واقف کار یا محرم کہلاتے تھے۔ پادری۔ عورت۔ بچے یہود مشرکین
اور جیسا کہ معلوم ہوگا بڑے درجہ کے شریف اوسکی حکومت سے مستثنے تھے۔ یہ
عدالتیں تمام جرموں کو جو مذہب عیسوی۔ انجیل مقدس اور احکام عشرہ کے
خلاف ہوتے فریادرسی کرتی تھیں۔

۲۰۹۔ مریدوں کی زبان اور قواعد

مریدوں کی ایک خفیہ زبان ہوتی تھی۔ کم از کم ہم اسبات کو ان ابتدائی
حروف سے سمجھ سکتے ہیں (ایس۔ ایس۔ ایس۔ جی۔ جی) یہ وہم لوگوں کی
اوس تحریر میں پائے گئے جو ہرفورٹ علاقہ ویسٹ فالیا کے سرکاری دفاتر
میں محفوظ رکھی تھی۔ جس سے عالم لوگ حیران ہوگئے ہیں اور بعض نے ایسا
طرح تشریح کی ہے کہ ان کے معنے سے اسٹاک۔ اسٹین۔ اسٹرک۔ گراس۔
گرین (لکڑی۔ پتھر۔ رسی۔ گھاس۔ رنج) مراد ہیں۔ کھانا کے وقت تمام
ہم مشرب ایکدوسرے کو پہچان لیتے تھے۔ جس وقت دہار کی طرف اپنے
چاقوؤں کی نوک پھیر لیتے تھے۔ اور اپنے کانٹوں کی نوک میز کے مرکز کی طرف
توجہ نئے بھائی کے واسطے خطرناک موت کی تیاری کی جاتی تھی۔ اور جو قسمیں
کھائی جاتی تھیں وہ ایسی خطرناک ہوتی تھیں جیسی کہ بعض بعض فرامیشن کے
اعلے درجوں میں مذکور ہیں۔ منجملہ اور باتوں کے مرید وعدہ کرتا تھا۔ کہ مخفی وہم
کو کسی شئے کے مقابلہ میں جو سورج سے روشن ہوتی ہے یا زمین اور آسمان کے
درمیان پائی جاتی ہے محفوظ رکھونگا اور جو کچھ میرے اوپر فتوے جاری کیا
جاویگا اوسکی اطلاع دونگا۔ اگر ضرورت ہوگی تو اپنے ماں باپ اور رشتہ
داروں کو چھوڑ دونگا۔ حلف دروغی کی صورت میں تمام لوگوں کی لعنت اور
دوسرے لوگوں سے سات فٹ اونچا پھانسی دئے جانے کی سزا اپنے سر
لونگا۔ ایک قسم کا حلف جو ڈارٹمنڈ کے کاغذات میں مندرج ہے اور جسکو مرید

اس کی بابت ہر ایک اطلاع جو اُنکو ملتی تھی وہ بغاوت موت کی تعزیر کے قابل تھی۔ اس خفیہ قانون سے صرف بادشاہ مستثنےٰ تھا۔

ملزم پر فتوے جاری ہو جانے کے بعد مستغیث کو ایک دستاویز ملتی تھی۔ جس پر کونسل کی مہر ہوتی تھی۔ یہ اوس وقت کام آتی تھی جبکہ اس حکم کی تعمیل کرنے میں دوسرے ممبروں کی مدد کی ضرورت آپڑتی تھی۔ اور تمام معتقدین پر اپنی مدد دینا فرض ہوتا تھا۔ خواہ وہ اُن کے ہی والدین کے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ ایک چھری اوس درخت پر گاڑدی جاتی تھی جس پر اوس شخص کو پھانسی لگی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اوس شخص نے مقدس ویہم کے ہاتھ سے موت پائی ہے۔ اگر مقتول اعتراض کرتا تھا تو وہ خنجروں سے قتل کیا جاتا تھا۔ لیکن قاتل اپنا ہتھیار زخم کے اندر ہی چھوڑ دیتا تھا کہ اوس کے ہاتھ سے قتل ہونا ظاہر ہو جائے

۲۱۲۔ اس محکمہ کی بربادی

اِن خفیہ عدالتوں نے دلوں میں ایسا خوف بٹھایا کہ ویسٹ فالیا کے خود مختار کاؤنٹ کی طلبی بادشاہ کی طلبی سے زیادہ خوف دلانے والی تھی سنہ ۱۴۷۰ء میں تین خود مختار کاؤنٹوں نے خود بادشاہ کو اپنے اجلاس میں حاضر رہنے کے لئے سمن بھیجا۔ اور عدم تعمیل کی حالت میں معمولی ضابطہ کے ساتھ دھمکایا بھی تھا۔ بادشاہ تو حاضر نہیں ہوا۔ لیکن اس توہین کی تلافی کے فکر میں رہا۔ بیجا آدمیوں کے داخل ہو جانے اور جائز طلبی کا بیجا استعمال ہونے سے یہ محکمہ جو اپنے زمانہ میں عوام کے نظام کا اصلاح کنندہ تھا۔ رفتہ رفتہ خراب ہو گیا۔

اِن عدالتوں کی درحقیقت روپرٹ نے اصلاح کی تھی اور آرنسبرگ کی اصلاح اور اسنابرگ کے ضابطوں نے چند بڑی خرابیوں کو تبدیل بھی کیا تھا اور ویہم کے اقتدار کو محدود کر دیا تھا۔

تاہم وہ جاری رہے اور کبھی باقاعدہ موقوف نہیں کیا گیا۔ لیکن میکسملین اور چارلس پنجم کی عمدہ شائستہ عدالتوں سے جنگلی وحشیانہ مقدمات اور

اس پھاٹک میں سے تین پتھر اوتار لی جاتی تھیں۔ اگر ملزم ان سفینوں میں کسی سفینہ پر حاضر نہیں ہوتا تھا۔ تو اوس پر نافرمانی عدالت کا حکم اون قواعد کے بموجب جو مرر آف سیکسنی (آئینہ قوم سیکسن) میں مندرج ہیں قائم ہو جاتا تھا۔ مستغیث کو سات گواہ پیش کرنا پڑتے تھے جس حقیقت کا غیر حاضر شخص پر الزام لگایا ہے اوسکی بابت نہیں۔ بلکہ مستغیث کی مشہور عام صداقت کی تصدیق میں۔ اس تصدیق سے یہ الزام ثابت سمجھا جاتا تھا۔ اور شاہی اشتہار ملزم کے خلاف بیان کر دیا جاتا تھا۔ جس کے بعد بہت جلد اوس کا قتل عمل میں آتا تھا۔ تعزیری حکم میں جلاوطنی۔ ذلت اور موت ہوتی تھی۔ مجرم کی گردن میں رسی کا طوق ڈالا جاتا تھا۔ اوسکی لاش شکاری پرندوں اور وحشی درندوں کے حوالہ کی جاتی تھی۔ اوس کا اسباب اور علاقہ ضبط کر لیا جاتا تھا۔ اس کی عورت بیوہ اور بچے یتیم ہو جاتے تھے۔ وہ فہم یعنی عدالت ویہم میں قابل تعزیر گردانا جاتا تھا۔ اور تین مرید جسوقت اوسکو مل جاتے تھے تو وہ اپنی پروانگی کے موافق بہت قریب کے درخت پر اوسے لٹکا دینے کا حکم دیدیتے تھے۔ اور اگر مجرم اوس عدالت میں حاضر ہو جاتا تھا۔ جہانکا پریسیڈنٹ (صدر نشین) ایک ایسا کونٹ ہوتا تھا جس کے سامنے میز کے اوپر ایک ننگی تلوار اور ایک مضبوط رسی رکھی ہوتی تھی تو اوسپر استغاثہ کرنے والا تیس دوست بطور گواہ لاتا تھا۔ اور وکیلوں کی معرفت اپنا بیان پیش کرتا تھا۔ اسکو شاہی کمیٹی کی خفیہ عدالت کے صیغہ عام میں بھی مرافعہ کرنے کا حق حاصل ہوتا تھا۔ اس کا اجلاس عموماً ڈارٹ منڈ میں ہوتا تھا۔ جبکہ موت کا حکم ایکدفعہ بالیقین سنا دیا جاتا تھا۔ تو مجرم کو فی الفور پھانسی مل جاتی تھی۔

۲۱۱۔ تعزیری حکم کا عملدرآمد

جن کے لئے غیر حاضری میں ایسا حکم دیا جاتا تھا اونکی تلاش میں کم از کم ایک لاکھ آدمی لگے رہتے تھے۔ وہ عموماً اس حقیقت سے ناواقف ہوتے تھے

بنوائی گئی ہیں اور جب وہ اندھا ہو جاتا تو ایک خفیہ کل کے ذریعہ سے اوس ہیبت ناک
بُت نے اندر کھینچ لیا جاتا - یا ڈھکیل دیا جاتا تھا - اور کواڑ پھر بند ہو جاتے تھے وہاں
کی ترکیبات سے اوسکا بدن برچھیوں - چاقوؤں اور میخوں سے کٹتا اور چھیدتا
تھا - اور یہ سب کچھ آدھے منٹ میں ہو چکتا تھا - پھر اوس کا چور چور قیمہ کیا ہوا
بدن چور دروازہ سے اندر گر جاتا تھا - لیکن ابھی ایک اور زیادہ ہیبت ناک عذاب
اوسکی راہ دیکھتا تھا - یعنی چور دروازہ کے نیچے چھ بڑے بڑے لکڑی کے بیلن دو
دو ایک دوسرے کے نیچے لگے ہوئے تھے - اس طرح کے تین جوڑے بیلن
ہوتے تھے ان بیلنوں میں چاروں طرف تیز چاقو لگے رہتے تھے سب سے
اوپر کے بیلنوں کی جوڑی کا فاصلہ اتنا ہوتا تھا کہ ایک انسان کا جسم اون کے
درمیان میں آسکے - بیچ کی جوڑی زیادہ تنگ ہوتی تھی اور سب سے نیچے کی
تو بہت ہی تنگ - اس خطرناک آلہ کے نیچے ایک سوراخ ہوتا تھا جس میں
پانی کے زور سے بہنے کی آواز سنائی دیتی تھی اور وہی کل جس سے بت کا دروازہ
کھلتا تھا اسی سے یہ بیلن متحرک ہوتے اور اندر کی طرف گھومتے تھے - پس
مقتول جو کہ پیشتر سے ہی سخت جسم دریدہ اور اندھا بنا ہوا تھا - اس چور دروازہ
میں گر کر نکل جاتا تھا تو وہ اوپر کے بیلنوں کی جوڑی میں جا کر گرتا تھا - پھر اُسکا
سر سے پاؤں تک مجروح بدن دوسری جوڑی میں جو زیادہ تنگ ہوتی تھی
جا کر پڑتا تھا اور یہاں بالکل کچومر ہو کر سب سے نیچے کی اور سب سے تنگ
جوڑی میں پہونچتا تھا - جہانکہ اوس کے چھوٹے چھوٹے ذرے ہو کر نیچے بہنے
والے دریا میں گرتے تھے جسکا بہتا ہوا پانی نامعلوم طور سے اونکو کہیں سے کہیں
بہالے جاتا تھا - اور اس طرح سے اوس ہیبت ناک کام کو انجام دیا جاتا تھا -
کوئی نشان باقی نہیں رہتا تھا -

انارکسٹ خیال میں کمی آئی - رومی قانون کے جاری ہونے پر وٹسٹنٹ مذہب کے پھیلنے نے اوس انتظام سے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنی شروع کر دی جو کہ اسوقت میں ایک وحشیانہ عدالتیں ہوگئی تھیں - ان عدالتوں میں سے بعض موقوف ہوگئی تھیں - انکے خلاف آزادیاں اور استحقاق زیادہ ہوگئے تھے اور انکا تمام سرحدی کا روائیوں سے ممانعت کر دی گئی تھی مقام سیل پر سنہ ... میں ویسٹ فیلیا کی اخیر عدالت کا اجلاس ہوتا تھا لیکن اون کی نقل پھر بھی باقی ہے اور سنہ ... تک جبتک کہ فرانسیسی قوانین جاری ہوئے تب تک منسٹر کا ڈنیٹی میں مقام جیمن کی اخیر خود مختار عدالت موقوف نہیں ہوئی تھی - لیکن اس بات کو بہت برس نہیں گذرے ہیں کہ اوس بستی میں خاص خاص باشندے ہر سال جمع ہو کر جلسہ کرتے تھے اور اپنے آپ کو خود مختار منصفوں کی اولاد میں ہونے سے فخر کرتے تھے -

۲۱۲ - باکرہ کے بت کو چومنا

ایک روایت یہ ہے کہ جن شخصوں کے واسطے اس سزا کا حکم خفیہ عدالتوں سے دیا جاتا تھا اون کے ہلاک کرنے کا ایک طریقہ مفصلہ ذیل بھی تھا مقتول سے کہا جاتا تھا کہ باکرہ کے بت کو جو زمین دوز گنبد کے اندر رکھا ہوا ہے جا کر چومو - یہ بت کانسی کا بہت بھاری صورت کا ہوتا تھا - جسوقت مقتول اوسکو چومنے کی غرض سے اوس طرف جاتا تھا - تو اوس بت کے حجرہ کا دروازہ دفعتاً اوسکے سینے کے لئے اپنے کواڑوں کے آغوش کو کھول دیتا تھا اور وہیں سے اوسکو اندر کی حالت معلوم ہوجاتی تھی - اندر تیز لمبی اور نوکیلی برچھیوں اور نوکدار چاقوؤں کے پھل لگے رہتے تھے - کیواڑوں پر بھی اسی قسم کے زخمی کرنے والے حربے ہوتے تھے اور ہر ایک کواڑ پر آدمی کے سر کے برابر اونچائی پر دو نوکدار آہنی میخیں دوسرے حربوں سے زیادہ لمبی اوسکے استقبال کو لگی ہوتی تھیں جو اوسکی آنکھوں کو پھوڑ ڈالنے کے لئے سخت جان دھات سے

پادریوں کی حکومت کے برخلاف مذہبی جنگ کرنے کو آمادہ تھے۔ ان ملحدوں
میں سے ہمکو ایبٹ جی اوشیم کا حال یاد رکھنا چاہیے جسکی پیشین گوئیاں
اور عجیب مقولے جان ڈ پارما کی کتاب ایوینجیلیم ایٹرنم میں دوبارہ نظر آتے ہیں۔
جو کہ سسلی کے ججوں کی مستند کتاب تھی۔

ان لوگوں نے دوئی کا عقیدہ ترک کر دیا اور خدا ہی کو خیر و شر اور زندگی
اور موت کا خالق بتایا۔

بُرائی کا استعارہ کہ اوس نے طلسمی[1] سیب طلسمی باغ میں رکھا تھا۔ موت کا
استعارہ کہ اوس نے طوفان[2] بھیجا اور حکم دیکر سدوم اور گومرہ شہروں کو
برباد کر دیا۔

سسلی کے مصنف کا بیان

مورخوں کی نا واقفیت کی حالت میں سسلی کے مصنف کا بیان
جو کہ صرف ۱۸۴۳ء میں شائع ہوا تھا اور ابتک بھی عوام میں غیر مشہور ہے۔
انتقام لینے والوں کے اس خاندان کی بابت فقط ایک دستاویز سمجھی
جا سکتی ہے۔

جنہوں نے اتنی کثیر انتہا پر ویسٹ فالیا کی عدالتوں کے جھگڑے اور
خوف پیدا کر دئے تھے اس مصنف کا بیان ہے ۱۱۸۵ء میں شاہزادی
کانسٹینس دختر بادشاہ اوّل راجر سسلی کی شادی کے وقت جو اوس ہنری
کے ساتھ ہوئی تھی جو بعد کو ہنری ششم شاہ جرمنی ہوا ایک نئے اور ناپاک فرقہ
کی موجودگی دریافت ہوئی جنہوں نے اپنا نام اوینجرز (منتقم) رکھا تھا۔ اور اپنی رات
کے جلسوں میں وہ ہر ایک جرم کو جائز قرار دے لیتے تھے جو بہبود عام کو ترقی دینے
کے بہانہ سے کیا جاتا تھا۔ ایک پرانے مصنف کی تحریر میں ہمکو اس کا حال ملتا ہے

---

[1] اس سے بہشت میں آدم کے پھل کھانے کی طرف اشارہ ہے۔

[2] زمانۂ نوح کا طوفان مراد ہے۔

باب دوم

ٹیمپلاری

۲۱۴- اس انجمن کے خاص صفات

اس فرقہ کے حالات جو بہت سال تک سسلی میں قائم رہا اس قدر قلیل ہیں کہ ہم کو اس بھید کی نسبت جسمیں اس نے خود کو چھپا رکھا تھا بہت بڑا خیال گذر سکتا ہے۔ یہ صرف جزیرہ پر ہی نہیں پھیلا ہوا تھا۔ جہاں اس نے نسلاً بعد نسلٍ خوف پھیلا رکھا تھا۔ بلکہ کیلیبریا پر بھی جا پہونچا تھا۔ جہاں کہ اسکا اول دفعہ ظہور معلوم ہوا اور جاگیرداروں نے جب دیکھا کہ ہمارے اختیارات پر حملے ہونے لگے تو انہوں نے بیرحمی سے انسداد کی تدبیر کی۔ بیرنی یا بادشاہ کی روزانہ خودسری کی مخالفت میں یہ ایک ہر دلعزیز حجت تھی اور نہیں جانتا تھا کہ مقررہ حدود کے اندر اپنے آپ کو کس طرح ضبط میں رکھے اور بعد چندے قابل مواخذہ کاموں کا مجرم بنگیا تھا۔ یہانتک کہ اس کے ہم عصر مختلف طریق سے اسکا ذکر کرنے لگے تھے ؞

۲۱۵- میلان اور عقاید

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ مقدس ویہم سے بھی اس کا تعلق تھا اور اسکے بُت بھی اس عدالت کے بتوں سے کسی قدر مشابہ تھے لیکن یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ یہ فرقہ اس روحانی تحریک سے پیدا ہوا ہے جو کہ الپی جینیس کے دوبارہ منتقلانہ عمل سے متعلق ہے جس سے فرینسسکن کی منتظم انجمن اور بہت سے ملحد فرقوں کے اصلاح کنندہ جوگی پیدا ہو گئے جو اٹلی اور تمام یورپ میں گشت کرتے تھے۔ روم کی مخالفت پر وعظ کہتے تھے اور حماقت شعار خراب شدہ

پتھر کی نشستیں بنی ہوئی ہیں اور سکے اندر محرابیں اور چھپی ہوئی کوٹھریاں ہیں۔ جہاں ہتھیار رہتے تھے۔ جلسے رات کو چراغوں کی روشنی میں ہوتے تھے۔ نام بیٹی یا ولی (بہتر پال) کہاں سے مشتق ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ لیکن میں قیاس کرتا ہوں کہ اسکو اس فرقہ نے اسوجہ سے اختیار کیا تھا۔ کہ اوسکے بانی کا نام پال تھا۔ یا اوس نے بطور اوس زاہد کے نام کے رکھ لیا تھا۔ جو تبدیلی مذہب سے پیشتر اہل سیف تھا۔ اور دن میں متبرک پال بنکر اوس کی پیروی کرتا تھا۔ اور رات میں قاتلوں کے گروہ کا سزاوار بنکر سِنٹ پال کے عیسائیوں کو عذاب کرتا تھا۔ مصنف کا بیان اس طرح ہے جسکو میں نے بہت مختصر کردیا ہے اور اس فرقہ کے برخلاف اوسکی تمام بدزبانیوں کو قریب قریب چھوڑ دیا ہے۔ جسکی نسبت حالات بہت کم معلوم ہوئے ہیں اور جس کا وجود ظاہرا اپنے زمانہ میں کسی قدر نفیض رساں تھا۔ کیونکہ سسلی کے باشندے کسی آزار یا نقصان کے اٹھانے پر جسکی بابت وہ عدالت میں استغاثہ نہیں کرسکتے تھے اکثر یہ فریاد کرتے سُنے گئے ہیں۔ ہائے اگر بیٹی یا ولی اب تک قائم ہوتے۔ تو کیا خوب ہوتا

۲۱ - تمہید

کہتے ہیں کہ روم میں کالوسیم[1] کی زمین عیسائی شہیدوں کے خون سے بھگوئی گئی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ کسی پوپ نے جس کا کہ میں نام بھول گیا ہوں۔ ایک بے دین کو یقین دلانے کے لئے ایک مٹھی بھر خاک اُٹھا کر نچوڑی اور اوس میں سے خون کے قطرے ٹپکائے۔ اگر اس روایت کو جسپر وہ مبنی ہے سچ مانا جاوے۔ تو

[1] روم میں کالوسیس معبود کا مندر جو ایک عظیم الجثہ دیوتا ہے ۱۲

جس نے زیادہ تفصیل نہیں کی ہے۔ بادشاہ نے سخت تحقیقات کئے جانے کا حکم دیا اور اونکا سردار آرنیلفوڈی یا نٹی کارود گرفتار کیا گیا۔ اوسکو معہ اوسکے چند سخت مجرم مددگاروں کے پھانسی دئے جانے کا حکم ملا اور اون سے چھوٹے مجرموں کے سرخ گرم لوہے سے داغ لگائے گئے۔

گنواروں کو ابتک یقین ہے کہ اونجروں کی یہ خفیہ انجمن سسلی میں اور ہر جگہ موجود ہے۔ اور بیٹی یا ولی کے نام سے مشہور ہے۔ بعض نالایق آدمی یہانتک بڑھتے ہیں کہ اس نالایق فرقہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے معتقد خاصکر پلرمو میں کثرت سے تھے۔ جوزف امیٹور جسکو ۱۷ دسمبر ۱۸۲۰ء کو پھانسی لگی۔ اُن ہی میں سے ایک تھا۔ گرولامو امرنا دستوفی بھی اسی فرقہ میں تھا جو ۲۷۔ اپریل ۱۸۲۵ء میں مارا گیا۔ بہت سے خراب انجام کو اگر حکام کے ہاتھ سے نہیں تو اپنے رفیقوں کی تلوار سے پہونچے۔ نامی گرامی ویٹر منیو وائنڈو اشنرز و باشندہ پلرمو اُن بدبختوں میں سے اخیر شخص تھا جنھوں نے بیٹی یا ولی کی انجمن بنا رکھی تھی۔ وہ پھانسی سے بچ گیا۔ اس لئے کہ وہ وقت پر اپنی بدشعاری سے باز آگیا۔ اُس کے بعد اُس نے اپنی تمام عمر سینٹ میتھو کے گرجا میں گذاری۔ وہاں وہ گرجا کے چوہے کے لقب سے مشہور ہوا۔ اِن بدمعاش آدمیوں کے مرشد اور اوستاد ملحد تھے اور سینٹ فرینسس کے مائنر بردان (کم حقیقت لوگ) مرتد تھے جنکا جھوٹا دعوے یہ تھا کہ اُسقف اور پیشوا کی طاقت بذریعہ فرشتے کے الہام کے ملی ہے۔ جس مکان میں اُن کے جلسے ہوا کرتے تھے۔ ڈی کینیڈی کی گلی میں ابتک موجود ہے اور مصنف نے اوسکو دیکھا ہے۔ ایک پھاٹک میں ہوکر تم ایک صحن میں پہونچ جاؤگے۔ جسکے نیچے ایک گنبد ہے جس کے اندر ممبر جمع ہوتے تھے اور پتھر کے فرش کی جالی سے اوس کے اندر روشنی آتی ہے زینہ کے نیچے ایک چھوٹا سا ایک کمرہ ہے جس میں ایک پتھر کی میز ہے جسکے اوپر ان قاتل مجلس کے کام اور فیصلے لکھے جاتے تھے۔ بڑا فراخ اور وسیع ہے۔ جس کے چاروں طرف

نئے مختار کل بنیکی کوشش کی۔ اسقف اربن دوم کا یہ فیصلہ کہ گرجا سے خارج اشخاص کا قتل کوئی جرم نہیں ہے ملکی قانون بنگیا ہے۔ اور سینٹ آگسٹائن کا یہ اصول کہ ملحدوں کی قطعی بربادی کلیسا کا ضروری فرض ہے۔ اونکے وجود ملحدوں کے حق میں بھی بڑی مہربانی ہے۔ طامس آف ایکوئناس نے سینٹ آگسٹائن کے اصول کو ۱۲۲۴ء سے ۱۲۷۴ء تک اختیار کیا فرشتہ خصلت استاد نے رسول کے الفاظ کی تشریح کی کہ ملحد دو دفعہ تلقین ہونے پر ملحدوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور ان سے پرہیز کرنیکا نہایت عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اونکو جلا دیا جاے۔ ہنری دوم شاہ انگلستان نے اسی اصول پر عمل کیا جس نے معہ لوئی ہفتم شاہ فرانس کے پوپ الگزینڈر سوم کی کوسی (کوس) میں داخل ہوتے وقت بطور سائیس کے خدمت کی۔ انگلستان کا بادشاہ خانقاہ بورگ ڈیو میں اسقف کے روبرو کرسی پر بیٹھنے سے بہت دور گیا تھا اور مثل کتے کے فرش پر دم دبا کر بیٹھ گیا اس بادشاہ نے اپنی قلمرو میں ملحدوں کے اول اول قتل کرنیکا حکم دیدیا اور ایک فرقہ موسومہ پبلیکین یا پٹاری کو اس وجہ سے مروا دیا کہ اونہوں نے بپتسمہ لینے اور اسقف کی اطاعت سے انکار کیا تھا۔

یہ پٹاری فرقہ اٹلی میں پیدا ہوا تھا اور یورپ کے بر اعظم پر پھیل گیا تھا۔ انکو ایسا سخت عذاب پہنچایا گیا کہ آخرکار اونہوں نے بدلا لیا لیکن گرجا انکے مقابلہ میں بہت زبردست تھا۔ اور اکثر ہم ان ناموں کی تاریخ میں مثل فرق کے بہت سی اطلاع پاتے ہیں۔ اسی سال میں جلیل القدر پادری آرک بشپ ولیم آف ریمز جو کہ ایسا شائستہ اور رسولوں کے طریقہ کا گرجا) کا جلیل القدر وکیل تھا۔ اور نامور کاونٹ فلپ آف فلینڈرس نے بہت سے ملحدوں کو زندہ جلا دیا۔

۲۱۹۔ ٹولوس میں ایک انجمن منعقد ہوئی۔

مئی ۱۲۲۹ء میں ایک انجمن جسمیں سترہ کارڈینل (جلیل القدر پادری) ایک سو چوبیس بشپ (لاٹ پادری) صدہا ایبٹ (عابد) اور بے تعداد پریسٹ (امام) شریک ہوئے تھے۔ مقام ٹولوس میں منعقد ہوئی تھی جہاں پر جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں وہ تفتیش جو صدیوں سے طبیعتوں کے اندر تھی ظاہری صورت میں لائی گئی اور اسکی ایک محدود صورت بنگئی۔ مقدس مقررین نے کہا۔ ایک معین قسم کا الحاد حال ہی میں ٹولوس کے قرب و جوار میں پیدا ہو گیا ہے اور پادریوں کا یہ ضروری فرض ہے کہ کلیسا کے قاعدہ کے موافق اسکو پوری پوری سختی کے ساتھ فرو کریں۔ انوسینٹ سوم نے ۱۱۹۸ء میں اول دو سیاح تفتیش کنندوں کو ملحدوں کی تحقیقات کا اختیار دیکر فرانس بھیجا اور لکھا کہ مکار اشخاص جو والڈینس کتھاری اور پٹاری فرقوں سے موسوم ہیں گو انکی صورتیں علیحدہ علیحدہ ہوں لیکن تاہم یہ سب گروہ برادر شغال کی مثل ہیں انکو شیطان نے مسیح کا انگور کا باغچہ پامال کرنیکو بھیجا ہے اسلئے ضرور ہے کہ ان لومڑیوں کو دینی اور دنیوی شاہراہ سے تحقیقات کرنے اور ہلاک کرنیکے لیے گرفتار کریں۔ اس حکم کی بادشاہوں مذکور

عیسائی گرجانے اپنے شہیدوں کا خوب انتقام لیا۔ اپنی اغراض کو انجام دینے کے لئے کلیسائے روم نے تفتیش قایم کردی۔

۲۱۸۔ تفتیش کی ابتدائی موجودگی

عیسائیت کے بہت ابتدائی زمانہ سے یہ تفتیش طبیعت میں موجود تھی اگرچہ صورت میں موجود نہ ہو۔

مباحثہ کرنے والے بھیڑیوں کا بدبخت غول اور گرجا کے مشہور بزرگوار جسوقت کہ ایک دوسرے کے حلق پر حملہ آور نہیں ہوتے تھے، سوقت اپنا پرجوش زہر تمام لوگوں پر اگلنے میں مصروف رہتے تھے۔ جو اون کے ہم مذہب نہیں تھے۔ جبکہ پولی کا۔ پ نے مارشین ناسٹک سے مقابلہ کئے جانے پر اوس کے اقرار کرنے کے لئے جواب دیا کہ میں تجھکو پہلا پیدا ہوا شیطان مانتا ہوں۔

ہم یقین کرسکتے ہیں کہ اگر اسکو دنیاوی اختیار حاصل ہوتا تو اوسکو اس خلیق جواب دینے سے ہی طمانیت نہ ہوتی۔ بلکہ وہ اوسکو بڑی خوشی سے زندہ جلا دیتا۔ تاہم ناسٹک فرقہ کے آدمی ذہانت اور اخلاق میں اوسی انبوہ سے بڑھ کر تھے۔ جو ابتدائی عیسائیوں کا تھا۔ اون کے دشمن بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے۔

جبکہ کانسٹنٹائن بھوت نے عیسائی گرجا کو مختار کل بنا دیا تو ملحدوں کا شکار بڑے زور شور سے ہونے لگا۔ پہلا مقتول پرسیلین اسپین میں ناسٹک فرقہ کا بانی تھا۔ جو کہ سینٹ اگسٹائن کی تحریک سے منیکن مذہب ہونیکا ملزم گردانا گیا تھا۔ سینٹ نے ضرور پہچان لیا ہوگا۔ کیونکہ وہ خود بھی دس برس منیکن مذہب میں رہچکا تھا۔ پرسیلین مقام ٹرایر میں ۳۸۵ء میں قتل کیا گیا۔ اگلی پانچ یا چھ صدیوں میں لڑائی خونریزی اور ملکی سازشوں میں ملحدوں پر زیادہ توجہ کرنے کے لئے بہت بڑی مصروفیت رہی۔ بلاشک آٹھویں صدی سے گیارھویں تک کبھی ایسا نہ ہوا کہ یہ باتیں موقوف ہوئی ہوں۔ لیکن آخرالذکر صدی کے اخیر میں ہلڈبراڈ کا مقتدایانہ انتظام اپنے انتہائے کمال پر پہونچ گیا۔ اوس نے تمام مذہبی خیالات کو ضبط میں رکھنے کے

منصوبوں کو ترقی ہو کیونکہ یہ لوگ ایسے متعصب ہیں کہ اپنے خیالات کو ضبط نہیں کر سکتے اور یہ بات نئے فرقہ کے لئے مضر ہو گی اس کے علاوہ اس نے ملیشیا آف کرائسٹ (مسیحی فوج) قائم کی جس میں متعصب مرد اور عورتیں تھیں۔ فرقہ مذکور میں تمام افراد کے شخص حتیٰ کہ سب سے اعلیٰ لوگ بھی تھے۔ ڈمنیا کو لی کے خاندان کے سرداروں کو ۱۸۲۰ء تک تمام آٹس ڈے فی[1] اور مجرموں کی تفتیش اور دوسری رسوم میں ایمان کا جھنڈا لیجانے کا بڑا بھاری استحقاق حاصل رہا۔ جیسا کہ ہم گرجونا کے بیان سے (کتاب نہم) بے وقوفوں اور دغابازوں کا حال دیکھینگے۔

جاسوسوں اور ملامت کرنے والوں کی پوشیدہ فوج نے یہ واقف کار لوگ جیسا کہ بعد میں انھوں نے اپنا نام رکھا۔ تفتیش کے خفیہ حصہ میں شامل تھے اور اسی وجہ سے یہ اور زیادہ خوفناک تھے۔ ۱۲۳۳ء سے جب یہ تفتیش اسپین میں قایم ہوئی تھی۔ آئندہ صدی کے شروع تک اس نے بڑی جلد ترقی کی اور اٹلی اور جرمنی میں پھیل گئی۔ ۱۳۰۸ء میں اس تفتیش نے ٹمپلروں کو حد سے زیادہ عذاب پہونچایا ملحدوں کا جلانا (آٹس۔ ڈی۔ فی) یعنی ایمان کا فعل کہلاتا تھا۔ اسکی دھندلی روشنی اسپین کے بہت سے شہروں میں پہونچ گئی۔ جہانکہ شاہی خاندان اکثر موجود رہتا تھا ۱۴۱۵ء میں تفتیش نے جان کو کانسٹینس میں جلا دیا۔ پالمنیا ایک مصنف پوپ کی جانب کا اپنی کتاب تذکرات اسقف میں دلچسپی سے اسکا ذکر اس طور پر کرتا ہے۔

ایک ہی کونسل میں جان ہس اور جیروم جلائے گئے تھے اسواسطے کہ انھوں نے منجملہ اور غلطیوں کے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ کلیسا کے آدمی غریب ہونے چاہئیں . . . . معاملات کی اس طرح درستی کی گئی کہ اپنے مخالفوں کو جلانا بلاشک معاملات کی درستی ہے لیکن مصنف پوپ کے فرقہ میں سے تھا۔

۲۲۱۔ فرقہ کی ترقی۔

[1] یہ لفظ آٹس دے فی دا ایکٹ آف فیتھ، سے مرکب ہے جو اشخاص مذہبی جرائم کے ملزم ہوتے تھے ان کو تعزیر دینا یا بری کرنا از روے فیصلہ تفتیش آٹو ڈی فی تھا۔ مترجم

نے ایسی عجلت سے تعمیل کی کہ دونو تفتیش کنندوں کے دورے ہر جگہ پر آتشبازی اور ملحدوں کے جلانے سے مشہور ہو گئے اور ان لوگوں پر صرف فرانس میں ہی عذاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ جہانتک پوپ کا اختیار پہونچا۔ ان کے جسموں کو آگ کا ایندھن بنایا گیا۔ لیکن فی الحقیقت سب سے پہلے اٹلی میں مذکورہ بالا واقعات سے کچھ عرصہ پہلے ایک نہایت مشہور مقتول آرنلڈ آف بریشیا کو جیلخانہ میں پھانسی دی گئی تھی اور اُسکی لاش عام مجمع میں ۱۱۵۵ء میں جلائی گئی تھی۔ اوس کا الحاد یہ تھا کہ اوس نے بابل سی دکلیسائے اسقف) کے جرموں کے خلاف وعظ کہا تھا۔

۲۲۰۔ تفتیش کا استقرار

تیسرے اور موقعوں پر خاصکر اون ملحد فرقوں کی بابت جو دسویں صدی سے لیکر بارھویں صدی تک اٹلی اور فرانس کے جنوب میں (۱۲۸-۱۱۵) موجود تھے ذکر کیا ہے۔

پیٹر آف کاسٹل نا کو جو البی جینیس کے خلاف وعظ کہنے کو بھیجا گیا تھا۔ اُس فرقہ کے لوگوں نے مار ڈالا تھا۔ چونہیں کہ اوس کی موت کی خبر مشہور ہوئی وہ سینٹ لوگوں کی فہرست میں مندرج ہو گیا اور ۱۲۱۵ء میں لیٹران کی چوتھی کونسل نے۔ پوپ انوسینٹ کی تحریک سے تفتیش کو منظور کیا اور باستقلال انتظام کیا جسکا اصلی خیال ڈومنیک ڈی گزمن کی طرف جائز تھا۔ جو کہ ڈومینکن فقرا کے فرقہ کا بانی تھا۔ کونسل کیا بلکہ پوپ نے فتویٰ دیدیا کہ تمام ملحدوں کو دنیا داروں کے ہاتھ میں سونپ دینا چاہیے اور اونکی جائداد ضبط کر لینی چاہیے۔ بادشاہوں کو بلا کر تقاضا کیا کہ اون کے قلمروں میں سے تمام ملحد نکال دیئے جاویں۔ عدم تعمیل کی صورت میں پوپ اون کے علاقوں کو اُس شخص کو دیدیگا جو اُن کو مغلوب کرے جو لوگ ملحدوں کی طرفداری کرتے تھے یا اُنکو اپنے گھر میں پناہ دیتے تھے وہ گرجا سے خارج کئے جاتے تھے اور بدنام کئے جاتے تھے۔ اُنکو جائداد کی وراثت میں حق نہیں پہونچ سکتا تھا۔ اور عیسائیوں کی طرح تجہیز وتکفین کے بھی مستحق نہ تھے۔ گزمن نے ٹھیک خیال کر کے کہ وہ خدا فقرا کا ناپاک گروہ جسہوں نے اونکو اپنی ذات کے ساتھ شریک کیا تھا۔ اس قسم کے لوگ نہیں ہیں جس سے اوس کے

دوسرے مختلف مقامات پر زندہ جلائے گئے۔ ایک بڑی تعداد وہ بھی تھی جو اپنی خوش قسمتی سے گرفتار ہونے سے پہلے بھاگ گئے تھے۔

کیونکہ جسوقت ایکدفعہ خوفناک عدالت کے داؤں میں پھنس جاتے تھے۔ تو پھر بچنے کا کوئی موقع نہ ملتا تھا۔ قریب سترہ ہزار آدمیوں نے جو الحاد کے الزام میں ماخوذ تھے۔ مختلف طریقوں سے سزا پائی اور ایک ششماہی میں بیس ہزار سے زیادہ مقتول ہوئے۔ لوگ مارکیمیڈا سے اسقدر متنفر ہو گئے تھے کہ وہ ڈھائی سو فیملیر[1] کو اپنے ساتھ لئے بغیر کبھی باہر نہیں جاتا تھا۔ اور اوس کی میز پر ایک گینڈے کا سینگ ہمیشہ رکھا رہتا تھا۔ مورخوں کی باطل اعتقادی کے بموجب اس میں یہ صفت تھی کہ اوس سے زہر کا حال کھل جاتا تھا اور اوس کے سامنے اوسکا اثر بے ضرر ہوجاتا تھا۔ اوس کی بے رحمیوں نے عام شکایتوں کو ایسا بھڑکایا۔ کہ خود پوپ بھی حیران ہوگیا۔ اور تین دفعہ مارکیمیڈا کو اپنا چال چلن ٹھیک کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ پندرھویں صدی میں سویل میں اسقدر قتل ہوئے کہ اوس شہر کے منتظم کو اپنی کارگذاری کے جلد پورا ہونے کی غرض سے یہ شیطانی خیال آیا۔ کہ شہر سے باہر پتھر کا ایک مستقل چبوترہ پھانسی دینے کے لئے بنوادے جس کے اوپر اس نے چار بڑے بڑے بت پلاسٹر کئے ہوئے اندر سے خالی نصب کرائے جنکے اندر نئے عیسائی جن کے اوپر اپنے پرانے مذہب کیطرف پھر لوٹ جانے کا خیال ہوتا تھا۔ مجبوراً گھسائے جاتے تھے۔ اور وہ اس بت کے اندر آہستہ آہستہ جلا کر خاک کئے جاتے تھے۔ اس چبوترہ کا نام کیمیڈرو دھلانیوالا رکھا گیا تھا اور ۱۸۲۳ء تک کے قریب زمانہ تک اس کے کھنڈر دکھلائی دیتے تھے۔

۲۲۲۔ تفتیش کا عدالتی ضابطہ

تاریخی تفصیلات شروع کرنے سے پیشتر ہم مختصر طور سے اس ضابطہ کو طریقہ کو بیان کرتے ہیں جو کہ تفتیش کی مکروہ عدالت نے اختیار کیا تھا۔

---

[1] تفتیش کے ملازم فیملیر کہلاتے تھے۔ مترجم۔

فرڈیننڈ اور آئی سابیلا کے مشترک حکومت کے زمانہ تک یہ تفتیش علاقہ اسپین میں سلطنت ایگن میں محدود تھی۔ لیکن ۱۴۸۱ء کے قریب ملکہ نے اوس کو
سائیل میں قایم کیا۔ اور بادشاہ نے رفتہ رفتہ اس کے اقتدار کو اپنی تمام سلطنت
میں پھیلا دیا۔ جیمس شاہ اسکاٹ لینڈ اسپین کا بادشاہ بھی ہمیشہ سے یعنی حق شاہی کا
دستگار تھا۔ اور تفتیش اس کو تمام منضبطہ جائدادوں کا تیسرا حصہ دیا کرتی تھی۔
اسوقت میں اسپین میں ہزار ہا یہودی رہتے تھے۔ انکی دولت میں سے ایک بہت
بڑے حصہ کے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ایگن اور کیسٹائل امرا ہمیشہ بادشاہ کے خلاف
سازشیں کرتے تھے۔ تفتیش چپ چاپ اور خفیہ طور سے اون لوگوں کو جا پکڑتی تھی اور
اس طرح اسکو ان دشمنوں سے نجات دیتی تھی۔ الحاد کو نیست نابود کرنے میں بہشت
حاصل ہوتا تھا۔ تفتیش کے حامی بننے اور اس کو پورے پورے اختیارات حاصل ہونے
کے کافی اسباب موجود تھے۔ ملکہ بھی (افسوس ہے کہ یہ بات اوسکی نسبت کہی جاتی ہے)
اسکی بڑی جانب دار تھی اور پوپ سے یہ درخواست بھی کی کہ جو فیصلے اسپین میں صادر
کئے جاتے ہیں وہ قطعی گردانے جاویں اور اونکا اپیل روم میں نہ ہوا کرے۔ اوسیوقت
اس نے یہ شکایت بھی کی کہ رعایا مجھے یہ الزام لگاتی ہے کہ تفتیش قایم کرنے سے میرا
اور کوئی مدعا نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں اپنے جلیل القدر عہدہ داروں کے ساتھ
جرموں کے مال میں شریک ہو جاؤں۔ پوپ سکسٹس چہارم نے ہر ایک بات منظور
کرلی اور ضبطی کی بابت اوسکے نیت میں جو کچھ وہم تھے سنغ کر دئے۔ ایک مسودہ
مورخہ ۱۴۸۳ء کی رو سے فادر طامس ڈی ٹارکیمیڈا ایک بڑا سخت پرجوش اور
اسپین کا بڑا تفتیش کنندہ نامزد کیا گیا۔ وہ اٹھارہ سال تک اس عہدہ پر مامور رہا۔
دس ہزار مقتولوں کے حساب سے ہر سال اس نے آگ۔ فاقہ کشی اور عذاب سے
ہلاک کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔ اپنی خونی حکومت کے ابتدائی چھ ماہی میں ۲۹۸ میرینس
یعنی مُور یا یہودی جو کہ عیسائی ہوگئے تھے۔ فقط سیول میں پھانسی پر لٹکا کر جلا دیے گئے
اور ستر کو حبس قید کا حکم سنایا گیا۔ پھر اوسی کے قریب زمانہ میں (۲۰۰۰) میرینس

ہوتے تھے۔ تاکہ اوسکو ٹاپوں کی آواز سنائی نہ دے۔ یہ اونچے جوتے ڈیزا کی ایجاد تھی جو دوم درجہ کا بڑا تفتیش کنندہ تھا۔ بعض جوتے ملاگاکے تفتیشی ہتھیار خانہ میں سے برآمد ہوئے جب اوسکا دروازہ ۱۸۲۰ء میں توڑکر کھولا گیا تھا۔

جنرل ٹاری جس جوکہ دو سال تک تفتیش کا قیدی رہچکا تھا۔ اور جسکو ۱۸۳۱ء میں فرڈینینڈ ہفتم کے حکم سے دغا کے ساتھ گولی سے مار دیا گیا۔ ان جوتوں میں سے ایک جوتا لے بھاگا تھا۔ دو جوتے اور ایک انگریز مسٹر طامس ولکنس ہیڈنگٹن ہلیس لنڈن کے رہنے والے نے علیحدہ کرلئے تھے جوکہ ۱۸۳۸ء تک اپنے دوستوں کو دکھلایا کرتا تھا۔

جب کہ قیدی تفتیش کے قیدخانوں میں اسیر کئے جاتے تھے۔ تو اونکی تمام ملکیت ضبط کرلی جاتی تھی۔ اور مقدس محکمہ کا پنجہ اِس قسم کا تھا کہ اپنے شکار کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ بلاشک بموجب اپنے ضابطوں کے وہ ملزم کو مجبوراً رہا کردیتا تھا۔ اگر بارہ خالص کیتھولک مذہب کے آدمی اسی کے مطابق شہادت دیتے تھے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ ویسے ایسے بارہ گواہ ایک دم پیش کئے جاسکتے ہوں۔ کیونکہ اکثر معاملوں میں اون لوگوں کو جو تفتیش کے مجرم کے موافق گواہی دیتے تھے۔ اونکو یہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ ہم خود الحاد کے الزام میں نہ مبتلا ہوجاویں۔ قیدی گرفتاری کے بعد ایک تاریک جیلخانہ میں پہونچایا جاتا تھا جو عموماً زمین دوز ہوتا تھا اور بعض اوقات تیس فٹ گہرا ہر کوٹھری ۱۲×۸ فٹ ہوتی تھی۔ جس میں کسی طرح کی آسائش نہیں ہوتی تھی۔ سوا تختوں کی چارپائی اور ایک برتن کے جو ہر تیسرے چوتھے روز خالی کیا جاتا تھا اور بعض اوقات ہفتہ میں صرف ایکدفعہ (یعنی ہفتہ میں ایک دو دفعہ کھانا ملتا تھا) آٹھ سے لیکر دس قیدی تک ایسے ایک تہ خانہ میں بند کئے جاتے تھے جبکہ مقدس محکمہ میں بہت مجرم ہوتے تھے۔ اُنکو کسی قسم کی شکایت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر ایسا کرتے تھے۔ تو اون کے منہ پر ڈھاٹا باندھا جاتا تھا اور بے رحمی سے چابک مارے جاتے تھے۔

ایک فرمان تہدید زبانی یا تحریری داسکا کچھ مضائقہ نہیں کہ وہ کیسے ہی ناپاک
ذریعہ سے شروع ہوا ہو) اسکی ابتدا تھی۔ ہر سال لینٹ[1] میں تیسرے اتوار
کو فرمان تہدید گرجاؤں میں پڑھا جاتا تھا۔
ہر شخص کو گرجا سے خارج کر دینے کی بڑی سزا کی شرط کے ساتھ حکم ہوتا تھا
کہ وہ چھ دن کے اندر مقدس محکمہ میں (چونکہ تفتیش کا آجکل یہ نام ہوگیا تھا) وہ واقعات
جو اس کو معلوم ہوئے ہوں اور ایمان کی صفائی کے مخالف ہوں ظاہر کر دے۔
اس فرمان پر انعام بھی ملتا تھا۔ پوپ پوری پوری رعائتیں ان شخصوں کے
لئے منظور کرتا تھا۔ کہ جو ایسا کامل نیک عیسائی ہوتا تھا۔ کہ اپنے باپ بیٹے بھائی یا
کسی اور قریبی رشتہ دار کا حال بتلا دیتے۔ چارلس پنجم نے ہر شخص کو جس نے بد دس
ملحدوں کا حال کہدیا یا تفتیش کا ملازم ہوگیا۔ تمام محصول اور ضابطوں کی دقت سے
سبک دوش کر دیا تھا۔ چونکہ ذرا ذرا سے کاموں سے لوگوں پر الحاد کا الزام عاید
ہوتا تھا۔ سنیچر کے روز میز کے اوپر صاف کپڑا ڈالنے سے جو یہودیوں کا یوم السبت
ہے مذہب یہود کی خوشبو آتی تھی۔ جمعہ کے روز صاف کپڑے پہننے سے جو کہ مسلمانوں
کا اتوار ہے۔ مسلمان مذہب ظاہر ہوتا تھا۔ لوتھر کی رائے میں یہود کے ساتھ زنا سمجھ
ڈالا کھانا کھاتا اور سفر کی شام کے وقت جیسے یہودی کرتے ہیں۔ دوستوں کی صبح یا
شام کا کھانا کھانا۔ یہ اور سینکڑوں اور باتیں جو ایسے ہی بے گناہی کی تہیں پھانسی
پر پہونچا دیتی تھیں۔ ولیم فرنکو۔ سویل کا باشندہ جسکی بیوی کو ایک پادری نے بہکا
لیا تھا۔ جسکو وہ ناراض کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ اس نے اتفاقیہ خواب میں دیکھا
کہ اس کی جورو اعراف میں ہے۔ یہ فقرہ تفتیش کنندوں سے بیان کیا گیا۔ اسپر
انہوں نے اوسکو عمر بھر کے لئے تفتیش کے تہ خانوں میں قید کیے جانے کا حکم دیدیا۔
یہ گرفتاریاں عموماً رات میں کی جاتی تھیں اور مقتولوں کو ایسی گاڑی میں بٹھلا کر جس کے
پہیوں کی نال پر چیتھڑا چڑھا رہتا تھا لیجاتے تھے۔ اور پنجرے کے سموں پر آدمی بجتے جوتے چڑھے

---

[1] عیسائیوں میں چالیس دن کے روزے لنٹ کہلاتے ہیں۔

زیادہ تعداد آٹھ لاکھ ڈیوکٹ کا نذرانہ نامنظور کرنے کے لئے بہکایا۔ یہ نذرانہ بھی وہی نئے عیسائی اوسی استحقاق کے حاصل کرنے کی غرض سے دیتے تھے۔ جس وقت قیدی ججوں کے روبرو ہوتا تھا۔ اوسکو اپنے جرم کے اقرار کرنے کے لئے سمجھایا جاتا تھا۔ لیکن جو الزام اس کے اوپر ہوتا تھا۔ اوسکی اوسے مطلق خبر نہیں ہوتی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اقرار کس بات کا کرے۔ اگر اوسکا اقرار اوس خفیہ اطلاع سے جو اُس کے خلاف ملی ہے مطابق نہیں ہوتا تھا۔ تو وہ عذاب خانہ میں اس غرض سے بھیجا جاتا تھا کہ امر مطلوبہ بجبر حاصل ہو۔ چونکہ تفتیش کنندہ کامل پابند مذہب تھے۔ مسیح کی تعلیم کے موافق اپنا چال چلن ٹھیک رکھتے تھے کہ جس میں خونریزی کی ممانعت ہے۔ اونہوں نے دور تک ہوشیاری سے اپنے عذاب کے آلات ایجاد کئے تھے۔ تاکہ وہ اوس نتیجہ سے بچ جاویں۔ تاہم جہانتک انسانی جسم سہار سکتا ہے بڑی سے بڑی تکالیف پہونچاتے تھے۔ یہ آلہ قریب کے زمانہ ۱۸۲۰ء میں مقام سیویل کے تفتیشی جیلخانہ سے برآمد ہوا اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ جدید تفتیش کنندے ایسے صاف باطن نہیں تھے جیسے قدیمی تفتیش کنندہ۔ باوجود اقرار کرنے کے کہ بعض اوقات بے گناہ آدمیوں کا بحالت عذاب میں مرجانا ممکن تھا۔ یہ ہی رائے قایم رکھتے تھے۔ کہ وہی آلہ پھر بھی استعمال کیا جاوے کیونکہ اگر کوئی نیک کیتھلک بھی اون کے ہاتھ سے مرجاتا تھا۔ تو وہ سیدھا بہشت میں پہونچتا تھا اور بلاشک یہ بات مقتول کو بڑی تشفی دینے والی تھی۔

۲۲۳۔ تفتیش کا محل

تفتیش کے محل میں ججوں کی کچہری۔ ملازموں کے دفتر۔ عذاب خانے۔ جیت اور توبہ کے حجرے۔ تاریک جیلخانے۔ علاوہ بریں بڑے تفتیش کنندوں کے ذاتی کمرے بھی شامل تھے امیر قیدی کو اوّل رحمت کے حجرہ میں لے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنی تمام جایداد تفتیش کو حوالہ کردینے پر راضی ہوجاتا تھا۔ تو وہ چند ماہ کی خلوت نشینی کے بعد مثل ایوب کے فقیر ہوکر نکلتا تھا۔ مگر فضل کی نعمتوں سے مالامال ہوتا تھا۔ رحمت کے حجرے پہلے فرش پر ہوتے تھے۔ توبہ کے حجرے جہاں ایسے

اکثر ایسی بدسلوکیوں سے خودکشی کی نوبت پہنچتی تھی۔ ایک بہت ہی قریب زمانہ کی مثال بیان کرتے ہیں۔ ۱۸۱۹ء میں مقام ویلنشیا کے ایک تفتیشی جیلخانہ میں چھ قیدی تھے۔ ایک جیلر نے سوچا کہ اون میں سے ایک کی آزمایش کی جاوے۔ یعنی اوس سے اقرار کرایا جاوے۔ اوس سے کہدیا کہ اگر تو صاف طور سے نہ بتلائیگا جو کچھ کہ جانتا ہے تو اگلے روز تو شکنجہ میں داب دیا جائیگا۔ اس قیدی نے کچھ اقرار نہ کیا۔ اگلے روز چھ قیدی مردہ پائے گئے۔ اونہوں نے ایک دوسرے کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ اور آخر شخص اون زہریلے ابخرات کے سونگھنے سے جو مذکورہ بالا برتن سے نکلتے تھے ضیق النفس ہوکر مرگیا تھا۔ ان قیدیوں پر فراموش مذہب رکھنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ بعض اوقات کسی قیدی کو فاقہ کشی سے مرجانے کو چھوڑ دیتے تھے یا سالہا سال تک وہ تاریک جیلخانہ میں پڑا رہتا تھا اور کوئی شخص اوس کے واسطے ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کی مجال نہ رکھتا تھا۔

اس محکمہ کی گرفتاری سے دفعتاً لوگ غائب ہوجاتے تھے۔ اور اون کے رشتہ دار اور دوست صرف شبہ کرتے اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ بڑی احتیاط سے اپنے شبہوں پر سرگوشیاں کرتے تھے کہ یہ لوگ ڈوبے ہوئے ہونگے یا شاید تفتیش کے جیلخانوں میں مرگئے ہوں۔ مگر بعض قیدی اپنے ججوں کے سامنے لائے جاتے تھے جنکے حضور میں اون کو مجبوراً مثلثی لکڑی کے تیز کنارہ پر بیٹھنا پڑتا تھا۔ جو کہ دو ایکس کی صورت والی لکڑیوں پر ٹھیری ہوتی تھی۔ یہ مذاق انگیز جگہ پوٹرو کہلاتی تھی۔ تحقیقات عام سمجھی جاتی تھی۔ لیکن سامعین منتخب کیے جاتے تھے۔ اور سوائے نیک کیتھولک کے جو اعتبار کرنے کے قابل تھے کسی کو شریک ہونے کی دعوت نہ تھی اور یہ کہ تحقیقات عام ہونا صرف دھوکا تھا۔ اور یہ اس سچے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نئے عیسائی شاہ فرڈیننڈ کو (۶۰۰۰۰) ڈیوکٹ اس غرض سے دیتے تھے کہ تحقیقات عام جلسہ میں ہوا کرے۔ لیکن کارڈینل زائمینس بڑے تفتیش کنندہ نے اس رقم پیش کردہ کے نامنظور کرنے کی تحریک کی۔ پھر اوس نے چارلس پنجم کو اوس سے بھی

اون سے کلیسا کی حد سے زیادہ ہیبت ناک صورت نظر آتی تھی۔

۲۲۴۔ عذاب

عذاب رسانی کے خاص مستعمل تین طریقے تھے پہلا طریقہ رسّی کا تھا۔ قیدی کے دونو ہاتھ ایک لمبی رسّی کے سرے سے پیچھے کو باندھ دئے جاتے تھے۔ یہ رسّی ایک چرخی میں جو کمرہ کے ڈاٹ میں لگی ہوتی تھی نکلی رہتی تھی۔ تب اُسکو زمین سے اوپر ایک بہت بڑی اونچائی تک کھینچا جاتا تھا۔ اس کے ہاتھوں کو پیچھے کی طرف مڑوڑ کر سر سے اونچا کرتا۔ شانہ کے جوڑ اوکھاڑ دینے کے لئے کافی تھا۔ تب رسّی یکایک ڈھیلی کر دی جاتی تھی۔ یہانتک کہ وہ زمین سے ایک فٹ یا زیادہ کے فاصلہ پر جاکر پڑتا تھا جسکی وجہ سے اوسکی باہیں اپنی چولوں سے قریب قریب نکل جاتی تھیں اور اوسکے تمام جسم کو ایک سخت زد پہونچتی تھی۔ بعض صورتوں میں مقتول کی کمر کھینچے جانے کی حالت میں ایک بیلن سی دبائی جاتی تھی۔ جو تیز کیلین لگا کر گھومایا جاتا تھا۔ اور اوس سے خوفناک خراش اور چاک ہوجاتے تھے۔ روم میں اس عذاب رسانی کے طریقہ کی مدت آدھا گھنٹہ تھی۔ اسپین میں یہ ایک گھنٹہ سے زیادہ تک جاری رہتا تھا۔ دوسرا طریقہ رسّی سے عذاب رسانی کا یہ تھا کہ مقتول کو ایک قسم کی لکڑی بستر سے باندھ دیتے تھے اور اوسکی باہوں اور ٹانگوں کے چارونطرف مختلف مقامات پر پتلی ستلی کستے تھے۔ جو چرخیوں کے ذریعے اتنی چست کھینچی جاتی تھی کہ گوشت کے اندر گھسجاتی تھی۔ اگر ایسے عذاب پر بھی قیدی مستقل پایا گیا اور کوئی اقرار بہ جبر حاصل نہ ہوا تو عموماً مذکورہ بالا حالت میں وہ پانی کے عذاب میں مبتلا کیا جاتا تھا۔ اوسکا منہ نتھنے ایک موٹے کپڑے سے چھپائے جاتے تھے اور شیطانی نسل کا ایک ڈومنکن فقیر اوس کے پاس بیٹھتا تھا۔ اور رقیق کے ذریعہ سے کپڑے پر پانی چھوڑتا تھا۔ جس سے وہ کپڑا جلد تر ہوجاتا تھا۔ یہ پانی اس بدنصیب کم بخت شخص کے منہ میں جاتا تھا۔ جو کہ خوفناک درد میں وہاں پڑا ہوتا تھا۔ اور آہستہ آہستہ دم گھٹنے کے تمام دردوں کو سہارتا ہوتا تھا۔ درحالیکہ اوسکی بھوں موت کے

مجرم بیجائے جاتے تھے جو تبدیل مذہب کے لئے آمادگی نہیں ظاہر کرتے تھے - یہ عموماً عین چھت کے نیچے قریباً دس فٹ قطر والے چھوٹے گول گنبدوں کے اندر واقع ہوتے تھے - ان میں سفیدی پھیری جاتی تھی اور فقط محراب وار چھت کے سوراخ میں سے ہی روشنی کے آنے کو راستہ تھا - کل اسباب ایک تپائی اور ایک پیٹے دار بستر ہوتا تھا - اگر اس خوفناک خلوت میں زیادہ عرصہ تک قیام سے مطلوبہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تھا - تو یہ مقتول تاریک جیلخانہ کے سپرد ہوتا تھا - جسکی دیواریں پانچ فٹ موٹی ہوتی تھیں - دوہرے دروازے ہوتے تھے - بالکل گھپ اندھیرا رہتا تھا - ایک مٹی کا برتن پیشاب پاخانہ کے لئے ہوتا تھا - جو چار دن میں ایک دفعہ خالی کیا جاتا تھا - جو کچھ قیدی کی خوراک ہوتی ہوگی - وہ اس بات سے سمجھی جاسکتی ہے - کہ ایک پینے سے کم روزانہ کی اوس کے لئے منظوری تھی اور بلاشک غریب جیلر بھی اپنا فایدہ اس میں سے کرتا ہوگا - قیدی کی اگلی حرکت عذاب خانہ کی طرف ہوتی تھی - ایوگنن میں پوپ کے محل میں عذاب خانہ شیطانی ہوشیاری کے ساتھ بنایا گیا تھا - اس غرض سے کہ اون عذاب یافتوں کی چیخ اور دردکی آوازیں دیوانخانہ کے اندر ہی محدود رہیں - ہر ایک دیوار کو آگے بڑھایا اور پیچھے ہٹایا تھا - تاکہ مقابل سمت کی دیوار کے رخ سے اسکا رخ ادھر ہی طرف کو ظاہر ہو اور اسی طریقہ سے ہر ایک دیوار کی پختہ چنائی اوپر تک پہونچائی جاتی تھی - اس عجیب تعمیر کا نتیجہ یہ ہوتا تھا - کہ چیخیں صرف ایک دیوار سے دوسری دیوار تک لوٹ کر جاتی تھیں اور اس طرح سے باہر کسی طرح نہیں پہونچ سکتی تھیں - اور نہ پوپ کی عشرت میں خلل انداز ہوتی تھیں جو اپنی حرموں کے ساتھ متصل کے محل میں لہو لعب میں مصروف ہوتا تھا - وہ جگہ جہاں کہ مقتول وسیع دائرہ نما کمرہ میں جلائے جاتے تھے - بالکل شیشہ گردن کی کپی کی شکل کا ہوتا تھا جسکی چوٹی کے انتہا پر قبضہ کی صورت کی ایک مینگ تھمی لگی ہوتی تھی ۱۸۵۰ء کے قریب تک یہ کمرے اجنبی لوگوں کو دکھلائے جاتے تھے - لیکن اسوقت کے بعد سے اوگنن کے بالادست پادریوں نے اونچی فصیلیں توڑ دیں اور بند کرا دیئے

خاتمہ دیر تک ٹھیر ٹھیر کر ہوتا تھا۔ اور بدنصیب مصیبت زدہ سے جتنی دفعہ وہ
چاہتے مواخذہ کر سکتے تھے۔ یہ شیطانی ایجاد ساحرہ عورتوں کے خلاف عدالتی
ضابطہ کا جزو تھی جیسا کہ میلیس میلفیکا رم میں مقرر کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ
تفتیش کنندہ عورتوں کو عذاب پہونچانے میں اول نمبر تھے۔ اس جنس کی کمزوری
اور حیا اونکے اوپر ذرا بھی اثر نہیں کرتی تھی۔ ڈومینکن فقرا پوپ کے متعلق تفتیش
کی عمارت کے برآمدوں میں ننگی عورت کے کوڑے لگاتے تھے اور قاعدہ کی ذرہ
بھی خلاف ورزی کے اوپر اونکی بیحرمتی کرتے تھے۔ آج اتنا زمانہ گذرنے کے بعد بھی
ہر شخص کا خون غصہ کے مارے جوش میں آجاتا ہے جبکہ ان مخافتوں پر خیال کرتا
ہے۔ تفتیش کے عذرخواہ ان حالات سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن اس دستور کا
جاری ہونا اوس سخت فتوے سے ثابت ہے جو اس کے خلاف تفتیش کے حاکم
بالادست زمانی میں سکسٹس نے [illegible] میں صادر کیا تھا جس نے مقدس
محکمہ کے ہر ملازم کے واسطے موت کا حکم لگا دیا تھا جو اس بے اعتدالی اور نیز اسی کے
موافق بے اعتدالیوں کے مجرم ہوں۔ تاہم اسی سکسٹس نے ۲۵۰۰ مقتولوں کو
زندہ جلوا دیا تھا۔

۲۲۵۔ قیدیوں کے لئے فتوے اور قتل

جو دو ہزار ملزموں میں سے شاید ایک موت کے فتوے یا جنم قید سے بچ جاتا
ہو۔ نہایت خوش نصیب وہ تھے جو رکنسیلیاٹ دریافت ہوتے تھے۔ اونکو اس
ہیئت کذائی سے باہر نکلنا ہوتا تھا۔ کہ ننگے سر گردن میں رسی پڑی ہوئی سین بینیٹو
پہنے ہوئے۔ یہ بوری کی شکل کی پیلی بدنما پوشاک ہوتی تھی جس پر کالی اور زرد
یا سفید دھاریاں ہوتی تھیں لیکن سبز موم بتی ہاتھ میں لئے ہوئے عدالت کے ہال
میں آکر حاضر ہوتا تھا۔ یا بعض وقت کھلم کھلا گرجا میں جہانکہ دوزانو بیٹھکر وہ اوس
الحاد سے جسکا اوسپر الزام ہے قسمیں کھاتا تھا۔ تب اوسکو یہ رسوائی کی پوشاک
زیادہ عرصہ تک پہنے رہنے کے لئے حکم دیا جاتا تھا۔ اس کے اوپر کئی اور ذلیل

ٹھنڈے پسینہ سے بھیگی ہوتی تھی۔ اور اُسکی آنکھوں اور ناک سے خون جاری ہوتا تھا۔ اور اس تمام وقت میں اوسکے پاس بیٹھا ہوا شیطان اوس پیغمبر کی محبت کا اقرار کرنے کے لئے سمجھاتا جاتا تھا جس نے صلیب پر جان دی۔ تیسرے طریقہ کی عذاب رسانی آگ سے ہوتی تھی۔ مقتول کو زمین پر چت لٹا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ اوس کے پیر کے تلوے کھلے رہتے تھے اور اوس میں روغن یا چربی کی مالش کی جاتی تھی۔ یا کسی اور ایسی شے کی جو جلد جلنے لگے۔ تب بھڑکتی ہوئی آگ اوسکے مقابل رکھی جاتی تھی۔ آہ وہ سخت عذاب اور چکنائی دار شی کا جلنا جو کہ تلوؤں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس بدنصیب قیدی کو کیا معلوم ہوتا ہوگا جس کے تصور سے دل کانپتا ہے۔ جب اس تشدد سے قیدی اقرار کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کرتا تھا جو اوس کے پیروں اور آگ کی درمیان کسی شئے کی اوٹ کر دی جاتی تھی لیکن اگر اقرار قابل اطمینان نہیں ہوتا تھا تو پہلے سے بھی زیادہ خوفناک درد کو بڑھایا جاتا تھا۔ ہوشیار تفتیش کنندے بعض اوقات عذاب کے طریقہ کو بدل بھی دیتے تھے مثلاً جان ڈی روما ایک درویش نے جبکا کہ محکمہ تفتیش سے تعلق تھا۔ اپنے بعض ملعونوں کو کھولتی ہوئی چربی سے بوٹ بھرواکر جبراً پہنائے اور یہ بال کٹے ہوئے بھوت اون بدبخت مصیبت کے ماروں کی فریاد کرنے پر ہنستے رہے۔ وہ منحوس صورت آدمی جو تفتیش کنندہ کے حکم سے اپنے ہم جنسوں کے اوپر یہ خوفناک کارروائیاں عمل میں لاتے تھے لمبے سیاہ جامے پہنے رہتے تھے جنکی ٹوپی سر اور صورت کو چھپائے رکھتی تھی اور جس میں منہ نتھنوں اور آنکھوں کے لئے سوراخ ہوتے تھے۔ دوسری شیطانی حکمت تفتیش کنندوں کی اس بات میں ہوتی تھی۔ جب وہ یہ بیان کرتے تھے کہ عذاب یا مواخذہ صرف ایکدفعہ عمل میں آسکتا ہے۔ وہ عذاب کو ملتوی کر دیتے تھے جسوقت اونکو یہ بات معلوم ہوجاتی تھی کہ اسوقت عذاب جاری رکھنے سے یہ مقتول ہمارے ہاتھوں میں ہی مرجاویگا۔ اور اس طرح ہم اپنی بیرحمی کا شوق پورا کرنے سے رہجاویں گے۔ اس نئے عذاب کا

بعد یہ سواری لوٹ آتی تھی۔ سوائے ڈومینکن کے جو کہ دعا مانگنے اور سرود آہی گانے کے لئے پیچھے رہ جاتے تھے۔ آٹو ڈافی کی سواری جو کہ علی الصباح قتل گاہ کی طرف روانہ ہوتی تھی۔ نیزہ برداروں کی ایک جماعت سے شروع ہوتی تھی۔ اس کے بعد پادری لوگ آتے تھے پھر اُس کے بعد اور لوگ جو ایسے ملحدوں کی شبیہیں لئے ہوئے ہوتے تھے جو بھاگ گئے تھے اور اس وجہ سے نہ تو اون کا جسم جلایا جا سکتا تھا اور نہ ذلت کیجا سکتی تھی۔ ان آدمیوں کے بعد ایسے لوگ ہوتے تھے جو بھاری تابوت یا کھال لئے ہوتے تھے جس میں اون ملحدوں کی ہڈیاں یا لاشیں ہوتی تھیں جو تفتیش کے جیلخانے میں محبوس ہونے کی حالت میں مر گئے تھے۔ ان کے بعد وہ لوگ چلتے تھے جنہوں نے[1] توبہ کر لی تھی۔ اون کے بعد ایلیکسڈ یا وہ لوگ ہوتے تھے جن کے واسطے چھوٹ جانے کا حکم صادر ہو جاتا تھا۔ اور عبرتناک سبن بنیان پہنے ہوتے تھے۔ اور چونکہ اس بات کا خوف ہوتا تھا۔ کہ ایسے لوگ اپنے پاس کھڑے ہونے والوں سے ہمارے خلاف فریاد کریں گے یا الحاد کے کلمے کہینگے اونکے منہ باندھ دئے جاتے تھے۔ اور جو شخص قتل ہونے کا مجرم ہوتا تھا۔ وہ ایک روشن مشعل لے چلتا تھا۔ اور اوس کے ساتھ دو فقیر ہوتے تھے تاکہ اوس کو اپنی طبیعت بدلنے کے واسطے مجبور کریں۔ اور اگر وہ ضدی ہو تو اوسکے واسطے ایسی روحانی تسکین دیں جیسی کہ ڈومینکن فقرا دے سکتے ہیں۔ ان سربکف مقتولوں کے پیچھے تفتیش کے اراکین چلتے تھے اور اسپین کے امرا اس شاندار نشان کے ساتھ چلنے میں اپنی عزت سمجھتے تھے۔ اُن کے بعد مع اپنی کونسل کے تفتیش کنندہ آتے تھے اور یہ تمام جلوس عدالت کے آخری نشان پر پہنچکر ختم ہوجاتا تھا۔ جسکو اونچا اوٹھا کر لے چلتے تھے۔ جبکہ ہیبت زدہ گروہ قتل گاہ پر پہنچ جاتا تھا اور جن کے لئے موت سے کم سزا مقرر ہو کر انکو مختلف احکام سنا دئے جاتے تھے۔ اوس وقت اوس روز کی بڑی بہار یہ ہوتی تھی کہ ملحدوں کا جلانا شروع ہوتا تھا۔

---

[1] جیسا کہ بیان ہو چکا ہے توبہ کرنے والے ریکنسلڈ کہلاتے تھے۔ مترجم

کرنے والی اور تکلیف دینے والی حالتیں بھی حکماً مقرر کی جاتی تھیں اور ایک بڑا حصہ یا اوس کی کل جائداد ضبط کر لی جاتی تھی۔ یہ وہ قاعدہ تھا جس کے خلاف مقدس پیشوا ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔ ریلیکسڈ دست ارادہ) یعنی وہ لوگ بن کے لئے موت کا حکم صادر ہو جاتا تھا۔ اُنکو ایجنائٹ لوگوں سے زیادہ عبرت ناک پوشاک پہنائی جاتی تھی۔ مقتول کی شبیہ کو آگ میں ڈالتے تھے جس کے چاروں طرف ناچتے ہوئے شیطانوں کی تصویر ہوتی تھی۔ اونکو قتل گاہ میں لیجاتے تھے جنکے ساتھ درویش و فقرا ہوتے تھے اور سولی کے اوپر جلا دیتے تھے۔ عدالت تفتیش کا بڑا حاکم اوس کے اعلیٰ رتبہ والے ماتحت اور تماشائی لوگ مرنے والے کی تکالیف کو دیکھتے تھے اور بڑے اطمینان سے اون کے جلتے ہوئے گوشت کی خوشبو سونگھتے تھے۔ ان فقیہ بھوتوں نے جو رحم کی ایک علامت ظاہر کی وہ یہ تھی کہ اون لوگوں کو جلانے سے پیشتر پھانسی دیدی جو توبہ کر کے مرے ورنہ لیکہ جنہوں نے اپنے بیگناہی اخیرتک قایم رکھی زندہ جلا دئیے گئے۔ ان خونخوار تفریحوں کا آخر کار اس قدر رواج ہو گیا۔ کہ اسپین اور پرتگال میں بادشاہ کی تخت نشینی یا شادی یا شاہزادہ کی پیدائش کے وقت ایک بڑا جلسہ آٹوڈافی کا ہوتا تھا۔ جس موقع کے لئے بہت سے مقتول پہلے سے رکھ چھوڑے جاتے تھے یا جہانتک ممکن ہوتا تھا۔ بہم پہونچائے جاتے تھے۔

۲۲۶۔ آٹوڈافی کی سواری

آٹوڈافی سے پہلی شب کو اکڑ ہاروں و ڈومنیکن فقرا اور ارکین تفتیش کی سواری تفتیش کی عمارت سے اوس کھلے میدان کو جاتی تھی۔ جہانکہ قربانی دی جاتی تھی۔ وہاں پہونچنے پر وہ مقتل کے پہلو میں جو پہلے سے بنا ہوتا تھا۔ ایک سبز صلیب[1] کالے فیتہ سے ڈھکی ہوئی گاڑ دیتے تھے۔ یہ صلیب اوس ملحد کے واسطے جو جلایا جانے کو تھا گرجا کی طرف سے رنج کا نشان تھا۔ صلیب کھڑا کرنے کے

---

[1] عیسائیوں میں ماتم کی خاص علامت یہ ہے۔ مترجم

سے سخت مخالفت کی تھی وہ بڑے برہم ہوئے اور آٹو طوافی کی تیاریاں اون
میں بھی ہونے لگیں اور اونہوں نے اپنے قصابوں کو ڈرانے کی غرض سے ان جابرو
میں سے ایک نہایت سنگدل شخص موسومہ پیڑاربئور آف اپیلا کو مقتل میں ہی قتل
کر ڈالا۔ لیکن گرجا نے اوس کو فوراً اپنے شہیدوں میں داخل کرلیا۔ اور ملکہ ایزا
بیلا نے اوس کے لئے ایک بت تعمیر کرایا اور مشہور کیا گیا کہ اوسکی لاش سے
کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور پوپ لیپس ہشتم نے اوسکو ولی قرار دیا۔ فی الواقع
اس تفتیش کنندہ کی منصفانہ موت سے مقدس محکمہ کو اور زیادہ بیرحمیاں اور
عذاب کرنے کی جرأت ہوئی۔ مگر بدنصیبی سے وہ لوگ جنہوں نے اربیوز کو
قتل کیا تھا وہ پکڑے گئے پھانسی دئے جانے سے پیشتر اونکے ہاتھ قلم کئے گئے
اور اون کے لاشوں کے پارچے کرکے شاہراہوں میں رکھ دئے گئے۔ پھر ٹارکیمیڈا
نے یہودیوں کو اپنے علاقہ میں سے نکالدینے کے لئے جو عیسوی مذہب کے دشمن
ہیں بادشاہ اور ملکہ پر زور ڈالا۔ یہودیوں نے اپنے خطرہ کی خبر پاکر گریناڈا کی جنگ
کے اخراجات کے لئے بادشاہ کو تیس ہزار ڈیوکٹ نذر گذرانے اور شرط یہ تھی۔ کہ
ہمکو یہیں رہنے دیا جاوے۔ فرڈیننڈ اور ایسابیلا اس تجویز پر راضی ہونیکو ہی تھے
جبکہ ٹارکیمیڈا نے ایک تصویر مسیح کے مصلوب ہونے کی حالت کی دونو فرمانرواؤں
کو دکھلا دی۔ اور اس طرح ہم کلام ہوا۔ یہودا نے اپنے آقا کو چاندی کے تیس سکوں
کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ حضور بادشاہ سلامت اوسکو دوبارہ تیس ہزار اشرفیوں
کے عوض میں بیچتے ہیں۔ لو وہ یہ ہے اوسکی بیع جلد کر ڈالو۔ یہ سنکر مغرور بادشاہ
اور ویسی ہی خودبین ملکہ نے گستاخ درویش کے سامنے خوشامد کی اور ۳۱ر مارچ
سنہ ۱۴۹۲ء میں یہ حکم جاری ہوا کہ اسی سال کی ۱۲ر جولائی تک تمام یہودی فرڈیننڈ اور
ایسا بیلا کے علاقہ سے چلے جاویں ورنہ اونکو قتل کیا جاویگا۔ اور اون
کا تمام مال اسباب ضبط کرلیا جاویگا۔ کوئی آٹھ
لاکھ یہودی فی الفور اپنی جان بچاکر جلاوطن ہوگئے۔ لیکن کچھ بھی مالیت نہ لے گئے

جو نہیں کہ مقتولوں کو لکڑیوں کے چٹوں پر بٹھلایا جاتا تھا اور اوس ستون سے
جو ہر ایک ڈھیر کے درمیان بنا ہوتا تھا باندھ دیا جاتا تھا۔ تو خدا پرست لوگ جلاتے
تھے۔ ان کتوں کی ڈاڑیاں بنچانے وہ۔ یہ کارروائی اس طرح ہوتی تھی کہ جلاد
لوگ مقتولوں کے چہرہ کے سامنے اپنی لاٹھیاں پیش کرتے تھے جنہیں جلتی ہوئی
جھاڑی بندھی ہوتی تھی جس سے اونکے چہرے جھلس جاتے تھے اور بے وقوف لوگ
اس تماشہ کو دیکھتے تھے۔ جس میں کسی روز خود اون کو مقتول بننے کے لئے ایسی ہی
بری گت ہونے کا خیال نہ تھا۔

اور تفتیش کنندوں کا دل صرف جلا دینے سے ہی سیر نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ وہ بعض
اوقات شیطانی عذاب اور اس میں شامل کرتے تھے۔ مثلاً قتل ہونے والے شخص کا
ایک لکڑی کے ٹکڑہ سے منہ بند کرتے تھے۔ جو اس طرح پھنسا ہوتا تھا۔ کہ اوس سے
زبان پکڑلی جاوے۔ یا فی الواقع زبان کو چاک کردیتے تھے تاکہ مقتول سولی
کے قریب جاتے وقت الحادکے کلمات منہ سے نہ نکالنے پاوے یا اس سے
بھی زیادہ بدتر یہ بات تھی کہ زندہ کی کھال کھینچ لیتے تھے اور گندھک اور نمک
کھال اوتارے ہوئے جسم پر چھڑکتے تھے اور دھکتے ہوئے کوئلوں کے اوپر
زنجیروں سے لٹکا کر آہستہ آہستہ جلاتے تھے۔ فرانسس اول شاہ فرانس کو
تفتیش کنندوں سے ۱۵۳۵ء میں ملحدوں کو زنجیروں سے اوپر کھینچے جانے اور شعلوں
پر نیچے چھوڑے جانے کی بہار جب کہ ہر ایک نیم سوختہ لاش نیچے والے جلتے ہوئے
انبار میں گرائی جاتی تھی ایکدن میں چھ دفعہ دکھائی۔

اور اس دیوانہ چارلس پنجم نے جسکو درباری خوشامدی مورخ بڑا بادشاہ بتلاتے
ہیں۔ ملحد عورتوں کے زندہ جلائے جانے کا حکم دیدیا۔

۲۲۷۔ اس تاریخ کا حال باقی ہے۔

ڈہپی ویوٹیار کی میڈرا ایک عدالت تفتیش کا افسر اعلیٰ تھا۔ اراگن کے
باشندوں نے جنہوں نے پہلے ہی سے اپنے علاقہ میں تفتیش کے قائم ہونے

ہونے سے انکار کرتے تھے۔ یا اون پر یہ شبہ ہوتا تھا۔ کہ سابق بت پرستی کی طرف پھر رجوع ہوگئے ہیں۔ درحالیکہ پیشتر نفیس اور پاکیزہ مذہب عیسوی کو اختیار کر لیا تھا۔ اور اوس کے مقر تھے۔

۲۲۸۔ اس فرقہ کی عام تاریخ باقی ہے۔

ہمکو بڑے تفتیش کنندوں کی فہرست کو ترتیب وار بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم صرف وہ خاص خاص واقعات بیان کرتے ہیں جن سے اونکی طبیعت جو رہنما بنی ہوئی تھی ظاہر ہو۔ دالدیس کی جنرلی کے زمانہ میں جو کہ آٹھواں تفتیش جنرل تھا۔ ایک نوے برس کی عمر کی عورت کے خلاف جس کا نام میری ڈی بورگا تھی تھا اور بڑی مالدار تھی۔ ایک نوکر نے بتلایا کہ یہ کہتی ہے کہ عیسائی اپنے دین اور شریعت کا کچھ پاس نہیں کرتے۔ اس بات کے اوپر وہ مقدس محکمہ کے ایک تاریک جیلخانہ میں ڈالی گئی جہاں وہ پانچ سال تک عدم ثبوت کی وجہ سے محبوس رہی۔ اوس مدت کے گذرنے پر وہ اقرار حاصل کرانے کی غرض سے عذاب میں مبتلا کی گئی اور وہ بڑھیا شکنجہ پر چڑھائی گئی۔ یہانتک کہ وہ قصابوں کے ہاتھوں میں مرگئی۔ اوسکو تین عذاب یعنی پانی اور آگ کے برداشت کرنے پڑے۔ لیکن اوسکی تحقیقات مرنے کے بعد بھی جاری رہی اور خاتمہ اس طرح ہوا کہ اوس کی لاش کو جلائے جانے کا حکم دیا گیا۔ اور اوسکی کل جائداد ضبط کر لی گئی۔ اوسکے بچے تباہ و محروم الارث کئے جانے کے ہمیشہ کے واسطے بدنام کروائے گئے۔ ۱۵۱۸ء میں آٹو ڈا فی کی ایک تقریب جو ویلے ڈالڈیس کی گئی تھی۔ اوس میں سیگم الینڈ ڈی وابیراہم کرزیلا کی لاش جلائی گئی تھی۔ جو کہ ٹھیک کیتھولک ہوکر مری تھی۔ لیکن مرنے کے بعد گواہوں نے جنکو شکنجہ میں دبا کر اقرار حاصل کئے تھے۔ اوسپر یہودی فرقہ سے ملا ہونیکا الزام لگایا تھا۔ اوسکی جائداد ضبط کی گئی۔ اس تفتیش نے چارلس پنجم پر بھی اوس کی وفات کے بعد ملحد ہونیکا حکم لگا دیا تھا

اس لئے

کیونکہ قیمت کا خیال کرنے کیلئے وقت بہت تھوڑا تھا۔ ہزاروں مرد عورت اور بچے
راستہ میں ہلاک ہوگئے تھے کہ یہودیوں نے اپنے ان تکالیف کو ان تکالیف کے
ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ جو ان کے بزرگوں پر ٹائیٹس کے زمانہ میں گذری تھیں جبکہ
یہودیوں کے اخراج سے تھوڑے ہی دنوں بعد گرینیڈا کی سلطنت کو اسپین کی افواج
نے فتح کر لیا تو یہ فتح خدا کی خاص عنایت اور انعام سمجھی گئی اور فرڈیننڈ اپنا مذہبی
جوش ظاہر کرنے کے لئے ہر قسم کی بیرحمی جو اوسکی طبیعت ایجاد کر سکی عمل میں لایا۔ ملاگا
لینے کے بعد بارہ یہودیوں کو جو وہاں پناہ گزین ہوئے تھے براہ راست احکام کے
نوکدار سر کنڈوں سے خوفناک موت کی ایذا سہنی پڑی۔ سوئیاں گود گود کر مار
ڈالنے کی طرح یہ کارروائی بھی گو سست لیکن مہلک ہے۔

ٹارکیمیڈا سنہ ۱۴۹۸ء میں مر گیا۔ اوس کے جانشین ڈومینکن ڈیزا نے تفتیش
نئی مفتوحہ سلطنت گرینیڈا میں بھی جاری کر دی۔ اسی ہزار مور لوگوں نے جنا وطنی
کو عیسائی مذہب اختیار کرنے سے بہتر جانکر شہر چھوڑ دیا۔ اوس نے اسی
عہد تک عدالت کو نیپل اور سسلی میں بھی جاری کر دیا۔ اور اگرچہ سسلی کے باشندوں
نے اوّل اوّل اسکی مخالفت پر آمادگی ظاہر کی اور تفتیش کنندوں کو نکال دیا۔ مگر
بعد میں چارلس پنجم سے عاجز ہو کر اونہوں نے اوسکا دوبارہ قایم ہونا منظور
کر لیا۔ ڈیزا نے اپنے مختصر عہد نو سال میں (۲۵۹۲) آدمی زندہ جلوائے اور ۸۲۹
کی شبیہیں جلوائیں اور بتیس ہزار سے زیادہ کو قید کا حکم دیا اور یہاں ان کا
کل مال ضبط کر لیا۔ اوس کا جانشین حلیم طبع زائمنز ہوا جس کے بعد ایڈرین آوجنز
آیا یہ ایسا ہی سنگدل عذاب کنندہ تھا۔ جیسا ٹارکیمیڈا۔ چونکہ لوتھر کی اصول کی
اسوقت گرم بازاری تھی اوس کو اور اوس کے جانشینوں کو کثرت سے شغل ملتا تھا
اور تفتیش کی آتشبازیاں نہ صرف اسپین میں افروختہ ہوتی تھیں بلکہ نیپل مالٹا ونیالس
سرڈینیا اور فلانڈرز میں بھی۔ اور اسپین کی نو آبادیوں واقع امریکہ میں غریب
امریکا کے باشندے سو تعداد کی قربانیوں میں ہلاک ہوتے تھے۔ کیونکہ یا تو وہ عیسائی

فیلپ دوم نے تفتیش کی حکومت کو تمام ہالینڈ میں وسعت دیدی اور باوجود باشندوں کی مخالفت کے اوس کو اس قدر کامیابی ہوئی کہ اوس کے شریف طبیعت جلاد ڈیوک آف الوا نے پانچ سال کے اندر جرم الحاد میں اٹھارہ ہزار آدمیوں کو پھانسی اور سولی پر پہونچانے کی شیخی ماری۔ لیکن آخرکار ظلم اس قدر بڑھ گیا۔ کہ ہالینڈ نے پھر بغاوت کی اور اب کی مرتبہ کامیابی کے ساتھ اونہوں نے ہمیشہ کے لئے اسپین کی حکومت کا جوا اپنے کاندھوں سے اوتار کر پھینک دیا۔

اسی جنگ ڈچ کے زمانہ میں جو آزادی کے واسطے تھی ڈان کارلس فیلپ کے بیٹے کی ناگہانی پوشیدہ آفت سامنے آئی۔ یہ بیٹا پہلی جورو سے تھا۔ رزمیہ فسانوں میں بیان ہے کہ یہ سانحہ مضامین عشق کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ جو کیفیت ڈان کارلس اور فیلپ کی دوسری زوجہ الیزبتھ آف فرانس کے درمیان گذری تھی۔ یہ ملکہ اوسکی سوتیلی ماں بننے سے پیشتر اوسکی منگیتر دلہن تھی۔ لیکن تاریخ ان واقعات کو اس طرح سمجھاتی ہے کہ ڈان کارلس نے اپنے باپ کے خلاف جو سیاہ باطن ظالم تھا جس نے اوس کا ذرا ذرا اختیار اقتدار چھین لیا تھا۔ اور بچوں کی طرح ازحد دباغت میں رکھتا تھا۔ سازش کی۔ شاہزادہ نے بادشاہ کو قتل کرنے یا ہالینڈ بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ جسوقت میں کہ وہ پس وپیش کر رہا تھا۔ تفتیش کو اوسکی ابتدائی حکمتیں معلوم ہوگئیں اور کہا گیا کہ دونو سزائے موت کے قابل ہیں ڈان کارلس گرفتار ہوا۔ مقید ہوا اور زہر سے ہلاک کیا گیا۔ جب فیلپ دوم جیسے متشرع کے بھوت کی نسبت یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ اوس نے اپنے ہی حکیم ویسیل کی کتابوں کو جس نے پہلے پہل علم تشریح کے سچے واقعات اور اصول سکھلائے تھے اور اس میں ٹائیشین کی بنائی ہوئی تصاویر تھیں جلسہ عام میں جلوا دیا اور خود اس طبیب کو اپنے خلاف منشا بیت المقدس کی زیارت کے لئے جانا پڑا۔ تاکہ اون ناپاک کوششوں کا کفارہ ہو جاوے جو اس نے اسرار قدرت کے انکشاف کرنے میں کی تھیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بات بادشاہ کی طرف سے محض واہیات (لغو) تھی جو کچھ بعد کو ہوا اوس میں نہایت سختی ہے ۱۵۹۸ء میں اوس نے

ں کے کنفیسر[1] ڈاکٹر کزیلا کو زندہ جلا دیا - اس آٹوڈافی کے موقع پر شاہزادی
نا جون جو فیلپ دوم کی سلطنت سے غیر حاضری کے زمانہ میں اوسکی قایم مقام فرمانروا
ں - اور شاہزادہ ڈان کارلس بھی جو اوسوقت چہاردہ سالہ تھا - موجود تھے -

۲۲۹ - تفتیش نے انگریزوں کو مقید کیا -

۱۵۶۰ء میں نیکلس برٹن لنڈن کا ایک باشندہ جو اسپین کے ساتھ تجارت کرتا
تھا - اپنے ہی جہاز میں کیڈز آکر پہونچا - اوس کو تفتیش نے گرفتار کرلیا - اور اس پر
ہیں عدالت کی شان میں خلاف تعظیم کلمات کہے اور الحاد کا الزام لگایا گیا -

اور دو برس تک قیدخانہ میں محبوس رہکر وہ مقام سیوائل پر زندہ جلایا گیا - اس کے
منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا - تفتیش نے اوسکا جہاز اور اسباب جو پچاس ہزار پونڈ
کی مالیت کا تھا چھین لیا - لیکن اس اسباب میں سے کچھ حصہ برسٹل کے ایک سوداگر کا بھی تھا
جس نے اپنا وکیل جان فرامسٹن کے پاس اپنی مالیت کا دعوے کرنے کے لئے
اسپین روانہ کیا - مگر اوسکی سفارت میں ناکامی رہی - وہ کیڈز کو دوبارہ بھیجا گیا - جبکہ
تفتیش نے اوس کو گرفتار کرکے قید کیا اور شکنجہ میں کسدیا اور اخیر میں وہ اوس آٹو
ڈافی میں بھی پیش ہوا جس میں برٹن جلایا گیا تھا - لیکن آخر کار فرامسٹن بھاگا اور انگلستان
واپس جا پہونچا - اور اوس نے اپنے تجربات شایع کرلئے - ہماری دھوم مچانے والی سلطنت
جس نے اجنبی آدمیوں میوجی ناٹ کی طرفداری کرنے میں ہزارہا انگریزوں کو غیر ملک
میں ہلاک ہونے کے لئے بھیجدیا - وہ انگریزوں کے بارہ میں جو اوسکی خاص رعایا
تھے - اونکو شیطان اسپین کے پنجوں سے چھڑانے میں کیوں مداخلت نہ کی - اس کی
وجہ یہ ہے کہ فیلپ شاہ اسپین نے ملکہ کو شادی کا پیغام دیا تھا - اور ملکہ بھی ناکامیاب
طالب عقد کو رنجش پہونچانا پسند نہیں کرتی تھی -

۲۳۰ - تاریخ باقی رہی -

---

[1] مسیحی مذہب میں کنفیسر وہ پادری ہوتا ہے جس کے روبرو عام عیسائی اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور وہ گناہوں سے اونکو معافی دیتا ہے - مترجم

دنیا کے ایک دور مقام پر ایک آٹوڈافی ہوئی تھی جسمیں تین آدمیوں نے سولی پر جان دی۔ اوس نے تفتیش کنندوں سے درخواست کی کہ ایسا ہی تماشہ دیکھنے کا مجھکو موقع ملے۔ خود مسٹر شیطانون نے بادشاہ کے دل میں ایسے پاک جوش کو تحریک اور انعام دینے کی غرض سے اپنے تئیں اندر بھیج دئے جنہوں نے مقتولوں کی ایسی محنت سے تلاش کی کہ اوسی سال کی چھٹی اکتوبر کو بادشاہ ولیڈالڈ مقام پر اپنی چالیس رعایا کے جلانے کے جلسہ میں پریسیڈنٹ بنا جس سے اوسکو نہایت خوشی دینے والا اطمینان حاصل ہوا۔

ایک واجب التعزیر موسوی شخص نے سولی کے پاس جاتے وقت شاہی رحمت کے لئے خوشامد کی۔ بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر خود میرا بیٹا ہوتا تب بھی اوسکو خوشی سے جلانے کو خود آگ کے سپرد کرتا اگر اس سے الحاد رفع ہوتی۔ ۱۵۶۸ء میں بڑے تفتیش کنندہ اسپینوسا نے مور لوگوں سے جو ابھی تک اسپین میں بچے تھے صلیبی جنگ شروع کر دی۔ عرصہ دراز تک اس عدالت کے مبتلا اشخاص نے کمال گذاری کے ساتھ شکایت کی لیکن جب یہ حکم صادر کیا گیا کہ اونکے بچے آئندہ سے عیسائی مذہب میں پرورش پاویں۔ تو ایک بڑی دہشت آگئی جو نہایت مخفی رہی اور اوس پر کامیابی ہو جاتی۔ اگر پہاڑی اضلاع کے مور کھلم کھلا بغاوت کا اعلان نہ دیتے۔ قبائل بربر کے قصبوں اور مصر سے مدد اونکی امداد کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ جو عیسائی کہ مور لوگوں کی آبادی میں پہنچے ہوئے تھے۔ وہ دراصل مسلمانوں کے جبر سے دور ہو گئے ہوتے اونکی چھیڑ پر ہوتے ہی تین ہزار پہلے ہی حملہ میں ہلاک ہوئے تمام خانقاہوں کے نذرانے لوٹ لئے گئے قطعی جلا ڈالے گئے۔ انہیں میں سے ایک شخص ایک عیسائی کا پکا دوست تھا۔ مگر وہ کوئی ثبوت اپنی محبت کے ظاہر کرنے کا نہیں جانتا تھا۔ سوا اس کے کہ وہ اوسکو اپنی محبت کی برچھی سے چھید لے۔ تاکہ دوسرے ہمقوم اوس کے ساتھ زیادہ برائی سے پیش نہ آویں۔

مارکوئس آف ماندیجر اسٹادشیا کا کپتان جنرل اس بغاوت کے فرو کرنے

شایع کیا تھا۔ یہ آٹوڈا فی ۱۶۳۲ء کے جلسہ سے بہت بڑا جلسہ تھا۔ اوس موقع پر ایکسو اٹھارہ شامت کے مارے تھے جن میں سے اکیس نئے بادشاہ۔ ملکہ اور امرا ے دربار کی موجودگی میں جن کے علاوہ کم رتبہ کے تماشائیوں کا بھی ازدحام تھا جلائے گئے تھے اوس سے پہلے روز (۲۹۰) لکڑہارے جنمیں سے ہر ایک کے کاندھے پر لکڑی کا کندہ تھا۔ صف لگا کر شاہی محل کے سامنے چلتے تھے۔ اونکا رہنما محل کے پھاٹک پر ٹھیر جاتا تھا۔ جہاں کہ ایک امید کنندہ لینے کی انتظار میں کھڑا ہوا تھا۔ جبکو وہ ادب سے بادشاہ کے پاس لے پہونچتا تھا۔ بادشاہ اوس سے لیکر ملکہ کے شکار محل میں لیجاتا تھا۔ اور اوس لکڑی کے کندہ کو اوسکی گود میں مثل بیش بہا شیر خوار بچہ کے رکھدیتا تھا۔ جس کے دو روز بعد ایک انسان زندہ جلایا جاتا تھا۔ بادشاہ اوسکو پھر عالی قدر ڈیوک کو دیتا تھا۔ اور بموجب اون ہدایتوں کے جو اوسکو اپنے پیڈران سیٹون ڈل والڈٹا لیڈ دکے تفتیش کنندہ سے ملتی تھیں۔ کیڈٹ ریل کے کپتان کے پاس کہلا بھیجتا تھا کہ آٹوڈا فی کیوقت یہ کندہ بادشاہ کے نام سے آگ میں ڈالا جا دے۔ آٹوڈا فی کے روز یہ نمائش رات کے ساڑھے نو بجے تک ختم نہیں ہوتی تھی۔ اور ڈیل آلمو کہتا ہے کہ عام لوگ بادشاہ کی اس جانفشان کارروائی سے بہت خوش ہو کر جاتے تھے جبکہ دن بھر کی گرمی میں کھڑا رہتا تھا۔ اور ظاہر کرتا تھا کہ میں بالکل نہیں تھکا ہوں۔

۲۳۲۔ خیالات

کیا اس معاملہ کے خوفوں کو سمجھ لینا ممکن ہے کوئی شخص جس نے شجاعت کے اصول پہ پرورش پائی ہو اور ایک عورت شاہی نسل سے ہو۔ جس کو کوئی شخص صرف ذات ہی میں شریف نہ خیال کرے۔ بلکہ مزاج میں بھی۔

پس یہ دونوں اپنی شادی کے روز جب انکا دل خوشی سے بھرا ہوا ہو۔ ایسی رسم سے کیا اثر حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ انسانوں کو زندہ جلانا کیسا بے رحم تماشا ہے بالخصوص جب یہ کہا جاے کہ ان کی شادی کی یادگار میں جلائے گئے

کہ اُنہوں نے اپنے ماں باپوں کے مختلف مذہبوں میں پرورش پائی ہے۔ تو اوس کے آنسو نہ رُک سکے۔ اسپر تفتیش کنندوں نے اس رحم کو اوس کے ذمہ ایک جرم قرار دیا۔ جس کا کفارہ صرف خونریزی سے ہوسکتا تھا۔ بادشاہ نے اپنا خون نکالا جانا اور اپنا خون جلاد کو جلاتے دیکھنا قبول کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت میں تفتیش کنندے بادشاہ سے بڑھکر ہوتے تھے۔ آٹوڈافی کے موقع پر تفتیش کنندہ کا تخت بادشاہ کے تخت سے زیادہ اونچا ہوتا تھا۔ تفتیش کنندہ ٹیپرانے ملاکا کے جلیل القدر پادری کو دو سال تک جیلخانہ میں رکھا۔ اسواسطے کہ یہ پادری جسوقت ایک مرنے والے شخص کے لئے واٹیکم[1] لئے جاتا تھا۔ ٹیپرا نہیں کہ تفتیش کنندہ نکل جاتا۔

فلپ چہارم نے اپنی تخت نشینی کا جلوس ایک آٹوڈافی سے ۱۶۳۲ء میں کیا۔ تفتیش کے حاکم بالا نے جب دیکھا کہ اوسکا شوق گرتا جاتا ہے۔ تو آٹوڈافی کی نمایش میں ایک نیا لطف اس طرح زیادہ کیا۔ کہ موت کا فتوے دس مرتبہ کو سنایا جایا کرے اور ہر ایک کا ایک ایک ہاتھ لوہے کے کیل سے چوبی صلیب میں ٹھونک دیا جاوے۔ چارلس دوم کی شادی لوئی چہاردہم کی بھتیجی کے ساتھ مقام میڈرڈ میں ۱۶۸۰ء کے اندر آٹوڈافی کے جلسہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ ۱۲ اپریل ۱۸۲۰ء میں کاریگر میڈرڈ کے بڑے چوک میں زمین کھودنے میں مصروف تھے وہ دفعتاً کوئلوں اور راکھ کی تہ پر پہنچے جس میں ہڈیاں ملی ہوئی تھیں۔ جو دیکھنے سے انسانی ہڈیاں ثابت ہوئیں۔ علاوہ اس کے لوہے کے پٹے اور دوسری چیزیں بھی برآمد ہوئیں۔ جن سے یہ شبہ باقی نہ رہا کہ سنہ ۱۶۸۰ء کے آٹوڈافی کے تماشہ گاہ کا موقع یہی تھا۔ جسکا لیوداعیان بادشاہ اور والڈیس تفتیش کنندہ اعظم کی صحیح خواہش پرجوزف ڈل آلمورونو جو کہ تفتیش کا ایک رکن تھا۔ اسپین کی آبرو اور ناموری کیلئے

---

[1] مرنے والے شخص کو جو روٹی اور شراب کھلائی جاتی ہے اور جسکو کومنین بھی کہتے ہیں مسیح کی موت کے موقع کی یادگار ہے وہ واٹیکم سے موسوم کیگئی ہے۔ مترجم

لیکن تفتیش کو اپنی کارکردگی کی نمائش کے لئے ایک نیا میدان مل گیا تھا۔ اور اس خیالی تاریکی کی موٹائی کچھ ہی ہے جو پادریوں اور درویشوں نے یورپ کے اوپر پھیلا رکھی تھی۔ وہ تو صرف اس بات کے خواہشمند تھے کہ اپنی نمود اور اپنے کاموں کے جبروت کے لئے جسمانی روشنی کثرت سے ہو۔ جس کی وجہ سے انسانی عقل اور آزادی کی چتائیں ہمیشہ آتش افروز رہتی تھیں۔ بعض مولینسٹ[1] جو کمال دانائی کے باعث سے نہایت بدنام عورتوں کی قربت میں پائے جاتے تھے۔ یہ بھی جلائے جاتے تھے۔ نہ صرف اپنے برے اخلاق و عادات کی وجہ سے بلکہ بعض مشہور ملحدانہ خیالات سے جو انکی نسبت پیش ہوتے تھے لیکن آخر کار اسپین کے پچھلے بادشاہوں کے عہد میں عام روشنی اور تہذیب نے اس قدر ترقی کی کہ اب تفتیش کنندوں کو مثل سابق اپنی دیوانگی کے تشدد اور متعصبانہ بے رحمی میں مشغول رہنے کی اجازت نہیں تھی۔

فرڈیننڈ ششم چارلس سوم اور چارلس چہارم کے دوران حکومت میں انکو صرف دو سو بیالیس (۲۴۲) تعزیری احکام حاصل ہوئے جن میں سے چودہ میں موت کا حکم تھا۔ فرمشن اور جیمس سینٹ فرقہ والے فاسق مقتول ہوئے تھے۔ چارلس سوم کے عہد میں تفتیش کا نہایت بڑا کام یہ تھا کہ ڈان اولاوائڈ سے بدلا لیا کہ جو سائیرا مورینا آبادی کا وسطی شہر ہے اور جس نے ان پہاڑوں کی تمام تعمیراتی بانی کی تھیں۔ الحاد کے جرم میں ۱۷۷۸ء میں [illegible] گیا۔ لیکن اس کے دوستوں نے ۱۷۸۰ء میں ایسا انتظام کیا کہ وہ دنیالس کو بھاگ گیا۔

۲۳۔ تفتیش کی موقوفی۔

۴ر دسمبر ۱۸۰۸ء میں نپولین جب میڈرڈ سے تھوڑے فاصلے پر شمع چارٹن میں کیمپ ڈالے ہوئے تھا۔ میڈرڈ کے حکام وفاداری قبول کرنے کے لئے آیا تو تفتیش کنندہ اعظم نے اس امر سے انکار کیا۔ نپولین نے آپ کا عہدہ لے کے چھ پر [illegible] تفتیش کنندے

---

[1] مولینا کی رائے کا پیرو جو اسپین کا جیسوٹ تھا جو جینسینٹ فرقہ کا مخالف تھا۔

نے اپنی رعایا کی زبردست خواہش پر تفتیش کو ایکدفعہ اور قایم کیا۔ ڈاکٹر ریک جو کہ خود سری کا تائید کنندہ ہے اپنی کتاب موسومہ خفیہ انجمن اسپین میں لکھتا ہے۔ اور اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ عدالت نہ تو بیرحم تھی اور نہ لوگ اس سے دلی نفرت کرتے تھے۔ لیکن درحقیقت عدالت سے لوگ دل میں آزردہ تھے اور یہ خیالات ایسے شد و مد کے ساتھ ظاہر کئے گئے کہ انگریزی سفیر سر ہنری ولیزلی نے قوم کا جانبدار ہو کر اسپین سے چلا جانے کی دھمکی دی یعنی اگر تفتیش اپنی پہلی حکومت کے ساتھ پھر قایم کی گئی تو وہ چلا جاوے گا۔ لیکن اگرچہ پیشتر کے خود سر اختیارات چھین لئے گئے تھے تاہم یہ محکمہ اس قدر زبردست تھا کہ لوگوں کو سولی پر کھینچتا تھا۔ سنہ ۱۸۲۶ء میں اس نے ایک یہودی کو جلایا اور ایک اسکول ماسٹر کو جو کوئکر فرقہ میں شریک ہونے کا ملزم تھا۔ بمقام ویلنشیا اسی سال کی ۳۱؍ جولائی کو پھانسی دی گئی۔ یہ صحیح ہے کہ اخیر مقتول کو سین بینیٹو جامہ نہیں پہنایا گیا۔ بلکہ وہ جیسے کپڑے پہنے تھا۔ اور اس وقت میں تفتیش کنندے اپنے قیدیوں کو مسخر کا آلہ نہیں بنا سکتے تھے۔

تفتیش ابھی تک پرتگال میں موجود ہے گو بدلی ہوئی صورت ہے وہ روم میں بھی اب تک ہے۔ اس کا محل سینٹ پیٹر گرجا سے بائیں طرف ہے۔ لیکن اوسکے جیل خالی ہیں اور کسی وقت کی قاتل تفتیش اسوقت صرف پادریوں کی سیاست کی عدالت ہے۔

۲۳۵۔ روم کے پادری کا جھوٹا وکیل

بیان گذشتہ میں صرف اسپین کی تفتیش کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر یہ اسی ملک تک محدود نہ تھی اس کے خوفناک اور سخت گیر ہاتھوں میں ہر ایک قوم کی گردنیں پھنسی ہوئی تھیں۔ جہانتک کہ وہ ہاتھ پہونچ سکتے تھے اور جس طریق سے کہ تفتیش پرتگال میں جاری ہوئی وہ عجیب تھا۔ سنہ ۱۵۳۹ء میں بمقام لسبن پوپ کی طرف سے ایک وکیل آیا جس نے بیان کیا کہ میں پرتگال میں محکمہ تفتیش قایم کرنے کی غرض سے آیا ہوں وہ پوپ پال سوم کی طرف سے بادشاہ کے نام خطوط بھی لایا اور ہدایت بھی جو فرضی

امریکا میں اسپین کی آبادیاں جزایر شرق الہند پوپ کی ریاستیں وینیاٹس اور
جرمنی تھے - جہاں کچھ عرصہ تک اسکا دور دورہ ایک خاص سختی کے ساتھ رہا -
ڈومینکن شیطانوں کو اسٹراسبرگ میں رہتے تین برس بھی نہیں ہوئے تھے - کہ
انھوں نے اسّی والڈینسس کو جلا دیا - اور کانریڈوان ماربرگ کے ملک میں
شرقاً غرباً سفر کرتا پھرا تاکہ شیطانی مسرت کے ساتھ ملحدوں کو جلا دے - ماربرگ
کے قریب کاؤنٹ سین کے مارے جانے سے اوسکو اوسکی لیاقت کے موافق
خوب انعام ملا - پھر بعض مذکورہ بالا ملکوں میں تفتیش اسپین اور اٹلی میں بند ہونے
سے پہلے موقوف ہو چکی تھی - ۱۵۵۵ء میں انگلستان میں تفتیش قایم ہونے کے لیے
کوشش کی گئی تھی - لیکن اس ملک کی خوش نصیبی سے اوس میں ناکامیابی رہی - تاہم
اوسکی مدد کے بغیر خونخوار میری کو اوسی سال میں فقط انگلستان میں چورانوے ملحد
جلا کر صبر آیا -

۲۳ - تفتیش کے عذر خواہ یا جھوٹے وکیل

بعض مصنف جو علم تاریخ میں فلسفہ کے رو سے بحث کرتے ہیں جس طرح کہ
بے رحم ظالموں اور بھیانک صورت عمارتوں پر سفیدی پھیرتے ہیں ویسے ہی
بعض فاضل پادریوں نے گرجوں کی اور درباری خوشامدی مورخوں نے فصاحت
کی ٹوپی سر پر رکھکر تفتیش پر سفیدی پھیرنے کی کوشش کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ محکمہ
اپنے زمانہ میں مذہب کی صفائی قایم رکھنے کے لیے ضروری تھا - یہ دلیل [illegible]
کہ جواب دینے کے قابل نہیں - کوئی انسان یا انسانوں کی جماعت اگر اپنے آپ کو کلیسا
بتلاوے کوئی ایسا حق نہیں رکھتی کہ کسی شخص کو اوسکے مذہبی اعتقاد کی وجہ سے
مواخذہ میں طلب کرسکے یہ ایمان کا معاملہ ہے - کسی عدالت کو اوسمیں دست اندازی
کرنی شایان نہیں - تفتیش کے وکیل اس سے بڑھکر یہ بھی کہتے ہیں کہ تفتیش کرنیوالے
متعصب تھے - لیکن بے رحم نہ تھے - یہ بات بھی جھوٹی ہے - کوئی شخص جو [illegible]
[illegible]

کتاب ہشتم

تحقیق کرنے والوں کو ہر امر کی چھان بین سے سچائی کا مغز نکال لینا چاہیے۔ جیسے چوکر بھوسہ سے غلہ نکالا جاتا ہے اور چوکر بھوسہ سمیت غلہ کا کھا جانا فاضلوں کا کام نہیں وہ مویشیوں کے مناسب حال ہے۔

پوست اون فاضل اور تعلیم یافتہ شرفا کے لئے ناپسندیدہ رکاوٹ ہوتی ہے۔ جو کتابوں کا اندازہ صرف طرزِ عبارت اور صرف نحو سے کرتے ہیں اور جو غلہ کو اوس کی بڑھوتری سمجھکر مع چوکر بھوسہ کے مثل مویشی کے کھا جاتے ہیں۔

از معز زپادری سیجے اسمتھ

باب اوّل

کیمیاگر

ہمارے زمانہ میں لوگوں کا اسقدر زیادہ میلان ہے کہ عربی مدرسہ کے شاگردوں اور معتقدوں کی رائوں اور حال کے کیمیاگروں کے خیالات کو دھاتوں کے کایا پلٹ ہونے کے بارہ میں انسانی دماغ کی محض خام خیالی تصور کرتے ہیں حالانکہ وہ افسوس کرنے کے قابل بات ہے۔

لیکن تغیر پذیر اور تبدیلی قبول کرنے والی چیزوں کا خیال عالمگیر تجربہ سے موافق ہے

اور غیر متغیر

پر روا رکھیں جو رحم وہ جھوٹ موٹ اپنے مقتولوں پر ظاہر کیا کرتے تھے اور وہ تردد جو وہ اون روحوں کی بہتری کیواسطے دکھلایا کرتے تھے۔ وہ محض اپنے طمع نفسانی کیوجہ سے اونکو حلال کرتے تھے کیونکہ اونکے مقتول عموماً مال و متاع رکھتے تھے۔ جس کو تفتیش ضبط کرلیتی تھی۔ یہ اوصاف اون بیرحمیوں سے زیادہ بدتر تھے جنکو وہ عمل میں لاتے تھے۔ اسپین کے تفتیش کنندے اور فقرا بدنام ریاکار تھے اور متعصب نہ تھے۔ متعصبوں کا اخلاق عموماً ایسا ہوتا ہے۔ کہ بدگوئی کی رسائی وہان تک نہیں ہوتی لیکن کوئی شخص زیادہ زانی زیادہ ناپاک زیادہ خراب اسپین کے عام تفتیش کنندوں فقرا اور مذہبی پیشواؤں سے نہ ہوگا۔ ۱۵۵۶ء میں اسپین میں عام افواہ کے ساتھ چند پادریوں پر یہ الزام عائد تھا۔ کہ وہ کنفیشنل[1] کو بدکاریوں کے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پال چہارم نے تفتیش کو اس معاملہ کی تحقیقات کرنیکا حکم دیا۔ بدگوئیاں (شکایتیں) اس کثرت سے تھیں کہ تفتیش کنندوں نے زیادہ ہتک کے خوف سے گنہگار پادریوں کو عذاب دینے سے درگذر کی۔ اور بلاشک اونہوں نے اون کے ساتھ ہمدردی کی اور ہیں ہاف مین کے ساتھ جو کہ تفتیش کی بابت سب سے پچھلا مورخ ہے اتفاق کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ جب کہ وہ یہ کہتا ہے کہ زمانہ حال کی عدالت کے وکیل خود تفتیش کنندوں سے زیادہ خون کے پیاسے ہیں اور تفتیش کنندہ خونخوار شیر کا نمونہ تھے۔ اس زمانہ میں اُن کی وکالت کرنا اصلی شیر کی خاصیت کو ظاہر کرنا ہے۔

---

[1] کنفیشنل گرجا میں ایک کمرہ ہوتا ہے جہاں سردار پادری کرسی پر بیٹھکر عیسائیوں کے گناہوں کی معاف کرتا ہے اور اونکو اونکے مواخذہ سے معافی دیتا ہے۔ اوسی کو کنفیسر کہتے ہیں۔ مترجم

ہرمیس مصر کا واضع قانون جسکا بیان ساموتھراشین بھیدوں میں کیا گیا تھا۔ اور اوسکی تصویر کے ساتھ ایک مینڈھا اوس کے پہلو میں بنایا جاتا تھا۔ ایک برج الکواکب جس سے معتدل لیل ونہار کے آفتاب کی نئی رفتار شروع ہوتی ہے۔ اور جو تاریکی کا فاتح ہے اوس پر فن نجومی استعمال میں آنا شروع ہوا۔ اور بہت سی نجومی کتابیں عیسائی ناسٹک۔ اور نیو فلاطون فرقوں کی تحریریں اوس سے منسوب کی گئیں۔ اور وہ اوس فن کا موجد سمجھا گیا جو اوس کے نام پر ہرمیٹک کہلانے لگا اور جب نجوم اور کیمیا یکجا شامل کئے گئے۔ تو دونوں علوم کی ابتدائی کوششوں سے اقلہ اقل جاہل لوگ دھوکہ بازی کیوجہ سے ڈر گئے تھے۔ لیکن صدیوں تک اندھیرے میں کوشش کرنے کے بعد اونھوں نے اپنے لئے انسانی علم میں نورانی تخت حاصل کر لئے۔۔

۲۴۰ - از روئے سائنس کیمیا کی قیمت

پچھلا علم کیمیا آج کل سچا سائنس نہیں رہا ہے۔

ڈاکٹر [illegible] رشدہ [illegible] کو فی کے بیان کرتا ہے کہ انیسویں صدی میں دہاتوں کا کایا پلٹ ہونا عموماً معلوم ہو جائیگا۔ اور عمل میں آنے لگیگا۔ مگر دل میں خواہش پیدا کرنے اور خیال کو دیکھ کر دیکھنے کی طاقت جو اس علم میں ہے اسمیں ہرگز فرق نہ آویگا۔ کراماتی صورت جو اوس کے اصول کی ہو جاتی ہے اور عجیب شہرت جو ماہران فن کی قوت حافظہ کے ساتھ لازمی ہے سچ اور جھوٹ کا خلط ملط یعنی بات اور دھوکہ کا میل جو اوس سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیشہ بہت سی طبیعتوں کے اوپر ایک زبردست موہنی جال کے موافق رہیگا۔

ہاں ہمکو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک دھوکا جسکا دروغ ہونا [illegible] ہوتا ہے۔ وہ ضرور کسی نہ کسی [illegible] کو چھپاتا ہے۔ لیکن [illegible] ہوگا۔ [illegible] الکیمیا [illegible] علم [illegible] سے [illegible] کیمسٹری کے ساتھ مطابق ہے۔ [illegible]

چیزوں کے خیال سے پہلے کا ہے (دبیگ)

کیمیا گر اپنی وسیع بے انتہا دولت اور لا زوال شباب پر رکھتا تھا مستقل ارادہ سے اوسنے لگاتار کوشش کی۔ تاکہ ادنیٰ لوگوں کے تمسخر سے متاثر ہو کر اپنے خیالات کو توانیت کے ظہور میں تبدیل کرے اور اون لوگوں کے تمسخر سے نہ جھجکے جو کہ بغیر دلیل اور بغیر تکلیف اوٹھائے اوسکو برا کہتے تھے۔ لیکن وہ موتی جسکی تلاش میں تھا۔ وہ اوس کے ہاتھ نہیں آیا۔ تاہم وہ بہت سے پوشیدہ موتی تاریکی سے روشنی میں نکالکر لایا جو قابل غور ہیں۔

۲۳۸۔ نجوم شاید خفیہ الحاد تھا

قدیم قوموں کے خفیہ نجوم سے عقلی جوش پیدا ہو گئی جس پر اگر عقل کے پہلو سے خیال کیا جاویگا۔ تو کم لغو معلوم ہوگا۔ مڈل ایجز[1] کے زمانہ کی یہ خاص تعلیم تھی اور وہ محض الحاد ہی نہ تھا۔ بلکہ روم کے کلیسا کے خلاف مشہور مخالفانہ کارروائی تھی جس سے روم اوس کے مخالف تھی۔ یہود لوگ اس کے خاص بانی تھے اور جو بادشاہ پوپ کی حکومت کے مخالف تھے وہ اوسکی تائید کرتے تھے۔ لیکن اہل گرجا کو صرف کتابیں جلانے پر صبر نہیں آیا۔ بلکہ مصنفوں کو بھی جلایا۔ اور وہ غریب نجومی جنہوں نے افلاک کے حالات پر غور کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کی تھیں۔ سولی پر ہلاک کیے گئے۔

۲۳۹۔ وہ کارروائی جس سے نجوم خراب ہو گیا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ سب سے گھٹیا درجہ کے بیوقوف تکبر کے عقیدہ ہوتے ہیں۔ اور اُن چیز کو لغو سمجھتے ہیں جو کہ ابتدا میں صرف ایک جھوٹی بات تھی اور اصلی چہرہ کے بجائے اوس کے نقاب کو چہرہ سمجھ لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم سمجھ سکتے ہیں کہ علم نجوم بھی خراب ہو گیا۔ بلکہ جیسے تماشہ بچوں کا کھیل ہو گیا۔

[1] یہ وہ زمانہ ہے جو آٹھویں صدی سے پندرہویں صدی تک شمار ہے جس میں روم کی سلطنت کی بربادی اور انگلستان میں علم و ہنر کی ترقی ہوئی ہے مترجم

جوکہ زندگی کا آبحیات ہے اور اون اشیا کا محلول جو کسی تخم پر لگانے سے فوراً اوس کی بار آوری کو بڑہا دے۔ یہ تینوں مقاصد اوس قدرتی بوٹی کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اب اوس بوٹی کو سمجھ لینا چاہئے۔ یہ وہ ذی سوچ قوت ہے جسکا جسم برق ہے جس کے ذریعہ سے دونو آخرالذکر مقاصد کسی قدر حاصل ہوگئے ہیں۔ کیونکہ برقی طاقت سے دونو باتیں حاصل ہونگی۔ امراض کو صحت اور نباتات کے نشوونما میں ترقی۔ ابتدا میں ایسی تدبیر کیمیا کے اندر تلاش کرتے تھے۔ کہ جس سے ہیولا اپنی ابتدائی حالت پر پہونچ جاوے۔ جہاں سے گرا ہوا سمجھا گیا تھا۔ جیسے کہ آٹھویں آسمان کا لطیف جوہر اور اوس کے واسطے اور ساتوں دہاتیں جو ہر ایک ساتوں سیاروں کے نام سے موسوم ہیں۔ ان سے جو سات خواص کا علم فی الواقع مفہوم ہوتا تھا جاتا رہا ہے۔ سورج سونا۔ چاند۔ چاندی۔ سیٹرن سیسا۔ وینس ٹین۔ مرکری لوہا۔ ارس مخلوط دہات۔ عطارد[1]۔ تانبا۔ یہ صفائی کی اوپر کو چڑھنے والی سیڑھی ہے۔ جو سات مدارج کی آزمایشوں سے مطابق ہے۔

اس طرح پر علم کیمیا یا تو جسمانی نئی صورت تھی۔ یا بھید وں میں شامل تھا۔ جو کہ روحانی کیمیا تھی۔ ایک چیز دوسرے کی پردہ دار تھی۔ اسی وجہ سے اکثر یہ بات وقوع میں آتی تھی کہ اون کارخانوں میں جہاں گنوار لوگ یا ہر آدمیوں کو دستکاری میں مصروف سمجھتے تھے اور کوئی چیز سوائے سنہری دہاتوں کے تلاش نہیں کرتے تھے۔ درحقیقت کوئی پارس پتھری سوائے فلسفہ کے مندر کے شلثی پتھر کی تلاش کرنی منظور نہ تھی۔ اور کوئی چیز سوائے نفسانی جذبات کے صاف نہیں کی جاتی تھی اور خود آدمی بجائے دہات کے بوتہ[2] میں گداز ہوتے تھے۔

بوہم جو علم غیب کا بڑا عالم ہے۔ اوس نے اوس کام مشابہت پر جو فلسفہ

---

[1] نئی ترتیب میں وینس تانبا مرکری مخلوط دہات مارس لوہا عطارد ٹین کو قرار دیا گیا ہے۔ مترجم

[2] اسکو گٹھالی بھی کہتے ہیں۔

ایسی تدبیریں دریافت کرنے کے واسطے کہ جس سے کایا پلٹ ہونے کی ترکیب عمل میں آ جاوے۔ کیمیاگروں کی کوششیں قدرتی طور پر خام معدنیات کے تصفیہ اور ادن کے باہم مخلوط کرنے سے ذہن میں آئی تھیں۔ اس سے یہ گمان غالب ہے کہ وہ پہلا شخص جس نے پیتل بنایا ہوگا یہ سمجھا ہوگا۔ کہ میں نے غیر مکمل سونا پیدا کیا ہے۔

۲۴۱۔ ذراسی بوٹی

کم درجہ کی دھات کی تبدیلی کسی صورت بدلنے والی بوٹی کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔ مگر یہ بوٹی کسی کو ہرگز معلوم نہ ہوسکی۔

لیکن باوجود اس کے بھی وہ موجود ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جو سبز بالوں کو گیہوں کی سنہری بال بنا دیتی ہے۔ جس سے ترش کچے سیب میں شیرینی اور خوشبو آجاتی ہے۔ جس سے کہ کوئلہ کا ڈھیلا ہیرا بنجاتا ہے۔ یہ تمام قدرتی کار۔ وائیاں ہیں جنکو جاری رہنے دینے سے نتائج مذکورہ بالا پیدا ہوجاتے ہیں۔ پس اس اعتبار سے تمام (ادنی) دھاتیں ناقص دھات کہلا سکتی ہیں جنکی ترقی کمال کی طرف رُک گئی ہے۔ بوٹی کی اثر کرنے والی طاقت۔ قدرت کی پہیلی خاصیت ہیں اون کے واسطے بند کردی گئی ہے (۱) اگر آدمی کے قبضہ میں وہ بوٹی آسکے جو قدرت میں عام طور سے پھیلی ہوئی ہے اور اپنی مدد سے دھات کے اندر کی مقیدہ بوٹی کو تحریک میں آنے اور کارگزار ہونے کے لئے مدد دے۔ تو سونے میں کایا پلٹ ہونا یا پوشیدہ زندگی (۱) کا ظہور عمل میں آسکتا ہے۔

لیکن یہ قوت یا بوٹی ایسی لطیف ہے کہ اوسکا سمجھ میں آنا ممکن نہیں۔ تاہم کیمیاگر لوگ غیر موجود شئے کو تلاش نہیں کرتے۔ بلکہ صرف ناقابل حصول چیز کو ڈھونڈھتے ہیں۔

۲۴۲۔ کیمیا کے مقاصد

وہ تین بڑی بڑی غرضیں جنکی خواہش کیمیا کے ساتھ وابستہ تھی (۱) پارس پتھر کے ذریعہ سے ادنی درجہ کی دھاتوں کا سونا بنانا (۲) اکسیر علم یا عالمگیر (۱) دوا تحقیق کرنا

باشندہ ہوہنہیم ہے اور جسکو اوسکے معتقد۔ اطبا رکا بادشاہ آگ کا فیلسوف سوٹ زر لینڈ کا کلہ دراز مقرر فلسفہ کیمیا کا مصلح قدرت کا وفادار نائب زندگی کا آب بقا اور پارس پتھر کا مالک کیمیاوی بھیدوں کا بڑا بادشاہ کہتے تھے۔ اوس نے تمام چیزوں کے تحلیل ظاہر کرنے کے لئے اصطلاح الکاہسٹ جاری کی غالباً یہ خرابی جرمنی الفاظ آل جلیسٹ (رُوح کُل) کی ہے۔ راسی کروشین مے جنکا خبر وہندہ ڈاکٹر طوسی تھا کیمیائی اسرار کی بابت ماہر ہونے کا دعوے کیا۔ اور درحقیقت یہ کیمیاگروں کی اولادیں سے تھے اور خاص یہی وجہ ہے کہ موخرالذکر لوگ اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ اگرچہ پختہ طور سے یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ اونہوں نے کوئی خفیہ انجمن نہیں بنائی۔

۲۴۴۔ تاہم کیمیاگروں نے خفیہ انجمن بنائی تھی۔

تاہم ایک کتاب میں جو شاہنشاہ رڈولف دوم کے نام پر وقف (مخصوص) کی گئی تھی اور جس کا نام تھیسا رینیلا کائیمیکا آریاڈی پاٹمیا ہے ہم پڑھتے ہیں کہ شاہی شہر جینا میں ہماری نجات کے سنہ ۱۰۰ء میں اور اولمپس کے سیچے گورنر انجیلش ہجیتہ سنہ ۱۹۷ کے زمانہ میں اس کتاب کا مصنف خود کو نسیڈکٹس فانی گیولس کہتا ہے۔ اس تصنیف میں کاؤنٹ برنارڈو کا مزید بیان ہے جو کہ ظاہرا اس فرقہ کا سردار تھا۔ اور کیمیاگروں کی انجمن میں شامل کیا گیا تھا۔ جنکی تعداد اٹلی میں چودہ یا پندرہ اشخاص کی تھی۔ علاوہ ازیں پیر اسپلسس کو اس فرقہ کا بادشاہ نامزد کیا ہے۔ یعنی بادشاہ یا خاص جگہ کا سردار اولمپس کے حاکم کی رعایا اور اٹلی کی انجمن کا سردار۔ یہ مصنف علاوہ معمولی فہرست سنین کے اس فرقہ کی جداگانہ تاریخ بتلاتا ہے۔ اگر ہم (۱۹۷) کو (۱۷۰۰) میں سے تفریق کریں۔ تو ہمکو ۱۵۰۳ حاصل ہوتا ہے۔ جو کہ اس انجمن کی بنیاد کا سن ہے فگیولس کہتا ہے کہ یہ فرقہ روسی کروشین فرقہ جو سنہ ۱۶۰۰ء کے قریب خلط ملط ہوگیا تھا۔

آیا یہ وہی فرقہ ہے جسکو ریمنڈ لولائی نے اپنی کتاب ٹسٹیم کانی میکم میں بیان کیا

بہت خوش ہوتے ہیں۔ ترقی۔ آزادی اور سچ کی عبادت میں ہے جس میں سیکڑی لوگ مصروف رہتے ہیں۔ ترقی۔ آزادی سچ۔ اعلیٰ درجہ کے انسانیت کے اوصاف ہیں۔ مشک لوگ خیال کرنے والے اشخاص ہیں اور سیکڑی کام کرنے والے۔ سابق الذکر فرقہ کے خیالات روزانہ زندگی کی تہذیب اور ملکی جھگڑوں سے کتنے ہی دور ہوں۔ تاہم وہ انسانی اعتقاد اور مرضی کے اوپر کلی اختیار رکھتے ہیں۔ مشک بہشت میں اوسی خیالی تصویر کو منقوش دیکھتے ہیں جسکی دہن میں سیکڑی دنیا میں لگے ہوئے ہیں۔

۲۴۹۔ مشک کے صفات اور تبلیغ رسالت

مشک لوگ مریدی کے قدیم رسوم کے مدرسہ کو جاری رکھتے ہیں۔ بہت سی قوموں کے نزدیک اونکا فلسفہ سائنس اور آزادی ہے۔ وہ لا انتہا وجود کے پیشوا ہیں۔ اپنی نرم مزاجی میں وہ انسانوں میں سب سے زیادہ بے تعصب ہیں۔ سب کو یہاں تک کہ شیطان کو بھی معاف کر دیتے ہیں۔ وہ سب سے ملتے ہیں۔ سب پر رحم کرتے ہیں۔ وہ کسی قدر دنیا کے عقلی[1] فرقہ میں سے ہیں۔ بذریعہ تحلیل بیسیط عبارت اور اخذ کرنے کی قوت کے وہ خلاف فطرت باتوں کو صفائی اور سادگی سے جلد سمجھ لیتے ہیں جیسا کہ عموماً سمجھا گیا ہے اور اپنے خیال اور محبت سے اوسکی زیادہ پرستش کرتے ہیں۔ مگر تصوف کے فاضلانہ اور فلسفی خیالات سے کم۔ اسی وجہ سے تمام مذاہب کے مشک ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ اونکا ملک تمام مذاہب کے لئے مشترک ہے۔ روح کا عالمگیر مکان۔ یہ وہ اونچا کوہ ہے جہاں سے ایمان کے بے شمار افق سامنے معلوم ہوتے ہیں۔

۲۵۰۔ بوہم کی لیاقتیں (بنجومر)

مشک لوگوں کا بادشاہ بلا بحث جیکب بوہم ہے بلا شک جسوقت تمام مشک

---

[1] ریشنل یا عقلی وہ فرقہ ہے جو اپنے مذہبی اصول کا دارومدار اپنی عقل پر سمجھتا ہے۔ اور عیسائی مذہب کی خلاف قدرت باتوں سے منکر ہے۔ مترجم

زبردست بادشاہوں سے حاصل کیا جو یہ شیخی مارتا تھا کہ شیطان میرا غلام ہے۔ وہ غضبناک کالے کتے جو ہمیشہ اوس کے ساتھ رہتے تھے وہ بھوت تھے اوسکو آخر کا میونچ میں پھانسی دی گئی۔ وہ دھوکا جس سے وہ جھوٹ موٹ انقلاب ماہیت بنا سکتا تھا۔ معلوم ہوگیا۔ دونو کتے بھی پھانسی کے تلے گولی سے مارے گئے۔ لیکن تاہم بیاندار کیمیاگروں کی قسمت بھی گردش میں آئی ہے۔ وہ اون اچھے دنوں کو ضایع کرتے ہیں جو بہتر طریقہ سے بسر ہوتے وہ اپنی راتوں کو متفکر بیقراری میں ضایع کرتے ہیں۔ آج آگے بڑھتے اور کل پیچھے ہٹتے ہیں۔ امید پر کھانا اور خوف اور رنج کے مارے دبلا ہونا اور اپنی جان کو عذاب اور فکر دل میں گھسا ڈالنا اور بے چین ناامیدی میں اپنے دلوں کا خون کھانا اونکا کام ہے۔ وہ ناشاد آدمی ہیں جو بدنصیبی کے انجام کے لیئے پیدا ہوئے ہیں اور جو اپنی زندگیوں کو سخت محنت طلب شوق میں بسر کرتے ہیں +

جیکب بوم

۲۴۸۔ مشک[1] اور سیکٹری[2] فرقوں میں مقابل باتیں

تمام خفیہ انجمنوں کا تعلق مسٹی سزم سے ہے پوشیدہ اسرار والے اخفامت ایسا ہی خوش ہوتے ہیں جیسے کہ عشقباز لوگ اپنے محبوب شے کو بھیدوں کے چاروں طرف سے گھیرنے میں خوش ہوتے ہیں۔ سیکٹری مشاک کے ایک طرح ماں باپ ہیں۔ لا محدود وجود کی چپ چاپ عبادت کا نقیض جس سے مشک

[1] مشاک اون تمام فرقوں کیلیئے عام لفظ ہے جنکے اصول پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔

[2] سیکٹری گرجا کا مخالف فرقہ ہے جسکو ڈسینٹر بھی کہتے ہیں۔

اوس نے اوس سے نقل کرلی ہوگی - اگرچہ اِس قیاس سے بھی اصلی محقق غیر معلوم رہجاتا
لیکن اِس قسم کے کسی کام کا نہ توکوئی اصلی نشان ہے اور نہ روایتی اور آن خواص
کے علم کا کچھ پتہ سوئے عالمگیر تعظیم کے ظاہر ہوتا ہے جس سے سات کے عدد کی ہمیشہ
عزت رہی ہے - یہ صحیح ہے کہ بوم کا اصطلاحی علم خاصکر کیمیا گروں سے اخذ کیا گیا ہی
اور اوسکا علم نہیں ہے - تب یہ اوس نے کہاں سے حاصل کیا - کوئی متنفس بھی
جس نے اوسکی تفصیل کو مطالعہ کیا ہے - اوسکی سچائی میں تمسک لا سکتا ہے اِس سے
پیشتر کسی شخص نے اوسکو ظاہر کرکے نہیں دکھلایا پھر کیا مقا علم ہوجانا ممکن ہے
کیا بوم کو یہ نعمت عظمیٰ عطا ہوئی تھی - فی الحقیقت یہ سب سے بڑا بھید ہے - بہ نسبت
اوس کے جو کسی جدید یا قدیم خفیہ انجمن سے ہمارے ہاتھ آیا ہو -

درحقیقت سائینس دان لوگ جیسا کہ اون کا لقب ہے - بوم کو دیوانہ خام
سمجھکر اوس پہ ہنستے ہیں بعینہ جس طرح فرینکلن کی برقی تحقیقات پہ شاہی انجمن ہنسا
کرتی تھی کہ وہ ایک مصور ہے جس نے فی الواقع مطبع میں کام کیا ہے وہ برق کی
قوت کی بابت کیا جان سکتا ہے کس طرح وہ اوس مشکل مسئلہ کو حل کرسکتا ہے - کہ
جس نے اوسکی جماعت میں سے بڑے بڑے فاضلوں کو حیرانی میں ڈال دیا ہے -

پھر کس طرح سے بوم جو ایک حقیر اور بے علم موچی تھا - وہ ہمارے زمانہ کے
سائینس دان لوگوں کو کس طرح کوئی بات سکھلا سکتا تھا - لیکن اصل بات یہ ہے کہ
اِس غریب موچی کی تحریریں علم طبعی میں اب تک تمام تحقیقاتوں کی اصل
بنیادیں موجود ہیں -

۲۵۱ - بوم کا اقتدار -

میں خوب واقف ہوں کہ اِس بیان کے لئے وہی مستہزء دخول، پھر پیش
آویگا جو کہ اب تک آتا رہا ہے - تاہم وہ ناظرین جو یہاں تک میرے ساتھ رہے ہیں
اگر ہنسنے والے لوگوں میں شریک ہونے سے پیشتر تامل کریں تو اونکو اِس بات کا
کافی ثبوت ملجاویگا - کہ میں صرف مصنفون کے اعتبار پہ کوئی بات قبول نہیں کرتا

اس کے ساتھ مقابل کئے جاتے تو بالکل بے وقعت ہوجاتے ہیں جیسے کہ محض خیالی باتیں ہوں جنکی بے ربط عبارت اگرچہ بعض اوقات شاعرانہ ہوتی ہے مگر ہمیشہ خیالی اور دنیا کے لئے بیکار ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ لازوال قدرت کے سچے حالات پر مبنی نہیں ہوتی۔ بوم صرف خیالی چیز تھی۔ لیکن کولمبس کے نمونہ کی خیالی صورت اوسکو بھی اس غرض سے دی گئی تھی۔ تاکہ اپنے دل کی آنکھ سے ایک چھپی ہوئی دنیا کو دیکھے جوکہ لازوال قدرت کی خاصیتوں کی دنیا ہے۔ اور بڑے بھیے کو حل کرے نہ صرف اس دنیا کے بلکہ تمام عالموں کے بھیّد کو۔ وہ ایک طاقت کی رو سے مرکزی فیلسوف تھا۔ جوکہ اپنے کھڑے ہونے کے مقام سے تمام کرہ کی اندر اور باہر سے مساحت کرسکتا تھا۔ صرف اوس کے پوست کے بیرونی حصہ ہی کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یعنی وہ سب چیزوں کے اسباب کو دیکھ سکتا تھا۔ فقط اون کے نتائج ہی کو نہیں۔

میں انکار نہیں کرسکتا کہ بوم کی تحریرات میں ایسا بہت کچھ ہے کہ جو عقل تسلیم نہیں کرسکتی اور نہ ثابت کیا جاسکتا ہے بہت سے اوس میں سے خالص کیمیا گروں اور کبالہ کے معتقدوں کے خیالات معلوم ہوتے تھے۔ یہ اوس زمانہ کا مرض تھا جس میں وہ تھا۔ اور گو وہ اپنے نتائج میں غلطی پر ہو۔ مگر ابتدائی اصل میں وہ ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہے۔ جسکو سائنس اور تجربہ صحیح ہونا ثابت کرتا ہے۔ یہانتک کہ یہ بات کہنی دشوار ہے کہ ان تمام باتوں کو اوس شخص نے بیان کیا ہے جو بے علم تھا۔ اور جس نے اپنی زندگی میں بالکل تجربہ نہیں کیا تھا۔ اور ایسے زمانہ میں جبکہ سائنس کی کسی سچی بات کو اوس نے ظاہر کرکے نہ دکھلایا۔ سائنس دان لوگوں نے اوس کا خیال کر لیا تھا۔ نیز اگر وہ کوئی چیز سوائے قدرت کے سات خواص کے تمام لوگوں کو معلوم نہ کرا دیتا۔ (۱) جوکہ تمام قدرت کے بھیدوں کی کنجیاں ہیں۔ تاہم اسکا درجہ ہمیشہ سائنس کے بڑے چراغوں میں شمار ہوتا۔ میرا اقرار ہے کہ میں ایسے غیر معمولی علم کو بوم جیسے بے پیرے موچی کے اندر ہونی کی کوئی وجہ نہیں بتلا سکتا۔ اگر وہاں کوئی کام موجود ہوتا۔ جس میں کہ سات خواص کا بیان دیا ہو۔ تو میں کہہ سکتا تھا کہ

شک نہیں کہ اوس نے اپنے دل کے آئینہ میں یہ روشنی بوم کے الہامات سے کچھ کچھ اخذ کی ہے اس صدی اور آیندہ صدی کے بڑے بڑے فلسفہ کے سوچنے والوں نے بوم کی تحریرات کے چشمہ سے پانی پیا ہے اور لیبنز۔ لیپ لیس۔ سیلنگ تا ہیجیل فشٹی اور دوسرے لوگوں کے بدنوں کی رگ وریشہ میں اوسکی روح صاف طور سے پھونکی ہوئی ہے۔ گوتھی بوم سے خوب واقف تھا اور اوسکی تحریرات میں سے بہت سے حوالے جنکو نکتہ چین لوگ کچھ بھی نہیں خیال کرتے بوم کے مضامین میں سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً فاسٹ کے مفسر اور مترجموں نے اون معنوں پر جو مدر ز دامہات ۶ کے لگائے گئے ہیں۔ نہایت قابل استہزا قیاس لگائے ہیں جنکے پاس فاسٹ کو ہیلن کی تلاش میں نزول کرنا ہے۔ یہ امہات قدرت کے ابتدائی تین خواص ہیں۔ اور نزول سے قبل فاسٹ کو میفسٹافلس نے ہدایتیں کی ہیں . . . . اوس سے اونکا بیان اعلی درجہ کا شاعرانہ اور اوس کے ساتھ فلسفیانہ بھی ہوجاتا ہے۔ اگر سائینس دان لوگ بوم پرہنسنے کی جگہ اوسکی کتابوں کو مطالعہ کریں۔ تو ہمارے یہاں ڈارون کے قیاس اور سورج کی برودت کی تھیوری کو دخل نہ رہے۔ اور انجمن برطانیہ کا کوئی کوئی پریسیڈنٹ اس وحشیانہ اصول کو پیش نہ کرے کہ روئے زمین کی زندگی کی اصل دوسرے سیاروں اور آسمانی اجرام سے اجزا علیحدہ کرکے لائی گئی ہے۔ اور وہ اس کرہ پر گرتی ہے یہ ایسا قیاس ہے جسکو اگر تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لیا جاوے تو اس سے پھر اس سوال کا جواب نہ دیا جاویگا۔ کہ وہ زندگی کہاں سے آئی اور نہ ہمیں ہکسلی اور ٹنڈال کے فرضی تصور کو لینا پڑیگا۔ کہ زندگی کسی مخلوق میں اوسکا ہیولانی جسم بنجانے کے بعد ڈالی جاتی ہے جو اس بات کے مان لینے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ کہ دائرہ اور اسکی گولائی دو علیحدہ علیحدہ چیز ہیں یا یہ کہ شکل پہلے بنجاتی ہے اور گولائی بعد کو ہوتی ہے۔ بوم جسکو وہ محض خام خیالی سمجھتے ہیں اونہی کو اصلی خام خیال ظاہر کردیگا۔ کہ زندگی سے ہی جسم کا ظہور ہوتا ہے

وہ کیسی ہی اعلی کیوں نہ سمجھی جاتی ہو۔ میں ثبوت چاہتا ہوں اور مطلق ثبوت
ہتا ہوں اور بعد ثبوت کے میں اوسکو مثل سچی بات کے قبول کرتا ہوں۔ لہذا
ب میرا یہ خیال ہے اور بوم کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد چند سال تک ایسے
قعوں کے ساتھ جو بہت کم آدمیوں کو میسر ہوتے ہیں۔ ایسے ترجمان کے لئے
سرگرم تلاش رہا ہوں کہ جرمنی کے اس فاضل ربانی کے بھیدوں سے مجھکو مطلع
دے۔

جس نے اوسکی بات کو پورا پورا سمجھا ہو۔ اب اگر ایسی صورت میں میں
اوسی رائے کو قایم رکھوں جسکو مذکورہ بالا فقرہ میں ظاہر کیا ہے۔ تو وہ اچھی طرح
بغیر بنیاد نہیں ہو سکتی۔ لیکن کون شخص ہے جسکو سات خواص کی بابت بوم
کے ثبوت پر یقین نہیں آتا ہے۔ اسکا کسی دلیل سے یقین نہیں ہو سکتا اور بوم
کی تحریر بغیر گہرے اور پائدار اثر کے نہیں لکھی گئی ہے۔ اگرچہ جدید فلسفہ اور سائینس
پر مخفی اثر ہے۔ حتی کہ نیوٹن بھی اوس کا بہت بڑا ممنون تھا۔ سر آئی زک کے
کاغذات میں بوم کی کتابوں کے بڑے بڑے خلاصے اوسی کے ہاتھ کے لکھے
ہوئے پائے گئے اور یہ اوس نے وہیں سے سیکھا کہ کشش قدرت کے قوانین
میں سب سے پہلا اور اصل قانون ہے۔ بلاشک اس اصول پر سائینس کی
رو سے محنت خود نیوٹن نے کی ہے۔ اوسکی نیکنامی میں اس بات سے کچھ کمی
نہیں آتی کہ اوس نے یہ قاعدہ بوم سے ہی سیکھا۔ نیوٹن نے اس سے بھی آگے
قدم بڑھایا۔ وہ اور ڈاکٹر نیوٹن اوس کے رشتہ دار نے بھٹیاں قایم کیں اور
کئی مہینے تک اوسی بوٹی کی تلاش میں سخت محنت سے کام کرتے رہے جس کا کہ
بوم نے اس مبالغہ سے ذکر کیا ہے لیکن اس مصنف کا اثر فرانسس باڈر کی تحریروں
میں اس سے بھی زیادہ عجیب طور سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ شخص زمانہ حال میں جرمنی میں علم الادویہ کا فاضل اجل ہے جس نے
اپنے سائنس کی تحقیقات میں اوس روشنی کے ساتھ کوشش کی ہے۔ کہ جس بہ

خیالات ضرور پریشان مذبذب اور بے ربط ہو گئے۔ ۱۷۴۳ء میں اوس نے شادی کر لی۔ مگر وہ اپنے خیال میں محو رہنے سے باز نہ رہا۔ اوسکو بار بار خواب نظر آتے تھے۔ جنکو وہ روح القدس کے اثر سے نسبت دیتا تھا۔ آخرکار اوس نے لکھنے کی نیت کر لی۔ اوسکی پہلی کتاب آرورا (صبح کی شفق) بہت مشہور ہے لیکن اوس کی تمام تحریریں دونو امور یعنی طرز عبارت اور مضمون میں بہت ناقابلیت ہے۔ اسکی وجہ سے پادری لوگ اوس کو عذاب کرنے لگے جنکی تحریک سے گارلنٹ کے احکام نے اوسکو آیندہ لکھنے سے ممانعت کر دی۔ اس حکم کی اوس نے چند سال تک تعمیل کی۔ لیکن آخرکار اوسکی طبیعت کی جولانیاں زیادہ عرصہ تک ترک سکیں اور اوسنے خود کو اپنی بیشمار تحریروں کی تصنیف میں اپنی عمر کے اخیر چھ سال میں مصروف کیا۔ جس مدت میں اوس نے منجملہ اور کتابوں کے مسٹریم میگنم (بڑا بھید) سگنیچورا ریرم (کمیاب تحریر) تھریفولڈ لائف (سہ چند زندگی) سکس تھیا سوفک پائنٹس (علم آلٰہی کے چھ نکات) ڈیوائن کنٹیمپلیشن (ربانی غور) سپرسینشوال لائف (زکی الحس زندگی) یہ کتابیں تصنیف کیں۔ جو تمام علاوہ ناموافق وہمی مذبذب اور پیچیدہ باتوں کے ایسے کامل علم اور وسیع معنے وار مضامین بھی رکھتی ہیں۔ کہ کوئی سچا فیلسوف اونکے حقیر جاننے کی ہمت نہیں کر سکتا اور جو کہ فی الحقیقت تمام سچے سائنس کی پختہ بنیادیں وہی کتابیں اب تک مانی جا سکتی ہیں۔

کبھی کبھی ہمکو اوسکی تحریریں ایسی شاعرانہ خوبی اور معبود اور قدرت کی نسبت ایسی بلند رتبے کے مضامین ملتے ہیں جو تمام زمانوں کے بڑے بڑے شاعروں کے تمام خیالات سے کہیں بڑھکر ہیں۔ اوس کی کتابیں جرمنی میں جو اوسکی زندگی میں لکھی گئی تھیں۔ وہ صرف قلمی تحریریں شایع ہوئی تھیں۔ اگرچہ بعد میں اونکا ترجمہ ڈچ زبان میں ہوا تھا۔ اور اس زبان سے وہ انگریزی میں ترجمہ کی گئیں۔ جرمن چھاپہ اوس کی کتابوں کا جو غلطیوں [illegible] ۔ فرانس میں سینٹ مارٹن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کتابوں میں سے بعض کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کا ڈائنسیر ڈیانی سیس پینڈیاس فریہر ایک جرمن کا باشندہ تھا۔ جو اس

جیسے کہ بڑھنے والے بلوطوں سے انکھوے پھوٹتے ہیں۔ زندگی آہستہ آہستہ سرک
کر اپنا راستہ ٹٹولتی ہے اور خود کو مادہ میں ملبوس کرتی جاتی ہے جیسے کہ آگے بڑھتی ہے
اور یہ ہی میلان ہوتا ہے کہ آگے بڑھے۔ سائنس دان لوگ وہ عظیم الشان باب پڑھ
دیکھیں جو اس عبارت سے شروع ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام زندگی ضروری ہے۔
وہ جوہر دل کے پھوٹ نکلنے سے اپنا ظہور کرتی ہے کونسا علم الٰہی بوم کی تحریر سے سیکھا
جاسکتا ہے۔ یہ بات چند الفاظ میں نہیں آسکتی۔ لیسے لانجل سٹیلے جیسے برائی کی پیدائش
مسیح کے گوشت وخون کی قبل از وقت ہلاکت جن سے انسان از سرنو پاکیزہ پیدا ہوتا ہے
اوسکی خاصیت اور کارروائی تمام اس مصنف کی تحریروں میں کامل طور سے اور کبھی قدر سائنٹفک
کی طور پر شرح بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اوس کو کسی دار العلوم کا خطاب حاصل نہیں تھا
یہانتک کہ عام تعلیم سے آگاہ نہ تھا۔ لوگ اوس سے نفرت کرتے تھے۔ تاہم ان ہی
آدمیوں میں سے بعض آدمی اسی طرح کے بے علم معتقدان روح کے اوپر یقین
رکھتے ہیں۔

۲۵۲۔ بوم کی زندگی کا نقشہ

جیکب بوم ۱۵۷۵ء میں مقام گارلیٹز شمالی لیشیا میں پیدا ہوا تھا۔ بچپن میں
وہ مویشی چرانے کے کام میں لگا رہا۔ اس تنہا زندگی اور آثار قدرت پر ہر وقت غور
کرنے میں۔ وہ اپنے آپ کو شاعر سمجھنے لگا۔ اور اوس نے خیال کیا کہ میری تقدیر میں
بڑی بڑی باتیں لکھی ہیں۔ اوس نے تمام ملک کی آوازیں غیبی معنے دیکھے اور یہ یقین کیا
کہ میں اس کے اندر خدا کی آواز سنتا ہوں۔ اوس نے اپنے کان ایک الہام کیطرف
لگائے جبکہ وہ سمجھا کہ قدرت کے توسط سے خود خدا کی طرف سے آتا ہے پندرہ یا سولہ
سال کی عمر میں وہ مقام گارلز میں ایک موچی کا شاگرد بنا۔ اس بیٹھے رہنے کے پیشہ نے
اوسکی رغبت مسٹی سزم کی طرف اور زیادہ بڑھائی۔ چونکہ نیک اطوار اور اخلاق
میں سخت اور گوشہ گیر تھا اور اپنی ذات میں بالکل محو رہتا تھا۔ اس لئے اوسکو بعض آدمی
مغرور اور بعض دیوانہ سمجھنے لگے اور بلاشک کچھ بھی تعلیم نہ پانے کی وجہ سے اوسکی

اپنے بڑے آقا کی تحریروں کے معنے اور میلان کا بے ٹھکانہ اور غیر مکمل خیال تھا۔

ایمنیوال سویڈن برگ

۲۵۴۔ ایمنیوال سویڈن برگ

ایک مشک شخص جس نے دنیا میں بہت بڑا غوغا مچا رکھا ہے اور جو اگرچہ جیکب بوم کے ساتھ مقابلہ کئے جانے کی بالکل قابل نہیں ہے کیونکہ موخر الذکر شخص نے دنیا میں پختہ اور مطلق سائنس کا علم چھوڑا ہے جو کہ قدرت اور اوسکی کارروائیوں کی غیر معمولی دوربینی پر مبنی ہے درحالیکہ سابق الذکر نے کہیں پر سوائے شاعرانہ خیالات کے جنکے ساتھ بیہودہ کہانیاں [illegible] اقوال [illegible] ہے اسکو کہیں پر نہیں چھوڑا ہے۔ جیساکہ سینکڑوں خود اقراری دیوانوں نے لکھا ہے۔ وہ شخص ایمنیوال سویڈن برگ ہے۔

تاہم یہ بڑی لیاقت کا شخص تھا۔ محقق اوصاف رکھتا تھا۔ سائنس دان شاعر اور وہمی تھا۔ علم کی حد تک [illegible] اپنے زمانے کے مروجہ سائنس کے کل دور کا استاد بنا دیا تھا۔ اور جس وقت اسکی اٹھائیس سال کی عمر ہوئی اپنے ملک کو بہت بڑے فاضلوں میں ایک شخص یہ بھی تھا۔ [illegible] اوس نے انگلستان۔ ڈچ فرانس اور جرمنی کی [illegible] کی سیر کی۔ [illegible] میں اوس نے [illegible] [illegible] کے واسطے [illegible] [illegible] میں اوس نے یورپ کے [illegible] کی سیر کی اور اپنا بیان اپنی بڑی تصنیف ڈیڈالس ہائیپر بوریس میں لکھا۔ اسکے بعد اوس نے خود کو علم الٰہی میں مصروف کیا

ملک میں بہت سال تک رہا تھا۔ اور جسکی تمام کتابیں انگریزی میں لکھی ہوئی ہیں سوائے دو کتابوں کے جو جرمنی میں لکھی ہوئی اور جنکا ترجمہ حال کے مصنفوں نے انگریزی میں کیا ہے۔ صرف قلمی تحریریں موجود ہیں ان میں سے بعض کی نقل عجائب خانہ برطانیہ میں موجود ہے۔ درحالیکہ اصل کتابیں سابق مسٹر کرائسٹو فر والٹن باشندہ ہائی گیٹ کے تصرف میں تھیں جس نے اپنے مرنے سے پیشتر اپنی بے نظیر کتابوں کے مجموعہ اور دستی کتابوں کو جنمیں مشک مضامین مذکور تھے۔ وہ ترجمہ بھی جو حال کے مصنف نے کیا ہے شامل تھا۔ اور ڈاکٹر ولیم کے کتب خانہ واقع لندن میں بغرض رفاہ عام دیدیئے ولیم لا فاضل انگریزی عالم ربانی جس کے استعمال میں یہ قلمی کتب آتی رہی تھیں انگریزی میں اسکا بہت بڑا مفسر ہے۔ اوسکی کتابیں اپیل (مرافعہ) وی ٹو ڈیوائن نالج (طریق علم ربانی) اسپرٹ آف پریر (دعا کی طبیعت) اسپرٹ آف لو (عشق کی طبیعت) ظاہر کرتی ہیں کہ اوس نے بوہم کے طریق کے خاص خاص خیالات کو کیسی اچھی طرح اخذ کیا تھا۔ بوہم ۱۶۲۴ء میں مرا اوس کے اخیر الفاظ یہ تھے۔ اب میں فردوس میں جاتا ہوں۔

۲۵۳۔ فیلاڈلفیا کے باشندے

بوہم نے خود کوئی فرقہ قایم نہیں کیا۔ وہ اپنے نورانی خیالات میں ایسا حد سے زیادہ غرق تھا۔ کہ اوس کو مرید جمع کرنے اور اس ذریعہ سے اپنا نام ہمیشہ قایم رکھنے کا خیال نہیں آیا۔ مثل سورج کے اوس نے اپنی روشنی غیر ملکوں میں پہونچائی۔ اس لئے کہ ایسا کرنے کی اوسکی عادت ہی تھی۔ اور اُسکو اس بات کی پروا نہ تھی کہ آیا یہ زرخیز زمین پر پڑیگی یا بنجر پر اور اپنے ذاتی اوصاف کی بموجب اوسکو بارآور ہونے کے لئے چھوڑ دیا اور پھل ابھی آنے کو ہے کیونکہ فیلیڈلفیا والوں کی انجمن جو کہ سترھویں صدی کے اخیر میں جین لیڈ نے قایم کی تھی جسکے خود بین خیالات بلاشک بوہم کی کتابوں کے پڑھنے کا نتیجہ تھے۔ جس سے کبھی کوئی روحانی یا سائنٹفک کے متعلق نتیجہ نہیں نکلا درحقیقت یہ انجمن سات سال کے قریب قایم رہی ہوگی۔ اور اوس کے اراکین کو

نظم۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ تاریخ۔ قدرت کی اپنی بیشمار تصنیف کردہ کتابوں پر ظاہر کی ہو۔ ایک ایسا شخص جس نے خط و کتابت کا متواتر ذکر کیا ہو۔ جسمیں اوسنے ذرا ذرا سی بات کے ساتھ بھی پوشیدہ معنے مخصوص کئے ہوں۔ ایسا شخص جسکا علم بے انتہا اور تیز تھا۔ ایسے شخص نے اپنی دھوکہ بازی زبان میں کچھ حقیقی معنے لگائے بغیر لکھا ہو۔ نسل انسان سے محبت کرنا وہ اپنا مذہب ظاہر کرتا ہے اور اسی واسطے کامل انسان کے صفاتی خیال کو۔ انسان خدا کا صحیح نام رکھتا ہے۔ جو اوسکا عشق کرتے ہیں وہ فرشتے اور ارواح میں اون کے اتفاق سے بہشت ہو جاتا ہے اور برعکس صورت میں دوزخ۔

۲۵۶۔ سویڈن برگ کی تحریر کا اصل نمامعمہ

دور دراز قدیم زمانہ سے ہمکو فرقے ملتے ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات سے کافی طور سے ظاہر ہوا ہے۔ جنکا منشا ہمیشہ ملکی مذہبی اور عقلی اصلاح کا ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنے خیالات کو دوسری دنیا اور آئیندہ زندگی خدا اور فرشتے اور معماری اصطلاحات کا تمثیلاً ذکر کرکے ظاہر کرتے ہیں یہ دستور جو مستقل ہے اور تمام خفیہ انجمنوں میں اثر کئے ہوئے ہے۔ خیال جنین کی خوشی وضعی۔ حکومت کے انصاف۔ عام آسودگی۔ اور ترقی کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن ان تمام باتوں کی طرف چند فلسفہ کے خیالات کے بموجب اشارہ کرتا ہے یعنی تمام آدمی آزاد اور برابر ہیں۔ لیکن یہ سمجھکر کہ یہ خیالات واقعی انجمن کی مختلف حالتوں میں اوسکی مختلف جماعتوں میں حکومت اور عبادت کے صیغوں میں زبردست مخالفوں کے روبرو پیش ہونگے۔ یہ اپنی اصطلاحیں ایک خیالی دنیا سے اخذ کرتی ہے۔ تاکہ اس کے مقاصد کامیابی کے ساتھ جاری ہوں لہذا اوسکی بیرونی عبادت ہماری عبادت سے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن مطابقت کے علم سے وہ کچھ اور ہی ہو جاتی ہے جسکو سویڈن برگ اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ آسمان میں ایک روحانی کلیسا ہے جو کہ ظاہر میں ہم سے مشابہ ہے۔ لیکن باطن میں مختلف ہے۔ جسکو آسمانی مندر میں داخل ہونے کی اجازت ہوئی تھی (شاید لاج مراد ہے)

پھر یکایک مسٹی سزم کی طرف رجوع ہوگیا۔ اور علم الٰہی سے اکثر انکار کرنے لگا۔ اوسکی پچپن سال کی عمر ہوگی۔ جب اوس نے اپنے اندر دیکھنا اور خیالی دنیا کے عجائبات کو دریافت کرنا شروع کیا۔ زمین کی کانوں کے بعد اوس نے روح کی گہرائیوں کو ٹٹولنا شروع کیا اور اس پچھلی تلاش میں وہ سائنس کو بھول گیا۔ اس جھوٹے الہاموں کے باعث پادری لوگ اس سے نفرت کرنے لگے۔ لیکن اپنے ملک میں اسکا ایسا بڑا خیال تھا۔ کہ اوس نفرت سے اسکا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ۱۸۵۱ء کی قانونی اور انتظامی مجلس میں کاؤنٹ ہاپ کن نے بیان کیا کہ نہایت بیش بہا تحریر مالگذاری کے بارہ میں سویڈن برگ کی قلم سے نکلی ہے۔ یہ شخص ایسا مشاک قانون مالگذاری سے ماہر تھا۔ جو دنیا نے کبھی دیکھا نہیں تھا اور شاید آیندہ کو بھی کبھی نہ دیکھے۔ اوس نے لنڈن میں وفات پائی۔ ایک انگریزی انجمن ہے۔ جو اوسکی کتابوں کو چھاپتی اور شایع کرتی ہے۔ اوسکی تصنیف سے قریباً بڑے بڑے پچاس مجلد ہیں۔ اس ملک میں بھی اوس کے بہت سے معتقد ہیں۔ علاوہ اس کے اوس نے بہت سی تحقیقاتیں نجوم کیمیا اور علم الادویہ میں کیں اور علم قیافہ یا علم کاسہ سر میں یہ گال لوگوں کا بھی پیشوا تھا۔

۲۵۵۔ اوس کی تحریرات و قیاس

اوس کی تحریریں بلاشک بہت کچھ واہیات ہے۔ لیکن تاہم ہم ایسی سمجھ کی بات خیال کرتے ہیں جو کہ فی الفور ظاہر نہیں ہے لیکن ایسی ہے کہ اوسکو باستثنے کر دے جیسی شعر یہ کتب بیت المقدس جدید [illegible] ہے [illegible] دنیا [illegible] سفرنامہ کو [illegible] غور سے [illegible] ہے۔ اوس سے [illegible] دیکھی [illegible] کہ اوس [illegible] فہم باطن میں خفیہ معنے ہیں۔ یہ بات نہیں ما فوق العادت [illegible] قوت

ا؎ تاہم مسٹر لارنس اولی فینٹ بیں دنیا میں ایک شخص دکھائی دیا جس کے حواس سویڈن برگ کے حواس سے بالکل مشابہ تھے۔ یہ تیزمیاں اعیاری شخص دنیادار اور مشاک تھا۔ تاریخ خود دوبارہ ذکر کرتی ہے۔

وہ بار بار مطابقت کے علم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قدیم لوگوں کی شروعات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ سچی زندگی جو جھوٹی ابتدائی موت کے بعد آتی ہے وہ پوشیدہ بہشت جو مصریوں اور یونانیوں کے لئے مندر کے سوا کوئی چیز نہ تھا۔ یہ مطابقت کا علم قدیم لوگوں میں سب سے بڑا علم تھا۔ اور مشرقی اور مصریوں نے اوسکو مقدس تحریر[1] کے ذریعہ سے ظاہر کیا۔ جس نے بعد میں مجمل ہو کر بت پرستی پیدا کر دی۔ مطابقت ہی صرف دل کی آنکھوں کو کھول سکتی ہے۔ روحانی دنیا کا نقاب اُٹھا سکتی ہے اور جو بات کہ حواس کی شناخت میں نہیں آسکتی اوسکو سمجھنے کے قابل بناتی ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ ایمان اور سخاوت کیا چیز ہیں۔ بجائے ایمان اور سخاوت کے گرمی اور روشنی پر خیال کرو۔ تم کُل کو سمجھ جاؤ گے۔ ایمان در اصل سچائی ہے۔ یعنی دانائی۔ سخاوت اپنی اصل میں محبت ہے یعنی عشق۔ عشق اور دانائی یا سخاوت اور ایمان نیک اور صادق انسان کے اندر خدا کی زندگی بنا دیتے ہیں آسمان کے میدانوں کے بیان میں رہنما فرشتہ شاید لاج کا محافظ سویڈن برگ سے کہتا ہے کہ اوس کے آسمان کی چیزیں فرشتوں کے علم کی مطابق ہیں اور یہ کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے۔ پودے پھل پتھر یہ تمام بعینہ فرامشن کی لاج سے مطابق ہیں۔ جیسے کہ زندگی کے تین درجے ہیں اسی طرح سے تین بہشت ہیں۔ اور اون کے علیحدہ علیحدہ باشندوں کی حالت فرامشن کے تین درجوں کے مریدوں کی حالت سے مطابق ہے۔ نئے بیت المقدس کو پوپ کی حکومت سے انکار کرنا بھی خیال کر سکتے ہیں جس سے سویڈن برگ اور نیز تمام بیکرڈی نفرت کرتے ہیں اوس نے اپنی قسمت اپوکیلپس میں تلاش کی جیسے کہ پیشتر الہی جنیں نے تلاش کی تھی اور بیان کیا کہ خراب شدہ رومی پادری بہتر پیشواؤں کے لئے جگہ خالی کریں۔ اور تباہ شدہ اور بت پرست گرجاؤں کی جگہ نئے عبادت خانے ہو جاویں۔ اپنے الفاظ کی متانت بڑھانے کیلئے وہ کہتا ہے۔ جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں میں نے بہشت

---

[1] مصریوں کی قدیم تحریر جس میں شکلیں اور صورتیں ہوتی تھیں۔ ہیروگلیفک کہلاتے تھے۔ ناواقف لوگ اوس کا ہرگز مطلب نہیں سمجھ سکتے۔

مختلف معبود ساختہ انسان دکھلائے جاتے ہیں۔

۲۵۷۔ نیا بیت المقدس (کتاب)

سویڈن برگ کے خاص خیالات میں سے ایک خیال جیسا کہ نئے بیت المقدس میں سمجھایا گیا ہے۔ یہ ہے کہ ہر شخص کے دل میں وہ معبود ہے جسکی انسانیت سے تمثیل کی جاتی ہے جو کہ سچے فراشن مذہب کے ایمان کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے بلا کسی خود غرضی کی خواہش کے حق بات کی خواہش کرتا اور عمل میں لاتا اپنے ہی وجود کا ذرہ پارہ بہشت بناتا اور فرشتوں کی جماعت میں رہتا ہے۔ ہر شخص کا ایمان آسمان کا چھوٹا سا فوٹو ہے۔ تمام فرائض اور حقیقی باتوں کا خیال اور منظوری سب وہیں ہے۔ مثلاً یا سیکریٹری زندگی کی بابت سویڈن برگ اس طرح ذکر کرتا ہے نیکی اور بدی میں وہی فرق ہے جو بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے جو لوگ برائی اور غلطی میں رہتے ہیں دوزخ سے مشابہ ہیں اس لئے کہ دوزخ کا عشق بہشت کے عشق کی ضد ہے اور دو عشق ایک دوسرے سے مرتے دم تک نفرت کرتے اور لڑتے ہیں۔ انسان اس لئے پیدا ہوا تھا۔ کہ اپنی روح سے عالم روحانی میں اپنی جسم سے عالم فطرت میں رہے۔ لہذا ہر شخص میں دو مفرد اشخاص ہیں ایک روحانی اور ایک فطرتی یا اندرونی اور بیرونی۔ اندرونی شخص درواقع بہشت میں رہتا ہے اور آسمانی ارواح سے دنیوی زندگی کے زمانہ میں بھی تعلق رکھتا ہے جو کہ سچی زندگی نہیں ہے بلکہ محض جھوٹی زندگی ہے۔

آدمی کے دو خیال ہوتے ہیں اعلیٰ اور ادنیٰ۔ اس لئے دو رخا آدمی جھوٹا ہے لیکن روحانی آدمی بالضرور صادق اور سچا ہے۔ اس لئے کہ وہ سادہ اور ایک ہے اوس کے اندر روح بلند رتبہ کو پہنچی ہے۔

اس علوم رتبہ کو قدیم لوگوں نے بڑی مسرت سے حاصل کیا تھا۔ جنہوں نے دنیاوی اشیاء میں اپنی آسمانی مطابقت کی پیروی کی۔

۲۵۸۔ مطابقت

سے خلط ملط نہ کرنا چاہئے۔ استفونکا شہر سکیٹرین لوگوں کا قلعہ ہوگیا۔ جسکے ساتھ فرانس کے بڑے بڑے قصبوں میں لاج بھی شامل تھے۔ اراکین لوگ فلسفہ نجوم اور اوس جماعتی کیمسٹری میں مصروف رہتے تھے جسکی وجہ سے وہ تمام اجزا سخت امتحان کے معرض میں آئے جن سے ملکی انجمن بنی ہوئی ہے۔

۲۶۱۔ بھیوسوئی کے روشنی یافتہ ممبر

پیرس نے اپنے یہاں علیحدہ سویڈن برگ کی رسم استعمال رکھنا چاہی اور اوس کو پرنیٹی کی رسم جاری کرنے پر اطمینان نہیں ہوا۔ فراشن چارٹینز سے جو ۱۷۶۶ء میں پیرس کے لاج موسومہ ساکریٹس کا مالک تھا۔ اوگنن کے رسم کو تبدیل کردیا۔ اور اس نئے فرقہ کا نام الومینڈ تھیا سوفسٹ رکھا اور فرانس میں تیز ترقی کے بعد چینل کو عبور کیا اور لندن میں ایک لاج کھولا جہانکہ اوّل اوّل اوسکو بہت کامیابی ہوئی۔ لیکن یہ رسم بعد کو جلد چھوڑ دی گئی۔

۲۶۲۔ اسکاچ کی فلسفیانہ رسم

آوگنن کی رسم میں ایک دوسری تبدیلی ۱۷۷۰ء میں اپنی پرنیٹی نے کی جو کہ کیمیا میں ہمہ تن مصروف تھا۔ اوس نے اس رسم کا نام ہرمیٹک رسم رکھا لیکن جیسا کہ اوس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے یہ کیمیاوی انجمن زیادہ تھی اور فراشن نہ تھی بائیلیا نے جو پیرس کا حکیم تھا۔ اور پرنیٹی کا سرگرم معتقد تھا۔ ہرمیٹک رسم کو پھر درست کیا۔ اور اوسکو زیادہ خالص فراشن بنایا اور اوسکا نام نلاسوفک اسکاچ رسم رکھا۔ یہہ دونو رسمیں بعد کو بارہ درجوں میں ملائی گئیں جس میں سے اجزا اسم سبلائم ماسٹر آف دی لومینس رنگ در دوش حلقہ کا مالک اعلے) ہے جو کہ فیثاغورث سے نکلنے کی شیخی مارتے تھے ۱۷۸۰ء میں لسبلائم ماسٹر آف دی لومینس رنگ کا ایک دارالعلوم فرانس میں قایم ہوا۔ یہ وہ مریدی ہے جس میں عقلمند ہمیس کے مفروضہ فلسفی اصول شامل تھے۔

۲۶۳۔ فیلالیتھس کے رسم

میں سیکھا ہے۔ غالباً سیکنڈ سے بہشت مراد ہے جس میں وہ مرید ہوا تھا۔ ان خلاصوں کو زیادہ بھی کر سکتے ہیں لیکن مذکورہ بالا بیان اوس جوش کے ظاہر کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ جو سویڈن برگ کی تحریر کو تحریک دیتا ہے۔ وہ اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کافی ہوگا کہ بہت سی علامتوں رسوم اور خفیہ انجمنوں کے چھپے ہوئے خیالات میں داخل ہونے کے لئے یہ ضرور ہے کہ مختلف اشکال کے دو دو اور تین تین معنے کو سمجھ لیا جاوے۔ ہر ایک علامت ایک بھید ہے۔ خفیہ انجمنوں میں کوئی بات جو بغور تحقیق کرنے کے قابل نہیں ہوتی وہ نہ تو کی جاتی ہے اور نہ کہی جاتی ہے نام۔ نمبر۔ صورتیں تمام اشارے ہیں اور چھپی ہوئی سچ باتوں کے اشارے ہیں جو خطرناک سچ ہیں اور اسی واسطے دوہرے اور تہرے پردوں میں چھپائے گئے ہیں۔

۲۵۹۔ سویڈن برگ کے مختلف فرقے

ان تحریروں سے مختلف فرقے پیدا ہوگئے ان میں سے ایک فرقہ اون آدمیوں سے بنا ہوا ہے جو نئے بیت المقدس کے منتظر ہیں۔ جب پیشین گوئیوں فرشتوں کے ساتھ گفتگو منتخب سنجات یا فتوں کی فرشتوں کی سی شادی ہونے میں یقین کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسیح کے سچے مرید خیال کرتے ہیں اس لئے کہ سویڈن برگ جو رحمت کا سورج کہلاتا ہے جو تمام دنیا میں روشنی اور گرمی پھیلاتا ہے دنیا کا شفیع ہے۔ اس فرقہ کی پیرو انگلستان میں بہت ہیں۔ دوسرے فرقے اپنے مالک کے بڑے بھید سے واقف ہونے کی شیخی مارتے ہیں منجملہ اون کے صرف ذیل کے فرقوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

۲۶۰۔ اوگنن کے الومینیٹی

پرنیٹی ایک بینڈکٹائن فقیر۔ اور گیبرنیکا ایک پولینڈ کا امیر اور ایک فرامشن پہلے اشخاص تھے۔ جنہوں نے سویڈن برگ کے علم اور بے ترتیب خیالات کو وہمی رسم اور قاعدوں سے گھیر دیا۔ ۱۷۶۰ء میں انہوں نے اوگنن مقام پر الومینیٹائی درویش شفنیر کی انجمن قایم کی۔ اس انجمن کو بیویریا کی الومینیٹائی یا کسی دوسری الومینیٹائی

چار باقی مدارج میں - علم فلسفہ - طب - اور مخفی علم کے گودام سمجھے جاتے تھے جو انسان کی طبیعت کو مستحکم کرنے اور اعلیٰ رتبہ پر پہونچانے کے لئے مناسب تھے - یہ چاروں درجے روزی کرانکس کے پہلے چھ تھے باب تک موسوم تھے -

۲۶۴ - سوئیڈن برگ کی رسم

جو کچھ سوئیڈن برگ کی رسم کے نام سے ٹھیک ٹھیک مشہور ہے - وہ الومیناٹی آف اوگینن کے فرقہ کی دوسری تبدیل شدہ صورت ہے (۲۶۰) جسکو مارکوئس ڈی تھوم نے ۱۷۸۳ء میں عمل میں لایا جس کے اندر اس نے سوئیڈن کے مسلک کے اصول کے سچے معنے تعلیم کرنے کی کوشش کی - یہ کسی قدر و قعت کے قابل نازک محنت تھی اور اس رسم کا عملدرآمد شمالی یوروپ کے مختلف لاجوں کے اندر ہے اس کے چھ مدارج ہیں - اپرنٹس (امیدوار) کمپنین (رفیق) ماسٹر تھیاسوفائٹ (تھیاسوفی کا استاد) الومینیڈ تھیاسوفائٹ (روشن ضمیر تھیوسوفی کا ممبر) بلو برادر (نیلگوں بھائی) ریڈ برادر (سرخ رنگ بھائی) -

۲۶۵ - یونیورسل ارورا -

اوسی سال ۱۷۸۳ء میں پیرس میں یونیورسل ارورا (عالمگیر صبح کی شفق) کا فرقہ قایم ہوا جسکا خاص منشا مسمریزم کی تائید کرنا تھا - کیگلی اسٹروے نے اوس میں سرگرمی سے کارگزاری دکھلائی -

ایک دوسری رسم جو سویڈن برگ کے فراماشن خیالات پر مبنی ہے وہ تھی جو کہ پیرس میں یونائیٹڈ فرینڈس (رفقا متفقہ) کے لاج میں ایجاد کی گئی تھی۔ وہ ممبر جن کے اندر کانڈرا رسیٹ اور اینٹائن کورٹ ڈی جبلن مصنف کتاب مانڈی پرنٹف تھے خود کو فائی لیلیٹ (حق کے متلاشی) کہلاتے تھے اور اوسکا بانی لیو لیٹ ڈی لینجبیس شاہی خزانہ کا محافظ تھا۔ یہ بارہ جماعتوں یا کمروں میں منقسم تھا۔ پہلے چھ درجے ادنے کہلاتے تھے اور اخیر کے چھ اعلےٰ درجہ کے میسنری۔ مثل تمام انجمنوں کے جو میسنری بنا پر قائم ہیں فیلیتیس نے انسان کو اسکی ابتدائی نکوئی اور آزادی کی طرف لانے کی کوشش کی۔ اونہوں نے ناریوولیوشن[1] کی آمد کو سمجھ لیا تھا۔ اور اپنے آپ کو واقعات اور زور کی خواہشوں کا مالک بناتے تھے۔ اس رسم کے لاج میں جو کہ اس طریق کا مرکز تھا۔ خفیہ انجمنوں کی کتابوں اور قلمی کتابوں کا مجموعہ موجود تھا۔ ایک بڑا کیمسٹری کا کارخانہ تاریخ قدرت کا ایک چھوٹا سا کمرہ یہ تمام دی لینجس کی نگرانی میں تھے۔ لیکن اوس کے مرنے پر ۱۷۸۸ء میں یہ قیمتی مجموعہ پریشان ہوگیا۔ اور لاج ٹوٹ گیا۔

مذکورہ بالا لاج کی نقل پر ۱۷۸۸ء میں ایک لاج ناربوں میں قائم ہوا تھا۔ مذہبی بھائی خود کو فیلیڈلفین کہلاتے تھے مگر انکو فیلیڈلفین انجمن کے ساتھ خلط ملط نہ کرنا چاہئے جو کہ لنڈن میں قریباً ایک صدی پہلے قائم ہوئی تھی۔ اگرچہ اونکا بیان تھا کہ ہم نے اپنی رسمیں انگلستان سے استخراج کی ہیں وہ تین عبادت گاہوں اور دس درجوں میں منقسم تھی۔ اوّل کے تین فراماشن درجوں کے بعد پرفیکٹ ماسٹر (کامل استاد) الیکٹ (منتخب شہادت یافتہ) ریجی سکٹ معمار کا درجہ چوتھا ہوتا تھا۔

پانچویں درجہ میں سبلائم اسکاچ (عالی رتبہ اسکاچ) اور چھٹے میں نائٹ آف دی ایسٹ (مشرق کا شجاع) اور پرنس آف جیروشیلم (بیت المقدس کا شہزادہ) شامل تھے۔

---

[1] یہ غدر فرانس میں ۱۷۸۹ء ہوا تھا۔ افرنیچ ریوولیوشن کے نام سے مشہور ہے۔ مترجم

وجود مطلق کے علم تک ترقی کرسکتا ہے۔ اسی اصول پر مارٹینیز نے تمام سلطنتوں کو جو جبر پر مبنی تھیں اور تمام انجمنوں کو جو اتفاق پر مبنی تھیں قصوروار ٹھیرایا۔ اوس نے پیٹریارک[1] کے زمانہ کی طرف پھر واپس ہونا چاہا جسکو زیادہ تہذیب یافتہ سخت ظلم کا زمانہ خیال کرتے ہیں۔ اوس نے دوسرے خیالات بھی ظاہر کئے جنکی پوری تشریح الومیناتی لوگوں نے کی ہے۔ مارٹینیز کی زندگی مثل اوس کے اصولوں کے نقص اور پیچیدگیوں سے پر ہے۔ وہ ایک شہر میں آیا اور کسی نے نہ جانا کہ کہاں سے آیا اور جب وہ چلا گیا تو کسی نے نہ جانا کہ وہ کہاں کو چلا گیا۔

جہاں امید بھی نہ تھی وہاں وہ یکبارگی دیکھا گیا تھا۔ مثلاً سے لیکر سنہ تک شیلیس یا تو پیرس میں رہا۔ یا لیانز میں۔

اور اوس نے یکبار سمندر کو عبور کیا۔ اور سینٹ ڈومنگو میں سنہ میں گیا۔ یکبارگی ظاہر ہونا اور غائب ہونا اوسکی فریفتگی قایم رکھنے کے لئے ضروری تھا۔ ڈومیسٹر جو اپنے مریدوں کے پاس زیادہ آمد و رفت رکھتا تھا۔ اوسکو یقیناً بیان کرتا ہے کہ جو فرقہ اوس نے قایم کیا۔ اور جسکا نام منتخب کوہینس یا پوجاریوں کی رسم ہے اسکے لئے مدارج بھی تھے۔ جو ادنے درجہ کے ممبروں کو معلوم نہ تھے۔ اون مدارج کے نام ہمکو معلوم ہیں۔ اگرچہ اونکے احکام معلوم نہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اپرنٹیس[1] فیلوکرافٹ[2] ماسٹر[3] گرانڈ ایلکٹ[4] اپرنٹسی کوہین[5]
فیلوکرافٹ کوہین[6] ماسٹر کوہین[7] گرانڈ ارچیٹکٹ[8] نائٹ کمانڈر۔

بعض ممبروں کی سرگرمی نے جنہیں ہم ہالبک ڈو شیلیا اور سینٹ مارٹن دیکھتے ہیں بانی کی وفات کے بعد بھی کچھ عرصہ تک فرقہ کی مدت قیام کو بڑہایا۔

۲۶۷- سینٹ مارٹن

ہم دیکھ چکے ہیں کہ سینٹ مارٹن پاسکولیس کا مرید تھا۔ وہ اپنے زمانہ میں

---

[1] اس سے وہ قدیم زمانہ مراد ہے جب کہ خاندان کا بزرگ اوسکا حقیقی پیشوا یعنی بھی سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ تو فرائض انجام دیتا تھا۔ مترجم

باب چہارم

مارٹینیزم

۲۶۶ - مارٹینیز پاسکلیس

جیکب بوہم کی تحریک کا اثر اگرچہ تمام ممالک مدارج میں محسوس ہوسکتا ہے جو اوسکو عرصے قائم ہیں۔ مگر اوس [illegible] بیسویں صدی میں جو مارٹینیزم کہلاتی ہے اور وہ اوس کا بانی مارٹینیز پاسکلیس ہے اور اوسکا مصلح مارکولس سینٹ مارٹن ہے جو زیادہ اچھی طرح معلوم ہوتا ہے سینٹ مارٹن کو غیر مشہور فیلسوف بھی کہتے ہیں۔ مارٹینیز پاسکلیس پرتگال کا باشندہ اور یہودی تھا لیکن پہلی صدی کے ناسٹک لوگوں کے طور پر عیسائی ہوگیا تھا۔ اوس نے ۱۷۵۴ء میں فرانس کے مختلف شہروں میں مرید اکٹھا کرنے شروع کیے۔ خاصکر پاسیلس بورڈیوز ٹولوز اور لیانز میں جنہیں سے کوئی ایسا پیٹ کے [illegible] کے خفیہ بھیدوں سے واقف ہوا اگرچہ اوس نے [illegible] اپنی طرف مائل کیا۔ اوس کے [illegible] مذہب کا ایک عجیب اختلاط ہے جس سے کبالہ [illegible] تمام تھیاسوفی خیالات ہیں حتی کہ بوہم کے خیالات [illegible] کے مریدوں اور نیز اوس کے مخالفین نے اوس کی بات [illegible] بہت غلطی کی روئیں لگائی ہیں جو اوسکی کبھی نہ [illegible] ہونے پر بڑا زور دیا ہے۔ اسی نکتہ پر [illegible] نے بڑی گہری دلیل سے ثابت کیا ہے۔ اس مصنف نے [illegible] فطرت کی یکتا کارگذار قوتیں ہیں جن کے عجائبات کو انسان ہوشیاری سے قابو رکھ سکتا ہے اور انسان اسی طرح سے اعلی

زیر بار احسان ہیں - یوروپ کے ہر ملک کے لٹریچر میں سینکڑوں دلچسپ وہ جھوٹے قصے شامل ہیں جنکے پردے اون کے طریق فلسفہ سے مستعار لئے گئے ہیں - اگرچہ وہ خود گذر گئے ہیں - یہ بھی تسلیم کرنا ضرور ہے کہ بہت سے اون کے خیالات نہایت ذہانت کے ہیں اور ذہنی تدبر کی ایسی . . بلندی تک پہونچتے ہیں جیساکہ ہمکو معلوم ہوتا ہے ہندوستان کے صوفی بھی اسی بلندی تک پہونچتے ہیں - اون کے زمانہ سے پیشتر کیمیا حسب معمول ایک ذلیل دھوکہ بازی کو پہونچ گئی تھی اور کیمیاگر صرف دنیاوی فائدوں کی متلاشی تھے - اور زمین کے میل کچیل پر بذات خود مصروف رہتے تھے - راسی کروشین نے پارس پتھر کی محض خیالی تلاش قایم کرکے اوس میں روح ڈالی اور تصفیہ کیا حصول دولت کی نسبت یہ مقصد زیادہ عمدہ تھا - اس سے دل کی آنکھیں کھلتی تھیں جس کے ذریعہ سے انسان عالم بالا کو دیکھنے کے قابل ہو جاتا تھا - اور وہ ایک اندرونی روشنی سے معمور ہو جاتا تھا - جس سے اوسکا دل سچے علم سے منور رہتا تھا -

اون لوگوں نے دھاتوں کی قلب ماہیت کے طبعی عمل کو انسان کا بحال ہونا غیر پستی کی حالت کی طرف سمجھا ہے - جیساکہ بوم کی کتاب موسومہ سگنیچورا ریرم کے ابواب ۷، ۱۰ و ۱۲ میں مذکور ہے - لہذا سچے راسی کروشین کی تعریف روحانی کیمیاگر یا صوفی لوگ ہوسکتی ہے -

۲۶۹ - انجمن کی اصلیت مشتبہ ہے

یہ انجمن اصل میں بہت غیر یقینی ہے - بعض مصنفوں نے صداقت سے بیان کیا ہے کہ چودھویں صدی سے ایک انجمن اطبا اور کیمیاگروں کی موجود تھی جنہوں نے پارس پتھر کی تلاش میں محنت کی - اور ایک شخص نکولو برتارڈ نے جرمنی اور فرانس میں ہر ملک انجمن قایم کرنے کی غرض سے سفر اختیار کیا - کتاب موسومہ ایکو آف دی سوسائٹی آف روزی کراس (صدائے انجمن روزی کراس) کی تمہید سے اس انجمن کے علاوہ یہ بات نکلتی ہے کہ ۱۵۹۷ء میں کیمیا کی ترقی کی غرض سے خفیہ انجمن قایم کرنے کے لئے جلسے کئے گئے تھے - دوسرا ثبوت ایسی انجمن کے واقعی موجود ہونے کا ایک کتاب مطبوعہ ۱۶۱۰ء میں

ہم کے اصول کا کامل مفسر بھی تھا جسکی بعض کتابوں کا اوس نے ترجمہ بھی کیا تھا کسی
قدر اوس نے پاس شیلس کے طریق کی اصلاح کی اور اوس کو دس مدارج میں تقسیم
کر کے جدا جدا دو عبادت گاہیں کر دیں پہلی عبادت گاہ میں اپرنٹس۔ فیلو کرافٹ ماسٹر
اینشنٹ ماسٹر۔ ایلیکٹ گرانڈ آرچیٹیکٹ اور ماسٹر آف دی سیکرٹ کے مدارج شامل
تھے۔ دوسری عبادت گاہ کے مدارج میں پرنس آف جیروشلیم نائٹ آف پیلسٹائن
اور نائٹ آف کدوش شامل تھے۔ یہ فرقہ جسکی اوس نے صورت بدلی۔ لیانز سے لیکر
فرانس۔ جرمنی۔ اور روس کے بڑے بڑے شہروں میں پھیلا ہوا تھا۔ چنانچہ مشہور
شاہزادہ ریپین ۱۷۷۳ء سے ۱۸۱۰ء تک اس کا خاص حامی بنا رہا۔ اب یہ معدوم ہے۔

باب پنجم

رسی کروشین

۲۶۸۔ رسی کروشین کی لیاقت

فرقہ رسی کروشین کو شاعرانہ آب و تاب کا ایک روشن دائرہ گھیرے ہوئے
ہے خیالات کی ساحرانہ روشنی اون کے نفیس روزانہ خیالات کو چاروں طرف ڈھک
رہی ہیں۔ درحالیکہ وہ پوشیدہ اسرار جنمیں اونہوں نے خود کو ملبوس کر رکھا ہے اونکی
تاریخ میں ایک مزید خوبی پیدا کرتے ہیں۔ اونکی روشنی شہاب ثاقب کی طرح تھی وہ
ابھی خیالات اور ذہانت کے ملکوں سے چمکی تھی جو ہمیشہ کو غائب ہو گئی۔ مگر اپنے
چند پائدار اور دلکش نشان پیچھے چھوڑ گئی جیسے سورج کی ایک لمحہ کی شعاع جو مصور
کے شیشہ پر پڑتی ہے قبول کرنے والے کاغذ کے اوپر اپنی پائدار شکل چھوڑ جاتی ہے۔
نظم اور افسانے رسی کروشین کے بہت سی دلفریب مصنوعات کی وجہ سے

مصنف کے زمانہ کی کیمیاوی دہوکے بازیوں پر ایک ہجو لکھی ہوئی ہے۔ دونو کتابیں جیساکہ ہم کو اوس کے ہشتہ کی سوانح عمری سے معلوم ہوتا ہے۔ ویلنٹائن ایڈریا نے لکھی تھیں۔ یہ نیوٹنجن کے قریب ہیرنبرگ کا لوتھرن پادری تھا۔ یہ بہن جیسے کہ مصنف کی مراد تھی ویسے ہی سمجھے جانے کی بجائے۔ سیر اسیلسس ویحیل اور کیمیاگروں کی حماقتوں پر ہجووں کے جھوٹے قصوں کو عوام نے سچے حالات سمجھے چھپے ہوئے خطوط اور رسالے ہر جگہ نظر آنے لگے۔ جو فرضی بھائیوں کے نام تھے۔ درحالیکہ بعض نے ملامت کی اور برا سمجھا۔ ایک شخص کرائیسٹافرنگریس نے ایک کتاب یہ بات ثابت کرنیکو لکھی۔ کہ رسی کروشین کالون کے پیرو تھے۔ لیکن ایک مضمون جو اون کی تحریر میں سے لیا گیا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بڑے سرگرم پیرو لوتھر کے تھے۔ اینڈر ماتے خود اپنی کتاب موسومہ ٹرس بابل اور مائی تھالوجیا کرسچنیا مطبوعہ سنہ ۱۶۱۹ء میں روسی کروشین مذہب کو برا کہا ہے۔ بلاشک دہوکہ باز اس فرقہ سے تعلق رکھنے کا اور اوس کے بھیدوں سے واقف ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ اونھوں نے بہت سے دہوکہ میں آجانے والے شخص پائے ہیں۔ بیشمار کتابیں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ منجملہ اون کے چند کے نام یہ ہیں۔

آپٹولا ایڈیٹیریس ڈی ماسیا کروس از تصنیف کوٹیک میسیج ٹو دی فلاصوفیکل سوسائٹی آف دی روزی کراس (روزی کراس کی انجمن فلسفہ کی خدمت میں جلد پیغام) از تصنیف ویلنٹائن اسکرنیس ڈنبرگ سنہ ۱۶۱۷ء

دی ہولی آرٹ اینڈ سائنس آف دی گاڈ الوسیڈ فریٹرنٹی آف کرسچین روزن کروز (عیسائی روزن کروز کے روشن ضمیر برادران کا علم و فن اور سائنس) از تصنیف تھیو فائلس شویگہارٹ سنہ ۱۶۱۸ء۔

ڈسکوری آف دی کالج اینڈ اکسیم آف دی الیومینیٹڈ فریٹرنٹی آف کرسچین روزن کروز (عیسائی روسی کروشین روشن ضمیر برادرو کا دار العلوم اور محل دریافت ہونا) از تصنیف تھیو فائلس شویگہارٹ سنہ ۱۶۱۸ء۔

ملتا ہے جسکا نام ریولیوشن آف دی ڈیکیڈ ٹیمپل آف پالس (پالس کے برباد شدہ مندر
کی جدید تعمیر) ہے جس سے) اسی کروشین کی ساخت کا حال معلوم ہوتا ہے۔ پھر سنہ ۱۶۱۰ء
میں ہیسلر حاشیہ نویس نے ایک قلمی کتاب فاما فرٹیرنی ٹیٹس پڑھنے کا دعوے کیا جس
میں اس فرقہ کے تمام قوانین شامل تھے۔ چار برس بعد ایک چھوٹی سی کتاب موسومہ
دنیا کی عام اصلاح شائع ہوئی جس میں فی الحقیقت فاما فرٹیرنی ٹیٹس شامل ہے۔ جہانکہ یہ
بیان ہے کہ ایک جرمن شخص عیسائی روزن کروز نے چودھویں صدی میں مشرق کا
اعلے علم حاصل کرکے ایسا فرقہ بنایا کہ جب سنہ ۱۳۷۸ء میں وہ عرب میں سفر کر رہا تھا۔ تو اوسکو
بعض فیلسوفت اوس کا نام لیکر پکارتے تھے۔ وعا سلام کہتے تھے جنہوں نے پیشتر اوس کو
کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان سے ہی اوس نے بہت سے بھید سیکھے جنمیں سے زندگی دراز
کرنے کا ایک بھید بھی تھا۔ اپنی واپسی پر اوس نے بہت سے شاگرد کئے اور ڈیڑھ سو سال
کی عمر میں مرگیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ اوس کی طاقت نے جواب دیدیا ہو۔ بلکہ اسوجہ سے
کہ وہ زندگی سے تنگ آگیا تھا۔ سنہ ۱۶۰۴ء میں اوس کے ایک مرید نے اوسکی قبر کو کھولا۔ اور
وہاں اوس نے عجیب کتبے اور ایک قلمی کتاب سنہری حروف سے لکھی پائی۔ روایت
کئے ہوئے بیان سے تو کچھ پتا نہیں کہ قبر پائی گئی تھی۔ مگر اس کے غار کو بہت زیادہ
یادگاری ہے۔ ایک دوسری کتاب موسومہ کنفیشیو فرٹیرنی ٹیٹس روزی کروس میں
(برادران روزی کروشین کا اقرار) اس فرقہ کے منشا اور طبیعت کا حال موجود ہے۔

۲۵۰۔ روسی کروشین کا علم انشا

تھیا رینیلا کا یٹی کا رپا جس کا حوالہ (دفعہ ۲۴۴) میں پیشتر دیا گیا ہے۔ روسی
کروشین کتاب ہوگی۔ نیز رینیڈانی لولائی تھیوریا بھی سنہ ۱۶۱۵ء میں میکائل میر نے بمقام
کولون اپنی کتاب تھیمس آریا ناک ایسٹ دی جیس فرٹیرنی ٹیٹس روسی کروشین
چھپوائی جس میں اس فرقہ کے تمام قاعدے اور ضابطے شامل کرنے مقصود تھے۔ ایک
دوسری کتاب موسومہ کاشیکل میرج آف کرسچین روزن کروز (عیسائی روسی
کروشین کا خیالی [illegible] سنہ [illegible] ء میں ... حیرت انگیز افسانہ کی شکل میں طبع ہوئی تھی فی الواقع

مخالف انجمن نے انسداد کرنا چاہا۔ جبکو کیتھولک لوگوں نے پوپ کی منظوری سے
اوّل المزہیں اور پھر وائنا میں قایم کیا تھا۔ اور جس کے سرگروہ کا ونٹ الیھن گنزیگا
اور فرضاً یہ فرقہ نیلی صلیب والا فرقہ کہلاتا تھا۔ آخر کار روسی کروشین آیندہ انیڈریا
کے تصرف میں نہ رہنے سے چند خود مختار لاجوں میں منتشر ہوگئے۔ جو جلد خراب ہو کر سریع
الاعتقاد بے وقوف لوگوں کو پھانسنے اور اونکا روپیہ اینٹھنے کے لئے محض جال بن گئے
تھے اسی وجہ سے اون میں اکثر کی مدت قیام بہت قلیل تھی۔ لیکن جوزف دوم کی
تخت نشینی کے وقت جس کے آزادانہ اصول مشہور تھے۔ روسی کروشین اور نیز
اور خفیہ انجمنیں پھر دوبارہ پیدا ہوگئیں۔ فراماشن مذہب اوس زمانہ کا رواج ہوگیا
معماری اوزار بطور جادو کے پہنے جاتے تھے۔ شریف زادیاں سفید ریشم کے دستانے
اور نیلی کناری دار گونیں بطور معماروں کی علامت کے پہنتی تھیں۔ بادشاہ کو ان
خفیہ انجمنوں کی کارروائی کا انتظام کرنا ضروری معلوم ہوا۔ اوس نے سب انجمنوں
کا سوائے فراماشن کی انجمن کے انسداد کردیا جن کے لئے ۱۷۸۵ء میں اوس نے
پیٹینٹ (خاص اجارہ) منظور کیا۔ جسکا شروع اس طرح تھا۔

چونکہ کوئی چیز بغیر مناسب نگرانی کے خوش انتظامی کی حالت میں نہیں رہ سکتی
اس لئے ما بدولت اپنے مرضی کو اس طرح ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ مشہور میسنیک
انجمن جس کے بھید ما بدولت کو معلوم نہیں۔ کیونکہ ما بدولت کو کبھی ایسی خواہش
محسوس نہ ہوئی کہ اونکی شعبدہ بازیوں کی تحقیق کرتے۔ یہ شاہی فرمان صادر کیا جاتا ہے
اس سے سوائے فراماشن کے اور انجمنوں کو موقوف کرنا مقصود ہے۔ جنمیں
روسی کروشین بھی شامل ہیں۔ ایشیائی بھائیوں نے جیسا کہ ہم آیندہ (۲۸۱)
میں دیکھینگے۔ اپنی کارگذاری کی جگہ وائنا سے سلیسوک میں تبدیل کرلی۔

۲۷۲۔ فقہ اور رسوم

روسی کروشین کی شعبدہ بازیاں جنکا انسداد شاہنشاہ نے کیا۔ وہ ۱۷۶۳ء
کے ضابطہ قوانین کی شعبدہ بازیاں تھیں اور حسب ذیل ہیں۔ اُس کمرہ میں جہاں

ڈی می نجیہ سیکریٹس کو ئیڈ ڈم ایٹ دلکیمین آرٹم کا ئی ما ئی سی ایلمی اد منیا نیسے سبریا جسکا اصل ارشادہ روزی کراس کے فلسفی بھائیوں اور استاد کیطرف ہے۔ مطبوعہ ۱۶۱۸ء این۔پی روزی کراس کی بہنیں یا ان بیگمات کے مختصر حالات کی دریافت۔ الٰہی اور قدرتی چیزوں۔ تجارت فنون ادویہ وغیرہ کا سا علم اور مذہب اون کے اندر پایا جاوے۔ از تصنیف پیرا تھینو پولس ۱۶۲۰ء۔

زمانہ حال تک نہایت پوشیدہ اور غیر معلوم تمام قدرت کے اسرار از تصنیف کالیجیم روسیانم لیڈیں ۱۶۲۳ء درحقیقت سائینس کی روسے ان تحریرات کی قیمت کچھ نہیں تھی اور علمی قیمت اس سے شاذ ہی زیادہ ہو۔

۱۷۔ اینڈریا کی تحریرات کے اصلی مقاصد اور نتایج

جان ولنٹائن اینڈریا علمی تصانیف کے پہلے فقرے میں جو بیان دیا ہوا ہے وہ عوام کو معلوم ہے۔ لیکن اسکی کچھ تشریح بھی ضروری ہے۔ اینڈریا کی روسی کروشین تحریر نے ملکی مقاصد کو چھپا دیا تھا جس میں سے خاص مقصد لوتھر کے مذہب کی تائید سے متعلق تھے جسکی پیروی خود روسی کروشین بھی کرتے تھے۔ اینڈریا نے آسٹریا کے دو سفر کئے۔ اوّل سفر ۱۶۱۲ء میں جبوقت میں شہنشاہ میتھایس تخت نشین ہوا تھا۔ دوم ۱۶۱۹ء میں شہنشاہ کی وفات سے چند ماہ بعد۔ لنز میں اوس نے بہت سے آسٹریا کے اُمرا سے خلوت میں ملاقاتیں کیں۔ جو تمام لوتھر کے پیرو تھے۔ صلاح کے مقاصد بڑھانے کے لئے روسی کروشین لاج قایم کئے گئے لیکن بیشمار کیتھولک بھی ان میں داخل ہو گئے اور رفتہ رفتہ اونھوں نے اپنا میلان مخالف سمت میں جھکالیا۔ اینڈریا یہ بات دیکھکر روسی کروشین مذہب سے علیحدہ ہو گیا۔ اور بعد کی تحریرات سے جس کا اوپر مذکور ہوا۔ اوس نے اس مذہب کے ساتھ اپنے پہلے تعلق سے انکار کرنے کی کوشش کی اسی منشا سے اپنی دوسری دفعہ کی آسٹریا کی سکونت میں اوس نے ایک فرقہ فریٹیرنٹیس کرسٹی مسیحی بھائیوں کا قایم کیا جس میں آسٹریا کے امرا کے بہت سے پروٹسٹنٹ ممبر داخل ہو گئے۔ اس انجمن کا گورنمنٹ کی ممانعت ہونے سے تین سال بعد

ہوتا ہے۔ اور وہ لونتہ بندباندھے رہتے ہیں۔ ماسٹر کہتا ہے ابن آدم میں تجھکو غیر مقدس فرامشن کے تمام درجوں کی قسم دلاتا ہوں۔ اور اوس بے انتہا وسیع دائرہ کی جو تمام مخلوقات اور اعلے دانش کو گھیرے ہوئے ہے۔ مجھے بتلاؤ کہ تم کس غرض سے یہاں آئے ہو۔ امیدوار جواب دیتا تھا دانش فن اور نیکوئی حاصل کرنے کے لیئے ماسٹر کہتا تھا۔ تمہاری روح پھر تمہارے جسم پر حکومت کریگی۔ تم کو فضل مل گیا۔ کھڑے ہو جاؤ اور آزاد رہو۔ تب اوس کے ہاتھ کھولدیئے جاتے تھے۔ وہ دائرہ کے اندر قدم رکھتا تھا۔ ماسٹر اور راہبر عصا اور تلوار کو آڑا تھامتے تھے۔ امیدوار اپنی تین انگلیاں اوپر رکھتا تھا اور جیسے ہی کہ ماسٹر کہتا تھا۔ کہ اب سنو۔ ویسے ہی امیدوار اوس قسم کو جو اوس کے آگے پیش کیگئی دوبارہ دوہراتا تھا۔ جو صرف اس بات کا اظہار ہوتا تھا کہ میں اپنے بھائیوں سے کوئی بات نہ چھپاؤنگا۔ اور نیکوئی کے ساتھ زندگی بسر کرونگا۔ تب اوسکو فرقہ کا خطاب مہر اور اصطلاحی الفاظ اور اشارہ ٹوپی اور تلوار ملجاتی تھی اور معمے کے نقشہ کا اوسکو مطلب مشرح سمجھایا جاتا تھا۔

بعد کو مشل میسنون کے وہ اور دوسرے بھائی محنت کے مقام سے تفریح کی جگہ میں جاتے ہیں۔

معمہ کا نقشہ نو سیدھے اور ترچھے آڑے خانوں میں منقسم ہے۔ نو حصہ والے پہلے خانہ سے عدد حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے سے مختلف درجوں کے نام سب سے نیچے خانے میں جو نمبر شامل ہیں۔ جو بطور صفر کے ہیں یعنی کچھ نہیں جانتے اور سب سے اونچے ہیں۔ جن سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ جو تمام چیزوں کے مالک ہیں جس طرح موسی ہرمیز ہائی رم تھے۔ اونکا جواہر مساوی الاضلاع مثلث ہے۔ بموجب نقشہ کے مختلف مدارج کا جلسہ تمام یورپ و ایشیا میں ہوتا ہے

ہیجائی کا جلسہ ہر دس سال میں سمرنا میں ہوتا ہے۔ میجسٹری کا جلسہ جو ایک درجہ نیچا ہے کم از کم علاقہ پولینڈ میں اور پیرس میں علاقہ فرانس میں ہر نو سال میں ہوتا ہے جو نمبر ۸ کا جلسہ ہر دو سال میں ایسی جگہ ہوتا ہے جو اوس کے لیئے بہت ہی مناسب مقام ہو۔

مریدی ہوا کرتی تھی - ٹیبلا سٹیکا ممہ کا نقشہ لٹکا رہتا تھا - جسکا ابھی بیان ہوتا ہے فرش پر سبز غالیچہ بچھایا جاتا تھا - اور اوسپر اشیائے ذیل رکھی جاتی تھیں - ایک کانچ کا کرہ جو سات سیڑھیوں کے منبر پر رکھا رہتا تھا - اور دو حصوں میں منقسم تھا جس سے روشنی اور تاریکی ظاہر ہوتی تھی - تین فتیلہ سوز جو مثلث کی صورت پر رکھے جاتے تھے - نوگلاس جو نر اور مادہ خواص کی علامت تھے - اصلی زبدہ اور مختلف دیگر اشیا ایک انگیٹھی ایک دائرہ اور ایک رومال تھے مریدی کا امیدوار کسی ایک بھائی کے ذریعہ سے پہونچایا جاتا ہے جو اوس کو ایک ایسے کمرہ میں لے جاتا ہے - جہاںکہ ایک چراغ - قلم - سیاہی - کاغذ پر مُہر لگانے کا لاکھ دو سرخ ڈوریاں اور ایک ننگی تلوار میز پر رکھی ہوتی ہے - امیدوار سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آیا وہ استقلال سے سچی دانشمندی کے شاگرد بننے کا ارادہ رکھتا ہے -

جب وہ کہتا ہے کہ ہاں تو ہاں کے کہتے ہی وہ اپنی ٹوپی اور تلوار چھوڑ دیتا ہے اور داخلہ کی فیس پیش کرتا ہے - یہیں اوس کے ہاتھ باندھے جاتے اور اوس کی آنکھوں پر پٹیاں باندھی جاتی ہیں اور ایک سُرخ ڈوری اوسکی گردن میں ڈالی جاتی ہے - پھر وہ لاج کے دروازہ پر لیجایا جاتا ہے - جہاںکہ راہبر نو دفعہ آہستہ آہستہ دستک دیتا ہے اور دربان پوچھتا ہے - کون ہے - تب ترجمان جواب دیتا ہے کہ ایک خاکی جسم روحانی آدمی کو جو جہالت میں مقید ہے - تھامے ہوئے ہے - دربان کہتا ہے اسکا کیا کیا جاویگا -

راہبر جواب دیتا ہے کہ اسکا جسم فنا اور اسکی روح صاف کرو -

دربان . . . . اچھا تو اسکو دار العدالت میں لے آؤ -

اس اجازت پر وہ دونو اندر آتے ہیں اور دائرہ کے روبرو کھڑے ہوتے ہیں وہاں امیدوار ایک زانو بیٹھتا ہے - اور ماسٹر[1] (اتالیق) ایک سفید عصا لئے ہوئے اوس کے دائیں ہاتھ کی طرف اور راہبر اوس کے بائیں ہاتھ کی طرف ننگی تلوار لئے کھڑا

[1] فراموشن فرقہ کے مرشد کو ماسٹر کہتے ہیں -

کی رائے ہے کہ کھانا مجرمانہ فعل ہے - اگرچہ اس عادت سے اوس نے خود پرہیز نہیں کیا - اور یہ کہ ہوا میں پرورش کے واسطے کافی ذہنیت ہے اور یہ کہ حریص اشتہا کے آدمیوں کے واسطے پکی ہوئے گوشت کی پلیٹیں مقام معدہ پر باندھنے سے اونکی بھوک کلی طور سے رفع ہوجاویگی - ۱۶۴۶ء میں الیاس اشمول ولیم لیلی ڈاکٹر ٹامس وارٹن جارج وارٹن ڈاکٹر جے ہیوٹ ڈاکٹر جے پیرسن وغیرہ نے انگلستان میں راسی کروشین انجمن قایم کی عموماً اوس تدبیر کے جاری کرنے کے لئے جو بیکن کی کتاب موسومہ نیو اٹلانٹس یعنی سلیمان کے مکان کی تعمیر میں پیش کی گئی تھی - یہ بات مثل جزیرہ بن سالم کے پوشیدہ رکھنے کے لئے تھی اسکا مطلب یہ ہے کہ قدرت کے حالات چھپانے کے لئے مطالعہ کئے جاتے تھے اور بتلانے کے لئے نہیں - اون کی لاج کا غالیچہ ہرمیز کے ستون کے قایم مقام تھا - سات سیڑھیاں جن میں سے شروع کی چار ابعہ عناصر کی علامت تھیں اور باقی کی تین نمک گندھک پارہ کی علامت جو خزانہ یا اعلیٰ عدالت یا اسٹیج تک پہونچانے والی تھیں - اون کے ذریعہ سے مخلوقات کی چند علامتیں دکھلائی جاتی تھیں - یا چھ روز کی کارروائی اس انجمن کے بعض ممبر فریمیسن تھے - اسیوجہ سے وہ اپنے جلسے ملیسن ہال میسن ایلی بیسنگ ہال اسٹریٹ میں کیا کرتے تھے - وہ اپنی غلاموں کے سوائے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھتے تھے ؎

۴۷ - نام کی اصلیت

یہ نام عموماً اس فرقہ کے فرضی بانی کے نام سے مشتق ہے - جو روزن کروز یا روزکراس کہلاتا تھا - لیکن بعض کی رائے کی بموجب اینڈریا خاندان کی زرہ کے نشانوں سے لیا گیا ہے - یہ نشان سینٹ اینڈروکی ایک صلیب اور گلاب کے چار پھول تھے - پھر حال کے بعض مصنف کہتے ہیں کہ یہ لفظ - اس (شبنم) اور کرکس (صلیب) سے بنا ہے - لفظ کرکس معمہ کے طور پر ایل - وی - اکس یا روشنی ظاہر کرنے کو فرض کیا گیا ہے - اس لئے کہ اکس ہندسہ سے تین حرف ظاہر ہوتے ہیں - اور روشنی کی بابت میں روشنی سے سونا پیدا ہوتا ہے - درحالیکہ اس (شبنم)

درجہ میگس کی فیس داخلہ ننانوے اشرفیاں ہیں جونیر کی تین - ماسٹر لوگ جو کہ فلسفہ کے سوجھ کو جانتے ہیں اور کراماتی صحت دکھلاتے ہیں - وہ جو کچھ اونکا دل چاہے - دے دیتے ہیں -

۲۷۳ - زمانہ گذشتہ میں راسی کروشین فرقہ انگلستان میں

آینڈریا کی کتابوں نے انگلستان میں جہاں اوس وقت میں مسٹک مذہب اور نجوم کے بہت مرید تھے - بہت توجہ صرف کی ہے - جیسا کہ وڈ کی کتاب ایتھینی اکزانینیس سے ظاہر ہوتا ہے - اس ملک میں رابرٹ فلڈ روسی کروشین کا بڑا بہادر رکن تھا - اوسکی دو ضروری کتابیں ہیں اونکی باب یہ ہیں - اپولاجیا ات کمپینڈیا ریا فریٹرنیٹم ڈی روز یا کروس سسپی سینس ایٹ انفیمی میکولس اسپرسم ویرائی ٹیٹس کو اسی فلکٹی بس ابلوانیس اٹ ابسٹرجنس لیڈن ۱۶۱۶ء ٹریکٹیٹس اپیالوجٹیکس انگر ٹیٹیم سو سائی ٹیٹس ڈی روزی کروس ڈیفینڈینس لگوائی بیٹا وورم ۱۶۱۷ء یہ پچھلی کتاب دراصل پہلی کا مثنے ہے جسکا نیا نام رکھ لیا ہے - فلڈ کی پیروی ایک شخص ہیڈن نے کی جو ۱۶۲۹ء میں پیدا ہوا تھا تعجب کا بیان یہ ہے کہ ایک وکیل جس نے منجملہ اور کتابوں کے روسی کروشین فرقہ ایپولوگ ایپی لوگ کی لکھی جسمیں ایسے مضامین آتے ہیں جو تمکو بتلاوینگا کہ روسی کروشین لوگ کیا چیز ہیں اور یہ کہ موسی اونکا باپ تھا - بعض کہتے ہیں کہ وہ الیاس کے فرقہ کے تھے اور بعض از شبل کے بعض لوگ اونکی تعریف یوں کرتے ہیں کہ وہ دنیا کے جنرل کمانیروں کے افسر تھے - وہ مثل اچھے بادشاہوں کے چشم وگوش رکھتے ہیں جن سے روشنضمیری کے ساتھ تمام چیزوں کو دیکھتے اور سنتے ہیں کیونکہ وہ فرشتوں کے ذریعہ سے روشنضمیر ہیں جیسے موسے تھا - عناصر کی اس ترتیب کی بموجب خاک صاف ہوکر پانی ہوتی ہے - پانی صاف ہوکر ہوا - اور ہوا صاف ہوکر آگ - ایسی بے معنی باتیں جیسی یہ ہیں - چند صدیاں گذریں - عوام میں پڑھی جاتی تھیں - اور میں خیال کرتا ہوں - وہ اون سے مطمئن ہوجاتے تھے - اپنی ایک دوسری کتاب میں ہیڈن

"موسوم کیا۔

۲۷۵- خود کی بابت بیان

اونکو دعوے تھا کہ نہ تو ہم کو بھوک پیاس لگتی ہے اور نہ ہمکو غصہ اور بیماری دباتی ہے۔ ہم کو روح پر حکومت کرنے اور موتی اور بیش قیمت جواہرات کے بنانے اور اپنے آپ کو غائب کرنیکی طاقت حاصل ہے۔ اونکا بیان تھا۔ کہ ہماری انجمن کا منشا تمام سائینس اور خاصکر ادویات کو پھر فروغ دینے کا ہے اور غیبی ہنرمندی سے کافی خزانے اور دولت حکام اور بادشاہوں کے لئے مہیا کرنا۔

اون کے لئے پانچ بنیادی قوانین سے مطابق ہونا فرض تھا۔

"(۱) فی سبیل اللہ بیماروں کو تندرست کرنا۔ (۲) اوس ملک کے لباس میں جہاں رہنے ہیں ملبوس رہنا۔ (۳) فرقہ کے جلسہ میں ہر سال شریک ہونا۔ (۴) مرتے وقت کوئی جانشین منتخب کرنا۔

سو برس تک بھید کی حفاظت رکھنا۔

۲۷۶- روسی کروشین کے شاعرانہ جھوٹے قصّے

یہ قصّے جوزف فرانسس باری باشندہ میلان کی کتاب سے خوب مشہور ہیں اور جو شاعرانہ آب وتاب اس فرقہ کو چاروں طرف سے حاصل ہے جس سے فی الحقیقت اسکا اصلی وجود ہوا ہے۔ انہیں کے باعث ہے۔

پوپ کے انتظام کی خرابیوں کے خلاف وعظ دینے اور ایسے اعتقاد مشتہر کرنے پر جو الحاد سمجھے جاتے تھے۔ باری کو تفتیش کے محکمہ نے گرفتار کرلیا۔ اور اوسکو حبس دوام کا حکم سنا دیا۔ وہ سینٹ انجیلو کے قلعہ میں ۱۶۹۵ء میں مرگیا وہ کتاب جسکا حوالہ دیا گیا ہے۔ دی کی آف دی کیبنٹ آف گنز باری (باری کے حجرہ کی کنجی) کہلاتی ہے اور فی الحقیقت یہ ایک افسانہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جسکا نام کاؤنٹ ڈی گبیلس ہے اور جو ایبی ایبی ڈی دیلار کی تصنیف سے شایع ہوئی تھی۔ جو کچھ ہم اس کتاب سے جمع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ روسی کروشین نے ہمیشہ کے لئے اخفا کے

حال کے کیمیاگروں کے خیال میں ایک زبردست محال ہے۔ لیکن مسٹر ویٹ اپنی کتاب
موسومہ راسی کروشین کی اصلی تاریخ مطبوعہ لندن ۱۸۸۷ء میں بڑے زور سے دلیل
بیان کرتا ہے کہ راسی کروشین گلاب اور صلیب بطور اپنے امتیازی نشان کے رکھتے
تھے اسوجہ سے کہ وہ بڑے سرگرم پروٹیسٹنٹ تھے جنکے لئے مارٹن لیوتھر ایک بت
رسول اور استاد تھا اور مارٹن لیوتھر کی مہر کے اوپر ایجاد ایک دل کی تصویر تھی
جس کے اوپر ایک صلیب تھی اور جو گلاب کے بیچ میں سے نکلا تھا۔ قیاس بہت
کچھ باتیں اپنے موافق رکھتا ہے۔ لیکن ہم اس حقیقت کو بالکل علیحدہ نہیں کرسکتے
کہ تمام مشرک طریقوں میں گلاب اور صلیب ہمیشہ بڑی وقعت کے نشان مانے
جاتے رہے ہیں۔ ہندؤں کی قدیم دیومالا میں بھی ہمکو یہ چیزیں پیش آتی ہیں لکشمی
وشنو کی زوجہ ایک گلاب کے اندر رہتی تھی۔ جس کی ۱۰۸ پتیاں تھیں۔ اسی وجہ سے
ہندوستانی مالا میں دانوں کی تعداد بھی ہوتی ہے۔ اور ہندؤں کے نزدیک صلیب
(ترسول) پیدائش کا نشان ہے۔ ہم الوسینشین اسرار کے بیان میں دیکھ چکے ہیں۔ کہ
گلاب کی کیسی وقعت کیجاتی تھی اور یہ کہ ایپولیس لوسیس کو گلاب کھلا کر اوس کی
اصلی صورت میں پھر لایا اور یہ کہ گلاب کراف نہ کو روسی کروشین لوگ پروینس
کے علم انشا کا نہایت کامل نمونہ اور اپنے فرقہ کا تمثیلی نشان سمجھتے تھے۔ اس میں
کلام نہیں کہ یہ شجاعت کے معمہ تھا۔ اور وہیں سے اوسکا لٹریچر کتابوں میں مالامال
تھا جن کے ناموں کے ساتھ لفظ روزا شامل کیا جاتا تھا۔ مثلاً روزا فیلا سفورم عنبیر سے

سکنابہ آرٹس آریفری کو ام شیمین ڈوکیمنٹ میں ایسے دس نام سے کم نہیں آتے
ہیں۔ شجاعت۔ ٹروبیڈر اور البی جینسس فرقوں کے ساتھ روسی کروشین کے تعلق
سے انکار نہیں ہوسکتا۔ ان ہی کی مانند وہ روم سے نفرت کرنے کی قسم کھائے ہوئے
تھے۔ ان ہی کی مثل وہ کیتھولک مذہب کو مکروہ مذہب کہتے تھے۔ اونہوں نے
حلفاً بیان کیا کہ پوپ مسیح کا مخالف ہے اور اونہوں نے پادریوں کے اصول کا
انکار۔ اور محمدی اصول کا رد کیا۔ اور اونکو مشرقی اور مغربی حیوانات کے نام سے

مراد تھی کہ اس ظاہری دنیا میں ہر ایک چیز اپنے اندرونی روحانی صفات باہر سے منقوش رکھتی ہے۔ علاوہ اس کے وہ کہتے تھے کہ نکوئی کے عمل درآمد سے انسان روے زمین پر بھی روحانی دنیا کی چمک حاصل کر سکتا ہے اور سب سے بڑھکر سنگ پارس کو بھی دریافت کر سکتا ہے اور وہ کسی صورت میں سوائے مقدس لوگوں کے نہیں مل سکتا ہے۔ کیونکہ آسمانی جوہر سے اس کا قریب تعلق ہے۔ بموجب اون کے خیال کے حروف آئی۔ این۔ آر۔ آئی سے جو کہ روسی کراس فرقہ کا مقدس لفظ ہے۔ اگنی نیچرا یجنبر نیدو انٹیگریٹ مراد ہے (آگ کی خاصیت سچا مقدس کرنا ہے)۔

۲۷۷- ہیگو لاج

۱۸۲۲ء میں ناٹھینس یا اوسکا اصلی نام لڈوگ کانرڈ آف ہنجین روسی کراشین فرقہ سے خارج کیا گیا تھا۔ جو اوس وقت ہیگو میں موجود تھا۔ جہاں ان لوگوں کا ایک بڑا محل تھا۔ وہ اپنے جلسے ماسٹر کے حکم سے جو امپیریٹر کہلاتا تھا۔ ایسے ایسے بڑے شہروں میں کیا کرتے تھے جیسے امسٹرڈم۔ ڈینزگ۔ نیورمبرگ ہیمبرگ ہینچوا۔ ونیا نس ہیں۔ یہ اون کے علاوہ تھے جو ہیگو میں ہوتے تھے۔ وہ عام طور پر سیاہ ریشم کی ڈوری پہنے رہتے تھے لیکن اپنے جلسوں میں وہ سنہری پٹکا باندھتے تھے جس میں ایک سنہری صلیب اور گلاب لگا رہتا تھا۔ اوکی ممبری کی سند ایک بڑی وصلی ہوتی تھی جسپر بہت سے مُہریں ایک ٹہنی رسم کے ساتھ لگائی جاتی تھیں۔ جب کوئی عام تقریب کا جشن ہوتا تھا تو وہ ایک چھوٹا سا سبز جھنڈا لے چلتے تھے۔ ناٹھینس جس نے ایک کتاب موسومہ علم ہرمیس کی تمہید لکھی ہے یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی جائداد اور اپنی بیوی کی دولت گیارہ ہزار ڈالر کی مالیت انجمن کے فائدہ کے واسطے دیدی اور یہ کہ جب وہ بالکل قلاش ہوگیا تو نکال دیا گیا۔ مگر اوس کے ساتھ یہ عہد کر لیا گیا تھا کہ بھیدوں کو مخفی رکھنا۔ فی الحقیقت میں نے ان بھیدوں کو اس طرح چھپایا جس طرح عورتیں کوئی بات ظاہر نہیں کرتی ہیں۔

اور یہ خیال کہ جھوٹے بھید ایک کتاب موسومہ سنہری ریناڈ تھیو فیلا سوفیا تھیو ریٹیکو پریٹیمیکا میں لکھے ہوتے ہیں۔ اوسکو میں نے تلاش کیا لیکن مجھکو اس کتاب کا ایک

پہلانے قصے جادو اور شیطان کے ساتھ تعلقات کو برطرف کر دیا۔ اونہوں نے جن بھوت شیطان اور الہام کی خیالی صورتوں کے وجود سے انکار کیا اور تمام وہمی شیطانی ذریات سے جو مانک (فقرا) کے دماغوں میں بسی ہوئی تھیں اور جنپر باطل عقیدہ کے مذہب یقین رکھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انسان لاکھوں خوبصورت اور نفع رسان وجود سے گھرا ہوا ہے جو تمام اوس کی خدمت کرنے کے مشتاق ہیں۔ یہ وجود عنصری ارواح تھے۔ ہوا ہوائی پریوں سے آباد تھی۔ پانی آبی جنات اور آبی پریوں سے زمین بونوں اور بانشیوں سے اور آگ سمندر[1] سے ان مخلوقات کو روسی کروشین اپنی خدمت کے لئے تسخیر کر لیتے تھے اور انگوٹھی آئینہ یا پتھر میں مقید کر لیتے تھے اور ضرورت کیوقت حاضر ہونے کو مجبور کرتے تھے اور جو سوال وہ پوچھنا پسند کرتے تھے۔ اونکا جواب دینے کے لیے انکو طلب کرتے تھے۔ ان تمام مخلوقات میں بڑی طاقت تھی اور فاصلہ اور مادہ کی حدا ونکو مانع نہ تھی۔ لیکن انسان ایک بات میں اون سے اشرف تھا۔ یعنی اوسکی روح غیر فانی تھی۔ مگر وہ انسان کی غیر فانی مسرت میں شریک ہو سکتے تھے۔ اگر وہ اپنا دل عشق کے جوش سے اوسکی طرف مائل کر سکیں۔ اسی خیال پر دل فریب قصہ انڈائن زآبی پری) کامبنی ہے شیکسپیر کا ایریل پریوں کی نسل سے ہے۔ ریپ آف لاک (لاک کی ز، کاری) ماسک آف کومس (کومس کا حجاب) پوئیم آف سمندرائن (سمندر کی نظم) ان تمام قصوں کے پرزے راسی کروشین کے شاعرانہ خیالات سے لئے گئے ہیں۔ منجملہ اور باتوں کے جو عنصری روحوں کے بارہ میں اونہوں نے سکھلائیں۔ یہ بھی اونہوں نے بیان کیا کہ یہ ادی عنصر کے بالکل خالص اجزا سے بنی ہیں جسمیں رہتی ہیں اور چونکہ اون کے درمیان مخالف اوصاف بالکل نہیں ہیں اس وجہ سے کہ صرف ایک عنصر سے ساخت ہے (!) وہ ہزاروں برس تک زندہ رہ سکتی ہیں۔

مزید بریں۔ راسی کروشین سگینیچو اریرم کے اصول کو بھی مانتے تھے جس سے اونکی

---

[1] ایک جانور آگ میں پیدا ہوتا ہے۔ پارسیوں کے آتش خانوں میں یہ جانور بلی کے برابر دیکھا گیا ہے۔ مترجم

نیپلائین ہوا ہے (یہ بیان دفعہ ۲۴۴ کے اخیر میں آچکا۔

۲۷۹۔ راسی کروشین کا ضابطہ جدید

۱۷۱۴ء میں یا اینڈریا کی تحریر سے سو سال بعد ایک نئی راسی کروشین ضابطہ دکھلائی دیا۔ جسکا نام دی ٹرو اینڈ پرفیکٹ پریپریشن آف دی فلاسفرز اسٹون آف دی برادرہڈ آف دی گولڈن اینڈ روزی کراس تھا یعنی (سنہری و گلابی صلیب کے برادران کے پارس کی سچی اور کامل طیاری) جو فیلیوم ڈاکٹرینی کے فائدے کے واسطے سنسیر و ریٹیو برلیلا نے شایع کرایا تھا۔

اس کی تمہید میں بیان ہے کہ یہ رسالہ مصنّف کی تصنیف سے نہیں ہے لیکن اس فن کے ماہر نے اوسکی سپرد کیا تھا جسکا نام ظاہر کرنے کی اوسکو اجازت نہیں تھی مصنف نے اس کتاب کو پریکٹیکا آرڈینس مائنرس (دستور العمل قواعد صغریٰ) اور پریکٹیکا آرڈینس میجرس (دستور العمل قواعد کبریٰ) میں تقسیم کیا تھا جس سے اس فرقہ کی تقسیم دو جداگانہ برادریوں میں معلوم ہوتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ برادران آف دی گولڈن کراس (سنہری صلیب کے بھائی) کے نام سے مشہور ہے۔ اونکا نشان سرخ صلیب ہے اور ادنیٰ طبقہ برادران آف دی روزی کراس (گلابی صلیب کے بھائی) اونکا نشان سبز صلیب ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اصلی کام کیمیا گری تھی۔ ہر بھائی مرید ہو جانے پر اصلی نام کو ترک کر دیتا تھا۔ اور ایک فرضی نام اختیار کرتا تھا۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ریلوگ کا نرینڈا اس فرقہ میں ہائیٹنن کے نام سے مشہور تھا۔ (۲۷۷) اور جیسا کہ بعد کو ہم دیکھینگے الومینٹی لوگ ہر قسم کے خیالی نام رکھ لیتے ہیں۔ ریٹیو کی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقہ کے بڑے بڑے سردار [illegible] تھے جیسا کہ مذکورہ بالا ہائیٹنس نے بیان کیا تھا۔

اس ضابطہ کی دفعہ ۲۴ کے رو سے [illegible] کو اس فرقہ میں داخل کرنے کی ممانعت تھی۔ دفعہ ۷ میں جو مہم شادی کرنا [illegible] ہے۔ اونکو عورت کرنے کی اجازت ہو جاتی تھی لیکن وہ اونکے ساتھ فیلاسوفی طرز سے رہتے تھے۔ اس کے معنے خواہ کچھ ہی

نسخہ بھی نہیں ملا اور نہ میں نے اوسکو دیکھا ہے ۔ یہ انجمن اٹھارہویں صدی کے شروع میں معدوم ہوگئی تھی۔

۲۷۸ ۔ راسی کروشین قلمی کتاب

بموجب بیان ڈاکٹروان ہارلیس کے جو اوس نے اپنی کتاب موسومہ جیکب بوم اور کیمیاگر مطبوعہ بار دوم لیپزک ۱۸۸۲ء میں دیا ہے ۔ روسی کروشین کی ایک انجمن جرمنی میں ۱۶۱۴ء میں موجود تھی۔ ڈاکٹروان ہارلیس کہتا ہے ۔ مجھکو حال میں روسی کروشین کی قلمی کتاب کے دیکھنے کا موقع ملا ہے جس کا اب نام بھی معلوم نہ تھا۔ یہ کتاب غالباً ۱۷۶۵ء کے قریب لکھی گئی تھی اور اس میں روسی کروشین کے ایک فرقہ کے ضوابط قانون مندرج ہیں۔ جسکا نام ٹسٹیمنٹ ہے ۔ اصلی کتاب کا سن سترہویں صدی کے نصف میں ہے ۔ جیساکہ ایک خاص اطلاعنامہ سے ظاہر ہوتا ہے ۔ جو ارکین کے نام اخفا کا خیال رکھنے کے لئے جاری کیا گیا تھا ۔ اور خاصکر رومن کیتھلک پادریوں سے دو ممبروں نے اپنی بے احتیاطی کے سبب ۱۶۴۱ء میں بڑا نقصان اوٹھایا ۔ اس کتاب میں علاوہ ضوابط کے کیمیاگری کی کارروائیوں کی ہدایتیں بھی درج ہیں ۔ اس کتاب کے بموجب فرقہ کا ایک سردار ہوتا تھا جو امپریٹر کہلاتا تھا ۔ اوس کے صدر مقام ایمسٹرڈم نیوریمبرگ ہیمبرگ ڈانزک مانٹوا وینس اور ارفرٹ تھے ۔ ممبر لوگ اپنی سکونت ہر دسویں سال تبدیل کرتے تھے اور بھید کو اپنی حیات تک مخفی رکھتے تھے ۔ امیدواری سات سال تک رہتی تھی ۔ ایک دوسرے سے کلام کرنیکا طریقہ یہ تھا۔ آو فریٹر جواب دیا جاتا تھا ۔ روسی ایٹ آوری پہلی سلیب ۔ وہ نوبل کینی ڈکٹس وسیبا کوئی ڈیٹیٹ نولس گنم ۔

گنم کی باہمی ایجاد میں ایک کھودی ہوئی مہر ہوتی تھی جسکا ایک نمونہ ڈاکٹروان ہارلیس کو بھی دکھلایا گیا تھا ۔ میں نے ڈاکٹروان ہارلیس سے اسکی کیفیت دریافت کرنا چاہی لیکن مجھکو یہ امر افسوس کے ساتھ معلوم ہوا کہ وہ ۱۸۷۲ء میں فوت ہو چکا ہے ۔

جس جگہ یہ قلمی کتاب رکھی ہوئی ہے ۔ میں اسکی بابت اور زیادہ تحقیق نہیں کر سکتا ہوں لیکن یہ بات معلوم ہوگی کہ وہ انجمن جسکا اس کتاب میں حوالہ دیا ہے جسکا ذکر تھا

سریع الاعتقاد مرید پیچھے رہ گئے۔ جان روڈلف بشافورڈ (۱۷۴۱ - ۱۸۰۳ء) جو جنیجر تھا۔ اور بعد کو پرشیا کا وزیر جنگ ہو گیا تھا۔ جسنے اس کو پہلی صورت کو بچشم خود دیکھا تھا۔ اور جان کرسٹوفر والنر (۱۷۳۲ - ۱۸۰۰) پادری اور بعد کو عبادت عامہ کا پرشیا میں اسقف ہو گیا تھا۔ اوسنے وہ ضابطہ جاری رکھا جو کچھ شرایفر نے شروع کیا تھا۔ شاہزادہ ولی عہد فریڈرک ولیم آف پرشیا کی مدد سے جو فریڈرک اعظم کا بھتیجا تھا۔ جبکا وہ ۱۷۸۶ء میں جانشین ہوا تھا۔ برلن میں ایک راسی کروشین لاج قایم کیا۔ اور وہ مہذب رائیں جو متمرفرز کے عہد میں جاری ہوئیں تھیں۔ مذہبی تعذیب سے بند کی گئیں۔ اوسی زمانہ میں بھرٹے کو الومینٹی کے از سر نو قایم شدہ فرقہ میں بڑی کامیابی ہوئی۔ دو اعلی رتبہ والے دغابازوں نے اس معمولی شخص کو ایسا آدمی خیال کیا جو کسی روز اون کے ساتھ بادشاہ کی عنایت حاصل کر کے اون کی تکمیل کریگا۔ پس جس وقت اونہوں نے اپنی مالکہ کاؤنٹس لچٹینا کی سازش سے زیادہ اپنے بیوقوف شاہی حامی کو بھوتوں اور مخمور شراب کی حالت سے خوش کیا۔ اونہوں نے اوس کو تحریک دی کہ بدنام مذہبی فرمان ۱۷۸۸ء جو الومینائی خلاف حق ترقی دینے کے لیے تھا شائع کرے۔ جرمنی زبان میں وہ کتاب جسکا نام ریکی کروشین ان ہیکڈسیس (مذہب راسی کروشین برہنہ حالت میں) ہے۔ ماسٹر پیانکو نے جو اس انجمن کا خارج شدہ ممبر تھا ۱۷۸۲ء میں چھپوائی تھی۔ یہ راسی کروشین پر سخت حملہ اور اونکا بھید ظاہر کرنا تھا۔ لیکن وہ ہوکا سرسبز ہوتا رہا۔

ہوں۔

دفعہ ۴۴ میں حکم تھا کہ اگر کسی بھائی کو بدقسمتی یا بے احتیاطی سے کوئی بادشاہ دریافت کرلیوے۔ تو اوسکو چاہیئے کہ مرنا قبول کرے لیکن فرقہ کے بھید کو ظاہر نہ کرے۔

۲۸۰۔ ڈیوک آف سیکسی ویمر اور دوسرے راسی کروشین

حال کا ایک مصنف جس نے خود کو علانیہ راسی کروشین بتلایا۔ ڈیوک ارنسٹ اگسٹس آف سیکس ویمر تھا جس نے سنہ ۱۷۴۲ء میں اپنی کتاب تھیوسوفک ڈیوڈشن ایک مختصر تقطیع میں چھپوائی جس کے نسخے بہت اچھی طرح سرخ مراکو چمڑے کی جلد اور پٹھوں پہ ڈیوک کے تاج اور خفیہ تحریر سے بآسانی پہچانے جاتے ہیں اس کے اندر اوس نے بھائیوں کی اخیر بڑی جماعت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور بموجب بڑے حروف کے جو کتاب کے آخر میں مرقوم ہیں اوسکی مراد روسی کروشین سے ہے ہمنے روسی کروشین کی ایک انجمن کی بابت سنا ہے جسکو فریمیسن نے قایم کیا تھا اور جسکے عام ضابطے سنہ ۱۷۶۳ء میں قایم ہوئے تھے۔ بی تھیمس آریا تصنیف میکائیل میبر پر مبنی تھے جو عوام کا حکیم اور شہنشاہ روڈالف کا کیمیا گر تھا۔ سنہ ۱۵۷۶ء سے ۱۶۱۲ء تک اس جدید ضابطہ سے بہت سے جانبازوں نے فائدہ اوٹھایا۔ جان جارج اسکروپفر جو ۱۷۶۰ء میں تیوربہرگ میں تھا۔ اوس نے اپنے مکان پر ایک لاج قایم کیا تھا۔ اور خفیہ اور نرالے علم سے واقف ہونیکا ایسا چکمہ دیا کہ ڈیوک فرڈیننڈ برنسوک اور ڈیوک آف کورلینڈ نے جنکے حکم سے ایکدفعہ اسکروپفر کے وشٹے پیچھے لگے تھے اوسکو ڈریسڈن بلایا جہاں اونہوں نے بظاہر اوسکی حمایت کی۔ درحالیکہ اوس نے اونکو بھوتوں کی خیالی تصویروں اور جادو کی کاذب تصویروں سے دہوکا دیا جو طلسمی لال ٹین اور مجوف شیشوں سے پیدا کی گئی تھیں۔ لیکن آخرکار اوسکے برتاو سے اوسکے حامی ایسے متنفر ہوگئے کہ اونہوں نے اوسکو روپیہ دینے سے انکار کردیا جسپر ایک جنگل میں لیپزگ کے قریب گولی مار لی لیکن اس گنواری وجہ سے

ممبروں کا لقب صادق روسی کروشین تھا۔ ماسٹروں کی سائنس کی تحقیقات کے نتائج امیدواروں کو نہیں بتلائے جاتے تھے۔ یہ اونکو دریافت کرنے ہوتے تھے جس طرح سے ہو سکیں۔ اس کی حقیقت حال یہ تھی کہ ماسٹروں کے پاس بتانے کو ہی کچھ نہ تھا لیکن ایسا داخلہ اس فرقہ کے حق میں مضر ہوتا تھا۔ اوس کے بھید صرف باہر والوں کے اعتقاد پر بطور موہوم معلوم ہوتے تھے۔

۲۸۲۔ اس فرقہ کی تقسیم

یہ فرقہ پانچ مدارج میں منقسم تھا۔ یعنی دو امیدوارانہ یا آزمائشی اور تین بڑے مدارج۔ پہلے آزمائشی درجہ میں جو متلاشیوں کا درجہ تھا۔ دس ممبر سے زیادہ کبھی نہیں ہوتے تھے۔ میعاد امیدواری چودہ مہینے تھے۔ ہر پکھواڑے میں اونکو لیکچر (درس) دئے جاتے تھے۔ اور جو پوشاک وہ اپنے جلسوں میں پہنتے تھے اوس میں ایک گول کالی ٹوپی کلے پر لگی ہوئی۔ ایک کالا لبادہ اور ایک کا لاپٹکا ہوتا تھا۔ جس میں تین بٹن گلاب کی صورت کے ہوتے تھے۔ سفید دستانے اور تلوار میں کالا پھندنا لگا ہوتا تھا۔ ایک کالا فیتا ہوتا تھا جس میں ایک دہرا مثلث لٹکا رہتا تھا۔ یہ علامت لبادہ کے بائیں جانب زردوزی سے کڑھی ہوتی تھی۔

دوسرے آزمائشی درجہ میں دس ممبر ہوتے تھے۔ اس کا نام تکلیف اوٹھانے والوں کا درجہ تھا۔ اوسکی میعاد سات ماہ تھی۔ درحالیکہ متلاشی صرف خیال کی مشق کرنے والے تھے۔ (سفرز) تکلیف اٹھانے والے علم الادویہ میں عملی تحقیقات کرتے ہوئے سمجھے گئے تھے۔ یہ گول کالی ٹوپیاں پہنتے تھے۔ جنمیں کالے سفید پر لگے رہتے تھے۔ اور کالے چغے جنمیں سفید کوٹ اور گریبان ہوتے تھے جنکے اوپر دوہرا مثلث سنہری تاروں سے بنا ہوتا تھا۔ کالے پٹلوں پر سفید کناری اور بٹن اور تین گلاب کے پھول جیسے بنے ہوتے تھے سفید دستانے اور کالی اور سفید پھندنے دار تلوار۔

پہلے خاص درجہ میں اوس کے ممبروں کا خطاب ماٹیس ایڈپٹ براور منیسٹس فرام ایشیا ان یوروپ (شجاع اور ملے ہوئے بھائی ایشیا سے یوروپ میں) یہ کالی ٹوپی

ایشیائی بھائی

۲۸۱- فرقہ کی اصل

یہ فرقہ ۱۷۸۰ء کے قریب پیدا ہوا۔ اگرچہ اوس کے سردار ۱۷۸۸ء میں معلوم نہیں ہوئے مگر پیش یہ کیا گیا تھا کہ بیرن ایکر اور ایکافن ان میں سے ایک تھا۔ یہ پہلے وائنا میں رہتا تھا۔ لیکن بعد سلیسوک میں آباد ہو گیا تھا۔ اوس نے خود کو اپنی تحریر سے مشہور کیا۔ لیکن باطل عقیدوں نے اوسکو خوفناک کیکو میگنس مشہور کر دیا تھا۔

یہ فرقہ اٹلی سے روس تک پھیلا ہوا تھا۔ اسکی بنیاد راسی کروشین تھی۔ اسکے جلسوں کا نام میلچاس ڈک لاج تھا اور یہودی ترک ایرانی ارمنی اوس کے ممبر ہو سکتے تھے۔ ماسٹر ایشیا کے سات عبادت خانوں کے سردار پوجاری کہلاتے تھے۔ اس فرقہ کا پورا نام یہ تھا۔ آرڈر آف دی نائٹس اینڈ برادرن آف سینٹ جان دی ایونجیلسٹ فرام ایشیا ان یوروپ (فرقہ شجاعان و برادران سینٹ جان مفسر انجیل از ایشیا در ملک یوروپ)۔

اس فرقہ کی تعلیم کسی قدر اخلاقی تھی یعنی وہ سکھلاتا تھا۔ کہ ساتوں مہروں کو توڑ کر روحوں کے اوپر کس طرح حکومت ہو سکتی ہے اور اوسکو طب سے علاقہ تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کرامانی ادویہ کس طرح تیار ہوتی ہیں اور سونا کس طرح بنایا جاتا ہے۔ اس میں کبالہ کے واہیات بھی ذہن نشین کرائے جاتے تھے اور روسی کروشین اور فری میسن اس سے بہت نفرت کرتے تھے۔ بمصداق ؎ بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن۔

مدارج کے نام عبرانی زبان سے لئے گئے تھے اور اونکی خاص صفات کے نشان تھے اگرچہ اس فرقہ کا راسی کروشین مذہب نہیں تھا۔ تاہم تیسرے خاص درجہ میں اسکی

نئے کمرہ میں ہوتا تھا۔ اوس سے تین دفعہ پوچھا جاتا تھا۔ کہ تو مرید ہونا چاہتا ہے۔
جس وقت وہ جواب دیتا تھا۔ ہاں۔ تو گرینڈ ماسٹر (اتالیق اعظم) اوس کو ایک کتبہ
پڑھ لینے کے بعد جو دروازہ کے اوپر ایک سرخ ڈھال پر کندہ ہوتا تھا۔ لیجانیکا حکم
دیدیتا تھا۔ کندہ عبارت یہ ہوتی تھی - ابدالآباد کا دروازہ یہ ہے۔ انصاف والے
اس میں گذرتے ہیں۔ اُسوقت رہبر ایک گھنٹہ کو دوبارہ بجاتا تھا۔ اور گرینڈ ماسٹر
ایک دفعہ گھنٹہ بجاتا تھا اور وہ دروازہ کھلجاتا تھا۔ امیدوار میز کے پاس تک جاتا
تھا۔ اور تین دفعہ ماسٹر کا اشارہ کرتا تھا۔ اوسوقت اوس سے کہدیا جاتا تھا۔ کہ تو
مقبول ہے۔ اور اوس کو ایک اقرارنامہ پر دستخط کرنے پڑتے تھے۔ کہ میں انجمن کے
بھیدوں کو کبھی افشانہ کرونگا۔ پھر چند اور بچوں کی سی رسوم کے بعد وہ طہارت کے میز
کے پاس لیجایا جاتا تھا۔ جہاں کہ تین مشعلیں تین ستونوں پر رکھی ہوتی تھیں۔ ایک سے
ایسے آدمی کی تصویر ظاہر ہوتی تھی جس کے ہاتھ میں مثلث ہو۔ دوسری سے ایک عورت
کی جس کے ہاتھ میں اولٹا مثلث ہو۔ درمیان والی سے ایک ایسے آدمی کی جس کے ہاتھ
میں دوہرا مثلث ہو۔ میز کے بیچ میں ایک بلوری پیالہ رکھا ہوتا تھا۔ جس میں پانی بھرا ہوتا
تھا۔ اور نمک گھولا ہوتا تھا۔

دوسرے پیالہ میں نمک ہوتا تھا۔ ایک چمچہ اور آگ کی لکڑیوں کا ایک گچھا زوفے
سنبل الطیب اور سبز ریشم سے بندھا ہوتا تھا۔ امیدوار کا کوٹ اور واسکٹ اتارے جاتے
تھے۔ اور اوس کی قمیص کا گلہ کھولا جاتا تھا اور اوس کے داہنی بانہہ کھولی جاتی تھی۔
پھر اوس کو دوزانو بٹھلاکر گرینڈ ماسٹر اوسکی گردن پر تین دفعہ پانی چھڑکتا تھا۔ یہ کہکر خدائے حیم
تجھکو تیرے سنتھیا۔ نیمری نیمری اور چار کے عدد کا علم بخشے (یہ عدد روسی کروشین کے یہاں تمام اعداد
کی جڑ اور ابتدا ہے)۔ تب اوس کے داہنی بازو کو چھو کر وہ کہتا تھا۔ خدائے قادر مطلق تجھکو
لڑائی میں قدرت دے۔ اور اوس کے سینہ کو ہاتھ لگا کر کہتا تھا۔ خدائے عادل تجھکو
مثل فاتح کے دل میں آرام دے۔ اوسوقت سفر کو پھر کپڑے پہنا دئیے جاتے تھے
اور گرینڈ ماسٹر ہولیسٹ آف ہولیز کو کھولتا تھا اور امیدوار کے نشستگاہ لیتے پر گرینڈ ماسٹر

پہنتے تھے جنمیں سفید کوٹ اور گریبان اور سنہری لیس لگی ہوئی چھٹے میں سینہ کے
بائیں جانب ایک سرخ صلیب ہوتی تھی جس پر چار سبز گلاب ہوتے تھے۔ جن کے
درمیان ایک سبز ڈھال ہوتی تھی جس پر اسم اسے طغرا کندہ ہوتا تھا۔ وہی صلیب سونے
کی مینا کی ہوئی سرخ فیتے پر پہنی جاتی تھی۔ علاوہ اس کے ایک گلابی پٹکا کمر سے بندھا ہوتا
تھا۔ جس کی کناری سبز ہوتی تھی اور تین سرخ گلاب کے پھول کھچے ہوتے تھے۔ سفید دستانے
جن کے ساتھ سرخ صلیب ہوتی تھی اور چار سبز گلاب ہوتے تھے۔ تلوار کے پھندنوں
سے پروں کے چار رنگ ظاہر ہوتے تھے۔

۲۸۳۔ اس درجہ میں شامل تھا۔

جس وقت سفر اس درجہ میں شامل کیا جاتا تھا۔ تو اوس کو ایسے کمرہ میں لیجاتے
تھے جہاں کالے کپڑے لٹکے ہوتے تھے۔ فرش اور سامان کالے کپڑوں سے ڈھکے
ہوتے تھے۔ کمرہ میں سات سنہری بتیاں روشن ہوتی
تھیں جن میں سے چھ میں ہر ایک کی پانچ شاخیں ہوتی تھیں درحالیکہ
ساتویں درمیان میں رہتی تھی۔ اوس سے ایک انسانی شکل سفید لباس پہنے اور سنہری
پٹکا باندھے ظاہر ہوتی تھی۔ ۔۔۔ کمرہ کے بیچ میں تین درجہ والی بلند میز ایک
سیاہ شامیانہ کے نیچے بچھی ہوتی تھی پچھلی دیوار کسی قدر کھلی ہوتی تھی لیکن سات
پھندنوں سے چھپی ہوتی تھی اور اوس کے پیچھے ہولیسٹ آف ہولی (مقدس ترین
مقامات) ہوتی تھی جسمیں دس ستونوں کا ایک جنگلہ ہوتا تھا۔ جسکی زمین پر سورج کی
شکل بطور مثلث کے کھینچی ہوتی تھی جس کے چاروں طرف ربانی آگ ہوتی تھی۔ بیچ والی
بتی کے نیچے تین معنوں کے ۔۔۔ دری بچھی ہوتی تھی جسکے چاروں طرف نو شمعیں
ہوتی تھیں اور دسویں شمع تھوڑے فاصلہ پر تخت کے پایہ کے نیچے رکھی ہوتی تھی۔
دائیں ہاتھ کی طرف ایک چھوٹی میز رکھی ہوتی تھی جس پر شعلہ زن تلوار رکھی ہوتی تھی
جس پر ۷۵ کا عدد کندہ ہوتا تھا اور ایک سبز چھڑی ہوتی تھی جس کے دونوں سرے سرخ
ہوتے تھے۔ بائیں ہاتھ کی طرف قانون کی کتاب رکھی ہوتی تھی۔ سفر اوس وقت برابر

بہتر تک محدود تھی - سلیمان اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ صادق روسی کروشین کے ضابطہ کی پوشاک کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے - وہ اس طرح ہے ایک ٹوپی سنہری پیازی اور سبز رنگ کی کنارہ سامنے سے اوپر کو لوٹا ہوا اور اوسپر جیوا کا نام سنہری تاروں سے کڑھا ہوتا تھا - اور اوسکی چوٹی پر سفید سرخ زرد سیاہ اور سبز پر لگے ہوتے تھے ایک لمبا گلابی کرتا - بدن سے چست کسا ہوا - آستین کے کف ویسی ہی اشیا کے بنے ہوئے تھے جنکی ٹوپی بنی ہوئی تھی اور کمر میں ایک پٹکا بھی باندھا جاتا تھا - جسپر تین گلاب کے پھول کڑھے ہوتے تھے - ایک سفید ایک سرخ اور بیچ والا ٹپکے کے رنگ کا موزے یا جراب اور جوتیاں گلابی ریشم کی ہوتی تھیں - چغا اونھیں اشیا سے بنا ہوتا تھا جیسے ٹوپی اوس کی کناری سبز ہوتی تھی - سینہ کے بائیں جانب ایک تختہ سے بہت سے شعاع نکلتی معلوم ہوتی تھیں - گردن میں نائٹ ایک سنہری زنجیر پہنے ہوتا تھا - اور معمولی گھونگروں کے درمیان باریک باریک سے چاند ہوتے تھے جنھیں اُیم لئے اور بھی سنی طغریٰ کندہ ہوتے تھے اور ایک درخت کی تصویر ہوتی تھی سیدھی ہاتھ کی طرف ایک مرد ہوتا تھا - اور بائیں ہاتھ کی طرف ایک عورت جو ایک ہاتھ سے شجرہ کو ڈھکے ہوتی تھی اور دوسرے سے درخت کو تھامے ہوتی تھی - زنجیر کے سرے پر یوزم[1] اور تھم لگے ہوتے تھے - سفید دستانے جو سبز اور سرخ صلیب سے اندر باہر مزین ہوتے تھے - اس شاندار پوشاک کو تکمیل پر پہونچاتے تھے -

---

[1] یوزم اور تھم کی بابت مختلف رائے ہیں اول یہ کہ اون جواہرات کی چار قطار ثابت ہوتی ہیں - جنکو پیشوائے مذہب گلے میں پہنتے تھے اور روشنی اور کمال کی وجہ سے یہ نام رکھا ہے - دوسری رائے یہ ہے کہ دو چھوٹی ہیئے کی تصویریں تھیں جن سے الہام اور سچائی ظاہر ہوتی تھی - جو پیشوا کے سینہ بند کے ایک نالی جگہ میں لگی رہتی تھیں - اخیر رائے یہ ہے کہ یہ صاف اور بے رنگ پتھر ہیں جو روشنی سچائی اور صفائی کے نشان ہیں - اون پر نظر کرنے سے پیشوا ایسی غشی میں ہو جاتا تھا - کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی تھی اور اوسکو نور باطنی اور فیض غیبی حاصل ہوتا تھا ؎

اوس کو نائٹ کا خطاب عطا کرتا تھا۔

اوس کے داہنے شانہ کو ہاتھ لگا کر کہتا تھا۔ خدائے لامحدود تجھکو طاقت خوبصورتی اورعقل لڑائی کیواسطے عطا کرے اور بائیں شانہ کو ہاتھ لگا کر کہتا تھا۔ ہم نے تجھکو ایشیا کے سات لامعلوم گرجاؤں کے بڑے عبادت گذار اور دانشمند سات پیشواؤں اور حاکموں کے نام سے بطور نائٹ اور مربہ بھائی کے قبول کیا۔ اوس کے سر کو ہاتھ لگا کر کہتا تھا۔ خدائے لم یزل تجھکو چار کے عدد کی روشنی بخشی اور تو دائمی موت سے نجات پاوے۔ تب باہم بغلگیریاں شروع ہوجاتی تھیں۔ گرینڈ ماسٹر تھوڑا بہت کچھ اور کلام کرتا تھا۔ اور تب ایک نوکر نمک۔ روٹی۔ شراب حلوان اور سور کا گوشت لاتا تھا۔ مذکورہ آخر شئے قدیم وجدید عہدنامہ کا نشان تھی۔

۲۸۴۔ دوسرا اعلیٰ درجہ وائز ماسٹر (دانشمند اتالیق)

یہ درجہ فقط سینڈرم لوگوں کو حاصل ہوتا تھا۔ جو اعلیٰ حکام بننے ہوئے تھے کیونکہ اسی درجہ میں پوشیدہ بھیدوں کا اظہار شروع ہوتا تھا۔ یہ بات کہ وہ بھید کیا تھے دنیوی آدمیوں کو ہرگز معلوم نہیں ہوئی۔ ہم اونکو عجیب سمجھ سکتے ہیں اوس عجیب پوشاک پر خیال کرکے جو نائٹ اس درجہ میں پہننے کے مستحق ہوجاتے تھے یعنی ایک سرخ ٹوپی جسپر چار مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی تھیں جسکا بیان سرخ چغے۔ سبز صلیب اور گلاب والے میں ہوا۔ جس کے بیچ میں چی اور سی طغرا سنہری تار سے سرخ زمین پر کڑھا ہوتا تھا۔ وہی صلیب سنہری اور اونہیں چار رنگوں سے مینا کی ہوئی ایک سبز فیتے سے لگی رہتی تھی جس کے کنارے سرخ ہوتے تھے اور تین سبز گلاب کے پھول ہوتے تھے۔ سپید دستانوں کے اندر باہر سے سرخ صلیب اور سبز گلاب کے پھولوں سے زیبایش ہوتی تھی تلوار میں سبز سرخ پھندنا لگا ہوتا تھا۔

۲۸۵ تیسرا اعلیٰ درجہ یا شاہی پیشوا یا صادق روشن کروشین یا میلچیزیڈک کا درجہ

یہ درجہ بھی صرف سینڈرم لوگوں کو حاصل ہوتا تھا۔ اس کے ممبروں کی تعداد

عرضداشت معلوم ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ میں اس فرقہ کو فراکز مینس
نے ازسر نو فروغ دیا۔ ظاہرًا یہ مصنوعی نام ہے۔ یہ مقام ہیمبرگ پر چار متفق
بیسن لاج کا پرونشل گرینڈ ماسٹر تھا میسن لوگوں کو یہ خبر نہیں تھی کر فریکنز مینس اسی
کروشین تھا۔ لیکن ظاہرًا وہ جانتا تھا کہ اپنے دہوکا کھائے ہوئے لوگوں کی کس طرح
حجامت کرے۔ ہمکو ایک شخص سینٹ رینس نامی سے معلوم ہوا ہے۔ جو ہیمبرگ کی
ایک لاج کا ممبر تھا۔ کہ روشین کروشین مدارج میں دخل یابی کے لئے اوسکو باقساط
ڈیڑھ سو ڈالر کے قریب جمع جرمانہ میں دینا پڑے۔ جب سینٹ رینس نے اس لگاتار
لوٹ کھسوٹ پر ناراضگی ظاہر کی۔ فریکنز مینس نے اوسکو خاموش کرنے کے لئے ہیمبرگ
کی لاجوں کے بڑی مہر کا امانت دار بنا دیا جس سے اوس کو اوس طریقہ کے دیکھ
بھال کا موقع ملا جس سے یہ مدارج بنائے جاتے تھے اور کس طرح میسنری کو اون لوگوں
نے خراب کیا تھا۔ وہ فریکنز مینس کے ساتھ لڑ پڑا۔ روسی کروشین کی ہاتھ چالاکیوں
کا ہر جگہ اشتہار دیدیا۔ فریکنز مینس نے حلف دروغ بھائی کے الزام میں اوسکو
نکال دیا۔ ایک دوسرا روسی کروشین جس نے اوسی زمانہ میں بدنامی میں شہرت
پائی تھی برادر گارڈیانس تھا۔ جو میونیخ میں رہتا تھا وہ روسی کروشین اور کیمیاگر
سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ وہ اچھی طرح بغیر ظاہر ذریعہ معاش کے گذران کرتا تھا۔ ایک مدرسہ
کے مدرس نے جس کے نام کا ابتدائی حرف ایل ہے۔ روسی کروشین ہونے کی خواہش
سے اوس نے گارڈیانس سے ملاقات کی جس نے اوس کو منجملہ اور باتوں کے
اطلاع دی کہ اس فرقہ کا منشا وینسٹائن کے ارادوں کو پورا کرنے کا ہے اور یہ کہ
ہر ممبر کے ذمہ خاص خاص شرائط قایم کی جاتی ہیں یعنی تمام لوگوں سے جو اس
فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمیشہ کے لئے خاموشی۔ چھ ماہ کے اندر دوسرے ممبر کو
داخل کرانا یہ بات ظاہر کرنے کو کہ وہ اپنے ہم جنسوں کا اعتبار حاصل کرنے کے
قابل ہے۔ پچاس ڈالر امیدواری کی فیس ادا کرنا۔ غریب مدرس نے کچھ عرصہ
کے بعد یہ روپیہ جمع کیا۔ اور حسب ذیل رسید ایک چھوٹے ٹیلگو ٹکڑے

۲۸۶ - فرقہ کا قایم ہونا -

سٹینڈ بیرم لوگ اعلیٰ درجہ کی حکومت رکھتے تھے - سپنڈرم کے نیچے حکومت جنرل چیپٹر کی ہوتی تھی - اوس کے بعد پروونشل چیپٹر کا نمبر تھا - ان مختلف محکموں میں اپنا اپنا حاکم علیحدہ تھا - جن کے لمبے چوڑے الفاظ کے خطاب ہوتے تھے جن کے بیان کرنے کی ضرورت یہاں پر نہیں معلوم ہوتی - ناظرین فرامشن لوگوں میں انہیں کافی دیکھ لیں گے - لیکن اونکی فہرست پڑھنے پر کوئی شخص یہ فریاد کرنے سے باز نہیں رہ سکتا - ہر شخص نائٹ بنایا جاتا ہے اور ہر شخص گرینڈ واکبر) بنایا جاتا ہے ایسے فرقہ میں شریک ہونے سے کون شخص خوش ہوگا - لیکن اس فرقہ میں شریک ہونا کسی قدر خرچ کراتا تھا - اور یہ فرقہ اون اشخاص کے لئے جو ذلیل طبقہ سے نہیں ہوتے تھے آزاد حال تھا - میسنری کے چھوٹے درجوں کے موافق جس وقت ایشیائی بھائیوں کے فرقہ میں شامل ہوتا تھا - تو امیدوار کو دو ڈیوکٹ فیس میں دینا پڑتے تھے اور اوسوقت اوسکے دماغ میں یہ بات آتی تھی کہ ماسٹر لاج کو تلاش کرے - اوسکو استحقاق کی بابت سات ڈیوکٹ دینا پڑتے تھے اور دو ڈیوکٹ دری کی بابت اور لاج کے قواعد کی ہر ایک جلد کی بابت دس کروز یا قریب ڈیڑھ ٹی ہنس کے - سوپیریر ماسٹر کے لاج کی بنیاد میں بارہ ڈیوکٹ خرچ ہوتے تھے - پروونشل چیپٹر کی بنیاد میں پچیس ڈیوکٹ - جنرل چیپٹر کی بنیاد میں پچاس ڈیوکٹ - ہر بھائی سوپیریر ماسٹر کو آٹھ پنس ماہوار چندہ دیتا تھا - اور غیر معمولی اخراجات اور کتابت کے لئے ایسی فیس جو اوس کی آمدنی اور حیثیت کے قابل ہو - جان دی بیپٹسٹ اور جان ایونجیلسٹ کے دنوں میں - بالضرور یہ فیس اور چندے ہر سال معقول تعداد کو پہونچ جاتے تھے - اونکا کیا ہوتا تھا - ایک ممبر رولنگ نامی نے ۱۷۸۷ء میں اس فرقہ کے قابل مضحکہ بھید چھپوائے تھے -

۲۸۷ - روسی کروشین جانباز

۱۷۸۱ء میں مقام وائنا میں پرانے طریق کے روسی کروشین کے نام ایک

کتابیں لیٹن سے جرمنی زبان میں ترجمہ کرے چنانچہ ایل نے ترجمہ کیا۔گارڈینس نے ان ترجموں کو ایک ماہوار رسالہ میں شایع کرایا اور وہ ایل کو معاوضہ دیئے بغیر اڈیٹر بنگیا۔لیکن اوس نے مذہب کی طرف سے اوس کے دل کو بار بار کے وعدوں سے شگفتہ رکھا۔کہ میں بہت جلد تجھکو فرقہ کے پیشواؤں سے ملائے دیتا ہوں۔جو تجھکو بڑے اور بیش بہا بھیدوں سے واقف کرینگے۔لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ایل کو قرار نہ رہا اور اوس نے اپنے دوستوں سے استفسار کرنا شروع کردیا۔اور تحقیق ہوا کہ گارڈنے شیخی بگھاری تھی اور یہ کہ اوس کا ارادہ دھوکہ بازوں اور فریب خور شخصوں کی انجمن قایم کرنے کا تھا۔ایل کے دوستوں میں سے ایک شخص نے گارڈنیس کو اس بات کا الزام لگایا۔کہ اوس نے ۱۸۵۸ء میں ایل کو تحریر کرکے اپنے بری کرنے کی کوشش کی اور وہ آخر کار ٹیڈ ہجن سے غائب ہوگیا۔جسوقت ایل نے حالات مذکورہ بالا سے دوسرے اشخاص کو بطور آگاہی مطلع کیا۔

۲۸۸۔تہیو ٹیکل برہادرن

بموجب کتاب کے تہیوٹیکل برہدرن (قیاسی برادر) یا دوسرا درجہ روسی کروشین کا ۱۸۵۸ء میں مشتہر ہوا تھا۔روسی کروشین کا علم فقہ بطور ذیل تھا۔

امیدوار کے لیئے اسکاچ رسوم میں شامل ہونا ضرور ہے۔پھر وہ ایسے بڑے کمرہ میں لیجایا جاتا ہے۔جہاں پانچ بتی والے فتیلہ سوزوں کی روشنی ہوتی ہے۔اوپر کے سرے پر ایک مربع معہ سیاہ کپڑے کے ہوتا ہے جسپر کھلی ہوئی انجیل فرقہ کے قوانین اور ایک سیاہ زد بت کا تہ بند رکھے ہوتے ہیں۔ورق کے اوپر ایک کرہ ہوتا ہے۔جس کے اوپر وہ حلقے چڑھے ہوتے ہیں۔باہر کے حلقے سے بادل کے دائرہ میں شعاعیں پہونچتی ہیں جس میں سات سیارے دکھلائی دیتے ہیں۔کرہ پر تارہ اور چھت کے اوپر ایک مکعب صورت کا پتھر رکھا ہوتا ہے۔اور ایک بے گھڑا ہوا پتھر سیٹرن سیارہ کے مقابل ہوتا ہے جیسا رہے ساتوں دھات کی

حاصل کی۔

سب ریٹفیکیشن وینر ینیڈ

سپریم

ٹیٹار سید درجہ ادنیٰ ہیں

لامعلوم فرقۂ فلاسفر برادران

اے۔ ایل ایل وائہ۔ سی۔ طریقہ قدیم۔

دستخط

ایل۔ کارڈیانس	اے ۷۷،۳۴ ایس ۵
فر۔ انسپکٹر	ایم۔ ایل ۳۔+۔ سی
سرکل دوم	۔ ایل۔ جی۔+۔ بی

کارڈ کی پشت پر عبارت ذیل تھی۔

+ ۵

پہلا مقدس موعودہ مذہب
اصل دفعہ کی خانہ پُری

اوز ۲۔ ہوسم وخانہ پُری۔
دفعہ ۳۔

اس کے بعد کارڈینس نے اوس کے لئے تجویز کیا کہ وہ ہرمیس اور جادو کی

بیان کے بموجب وائنا آٹھ درجہ والے گرینڈ ماسٹر کا صدر مقام تھا کانگسبرگ[۱]
اسٹیٹن برلن ڈ بینزگ پانچویں درجہ کے بھائیوں کے جلسے کے مقام تھے۔ برلنس
اور لیپزگ میں چوتھے درجہ کے بھائی جمع ہوا کرتے تھے۔ ہیمبرگ میں چھٹے درجہ کے
بھائیوں کا ایک لاج تھا۔ جسکی لاگت نو ہزار مارک تھی۔ علاوہ ازیں اس فرقہ کے
لاج نیوربرگ اگسبرگ انسبرگ پریگ پیرس ونیانس نیپلز مالٹالسبن برجن
آپ زوم کراکو وارسابیسل اور زورچ مین یوروپ میں تھی۔ اور سمرنا اور صفہان
میں ایشیا میں۔ یہ فرقہ سوئیڈن اور اسکاٹ لینڈ میں بھی مشہور تھا۔ جہاں اس کی
اپنی روایات جاری تھیں۔ اور اوسکو ہرمز کے اسکندری پیشوایان دین کی اولاد میں سے
ہونے کا دعویٰ تھا۔ جنہوں نے سینٹ مارک کی وعظ گوئی کیوجہ سے عیسائی مذہب
اختیار کرلیا تھا۔ اور انجمن ہرمزیا دفرزانگان نور) کی جماعت قایم کی تھی۔ یہ جماعت
روایتی مذہب پر مبنی ہے جوکہ کاٹیک پوجاریوں میں قایم تھا۔ اور اوس سے

[۱] یہاں پر کسی قدر عجیب حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ روسی کروشین نے عموماً نجومی یا کیمیاوی
مصنوعی نام اختیار کئے تھے۔ سترہویں صدی میں شاہنشاہ فرڈیننڈ سوم کے زمانہ میں ایک شخص جان
کانریڈ ریچنا سین وائینا میں آیا۔ وہ روسی کروشین تھا اور اسی حیثیت سے اوسکا نام کوس تھا اور اخیر
کو فضیلت دیا جاکر ہردوان کوس کے نام سے مشہور ہوا۔ ۱۶۹۳ء میں اوس نے
ایک مدرسہ غریب اور یتیم بچوں کے واسطے تعمیر کرایا جس کو تین سال بعد دیا وائنا
میں پھیلی اور اوس کے مدرسہ کے چند جوان بچوں پر اثر کیا۔ چونکہ ریچنا سین کے وصیت نامہ
کا متولی یا موصی مرگیا تھا۔ جلد میری ہلف کے ضلع میں وائینا کے عین مرکز میں دوسری عمارت
بنائی گئی۔ تاکہ مبتلائے مرض نوجوان دوسروں سے علیحدہ ہوجاویں۔ رفتہ رفتہ عمارت کو
وسعت دی گئی۔ یہانتک کہ ۱۷۳۰ء میں اوس میں (۱۴۵) شاگرد آسکتے تھے۔ وہ کوس فاونڈیشن
کے نام سے مشہور تھی۔ دہوسٹی اسٹفٹ) ۱۷۵۲ء میں شاہزادی میریا تھریسا نے ایک مکان
فوجی دارالعلوم کے لئے خریدا۔ یہ کام ود ابتک بنتا ہے لیکن اسکا نام اسٹفٹ چلا جاتا ہے اور جو سخت گریٹ
اوس کے مقابل ہے ایک اسٹفٹ گیس کہلاتی ہے۔

بڑھوتری میں ترقی دیتے ہیں۔

تہہ پت دیمپر، قدرت کو ظاہر کرتی ہے۔ دو نو دائرے فاعل و مفعول مذکر و مونث اصول کی علامت ہیں۔ انگھڑ پتھر ابتدائی سنگ پارس ہے۔ مکعب شکل کا پتھر مصنوع پارس ہے۔ سرہ لاج کو ظاہر کرتا ہے۔ حلف میں اس فرقہ کے ساتھ وفاداری محدود ہوتی ہے اور مطالعہ قدرت کا اتقا اور دلی فریفتگی۔ تہ بند سفید ہوتا ہے جسکی کناری سیاہ ہوتی ہے اور زربفت کا ہوتا ہے۔ گلٹ کے پیتل کا زیور ہوتا ہے اور اوس میں دو مثلث ہوتے ہیں جنمیں سے شعاعیں نکلتی ہیں۔ جیوا دخالق) کا نام عبرانی حروف میں اور پشت کیطرف ♀ ☿ یہ علامات ہوتی ہیں یہ ایک کالے فیتے سے لگا ہوتا ہے۔

یہ علامت: داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور دو برابر کی انگلیوں کو اٹھاتا ہے۔ جسکا جواب انگوٹھا اور دو برابر کی انگلیوں کو دل پر رکھنے سے ادا ہوتا ہے۔ مصافحہ ہم مذہب بھائی کی کمر سیدھے ہاتھ سے پکڑنے سے ہوتا ہے۔ اصطلاحی لفظ سکوس دخلاء ہے۔ ہیمبرگ میں مریدی کی فیس چالیس سنہری مارک یعنی ۲۲ پونڈ کے قریب تھی ماہوار چندہ کی مقدار اٹھارہ شلنگ کے قریب تھی۔ اس میں نو مدارج ہیں۔ ہمکو ان میں سے کل کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ چند کا بیان کافی ہوگا تیسرے درجہ کا نام پریکیس ہے۔ اس میں اصطلاحی لفظ معجم ہے۔ جس کا جواب بروشا ہے۔ اس سے اگلا درجہ فلاسوفس ہے۔ اصطلاحی لفظ روشی ہے۔ بیس ڈالر کے قریب ایک نواں درجہ بھی ہے جسکی فیس داخلہ نناوی سنہری مارک ہے۔ جس سے ممبر اصلی مجوس ہو جاتا ہے۔ قدرت کے تمام اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔ تمام فرشتوں شیطانوں اور انسانوں کی طاقت اوس کے اندر آجاتی ہے۔ سنگ پارس اوس کے ادنیٰ مقبوضات میں سے ہے۔

۲۸۹۔ روسی کروشین مذہب کی توشیع۔

روسی کروشین کا بیان ہے کہ مختلف ملکوں میں ہمارے لارج تھے اون کے

چاہتے ہیں۔ اسی طرح سے ہرمس ادرمیین مریدیں ققنس مشہور عام لفظ اور نو مرید کی نئی پیدائش کی علامت ہے۔ لیکن ہم اس شکل کے معنے اور اوس کے تعلق کو سوسج کے ساتھ پہلے ہی دیکھ چکے ہیں۔ ہم اس مقابلہ کو خفیہ فنون اور خفیہ انجمنوں کے درمیان بالمقابلہ حالت کو زور دینے کے لئے تشبیہ میں زیادتی کرسکتے ہیں اور ہرمیس کے فنون کو متراس کے مخفیہ بھیدوں کی طرف واپس ثابت کرسکتے ہیں۔ جہاں انسان کی بابت کہا گیا ہے کہ سات سیڑھیوں کے ذریعہ یا سیسہ۔ پیتل۔ تانبے۔ لوہے۔ کانسی۔ چاندی۔ سونے کے پھاٹکوں میں ہوکر آسمان پر عروج کرسکتا ہے۔

۲۹۱۔ روسی کروشین کی ترقی اور معدومی

کئی جرمنی میں بہت سے اشخاص کی توجہ کو شوق دلانے کے بعد روسی کروشین نے اپنے اصول فرانس میں پھیلانے کی کوشش کی لیکن کامیابی بہت کم ہوئی۔ توجہ مائل کرنے کی غرض سے ۱۶۲۳ء میں اون لوگوں نے پیرس کی سڑکوں میں چند اشتہار اسی غرض سے مخفیہ طور سے چسپان کردیئے۔ ہم روزی کراس کے کالج کے ڈپٹی (نائب) علانیہ اور خفیہ طور سے شہر میں رہتے ہیں۔ ہم بغیر کتابوں یا اشاروں کے ہر ایک زبان سکھلاتے ہیں جو انسانوں کو مہلک غلطی سے علیحدہ کرسکتی ہے۔ اور گیبریل نیوڈی کی کتاب نے اونکو انخیر میں صدمہ پہونچایا۔ جب پیٹر ماریو کو ہالینڈ میں اس انجمن کے از سر نو قایم کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی جہاں وہ ۱۶۲۲ء میں موجود تھی تو اوس نے مقام لیڈن پر ۱۶۳۰ء میں ایک کتاب موسومہ اوکانا پیچری سیکرٹیشی چھپوائی جس میں اوس نے اس فرقہ کے بھیدوں کو مختصر کرکے تین رکھے تھے یعنی دایمی حرکت معدنیات کی تقلب ماہیت اور عالمگیر دوا۔

۲۹۲۔ تاریخ ششیس میں روسی کروشین

ذیل کی کیفیات معلوم ہونے کی وجہ سے مسٹر سویٹ کی کتاب موسومہ ویل ہسٹری آف دی روسی کروشین (یعنی روسی کروشین کی اصل تاریخ) جو جارج رڈوے نے ۱۸۸۶ء میں چھپوائی تھی۔ زیر بار احسان ہوں۔

دس مہر کی تشریح ہوتی ہے۔ جو فرقہ کی قدیم دستاویزوں پر لگائی جاتی تھی۔ یہ ایک
یر کی تصویر ہوتی تھی۔ جو کاغذ پر اپنے نیچے رکھے ہوتا تھا۔ جس پر ایک مشہور فقرہ لکھا ہوتا
تھا۔ (ہیکس ٹیپی) ارس ایو بنجبلٹامیس ،جس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں ۔ کہ
بنیالس کا کچھ تعلق اس روایت کے پھیلانے میں تھا۔ فی الحقیقت ہمکو نیکلے بتلاتا
ہے کہ ونیالس اور مینچوا میں ایسے روسی کروشین تھے جنکا تعلق ارفرٹ لیپزک اور امیسٹرڈم
سے تھا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ونیالس میں کیمیاگروں کی کانگریسیں (محفلیں) ہوا کرتی
تھیں۔ اور موخرالذکر اور روسی کروشین میں تعلق پیشتر ہی بتلا دیا گیا ہے۔ تاہم اسکاچ اور
سویڈن کے روسی کروشین اپنے آپ کو زیادہ قدیم جتلاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں۔ کہ
ایڈورڈ ہنری سوم کا بیٹا اس فرقہ میں بذریعہ ریمند لولائی کے ۱۳۱۹ء میں شامل ہوا تھا۔
روسی کروشین کا فرقہ انگلستان میں اب تک جاری ہے۔ (۲۹۳ کو دیکھو)

۲۹۰۔ فراملیشن کی تبدیلی۔

ٹیمپلر اور روسی کروشین سے بدلکر فراملیشن ہوجانا آسان ہے۔ موخرالذکر کے
ساتھ کیمیا پورے طور سے علامتی تشریح ظاہر کرتی ہے۔ سنگ پارس انسانی کمال کی
صورت ہے میسن درجہ میں جو میسن کی کنجی یا ماسٹر آف دی سن (آفتاب کا شجاع)
کہلاتا ہے اور کتاب موسومہ بلیزنگ اسٹار مصنفہ شوڈی سے ہمکو دونو انجمنوں کے
بالمقابل مقاصد دریافت ہوتے ہیں۔ بلیزنگ اسٹار سے میں نے فقہ کے مذکورہ ذیل
حصہ کو خلاصہ کیا ہے۔ (س) جس وقت ہرمیس فیلسوف سونے اور چاندی کا ذکر کرتے
ہیں۔ تو کیا انکی مراد معمولی سونے چاندی سے ہوتی ہے (ج) نہیں۔ اسوجہ سے کہ
معمولی سونا چاندی غیر ذی روح ہیں۔ درحالیکہ فیلسوف کا سونا چاندی۔ حیات سے
پر ہے (س) ہیسنوں کی تحقیقات سے کیا منشاء ہے (ج) یہ وہ علم حاصل کرنے کا
فن ہے جس سے موجو معدنی چیزیں قدرت نے ناتکمل چھوڑدی ہیں اونکا کامل کرنا اور
سنگ پارس کی قوت کو بڑھانا آجاتا ہے (س) کیا یہ وہی پتھر ہے جسکی علامت مکعب
ابتدائی ۔۔۔ کی تمیز کرتی ہے۔ (ج) ہاں یہ وہی پتھر ہے جسکو فراملشن لوگ جلا دیتا

یہ ممبر سال میں چار دفعہ جمع ہوا کرتے تھے اور سال میں ایک دفعہ باہم کھانا کھاتے تھے بروقت داخلہ ہر ایک نیا امیدوار اس فرقہ سے خط و کتابت کے واسطے اپنے دستخطوں کے ساتھ شامل کرنے کے لئے ایک لیٹن کا سجع اختیار کیا کرتا تھا۔ میگس اعلیٰ کا زیور ایک آبنوسی صلیب ہوتی تھی۔ جس کے سروں پر سنہری گلاب کے پھول لگے ہوتے تھے اور روسی کراس کا جواہر درمیان میں ہوتا تھا۔ اوس کے اوپر سنہری تاج فقط میگس اعلے کے لئے ہوتا تھا اور قرمزی مخملی فیتے سے لٹکا کر گردن میں پہنا جاتا تھا جنرل افسروں کا زیور قرص کی صورت کی سونے کی نہالی ہوتی تھی جس پر سفید مینا کاری ہوتی اور روزی کراس درمیان میں ہوتا تھا۔ جس پر سنہری ٹوپی ہوتی تھی۔ جس کی کناری پر گلاب کے رنگ کے حروف ایل۔ یو۔ ایکس مینا کاری کئے ہوئے ہوتے ہیں اور درمیان میں اوسی رنگ کی ایک چھوٹی سی صلیب ہوتی ہے۔ یہ زیور ایک سبز فیتہ میں جو ایک انچہ چوڑا ہوتا ہے بٹن کے کاج میں لٹکا کر پہنا جاتا ہے اور ایک صلیب بھی اس کے ساتھ ہوتی ہے جس پر گلابی رنگ کے ریشم میں زر دوزی کا کام بنا ہوا رہتا ہے معمولی بھائیوں کا زیور روزی کراس کا قرص نما زیور ہوتا ہے۔ ایک انچہ چوڑا سبز فیتہ بھی اونچی ٹوپی پر نہیں ہوتا۔ اور زربفت کی صلیب ہوتی ہے۔

مسٹر ویٹ نے یہ اطلاعیں اس انجمن کی ایک خفیہ تحریر سے جسکا نام روسی کروشین تھا حاصل کی تھیں۔ یہ ایک چھوٹا سا سہ ماہی وار رسالہ بارہ صفحے کا تھا جو اول اول ۱۸۷۱ء میں شایع ہوا تھا۔ اور ۱۸۷۹ء میں موقوف ہو گیا تھا۔ ۱۸۸۱ء میں انجمن نے اپنے ممبروں کو مطلع کیا کہ اونکا منشا خاص علمی اور قدیمی تحقیقات سے ہے اور یہ کہ اوس میں ۱۴۴ فریٹر (بھائی) ہیں۔

جن پر تین اعلے میگسوں کی حکومت ہے۔ بہتر ممبروں سے لندن کا کالج بنا ہوا ہے اور باقیوں سے برسٹل اور مینچسٹر کے کالج بنے ہیں۔ یارک شایر میں ایک کالج ۱۸۷۷ء میں وقف کیا گیا تھا۔ ایک کالج اڈنبرا میں کچھ عرصہ پیشتر قائم ہوا تھا۔ اسکا اصل تحریک دینے والا رابرٹ وینٹ ورتھ لٹل تھا۔ اور لارڈ لٹن سابق

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روسی کروشین کی انجمن ۱۷۴۰ء میں جزیرہ ماریشیس میں موجود تھی۔ مسٹر وِیٹ کہتا ہے کہ اس انجمن میں ڈاکٹر بیکیسٹرام کو کامٹ ڈی چیزل نے داخل کیا تھا اور داخلہ کے وقت اوس سے ایک دستاویز لکھائی گئی تھی جسمیں ڈاکٹر بیکسٹارم نے منجملہ اور باتوں کے جو علم اوس کو حاصل ہوا تھا۔ اوسکو کسی وقت افشا نہ کرنیکا وعدہ کیا تھا۔ مگر ایسے شخصوں کو مرید کرنے کی اجازت تھی جنکو لائق سمجھا جائے۔ خواہ وہ عورتیں ہوں۔ لیونا کانسٹینٹیا کلرمنٹ کی زاہدہ بطور عامل ممبراور ماسٹر کے اس انجمن میں ۱۷۷۶ء میں بطور سوور کروسس کے شامل کی گئی تھی۔ دوسرا اقرار یہ تھا کہ موقع حسب مراد پیش آنے پر وہ بڑے کام کو فوراً شروع کردیگا۔ اور یہ کہ کلیسا کو وہ کچھ نہ دیگا۔ اور معدنی دوائی (اکسیر) کو قلب ماہیت کے واسطے کسی ذی روح متنفس کو نہ دیگا۔ جب کہ وہ روزی کراس کا ممبر نہ ہو۔ اس دستاویز پر انجمن فلسفی کی مہر لگی ہوئی ہے جس میں ایک آدمی کی تصویر ہے۔ جو ایک مثلث پر کھڑا ہوا ہے جسکی چاروں طرف ایک مربع ہے اور مربع ایک دائرہ سے گھرا ہوا ہے۔ اس آدمی کے سر اور پاؤں پر کبالے کے مختلف علامات ہیں۔ یہ کل اون تصاویر میں سے بعض سے مشابہ ہے جو کارنیلیس اگریپا کی کتاب سحر میں اوس باب میں پائی جاتی ہیں جس میں تناسب پیمانے اور انسانی جسم کی موزونیت کا بیان ہے۔

۲۹۳۔ زمانہ حال کے انگریز روسی کروشین

مسٹر ویٹ بیان کرتا ہے کہ ۱۸۳۶ء سے قبل انگلستان میں ایک کاذب انجمن موجود تھی۔ اس لئے کہ گوڈفرے ہیجنس کہتا ہے کہ میں نہ تو ٹیمپلروں اور نہ روسی کروشین میں شریک ہوا۔ موجودہ روسی کروشین انجمن کی اصلاح کوئی تیس برس گذری ہونگے اوسوقت ہوئی تھی۔ میسنری میں پیشتر سے امیدوار کا داخل ہونا ایک ضروری صفت تھی افسران انجمن میں تین ماجی یا میگی ایک ماسٹر جنرل ایک ٹریژرر جنرل ایک سکرٹری جنرل اور سات اسسٹنٹس تھے۔ اوس میں ایک ارگنیٹ ایک مشعل بردار ایک منادی کنندہ ایک عبادت خانہ کا محافظ اور ایک نغمے دار بھی داخل تھے۔

خلاف معاشرت انجمنیں

۲۹۴- ٹھگ لوگ

بہت سی خلاف معاشرت انجمنوں کا بیان کتاب چہارم میں کیا گیا ہے۔ مثلاً ایلیمسن درویش وغیرہ۔ اونکا بیان وہاں اسوجہ سے شروع کیا گیا تھا۔ کہ اونکی اصلیت اون مذہبی طریقوں سے تھی جنکا بیان اوس کتاب میں تھا۔ اسواسطے میں نے مناسب سمجھا تھا۔ کہ اوس تعلق کو جو مذہبی اور جماعتی فرقوں میں ہے۔ اونکو مختلف کتابوں میں بیان کرکے علیحدہ نہ کروں۔ اور یہانتک میں نے ضروری خیال کیا کہ ٹھگوں کی تاریخ شروع کرنے سے پیشتر ایک مظاہرہ [illegible] کو سمجھادوں۔

۲۹۵- نام اور اصلیت۔

۱۷۹۹ء میں سرنگاپٹم کی فتح سے تھوڑے دنوں بعد قریب سو لٹیروں کے جو پھانسی گر کہلاتے تھے۔ اوس صوبہ میں گرفتار کئے گئے لیکن اوسوقت تک یہ بات نہیں معلوم ہوتی تھی۔ کہ وہ موروثی قاتلوں اور لوٹیروں کے ایک جداگانہ فریق سے تعلق رکھتے ہیں جو دنیا کے مختلف حصہ میں آباد ہیں۔ ۱۸۰۷ء میں چتوڑ اور ارکاٹ کے درمیان بہت سی پھانسی گر گرفتار ہوئے تھے۔ اور اُسوقت اطلاع حاصل ہوئی جسکا آخرکار نتیجہ یہ ہوا کہ اوس انجمن کا پورا علم حاصل ہوگیا۔ جو ٹھگوں کے نام سے بدنام ہے درحالیکہ وہ نام جس سے وہ ایک دوسرے میں مشہور ہیں اونہیں غیر لوگوں

گورنر جنرل ہندوستان بھی اوس کے بڑے حامی تھے۔ لیکن روسی کروشین علم کی بابت یہ ہے کہ اسوقت میں اہل فرقہ اوس سے بالکل محروم تھے جس امر کے وہ خود بھی مقر تھے۔

قتل کی کوشش نہیں کرتے تھے - ہر قتل کے بعد وہ ایک مذہبی رسم ادا کرتے تھے جو
پتوو[1] کہلاتی تھی اور مال غنیمت کی تقسیم پرانے بندھے ہوئے قاعدوں کے موافق
ہوا کرتی تھی جو آدمی کہ رومال ڈالتا تھا - اوس کو بہت بڑا حصہ ملتا تھا جو آدمی ہاتھ
تھامتا تھا - اوس کو شمسی کہتے تھے - پہلے سے کم مگر بڑا حصہ اور علیٰ ہذا القیاس -
بعض جمعیتوں میں ملکیت مشترک ہوتی تھی - اور اون کے حملے کالی کی یاد میں کئے جاتے
تھے - جو گوروں کی نسل سے نفرت کرتی ہے اور جسکو انسانی قربانی بہت ہی
مرغوب ہے -

کالی (کلا بمعنے وقت سے مشتق ہے) یا بھوانی دو ناموں سے مشہور ہے
بموجب ہندؤں کی روایت کے شیو کی جلنے والی آنکھ سے پیدا ہوئی ہے جو اوسکے
پیشانی پر ہے - برہمنوں کی تثلیث میں ایک شخص شیو ہے جہاں سے وہ مثل یونانی
منروا اعظار دکی کھوپری میں سے نکلی جو ایک کامل اور پورا النشو نما پایا ہوا وجود ہے - وہ
خبیث ارواح کو ظاہر کرتی ہے - انسان کی خونریزی میں خوش ہوتی ہے - طاعون اور
مری کی صدر نشین ہے طوفان اور آندھیوں کی رہنما ہے اور اوسکی نیت ہمیشہ تباہی
پر ہوتی ہے اوس کی نہایت ڈراونی شکل کھینچی ہے جو ہندوستانیوں کے خیال میں
گذر سکے اوسکا چہرہ نیلگوں ہے جسپر زرد خط ہیں اوسکی نظر خونخوار ہے - اوس کے بکھرے
ہوئے اور سخت بال ہیں جو مور کی دم کی طرح دکھلائے گئے ہیں اور بالوں میں سبز
سانپ گوندھے ہوئے ہیں - اپنی گردن میں وہ ایک ہار پہنے ہوئے ہے جو قریب
قریب گھٹنوں تک پہونچگیا ہے - اور سنہری کھوپریوں سے بنا ہوا ہے - اوس کے
ارغوانی لبوں سے خون بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے - ہاتھی دانت کی طرح اوس کے دانت
نیچے کی جبڑے پر لٹکے ہوئے ہیں اوس کے آٹھ یا دس ہاتھ ہیں جو ہر ایک مثل کا ہتھیار
تھامے ہوئے ہے اور بعض وقت انسانی سر جس سے خون ٹپکتا ہو ہاتھ میں لیکر ایک

---

[1] غالباً یہ لفظ سنسکرت کے لفظ تپ یا تپشیا سے مشتق ہے - جس کے معنے
پوجا کے ہیں - مترجم

میں پھانسی گر ہے یعنی پھندے والے آدمی کہتے ہیں کہ ٹھگ نام ٹھگا سے مشتق ہے جس کے معنے دہوکا دینے کے ہیں اسواسطے کہ ٹھگ اپنے مقتولوں کو جھوٹی امنیت میں پھسلا کر پکڑتے ہیں۔ میسور کرناٹک ضلع بالا گھاٹ اور چیتوڑ کے علاقہ میں بہت تھے اون کی اصلیت کی بابت میجر سلیمن کا خیال یہ ہے کہ زرکزیس کی فوج کی بقیہ نسل سے یہ لوگ ہیں جب فوج نے یونان پر حملہ کیا تھا۔ لیکن زیادہ غالب یہ ہے کہ اونکی نسل قریب زمانہ کی ہے۔ جو تاریخ اونہوں نے ہندوستان میں اپنی پہلی دفعہ آباد ہونے کی تبلائی ہے وہ علامت کے الیسن کی تباہی سے مطابق ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ بات خلاف گمان نہیں ہے کہ بعض مفرور جو مغلوں کی تلوار سے بھاگ گئے تھے۔ وہ ہندوستان میں چلے آئے اور ہندوستان میں اسمعیلیوں کی موجودگی۔ بوہرہ کے نام سے ٹھگوں کا حال بہ حیثیت قایم شدہ فرقہ کے دریافت ہونے سے پیشتر معلوم ہوئی تھی۔ لیکن ٹھگ ہمیشہ اپنے آپ کو بورا کہتے ہیں۔ غالباً یہ بات اس غرض سے ہے کہ وہ اپنے اصلی پیشہ کو چھپانا اور اپنے آپ کو ایک صلح کل قوم ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں ایک کثیر تعداد فرقہ بورا کے نام سے مشہور ہے۔ اور جسکے پیرو عموماً صلح پسند تاجر ہیں۔ نیز ٹھگوں کے بعض فرقے اپنے آپ کو اود لے کہتے ہیں۔

۲۹۶۔ ٹھگوں کے دستور اور پوجا

ایسے نوجوان آدمیوں کو جنکے پاس بیش بہا اسباب ہوتا تھا۔ پھانسنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک نوجوان خوبصورت عورت کو رستہ کے سرے پر بیٹھا دیتے تھے جو ظاہراً بڑے رنج میں ہوتی تھی جو اپنی مصیبت کا جھوٹا قصہ بیان کر کے اوسکو جنگل میں لیجاتی تھی۔ جہانپر ٹھگوں کی جمعیت گھات میں لگی رہتی تھی اور اوس شخص کے آنے پر اوسکو پھانسی دیدیتے تھے۔ اس جمعیت میں دس سے لیکر پچاس ٹھگ تک ہوتے تھے اور وہ کسی تاڑے ہوئے زردار یا اپنے مخالف کے پیچھے بہت دنوں تک لگے رہتے تھے اور جبتک کوئی ایسا موقع نہ ملتا تھا جس سے ہر طرح کامیابی ہوتی۔ اوس کے

کی بہادری اور مکاری عطا کی یہانتک کہ اونکو اون لوگوں کے اوپر فتح پانیکا پورا یقین ہوگیا۔ جنپر حملہ کرتے تھے۔ اوس نے اپنا وعدہ پورا رکھا۔ لیکن کچھ عرصہ میں خراب طریقے ٹھگوں میں بھی آہستہ آہستہ شروع ہوگئے اور اون میں سے ایک کو اس بات کے دیکھنے کا بڑا شوق ہوا کہ کالی لاشوں کو کیا کرتی ہے۔ جسوقت کہ وہ ایک مسافر کی لاش کو اٹھانے والی تھی جو اوس نے قتل کیا تھا۔ وہ اوسکو دیکھتا رہا۔ مگر دیبیوں کو اس طرح مکاری سے نہ دیکھنا چاہیے۔ بھوانی نے اس تکنے والے کو دیکھ لیا اور آگے بڑھکر اس طرح اوس سے ہمکلام ہوئی۔ تو نے اسوقت دیبی کے ہیبتناک چہرہ کو دیکھ لیا ہے جسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اسپر بھی میں تیری جان بخشدونگی۔ لیکن تیرے جرم کی سزا میں میں تجھکو بچاؤنگی نہیں جیساکہ اب تک بچاتی رہی ہوں اور یہ سزا تیرے سب بھائیوں تک پہونچیگی۔ اون لوگوں کی لاشیں جنکو تم مارو گے آیندہ سے میں دفن نہ کرونگی اور نہ چھپاؤنگی۔ تم کو خود مجبوراً اس مقصد کے واسطے ضروری تدابیر کرنی پڑینگیں اور تم ہمیشہ کامیاب نہوگے۔ اگرچہ میں تمہارے قبر کھودنے کو مقدس کدال چھوڑے جاتی ہوں۔ بعض وقت تم دنیا کے ناپاک قانون میں پھنس جایا کروگے جو تمہارے لئے ابدی سزا ہوگی۔ تمہارے پاس کوئی چیز سوائے اعلے درجہ کی ذہانت اور ہنرمندی کے جو میں نے تمکو دی ہیں نرہیگی اور آئندہ سے میں تمکو صرف فال اور شگون سے ہدایت کیا کرونگی۔ جس میں تم محنت سے مشورہ کرنا۔ اسی وجہ سے اونکا باطل اعتقاد شگون کی طرف ہے۔ وہ پرندوں گیدڑوں اور طیر کو پھینک کر شگون سوچا کرتے ہیں اور جس طرح وہ طیر کرتا ہے اوسی طرح اپنا راستہ لیتے ہیں۔ جسوقت وہ شروع میں روانہ ہوتے ہیں۔ اوسوقت اگر کوئی جانور اونکا راستہ بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی طرف کاٹ جاوے تو یہ علامت بدشگونی کی سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ اسی وجہ سے اوس روز ملتوی کردی جاتی ہے۔ کسی مہم میں پہلا قتل سونو کا کہلاتا ہے۔ رہنما جھرنی دیتا ہے۔ یا گلا پھانسی کا اشارہ کرتا ہے۔ دفن کرنے کی جگہ بیل کہلاتی ہے۔ اگر کارروائی میں دقت پیش آوے تو

• مقتول پھانسی دیا جانیوالا

پاؤں سے وہ انسانی لاش پر کھڑی ہو جاتی ہے اوسکا ایک مندر ہے جسمیں لوگ مرغ اور
بیل اوس کے لئے قربان کرتے ہیں۔ لیکن اوس کے پوجاری ٹھگ ہیں۔ موت کے
آلہی ویمپائر[ا] کی نہ بجھنے والی پیاس کو فرو کرتے ہیں۔ ایک نوشتہ بعض مذکورہ بالا حالات
سے کسی قدر مختلف کتاب ایشیاٹک ریسرچ کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۵ میں دیکھا
جا سکتا ہے۔

۲۹۷۔ روایتیں

اسی قسم کی تمام انجمنوں کی طرح ٹھگوں کے پاس بھی روایتیں ہیں۔ اونکی
بموجب شروع شروع میں کالی نے تمام نسل انسان کو فنا کرنا چاہا تھا۔ مگر اوس
کے وفادار پوجاری اور ماننے والے اس سے مستثنےٰ تھے۔ اوسکی تعلیم سے ان
لوگوں نے تمام آدمیوں کو جو اون کے قابو میں آئے قتل کیا۔ یہ مقتول اول اول
تلوار سے مارے جاتے تھے اور اوس کے پوجاریوں نے ایسی بڑی تباہی کی کہ تمام
نسل انسان معدوم ہو جاتی۔ اگر وشنو نے جو مخلوقات کا محافظ ہے۔ اوس طرح بہائے
ہوئے خون سے نئے ذی روح وجود پیدا کر کے دست اندازی نہ کی ہوتی۔ جب خیر خواہ
بنی نوع انسان وشنو نے کالی کی ایسی صریحی مخالفت ظاہر کی۔ تو اس خون آشام
دیبی نے وشنو کی نیک نیتی کو مٹانے کے لئے اپنے مریدوں کو تلوار سے مارنے کے لئے
منع کر دیا۔ بلکہ اون کو یہ حکم دیا کہ پھانسی دینے کی ترکیب کرو۔ اپنے ہاتھوں سے
اوس نے آدمی کی صورت مٹی کی بنائی اور اوس میں اپنی سانس سے جان ڈالی۔ تب
اوس نے اپنے پوجاریوں کو سکھلایا کہ بغیر خونریزی کے کس طرح مارتے ہیں اوس نے
یہ بھی وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ تمہارے مقتولوں کی لاشوں کو دفن کر دیا کرونگی اور اون
کے تمام نشان مٹا دیا کرونگی علاوہ اس کے اُس نے اپنے منتخب مریدوں کو اعلیٰ درجہ

[ا] ویمپائر چمگیدڑ کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے جس کی نسبت ایسا خیال ہے کہ سوتے
ہوئے انسان کے ہاتھ پیر اور گردن پر زخم کر کے تمام بدن کا خون چوس جاتا ہے اور
سوتا انسان خشک پڑا رہجاتا ہے۔ مترجم

ہم تیرے پوجاری ہیں تو اس نئے بندہ کو قبول کرلے۔ اوس کے لئے اپنی حفاظت منظور کر اور ہمکو کوئی شگون دے جس سے ہمکو تیری رضامندی کا یقین ہو جاوے وہ اسی حالت میں رہتے ہیں جبتک کوئی اڑنیوالی چڑیا چوپایہ یا صرف بادلوں ہی کے چلنے کا طریقہ اس بات کا یقین دلاوے کہ وہ شگون اون کے لئے اچھا ہے اس کے بعد وہ نئے مرید کو دعا دیکر اپنے کمرہ کو لوٹ جاتے تھے۔ جہانکہ اوس کو ایک خاص دعوت میں شریک ہونے کے لئے طلب کیا جاتا تھا۔ جسکا دستر خوان اس موقع کے لئے بچھا ہوتا تھا۔ اوس کے بعد اس رسم کا خاتمہ ہوتا تھا۔ نئے مونڈھے ہوئے چیلے کا لقب تھا جبرادہ ہوتا ہے وہ اپنا بدنام کاروبار زندگی لگھا یا گورکن یا بہلہل (یعنی ایسی جگہ کا متلاشی جو کسی مدنظر قتل یا بہل کے لئے بہت مناسب ہو) کی حیثیت میں شروع کر دیتا تھا۔ اسی حالت میں وہ برسوں تک رہتا تھا۔ یہانتک کہ وہ اپنی لیاقت اور نیک مرضی کے بہت سے ثبوت دے چکتا تھا۔ تب اوس کو بہتوٹا یا پھانسی دینے والے کے درجہ پر ترقی دی جاتی تھی۔ مگر اس ترقی سے پیشتر نئے تکلفات اور رسوم ادا کئے جاتے تھے۔ اس رسم کے مقررہ دن پر امیدوار کو اوس کا گرو ریت کے اندر بنے ہوئے دایرہ میں لے جاتا تھا جس کے چاروں طرف پر اسرار تصویر تھا تحریر ہوتی تھی۔ جہانکہ اون کے دیوتاؤں سے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ یہ رسم چار روز رہتی تھی جس زمانہ میں امیدوار کو سوائے دودھ کے کوئی غذا نہیں ملتی تھی۔ وہ اون مقتولوں کی ہلاکت میں مشق پیدا کرنے میں مصروف رہتا تھا۔ جو ایک صلیب کو زمین میں گاڑکر اوس سے باندھ دئیے جاتے تھے۔

پانچویں دن گرو ہلاکت کرنے والا رومال متبرک پانیوں سے دھوکر اور روغن ملکر اوس کے حوالہ کرتا تھا اور زیادہ مذہبی رسوم کے بعد وہ بہتوٹا (پھانسی دینے والا) کہلاتا تھا۔ وہ اس بارہ میں سخت قسمیں کھاکر عہد کرتا تھا کہ تمام متعلقین فرقہ کی بابت نہایت کاملی خاموشی قایم رکھونگا۔ اور نسل انسان کے فنا کرنے کے واسطے لگاتار محنت کرتا رہونگا۔ اور اب وہ شخص بذات خود مالک الدیہہ (قربانی کا بادشاہ) سمجھا جاتا تھا

بیسل کہلاتا ہے۔ اگر آسانی ہوتی ہے تو کوسل کہلاتا ہے۔ وہ مقتول بھتری کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ دریائی ٹھگ بنگو کہلاتے ہیں جو گنگا کے فراز و نشیب کی طرف اس بہانہ سے پھرتے رہتے ہیں کہ وہ کسی متبرک مقام کو جاتے ہیں۔ یا وہاں سے واپس آتے ہیں۔ یہ لوگوں کو اپنی کشتی میں بہکا لیجاتے ہیں اور پھر اونکو پھانسی دیدیتے ہیں اور اونکو اون سوراخوں میں لاکر دریا میں پھینک دیتے ہیں جو کشتی کے پہلوؤں میں دریا کے اندر پھینک دینے کی غرض سے بنے ہوتے ہیں مگر اونکی ریڑھ کی ہڈیوں کو اچھی طرح توڑ دیتے ہیں۔ تاکہ وہ پھر اچھے نہ ہونے پاویں۔ اس فرقہ کے ٹھگ ایک زمانہ میں دو سو اور تین سو آدمیوں کی تعداد میں تھے۔

۲۹۸۔ مریدی یا فرقہ میں شامل ہونا

اس ہیبت ناک فرقہ میں داخل ہونے کے لئے عرصہ دراز کی درسخت امید واری درکار رہتی جس زمانہ میں کہ امیدوار کو اپنے داخل ہونے کے لئے اپنی لیاقت کی بابت پختہ یقین دلانے والے ثبوت دینے پڑتے تھے۔ تب ایکدفعہ فیصلہ ہوکر اوسکا دینی باپ اوسکو خفیہ بیتسمہ کی طرف لے جاتا تھا اور اوسکو سفید لباس پہنایا جاتا تھا اور اوسکی پیشانی پر پھولوں کا تاج رکھا جاتا تھا۔ تیاری کی رسم ادا ہوکر دینی باپ اُسکو گرو یا فرقہ کے روحانی پیشوا کے روبرو پیش کرتا تھا۔ جو اپنے نمبر پر اوسکو ایک کمرہ میں لیجاتا تھا جو ایسی رسموں کے واسطے علیحدہ کر دیا جاتا تھا۔ جہانکہ ہائی میڈ ر مختلف جماعتوں کے سردار اوس کے انتظار میں بیٹھے ہوتے تھے۔

جب یہ دریافت کیا جاتا تھا۔ کہ یہ لوگ اوسکو اپنے فرقہ میں شامل کر لینگے اور اوسکا جواب ملجاتا تھا۔ تو وہ اور گرو ایک کھلے میدان میں لیجائے جاتے تھے۔ جہانکہ سردار لوگ دونو کے چاروں طرف ایک حلقہ میں بیٹھ جاتے تھے اور دعا مانگنے کو دوزانو ہوجاتے تھے۔ تب گرو کھڑا ہوکر آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر کہتا تھا کہ اے بھوانی دنیا کی ماں (یہ لقب بہت ہی ناموزوں معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ وہ فنا کرنیوالی ہی)

سلہ غالباً یہ دونو ہندی کے الفاظ ہیں۔ بیسل کے معنے خراب اور کوسل کے معنے بہتر ہیں۔ مترجم

جب اس فرقہ کا موجود ہونا اوّل اوّل دریافت ہوا۔ تو بہت سے لوگوں کو اسکا یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ میں ایسے یقین دلانے والے ثبوت مل گئے۔ جس میں زیادہ غفلت نہو سکتی تھی اور گورنمنٹ انگریزی نے ٹھگوں کی بندش کے لیے مستقل تدابیر اختیار کیں۔ لاہور کے جیلخانہ کے متعلق ٹھگوں کے لئے محنت کا مدرسہ قایم کیا۔ لیکن یہ ۱۸۵۳ء میں پھر بند ہوگیا۔ قیدیوں کو اجازت کے تحت عطا ہونے سے آزادی ملگئی۔ جن جرایم کے اون میں سے بعض مرتکب ہوئے تھے۔ فی الحقیقت وہ یقین سے بڑھکر ہیں۔ ایک ٹھگ جسکو لکھنؤ میں ۱۸۲۵ء میں پھانسی لگی تھی اوسپر عدالت میں چھ سو آدمیوں کو پھانسی دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ ایک دوسرے ٹھگ ہشتاد سالہ نے اقرار کیا کہ میں نے نوسو ننانوے قتل کئے ہیں اور یہ بھی بیان کیا کہ میں صرف پیشگی کے لحاظ سے ہزار کی تعداد پورا کرنے سے باز رہا ہوں اس لئے کہ پورا عدد ان لوگوں میں کسی قدر معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی پرزور تدابیر کے باوجود ہندوستان میں ٹھگی کے انسداد کے لئے ایک باقاعدہ سرکاری محکمہ ہے۔ یہ فرقہ بالکل نیست نابود نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک مذہبی فرقہ ہے اور اس حیثیت میں ہونے سے اسکا زور محض ملکی یا مجرمانہ فرقوں سے بہت زیادہ ہے۔ چند سال گذرے کہ وہ ابتک موجود تھا۔ بلاشک اوس کے مرید ابتک بھی ہیں۔ اگرچہ حال کے ٹھگوں کی تدبیر یہ ہے کہ وہ پھانسی دینے کے بجائے دوائی یا زہر کھلا دیتے ہیں۔ بعض دیسی راجہ اون کے ہمیشہ حامی بنے رہے جو اونکے مال غنیمت میں شریک تھے۔ اور ایسی ہی حالت اب بھی ہے۔ اس فرقہ کا مندر مرزا پور میں دریاے گنگا کے کنارہ ہے۔ ایک ٹھگ نے جوکہ ہندوستان کے غدر میں گویندہ ہوگیا تھا۔ اقرار کیا کہ شاید ایک سو مردوں کے علاوہ میں نے تین عورتوں کو بھی پھانسی دی ہے۔ تاہم یہ شخص صورت اور طریق میں بڑا ہنس مکھ اور ہر دلعزیز تھا۔ لیکن جس وقت اپنی خونریزی کے کارناموں کو بیان کرتا تھا۔ تو ایسی گرمجوشی سے ذکر کرتا تھا۔ جیسے کوئی پرانا جنگی سپاہی اپنی شجاعت کے کارناموں کو یاد کرتا ہو۔ اور تمام شیر کیسی جبلی

گویا کہ اوس کو کسی کی جان لینے کا اختیار حاصل ہوگیا اور بھوانی کی پناہ میں آگیا۔ مگر چند اشخاص ٹھگوں کے حملہ سے مستثنے ہوتے تھے۔ ترجمان مرید کو اپنا چیلا بناتے وقت اوس سے کہتا تھا کہ اے میرے بیٹے تو نے نہایت قدیم پیشہ پسند کیا ہے جو دیوتاؤں کو نہایت ہی مقبول ہے تو نے ہر شخص کے مارنے کے لئے قسم کھائی ہے جو قسمت سے تیرے ہاتھ میں پھنس جاوے مگر بعض ایسے انسان ہیں جو ہمارے قوانین سے بری ہیں اور جنکے مارنے سے ہمارے دیوتا خوش نہ ہونگے۔ یہ لوگ خاص قوم اور ذات سے تعلق رکھتے ہیں جنکو وہ شمار کرتا ہے۔ جو لوگ بھینگے ہوں یا لنگڑے ہوں یا کسی دوسری طرح سے بدصورت ہوں وہ بھی مستثنے ہیں اسی طرح سے دھوبن بھی جسکی وجہ صاف طور سے تحقیق نہیں اور جو بکا کالی قاتلوں کے ساتھ کارروائی میں شریک سمجھی گئی تھی۔ عورتیں بھی ان سے محفوظ تھیں لیکن صرف اوس حالت میں جب تنہا سفر کرتی ہوں اور کوئی مرد حفاظت کرنے والا ساتھ نہو اور با شرع ٹھگ ٹھگی کی خرابی کی تاریخ اوسوقت سے بتلاتے ہیں جب سے اس فرقہ کے چند آدمیوں نے ناواقفیت سے عورت کو اول اول قتل کر دیا تھا۔ ٹھگوں کے یہاں بھی ولی اور شہید ہوتے تھے۔ دو شخص تھور اور کودل نہایت ہی مشہور ہیں جنکو بھوانی کے چیلے دعا میں یاد کرتے ہیں۔ ایسے معبودوں کے پوجاری جو صرف خونریزی سے خوش ہوتے تھے۔ جنکے لئے گورنمنٹ نے سزائے موت تجویز کی۔ ان لوگوں نے اپنی جانیں اوسی مستعدی سے دیں جس مستعدی سے اوروں کی لیتے تھے۔ اونھوں نے موت کو صرف بے استغنائی سے ہی گوارا نہیں کیا۔ بلکہ بڑے جوش سے اونکو یہ پختہ یقین تھا کہ ہم فی الفور بہشت میں داخل ہونگے۔ فقط ایک رعایت جسکی اونھوں نے درخواست کی یہ تھی کہ اونکا گلا گھونٹا جاوے یا پھانسی دی جاوے۔ اون کو تلوار اور خونریزی کی بہت ہیبت تھی۔ چونکہ وہ رسی ڈالکر مارتے تھے۔ اسی طرح سے اونھوں نے خود مرنا چاہا۔

۲۹۹۔ الفداو

نسبت معلوم ہیں۔ یہ اون مذہبی لڑائیوں کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا جنہوں نے ہنری سوم اور چہارم اور کیتھرآین آف میڈیسی کے زمانہ میں فرانس کو تباہ کردیا تھا۔ چونکہ وہ مصنف جنہوں نے اس کی تاریخ کو تلاش کیا۔ رومن کیتھولک تھے انہوں نے نیک نیتی سے سمجھ لیا کہ اصلی چاقیر شکست یافتہ ہیوجی ناٹ تھے جنہوں نے یہ لٹیروں کی زندگی اپنے فاتحوں سے بدلا لینے کے لئے اختیار کی لیکن یہ حقیقت کہ اس فرقہ کی مذہبی رسوم میں ایک قسم کی کمونین سروس[1] کا ادا کرنا شامل ہے۔ انکی اصلیت کو اس طرح سمجھ لینے کے سخت برخلاف ہے اس سے یہ زیادہ اغلب ہے کہ اس زمانہ میں جب قانون کی پابندی نہیں تھی۔ جس طرح اور اسی قسم کے فرقے بن گئے۔ اوسی طرح یہ بھی ایک فرقہ بن گیا۔ جس میں وہ لوگ شامل ہوتے تھے۔ جو اپنی قیمت سے ناراض تھے۔ یا معمولی مجرم اور محتاجی اور ظلم کے مارے ہوتے تھے۔

چاقیر کی ایک مستقل جماعت قایم تھی جسکا انتظام ایک سردار کے ہاتھ میں تھا اونکا مذہب علیحدہ تھا اور دیوانی اور فوجداری کے قوانین کا ضابطہ بھی جدا تھا۔ جنکا لحاظ کیا جاتا تھا اور اون ضوابط کی تعظیم کی جاتی تھی۔ اس فرقہ میں تمام لوگ جو داخل ہونے کا دعوے کرنا پسند کرتے تھے لے لئے جاتے تھے۔ لیکن اون لوگوں کو شامل کرنے میں ترجیح دی جاتی تھی۔ جنہوں نے پہلے ہی سے مجرمانہ افعال میں شہرت پائی ہو۔ ممبر تین درجوں میں منقسم تھے۔ جاسوس اگرچہ شامل ہیں لیکن اس فرقہ کے ٹھیک ٹھیک ممبر قرار نہیں دئے جاتے۔ مریدوں کی تقسیم در تقسیم علیحدہ علیحدہ کی گئی ہے۔ ہر ایک کا گروہ یا سردار علیحدہ ہے۔ اگرچہ ہم کہہ چکے ہیں کہ ہر ایک شخص اس میں شامل کر لیا جاتا تھا۔ تاہم ایسا فرقہ جیسے جپسیز تھے اپنے ممبروں کی تخلیم تربیت بطور خود کرنا بہتر سمجھتا تھا۔ تمام ان کے خاندان اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بچوں کو چھوٹی عمر سے سکھلایا جاتا تھا۔ کہ جاسوسی کس طرح کریں۔ چھوٹی چھوٹی چوری اور اسی قسم کے جرایم کے کس طرح مرتکب ہوں جسکو کم درجہ کی چالاکی کے ساتھ انجام

[1] عیسائیوں کی مذہبی عبادت ہے جو ماس یا کمونین سروس کہلاتی ہے۔ مترجم

خاصیتیں اوس کے اندر تحریک پا جاتی تھیں۔ مگر باوجود اس کے اوس نے اپنے پُرانے رفیقوں میں سے دوسو کے قریب ہماری سرکار میں گرفتار کرائے۔ جبکہ پرنس آف ویلز نے لاہور جیلخانہ کے اوس حصّہ کو ملاحظہ کیا جو ٹھگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ ایک سر سفید بوڑھا مجرم مسمی سوبہا سنگھ نے ایک قسم کے فخر سے اقبال کیا کہ میں نے چھتیس آدمیوں کو پھانسی دی تھی۔ دو قیدیوں نے حضور شاہزادہ والا اقبال کو وہ طریقہ دکھلایا جس سے ٹھگی کی جاتی تھی۔

۳۰۰۔ ٹھگی کی بہت تازہ مثال

شرفو عرف شرف الدین کو پنجاب میں ۲ جنوری ۱۸۹۲ء کو پھانسی لگی تھی وہ ۱۸۶۷ء کے قریب ٹھگ ہو گیا تھا۔ اور اوس سن سے لیکر ۱۸۷۹ء تک وہ مسافروں کو زہر دیتا رہا۔ اوس نے چھیانوے الزامات کے مجرم ہونے کی جوابدہی کی پنجاب پولیس نے اوسکی سوانح عمری معہ حواشی کے چھپوائی۔ تاکہ افسروں کو اس جماعت کے لوگوں کے گرفتار کرنے میں مدد ملے۔ جوکہ اوس وقت میں آزاد پھرتے ہوئے معلوم ہوئے تھے۔

چافیریا جلانے والا فرقہ

۳۰۱۔ فرقہ کی اصلیت اور قائم ہونا

چافیریا جلانے والوں کا ایک خفیہ فرقہ بنا ہوا تھا۔ جو فرانس میں موجود تھا اور صرف گذشتہ صدی کے ختم پر معدوم ہوا ہے۔ اس کے پیرو لوٹ کھسوٹ اور قتل سے اپنی گذر کرتے تھے۔ بموجب اون تھوڑے سے حالات کے جو ہمکو اس فرقہ کی

۳۰۲ - مذہبی اور ملکی رسوم -

چا فیر کی مذہبی عبادت اینگلیکن گرجا کی عبادت سے تھوڑی سی بدلی ہوئی صورت تھی اونکے
واعظین کے وعظ کا میلان خاص یہ تھا کہ وہ سیکھ جاویں کہ اپنے پیشہ میں سرگرم رہنے سے
اون کو کس قدر نفع ہے - اور بیدین لوگوں کی تفتیش کو انہیں کس طرح ہٹانا چاہئے - عید
کے دنوں میں مذہبی پیشوا ماس کی تقریب کیا کرتا تھا - اور فرقہ کے اغراض اور
مقاصد پر خاصکر آسمانی برکتیں مانگا کرتا تھا - انگریزی مزدوروں نے اپنے یہاں شادی
کی رسوم کی خاص طرز چا فیر فرقہ کی رسوم سے سیکھی ہے جو بطور ذیل ہوتی ہیں - شادی کے
روز دولہا اور دلہن بہت اچھے آدمی اور دلہن کی خاص خادمہ کو ساتھ لیکر پیشوائے مذہب
کے روبرو حاضر ہوتے تھے جو ایک میلی پرانی کتاب میں سے ذلیل واہیات کلمات پڑھکر
ایک چھڑی اوٹھاتا تھا جسپر پاک پانی چھڑکتا تھا اور بعد میں اوسکو دو خاص گواہوں کے
ہاتھ میں دیتا تھا جو اوس کے دونو سروں کو تھامے رہتے تھے - تب وہ دولہا کو اوسپر
سے کود جانے کے لئے کہتا تھا - اور دلہن دولہا کے انتظار میں دوسری طرف کھڑی
رہتی تھی - وہ دولہا کو کودنے کے بعد اپنی گود میں لے لیتی تھی اور اوسکو چند منٹ تھامے
رہنے کے بعد زمین پر بٹھلا دیتی تھی - پھر دلہن اوس چھڑی کے اوپر سے کود کر دولہا کی
گود میں جاتی تھی - دولہا اوپر ہی اوپر دلہن کو ہوا میں تھامے رہتا اور بعد میں اوسکو
زمین پر بٹھلاتا - شادی کی آیندہ آسایش اور اولاد ہونے کے لئے جتنی دیر دلہن اپنے
دولہا کو اوپر تھامے رہتی تھی - اوتنی دیر سے شگون نکالے جاتے تھے - اور پیشوائے مذہب
دلہن کی انگلی میں شادی کی انگوٹھی پہناتا تھا - پس چھڑی کے اوپر کودنے کی رسم جو ولایتی
مزدوروں کے یہاں ہے کوئی نئی ایجاد نہیں ہے - طلاق منظور نہیں کی جاتی تھی بلکہ
مزاجوں کے ناموافق ہونے کی وجہ سے بھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ چا فیر اس بارہ
میں کم از کم بڑے سمجھدار ہوئے ہیں - جبکہ پیشوا رضامند کرا دینے کی تدبیریں ہر طرح آزما
لیتا تھا - تو طلاق جلسہ عام میں کہدی جاتی تھی اور اوسکی خاص صورت یہ ہوتی تھی
کہ وہی چھڑی جسپر دونو شخصوں کی شادی ہوئی تھی - بیوی کے سر پر توڑ دی جاتی تھی -

دیا جاتا تھا۔ جب وہ کم وبیش دلاوری یا چالاکی کا کام انجام دیتے تھے۔ اگر کامیابی نہیں ہوتی تھی۔ تو اوسی کے بموجب سزا بھی دی جاتی تھی۔ بہت سخت جسمانی سزا جو نہ صرف تعزیر کی غرض سے دیجاتی تھی۔ بلکہ اوس سے نو عمر بچوں کو جسمانی تکلیف مردانگی کے ساتھ برداشت کرنا سکھلانا منظور تھا۔ ہر شخص کو اس بات کے خیال کرنے کی رغبت ہوگی کہ وہ قزاق لائی گرگس کے ضابطہ کو مطالعہ کرے۔ چودہ پندرہ برس کی عمر میں لڑکا اس فرقہ کے پہلے درجہ میں داخل کیا جاتا تھا۔ ایک قسم کے مذہبی مقدس جلسہ میں اوس سے حلف لیا جاتا تھا۔ کہ اوس کے سر پر بجلی اور خدا کا غضب نازل ہو اگر کبھی وہ اس فرقہ کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرے۔ اوسے تلوار ملجاتی تھی جسکو وہ اپنی جان کی حفاظت اور اپنے بھائیوں کی خاطر لڑنے میں استعمال کرتا تھا۔ ماسٹر کو لامحدود اختیارات حاصل تھے مشترکہ خزانہ اوسی کے پاس رہتا تھا۔ اور وہ مال غنیمت کو اپنی ہی تجویز سے تقسیم کرتا تھا۔ وہ انعام یا ترقی بھی دیتا تھا۔ اور سزا بھی دیتا تھا۔ غیر مذہب والوں کی چوری جو کہ باہر والے کہلاتے تھے۔ اصل قانون تھا۔ اور درحقیقت اس فرقہ کو انعام دیتا تھا۔ لیکن بھائی کی چوری کرنے میں سزا ہوتی تھی۔ اور یہ سزا چورائی ہوئی مقدار سے تگنا جرمانہ ہوتا تھا۔ جب دوبارہ یہ فعل کیا جاتا تھا۔ تو جرمانہ زیادہ بھاری ہوتا تھا۔ اور بعض وقت چور قتل بھی کیا جاتا تھا۔ ہر ایک بھائی پر فرض تھا۔ کہ دوسرے بھائی کی مدد خطرہ کے وقت میں کرے۔ ممبروں کی جوروؤں کی آبرو کا حد سے زیادہ خیال تھا۔ زنا اور عیاشی کی ممانعت تھی اور سخت سزا دی جاتی تھی۔ اونکا انصاف عقل کے موافق بہت ٹھیک اور چند الفاظ میں ہوتا تھا۔ ملزم تمام اہل فرقہ کے عام جلسہ میں بلایا جاتا تھا۔ جو اوس کے اوپر الزام ہوتا تھا۔ اوس سے مطلع کیا جاتا تھا۔ گواہوں کے ساتھ رد و بدل کیا جاتا تھا۔ اگر بے گناہ پایا جاتا تھا۔ تو بری کردیا جاتا تھا۔ اگر مجرم ہوتا تھا تو قایم کیئے ہوئے جرمانہ کو فی الفور ادا کرتا تھا۔ اور یا اوس کو قسمت میں لکھے ہوئے [illegible] سے قبول کرنے پڑتے تھے۔ یا وہ نہایت قریب کے درخت پر پھانسی کھانا تسلیم کرتا تھا۔ جیسا کہ تعزیری حکم کا منشا ہوتا تھا۔

اور ان سے پھر ملنے پر یہ جماعت اپنی تدبیریں کرتی تھی۔ بعض وقت قومی محافظوں کا
بھیس بدلکر وہ شرع کی رو سے تقاضا کرتے تھے اور دخل پاتے تھے۔ اگر ان سے
مخالفت کیجاتی تھی تو وہ جبر کام میں لاتے تھے۔ اگر یہ صورت نہ ہوتی تھی تو وہ صرف
رہزنی پر ہی قناعت کرتے تھے۔ لیکن بعض وقت اونکو شبہ ہو جاتا تھا کہ اوس
مکان کے رہنے والوں نے جہاں اونہوں نے حملہ کیا ہے قیمتی اسباب چھپا دیا ہے۔
اوس صورت میں وہ اون کے ہاتھ اونکی کمر کے پیچھے باندھ دیتے تھے اور اونکو زمین
پر ڈالکر اون کے پیروں میں آگ لگا دیتے تھے۔ یا خنجر اور چاقوؤں سے زخم لگاتے اور
ڈراتے تھے۔ (اسی وجہ سے اونکا نام چاقو یا جلانیوالی جماعت ہے) یہانتک کہ یا تو
وہ اپنے خزانہ کی چھپی ہوئی جگہ بتلا دیتے تھے یا خوفناک درد میں مرجاتے تھے۔ جو مرتے
نہیں تھے وہ عمر بھر کے لئے لنگڑے ہو جاتے تھے۔

۴۰۳ - اس فرقہ کا دریافت ہونا

ایک نوجوان آدمی تھے جس نے اس فرقہ کے بعض ممبروں سے ناگوار تکلیف
پائی تھی۔ ارادہ کر لیا کہ اون کو عدالت کے ہاتھ گرفتار کرا کر ان سے اپنا بدلا لیوے۔
آدمی تھے اپنا مقصد چاقو کے کام سے ظاہر کیا۔ اور پھر اوسکی انجام دہی میں
مصروف ہوا۔ روانہ ہو کر ہر پہر کے بازاروں میں اوس نے ایک سیاح شخص کی جیب کترلی
اوس شخص نے اپنی جیب دیکھا اس سوا ایک چاقو کے کچھ نہ دیکھا۔ بعض ان لوگوں
میں سے ہمیشہ پھرتے رہتے تھے۔ بظاہر اوس نے اس بہادری کے کام کو تاڑ لیا۔ اور
اپنے ساتھیوں اور اپنے سردار سے اوسکی اطلاع کی کہ ایسا ہوشیار اور بہادر چور
اگر ہمارے فرقہ میں شامل ہوا تو خلاف قاعدہ بات ہے۔ لہذا بہت جلد اوسکی
تلاش ہوئی اور بڑے مفید پیشکش اوس کے سامنے کئے گئے۔ اگر وہ اون میں شریک
ہو جاوے اول تو ایسا کرنے کے لئے اوس کی مرضی معلوم نہ ہوتی۔ لیکن آخر کار وہ
مان گیا اور تب تمام مستعدی جیسی معمولی طور سے نئے مریدوں میں ہوتی ہے ظاہر کی۔
وہ اس فرقہ کے تمام جلسوں میں شریک رہا اور جلد اون کے تمام بھید اور اشارے وغیرہ

اسکے بعد ہر ایک کو اجازت ہوتی تھی کہ اپنی اپنی دوبارہ شادی کرلیں۔

۴۰۳۔ دی گرینڈ ماسٹر (اتالیق اکبر)

یہ فرقہ شمال و مغربی فرانس کے ایک بڑے حصہ پر پھیلا ہوا تھا۔ اور ایک عجیب بولی استعمال کرتا تھا۔ جسکو صرف مرید لوگ ہی سمجھتے تھے اور اوس کے اشارے صاف تھے اور اصطلاحیں بھی مثل تمام اور خفیہ انجمنوں کے تھیں۔ اس میں کئی ہزار اراکین شامل تھے۔ اون کی موجودگی اور تاریخ نام طور سے اوس وقت معلوم ہوئی جس وقت کورٹ آف چارٹر (عدالت چارٹر) نے گذشتہ صدی کی اخیر دہائی میں اوس کے خلاف عدالتی کارروائیاں کیں۔ بہت سی خفیہ قزاقی۔ آتش زنی۔ اور قتل اوس وقت چافیر لوگوں کو بتلائے گئے۔ اوسکا اتالیق اکبر اوسوقت میں فرینسس دی بیو (فرینسس خوبصورت) تھا۔ اس لقب سے بوجہ اپنی بے نظیر خوبصورتی کے موسوم تھا۔ اپنے مرید ہونے سے پیشتر وہ جابرانہ قزاقی کے جرم میں قید ہوچکا تھا۔ لیکن تدبیر کرکے بھاگ گیا تھا اور فرقہ نے اوس کو تلاش کرکے اپنے ممبروں کی فہرست میں شامل کرلیا۔ اور اپنے سردار کی وفات پر جان دی ٹیلر[۱] نے الگ ہوکر اوسکو اوسکی جگہ منتخب کرلیا مذکورہ بالا زمانہ میں قید ہوکر اوس نے اپنے عہد کو مقام چارٹر میں پھر دھوکا دینے کی تدبیر نکالی۔ پھر اوس کی بابت کچھ نہ سنا گیا۔ کہ وہ کیا ہوا۔ لیکن ایک افواہ اوس زمانہ میں مشہور تھی کہ وہ انہی لوگوں میں شریک ہوگیا ہے اور آخرکار اپنی زناکاریوں کی بھینٹ میں ہلاک ہوا۔ کئی سو چافیر مقام چارٹر پر قتل کیے گئے۔ لیکن ایک بڑی جمعیت اونکی بھاگ گئی اور مذکورہ بالا چوان کی صفوں کو بڑھایا۔ یہ بات فاسکرین آف ٹیرر (حکومت خوف) کے زمانہ میں تھی کہ چافیر لوگوں نے بڑی لوٹ مار جاری کی ہے۔ رات کے وقت اونکی بڑی بڑی جماعتیں الگ علیحدہ مکانات اور قلعوں پر حملہ کرتی تھیں۔ امیر اور غریب کو یکساں لوٹتی تھیں۔ دن میں بچے اور بوڑھی عورتیں مختلف بھیس بدلکر اور بہانہ بنا کر ایسے مکانوں میں گھس جاتی تھیں۔ جہاں سے لیجانے کے قابل مال کے ہونے کی امید ہوتی تھی

[۱] یہ لقب اسوجہ سے ہے کہ اوسکا موروثی پیشہ کپڑے سازی تھا۔ از تاریخ انگلستان

خاص ذریعہ ہوگیا تھا۔ اور اوسکو یرغمال (اقوال) میں رکھا۔ جبتک کہ اوس کی چھڑوتی میں بہت سارا روپیہ ادا نہ کیا جاوے۔

گرڈونا

۳۰۶۔ فرقہ کی اصلیت

جبکہ وہ باطل اعتقاد متعصب اور ظالم فرڈی نند بادشاہ اسپین جو اپنے آپ کو ہوشیار منتظم یقین کرتا تھا۔ لیکن اپنی مدت العمر حریص اور خون کے پیاسے پادریوں کے ہاتھ میں مثل کٹھ پتلی کے رہا۔ وہی شخص جس نے اسپین میں تفتیش کو مختار کل بنا دیا اور کولمبس کو وطن میں پابزنجیر اوس دنیا سے بُلایا جو اوس نے دریافت کر کے اوس ہبوت کی سلطنت میں شامل کی تھی۔ جبکہ اوس نے اپنی سلطنت میں مُور اور یہودیوں کے استیصال کا ارادہ کرلیا تھا۔ پہلا فریق جو نہایت تہذیب یافتہ تھا اور دوسرا اوس کی رعایا میں بہت ہی محنتی تھا۔ اسپین کے تمام بدمعاش اور حرامزادے مقدس لڑائی میں بڑی قدر سے شریک کئے جاتے تھے۔ جو کہ صرف الحاد کے مٹانے اور خالص ایمان کے پھیلانے کی غرض سے شروع کی گئی اور جاری رکھی گئی تھی اور کم از کم یہ صرف بہانہ ہی تھا۔ فی الحقیقت وہاں پر فرڈی نند کے زمانہ سے بہت پیشتر بدکار لوگوں کی ایک جماعت تھی جو اسپین کے علاقہ میں پھرتی رہتی تھی۔ اور رومن کیتھلک پادریوں کی خفیہ مدد سے جو مال غنیمت میں شریک تھی۔ مُور اور عبرانیوں کے گھروں میں قزاقیاں کرتے تھے۔ گاہ گاہ مقابلہ کرنے والے ملحدوں کو خود اون کے مکان کے شعلوں میں جلاتے تھے اور یہ گویا بہشت میں خوشبودار ذائقہ

اصطلاحوں اور طریق کارروائی اور چھپی ہوئی جگہوں سے واقف ہوگیا۔ اونکی نہایت مضبوط خلوت گاہ اور بڑا گودام جہاں مال غنیمت جمع ہوتا تھا۔ چارٹر کے آس پاس ایک وحشت خیز جنگل تھا۔ جبکہ چھوٹے بھائی کو یہ باتیں دریافت ہوچکیں اور اوس کو ایک ایسا دن بھی تحقیق ہوگیا۔ جب اس فرقہ کے عنقریب کل ممبر ایک مہم کی بابت مشورہ کرنے میں اوس جگہ جمع ہونگے۔ تو اس نے اون کے ہوشیار نہ ہو پانے کا انتظام کر کے چارٹر پہونچنے میں جلدی کی اور حکام کو ضروری اطلاعیں دیدیں۔ جنہوں نے بہت سارے آدمی اس موقع کی امید پر تیار کر رکھے تھے۔ یہ فوراً اوسی موقع پر بھیجدیئے گئے جہاں تہاںگی نے اطلاع دی تھی جنگل گھیر لیا گیا۔ اور چافیر بیخبر پکڑے گئے جنمیں سے بہتیرے لڑکر ہلاک ہوئے باقی قید کر لئے گئے۔ یہ واقعہ سنہ ۱۷۹۹ء میں ہوا۔ بعض چافیر نے بھاگ جانے کا انتظام کیا اور شندرہینس کی رہبری میں (جان دی فلیپر) اونھوں نے اپنی مجرمانہ حرکتیں دریائے رائن کے دونو طرف جاری رکھیں۔ جبتک کہ یہ گروہ سنہ ۱۸۰۳ء میں گرفتار ہوا۔ اور شندرہینس اور بہت سے اوس کے ساتھ مینس پر مارے گئے۔ اوسوقت سے پھر چافیر کا ذکر سننے میں نہ آیا۔

۳۰۵۔ ایک بوڑھے چافیر کی موت

فرانسیسی اخبارات نے سنہ ۱۸۸۳ء کینیس کے قریب وس کا نیڈی کے مرنے کی رپورٹ ایکسو پانچ برس کی عمر میں لکھی تھی۔ یہ شخص چافیر کا پرانا سرگروہ تھا۔

اوس نے اپنی زندگی کا اخیر حصہ معزز خلوت گاہ میں گذارا تھا۔ اوس نے اپنا جانباز زمانہ زندگی کو لا دینڈی کی لڑائیوں کے وقت سے شروع کیا تھا۔ بعد میں جب وہ اپنی جورو کی تلاش میں چارٹر پہونچا جو کہ اُس کے پاس سے تمام روپیہ لیکر جسپر اوس کا قابو پہونچا بھاگ گئی تھی اور چافیر کی ایک جماعت میں شریک ہوگیا اور اپنی عورت کی جائے پناہ دریافت کر کے لکھا ہے کہ اوس نے زندہ کی کھال اُتاری اور جب اوس جماعت کا سردار جس سے اسکا تعلق تھا۔ مارا گیا۔ تو وہ اوس کی جگہ پر ہوگیا۔ اور ایک گورنمنٹ کے افسر کو بے پہونچا جو کہ لوٹیروں کے سردار کو پھانسی دینے میں

کیپیٹانز یعنی حاکم، جو مختلف صوبوں میں رہتے تھے۔ جہاں جہاں گردونا پھیلا ہوا تھا۔ وہ ہر ایک فوسیہ یا گرینڈ ماسٹر کے قایم مقام تھے۔ جو کہ خود مختار اور قطعی حکومت تمام فرقہ پر رکھتا تھا۔ اور ممبروں پر لوہے کی سلاخ سے حکومت کرتا تھا۔ (یعنی سختی سے) وہی دربار میں بارسوخ آدمی تھا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جو آدمی جائز حکومت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ وہ لوگ اپنی ہی قماش کے آدمیوں کے آگے جھکتے اور ظلم گوارا کرتے تھے۔ ٹھگ ایسی سن۔ جا فیرا اور تمام اسی قسم کی بے قانون انجمنیں اپنی مرضی ایک آدمی کی مرضی کے حوالہ کر دیتی تھیں۔ اور شاید یہی ایک بڑا سبب ہے جس پر ایسی جماعتوں کا وجود ہو سکتا ہے۔

۳۰۸۔ فرقہ کا منشاء

ٹھگ یا ایسے سن لوٹنے کی غرض سے مار ڈالتے تھے۔ لیکن گرڈونا نے کاروبار کے طریقے زیادہ اوس شیطانی درسگاہ یعنی مقدس تفتیش کے مدرسہ میں سیکھے تھے اور ہر قسم کے جرم کا بجا لانا جس میں فائدہ کی امید ہو اپنا فرض سمجھتا تھا۔

پوجاریوں نے ایک باقاعدہ اسباب کی فہرست لکھ رکھی تھی جس پر فرقہ کے کتنے ہی ممبروں کی نوکری کسی خاص بیرجمی کا کام کرنے کے لئے مقرر کر دی جاتی تھی۔

قزاقی۔ قتل۔ کسی عضو سے معذور کرنا۔ جھوٹی شہادت۔ دستاویزوں کا جھوٹا کرنا۔ کسی عورت کو بھگا لیجانا۔ دشمن کو جہاز میں سے پکڑ کر لیجانا اور غیر ملکوں میں غلام بنا کر بیچ ڈالنا۔ یہ تمام باتیں حکم کے ساتھ میسر تھیں اور گرڈونا کے ممبر ایسی خوشنما فرمایشوں کو عمل میں لانے میں نہایت ہی ایماندار اور مستعد تھے۔ ایسی خدمات کے لئے جو اجرت مقرر ہوتی تھی اوس میں سے آدھی حکم دینے کے وقت ہی ادا کی جاتی تھی اور باقی نصف تعمیل ہو جانے پر۔ جو روپیہ اس طرح کمایا جاتا تھا۔ اوس کے تین حصے کئے جاتے تھے ایک حصہ عام سرمایہ میں جمع کیا جاتا تھا۔ اور دوسرا جاریہ اخراجات کیواسطے ہاتھ میں رہتا تھا۔ اور تیسرا اون ممبروں کو ملتا تھا جنہوں نے یہ کام کیا تھا۔

عرصہ دراز تک اس انجمن کے معاملات بڑے سرسبز اور فروغ کے ساتھ رہے

کو ترک کر دیتے تھے۔ یہ مکاری سے پرائیویٹ مکانوں میں گھس جاتے تھے تاکہ چوری کے موقعوں کو تاکتے رہیں یا لوگوں کو خفیہ جگہ میں بہکا کر لانے سے مُلّا[۱] بط کا کام دیتے رہیں۔ جہاں اون پر حملہ کیا جاتا ہے۔ لوٹے جاتے ہیں اور قزاق لوگ اکثر مار بھی ڈالتے ہیں۔ مگر آخری مقصد کے واسطے گروہ والے عموماً نوجوان خوبصورت عورتوں کو مقرر کر رکھا تھا۔ جو سرنیاس (سرسوتی) کہلاتی تھیں۔ اور عموماً سر برآوردہ مجرموں کی معشوقہ ہوتی تھیں۔ آخر میں فیولیس یا جاسوس خاص کر مسن آدمی معزز صورت کے بزرگ میں پارسا کلام میں چرب زبان گرجا میں آمدورفت رکھتے تھے۔ یہ درحقیقت پارسا نہ تھے۔ بلکہ پارسا بنے ہوئے تھے۔ اور اونکو صرف مال غنیمت کے خرچ کرنے کا بھی اختیار نہ تھا۔ بلکہ اپنے عیار اطوار اور پارسائی کی شہرت سے اعلے اور شریف خاندانوں کے خفیہ بھیدوں کا بھی پتہ نکال لیتے تھے جنپر بعد میں جماعت کے فائدہ کے واسطے کوشش کی جاتی تھی اور وہ پارسا اوس سے پورا فائدہ اٹھاتے تھے۔ وہ تفتیش کے واقف کاروں کا بھی کام دیتے تھے۔ اگلی جماعت میں فلور یا ڈوور (پہلوان) ہوتے تھے۔ یہ وہ اشخاص تھے جو ہر طرح کی برائی میں بدنام تھے۔ جہازوں سے نکالے گئے یا مجرم ہو کر بھاگ آئے تھے یا جلاد کے ہاتھ سے اون کے بدن پر داغ لگے ہوئے تھے۔ ان کا کام شارع عام پر مسافروں پر حملہ کرنے اور لوٹنے کا تھا۔ تب مغرور یا نٹیا ڈور کی باری آئی تھی (یعنی تلوار بھونکنے والے مفسد اور چالاک شمشیرزنوں کی) جن کو اپنے آدمی کے مار ڈالنے کا پورا بھروسا ہوتا تھا۔ ان سے اوپر گواپس (سردار) ہوتے تھے۔ یہ بھی تجربہ کار جنگ آزمودہ ہوتے تھے اور عموماً کسی ضروری مہم کے انجام دہی کے لئے مقرر کئے جاتے تھے۔ سب سے اعلیٰ جماعت میں مجسٹری یا پوجاری شامل تھے جو مرید کرنے کے رسوم انجام دیتے تھے اور جماعت کی روایتوں اور قوانین و دستور کی حفاظت کرتے تھے۔

۱؎ شکاریوں کی اصطلاح میں وہ پالتو جانور جس کی مدد سے اوسی جنس کے جنگلی جانور پکڑے جاتے ہیں مُلّا کہلاتا ہے مثلاً مُلّا کبوتر مُلّا بط مُلّا تیتر وغیرہ۔ مترجم

تاہم پہاڑوں کے درمیان اونھوں نے اپنا مذہب اور آزادی قایم رکھی - اوس زمانہ
میں ساٹیرا موزینا کے جنگلوں میں ایک معمر زاہد مسمی اینیانی نیرہ رہتا تھا - جسکو گنوار بن سے
کال پالی نیرو کہتے تھے - یہ شخص سخت عادت بڑا مقدس اور باکرہ مریم کا جان نثار
پرستش کنندہ تھا - اوس کو ایک صبح خداوند کی والدہ نظر آئی اور اسطرح ہم کلام ہوئی
تو دیکھتا ہے کہ مور تیرے وطن میں اور میرے بیٹے کے مذہب میں کیا کیا خرابیاں کرتے
ہیں - فی الواقع اسپین کے لوگوں کے گناہ اس قدر زیادہ ہیں کہ اون سے خدا کا
قہر جوش میں آتا ہے - اسی وجہ سے خدائے کریم نے موروں کو تمپر فتحیاب کیا ہے لیکن
جسوقت میرا فرزند رشید دنیا کی بابت غور کر رہا تھا مجھکو خوش الہام یہ ملا کہ میں نے
اوسکو تیری نیکیاں بتلا دیں جو بہت بڑی اور متعدد ہیں جس بات پر اوسکی پیشانی کھل
اوٹھی اور مجھکو موقع ملا کہ میں نے تیرے ذریعہ سے اون بہت سی برائیوں سے
اسپین کو بچانے کے لئے جو اوس کو ستا رہی ہیں - سفارش کی - اوسنے میری التجا قبول
کر لی - لہذا میرے احکاموں کو سن لے اور اونکی تعمیل کر - محب وطن اور بہادروں کو
جمع کر اور میرے نام سے اونکو دشمنوں کے مقابلہ میں لے چل اور اونکو یقین دلا دے
کہ میں ہمیشہ اونکی طرف دار ہونگی اور چونکہ وہ ایمان کی نیک لڑائی لڑ رہے ہیں اون
سے کہدے کہ اوس وقت بھی اونکو انعام ملیگا - اور یہ کہ وہ مور لوگوں کی دولت کو اپنے
واسطے ہر طرح کے انصاف سے مباح سمجھیں جسطرح سے بھی حاصل ہو خدا کے
دشمنوں کے ہاتھ میں دولت مذہب کو نقصان پہونچانے کا ذریعہ ہوگی - درحالیکہ
ایمانداروں کے ہاتھ میں اوس کے زیادہ شان وشکوہ میں استعمال کی جاویگی - ایسا نہیر
اٹھ کھڑا ہو - بڑی صلیبی جنگ کا خیال دلوں میں بٹھا اور رہنمائی کر - میں تجھکو پورے
پورے اختیارات دیتی ہوں اور بطور تبرک دامن سے تیرے جسم پر مسح کرتی ہوں - یہ پٹہ
لے لے جو کہ میں نے خود اپنے مقدس فرزند کی قمیص میں سے اکھاڑا ہے - اس میں اپنے
بڑھنے اور بے شمار کرامات دکھلانے کی خاصیت ہے جو کوئی بھی اوسکو اپنی گردن میں
پہنیگا وہ موروں کے ہتھیار سے محفوظ رہیگا - بے دینوں کے لئے قہر اور کمرکھا تا

جج مجسٹریٹ اور قید خانہ کے گورنر بھی خفیہ طور سے اون سے ملے ہوئے تھے۔ اور اسی قسم کے سرکاری افسر اونکا خاص کا فرقہ کے کسی ممبر کے بچا دینے یا اوس کے لئے سہولت پیدا کرنے میں ہوتا تھا۔ جو عدالت کے ہاتھ میں پڑ جاتے تھے۔

۳۰۹۔ اشارے۔ روایت

یہ اوپر ذکر آگیا ہے کہ گرڈونا کے اشارے اور پہچاننے کی اصطلاحیں علیحدہ تھیں جب گرڈونا اپنے آپ کو اجنبی لوگوں کی جماعت میں پاتے تھے۔ تو یہ بات تحقیق کرنے کے لئے کہ اونکا کوئی بھائی موجود ہے وہ بطور اتفاقیہ اپنا سیدھا انگوٹھا بائیں نتھنے پر رکھ لیتا تھا۔ اگر کوئی بھائی موجود ہوتا تھا تو وہ اوس کے پاس آجاتا تھا۔ اور اصطلاحی لفظ اوس کے کان میں کہہ دیتا تھا۔ جس کے جواب میں دوسرا اصطلاحی لفظ کہا جاتا تھا۔ جب بالکل یقین آنے کے لئے مصافحے اور اشارے آلا فراشن کے سے ہوتے تھے۔ اور دو نو شخص بڑی آسانی سے ایسی فرضی باتیں کر لیتے تھے کہ اون کے باہمی معاملات اور تعلقات کا غیر لوگوں کو بالکل پتہ نہیں لگتا تھا۔ اونکی مذہبی رسمیں (گرڈونا مذہبی انجمن ہونے پر زیادہ زور دیتا تھا) پوپ کے گرجا کی رسوم کے موافق تھیں جو گرجا بیشار۔ واقعوں پر مبنی ہے۔

گرڈونا کی روایتیں حسب ذیل ہیں۔

جبکہ بیلزیبب کی اولاد (یعنی مور) نے اوّل بار اسپین پر حملہ کیا۔ تو کرا ماتی میڈونا آف کارڈووا نے عیسائی خیمہ میں پناہ لی۔ لیکن خدا نے اپنے بندوں کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے موروں کو باشرع بازو کے شکست دیئے اور عیسائیوں کی شکستہ طاقت پر اپنا تخت قایم کرنے کی اجازت دیدی جو آسٹریا کے پہاڑوں میں خلوت گزین ہوئے اور وہاں جہانتک اوسے ہوسکا خدا کے دشمنوں اور اپنے ملک پر ظلم کرنے والوں کے ساتھ اپنا جھگڑا جاری رکھا۔ ڈونا نے ہر روز اور ہر گھنٹہ ایماندار دل کی خوشامد سے اون کے بازو میں کچھ کامیابی عطا کی یہانتک کہ بموجب خدا کے پہلے حکم کے وہ بالکل برباد نہیں ہوئے۔ اگرچہ وہ موروں کو اسپین سے نہ نکال سکتے

تحقیقات بلا تامل کی گئی اور ۲۵ نومبر ۱۸۲۲ء کو اخیر گرینڈ ماسٹر اور سولہ اوس کے مرید خاص نے اوس سولی کے اوپر اپنے جرایم کا کفارہ دیا جو سیوائل کے بازار میں نصب کی گئی تھی۔ یوروپ میں گردونا۔ صرف اون لوٹیروں کے گروہوں میں باقی ہے۔ جو ابھی تک گاہ گاہ اسپین کے پہاڑوں کی خلوت گاہوں میں ملجاتے ہیں۔

۳۱۱۔ لیٹرے مسافروں کی سلامتی کا بیمہ کرتے تھے

یہ کیٹرے گردونا کی طرح ہر قصبہ میں اور بہت سی وینٹاس دیا سٹرک اعظم پر علیحدہ سرائوں) میں کارندے یا بیمہ کرنے والے رکھتے تھے جو کہ ایک خاص رقم پر مسافروں کی سلامتی کا دوسرے لیٹروں کے حملے اور چھین جھپٹ سے بیمہ کر لیتے تھے۔ ۱۸۲۰ء میں ہر ایک مسافر جو میڈرڈ سے کیڈز تک سفر کی تکالیف سے بچنا چاہتا تھا۔ اوسکو صرف پیڈرو روٹز کی گاڑیوں میں سے کسی گاڑی میں سفر کرنا پڑتا تھا۔ کرایہ ڈاک گاڑیوں سے نیچا تھا۔ لیکن لوٹیرے روٹز کی گاڑیوں پر کبھی حملہ نہیں کرتے تھے۔ مرنڈا میں جو اسٹر میڈ ورا میں ہے۔ تین صلیبوں کی جماعت پروانہ راہداری چالیس فرینک میں دیتی تھی۔ ڈان مینوال ڈی کو انڈیا س فیبرل کی تاریخ تفتیش کا ایڈیٹر اوس کتاب میں بیان کرتا ہے کہ اوس نے ۱۸۲۲ء میں فادر الکنرس کو پروانہ راہداری موسومہ ویڈر میٹر کی عوض چالیس فرینک دئے تھے جو کنفیشنل دی وہ تیگہ تھی۔ جہاں مسافر اپنے قاتلوں کو دیکھنے بھی نہیں پاتا تھا کہ مار ڈالا جاتا تھا) یہاں پہنچنے کے وقت چار لوٹیرے نکلے جنہوں نے اپنا ظہور ایسے چار دہقانوں کی صورت میں دکھلایا کہ جو بھیڑ سے بھی زیادہ مسکین نظر آتے تھے۔

گردونا جنوبی امریکہ میں از سر نو قایم ہوا جہاں وہ ۱۸۴۶ء تک قایم رہا۔ برینرل پیپ وارجنٹائن ریپبلک اور میکسیکو میں یہ کیفیت تھی کہ کسی قاتل کو چند ڈالر دیکر اپنے دشمن سے نجات پا سکتے تھے۔

ہے۔ اس طور سے مریم باکرہ روغن کی مالش کرکے اور اوس کو ہٹن دیکہ غائب ہوگئی اور رزق غیبی کا عشق اپنے پیچھے چھوڑ گئی۔ اوسوقت اوس زاہد نے مقدس گرڈونا قائم کی جوکہ قزاقی اور قتل کو مستحقاق آلہی ہونے کا دعوے کرتی تھی۔ اسی واسطے کسی مزدوی لوٹے مار کی مہم کا ارادہ بغیر مذکورہ بالا مذہبی رسم کے نہیں کیا جاتا تھا۔ اور جب یہ بحث پیدا ہوتی تھی کہ مسافر پر کس طرح حملہ کیا جاوے یا کوئی اور ایسی قسم کا جرم کا ارتکاب کیا جاوے تو انجیل کا حوالہ رہنمائی کے واسطے بظاہر دیا جاتا تھا۔

۳۱۰۔ انجمن کا انسداد

اس انجمن کے قوانین بھی مثل عنقریب تمام خفیہ انجمنوں کے قوانین کے نہیں لکھے جاتے تھے۔ بلکہ زبانی روایتوں کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو پہونچتے تھے۔ لیکن گرڈونا کے یہاں ایک قسم کی تاریخ تھی جس میں اوس کی کارروائیاں مختصر طور سے درج ہوتی تھیں۔ یہ کتاب جس کو ڈان مینوال ڈی کو انڈیاس نے سیوائل کی عدالت کے دفتر میں امانتاً رکھا تھا جس نے اپنے پہاڑی سواروں کے ساتھ اس فرقہ کو نیست نابود کیا اور یہ کتاب مع اور دستاویزوں کے ۱۸۲۱ء میں گرینڈ ماسٹر فرینس کارٹینا کے مکان میں پکڑی گئی تھی محکمہ عدالت میں اس انجمن کے اوپر اتہام قایم کرنے کی بنیاد تھی۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ گرڈونا کی شاخیں ٹالیڈو۔ بارسیلونا۔ کارڈووا۔ اور بہت سے اور اسپین کے قصبوں میں تھیں۔ اس سے اوسکا قریب تعلق مقدس تفتیش سے بھی سترھویں صدی تک ظاہر ہوا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مقدس بزرگان دین کے دئیے ہوئے احکام کی تعداد (۱۴۲۷) برس میں (۱۵۲۰ء) سے لیکر (۱۶۶۷ء) تک (۱۹۸۶) کو پہنچ گئی تھی جس سے گرڈونا کو قریب دو لاکھ فرینک کے حاصل ہوا۔ اون کے جرایم کی فہرست میں سے عورتوں کو خاصکر بزرگان تفتیش کی تحریک سے بھگا لیجانا ایک تہائی جرم ہوتا ہے اور قتل انسانی دوسری تہائی درجا لیکہ لوٹیرا پن یا جھوٹی شہادت اور دھمکی فہرست کو مکمل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے ذریعہ سے حکام لوگ فرقہ کے بہت سے ممبروں کو گرفتار کرسکیں۔ جن کی

نے صرف چار دھیلے اور اسی وجہ سے جھگڑا تھا۔ نیپل کے قمارخانہ کی کیمورسٹا کی عادت تھی کہ اس قسم کے دعوے کیا کرتی تھی۔ اس زبردستی کی بخشش کو اسپین میں بیریٹو اور نیپلز میں بیرٹو کہتے تھے۔

تاریخ میں کیمورا کی اصلیت کی بابت کچھ ذکر نہیں ہے۔ روایت کا پتہ ۱۸۲۰ء سے آگے نہیں چلتا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اوس کے قایم ہونے سے کیا کیا باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۳۱۳۔ کیمورا کی مختلف اقسام

ایک عمدہ کیمورا ہے جو انجمن کا جسم غفیر ہے اور جیسا کہ پیشتر ذکر ہوا۔ قماربازوں سے ٹکس وصول کرتا ہے۔ کرایہ پر گھوڑا گاڑی چلانے والوں۔ ملاحوں اور در حقیقت ہر شخص سے جو گھر سے باہر رہنے کا پیشہ کرتا ہے بجبر چندہ وصول کرتا ہے۔ کیمورا میں سے شاید ایک آدمی جیلخانوں میں بکثرت ہیں۔ اور اوس قیدی کی حالت پر افسوس ہے جو ... سے بورنبز کی ملعون حکومت کے دور میں چپ چاپ اونکی سخت گیریوں کو تسلیم نہیں کیا۔

ایک ملکی کیمورا بھی تھی اور وہ ایک ایسی کیمورا تھی جو ارتکاب قتل کرتی تھی۔

۳۱۴۔ انجمن کے مدارج

کیمورا میں جیلخانوں سے بکثرت ممبر ملجاتے تھے۔ ایک نوجوان قیدی جس کو کیمورسٹا ہونے کا شوق ہوتا تھا۔ اپنی امیدواری جیلخانہ میں شروع کرتا تھا جہاں اوسکو مفید کیمورسٹی کی خدمت میں نہایت ذلیل کام کرنے پڑتے تھے۔ جب کچھ عرصہ میں وہ اپنی بہادری اور سرگرمی کا ثبوت دے چکتا تھا۔ تو اوسکو پکیاٹوڈی سیگرو کے درجہ پر ترقی دیجاتی تھی۔ پکیاٹو کا ترجمہ لڑکی سے کرتے ہیں لیکن لفظ سیگرو کے معنی کی بابت کیمورسٹی لوگ خود جہالت کی تاریکی میں ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ لفظ سیگر یا غلطی کرنا ... سیگریٹو ... سے مشتق کرلیا جاوے۔ لیکن دونو اشتقاق شک وشبہ کے ساتھ ہیں جو اصطلاحیں اختلاف کے وجہ کے لئے مستعمل ہوتی تھیں

۳۱۴۔ کیمورا کی اصل

یہ فرقہ غالباً نہایت ہی قدیمی فرقوں میں سے تھا یا ہے۔ جیسا یورپ میں کبھی
نہیں ہوا۔ اور اب تک ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کہ وہ
معدوم ہو گیا ہے۔ یہ ایک فرقہ سیاہ زانو اشخاص چور چھلیے دغا باز و ہر قسم کے حرامزادوں کا
تھا۔ جنہوں نے نیپلز اور نیپلز کے علاقہ کو تنگ رکھا تھا۔ نام کی اصلیت مشتبہ ہے لیکن
زیادہ غالب گمان یہ ہے کہ یہ محض اسپین زبان سے لیا ہوا لفظ ہے کیونکہ لفظ
کیمورا اسی زبان میں موجود ہے جس کے معنے جھگڑے یا نزاع کے ہیں اور کیمورسٹا
جھگڑالو کینہ ور شخص ہوتا ہے اور چونکہ اٹلی میں یہ لفظ اسپین زبان میں سے غصب
کرنے سے پیشتر نہیں تھا۔ ہم معقول طور سے فرض کر سکتے ہیں۔ کہ یہ لفظ اور
بات نیپلز میں بدولت اسپین والوں کے جاری ہوئی خصوصاً جیسا کہ ہم اسپین
کے پرانے مصنفوں سے جانتے ہیں کہ ایسی انجمنیں جیسے اٹلی میں کیمورا تھی۔ اسپین
میں بہت عرصہ پیشتر سے موجود تھیں۔ جب اس انجمن کا اٹلی میں ظہور بھی نہیں ہوا
تھا۔ یہاں ہم صرف واقعہ کی مثال سے اقتباس کرتے ہیں۔ یہ واقعہ سینکو نیزاپو
بیسیر ٹیریا کے جزیرہ میں گذرا تھا جسے سنا ہے کہ ایک رات اپنی روند گھومنے میں
اس کو دو لڑتے ہوئے آدمی ملے۔ تکرار کا سبب دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ
لڑنے والوں میں سے ایک شخص نے قمار خانہ میں بہت سا روپیہ جیتا تھا۔ دوسرے
نے جو تماشائی تھا۔ اس کے لئے ایک سے زیادہ جیتنے کی مشتبہ حالت میں رائے دی
تھی اس سے وہ جیتنے والے سے آٹھ ریال کی بخشش کا دعوےٰ کرتا تھا۔ لیکن آخر الذکر

بھی دیتا تھا۔ جب خون ریزی ہوتی تھی تو وہ ہمیشہ انتخاب کیا جاتا تھا۔ جب کوئی گھون
مارا جاتا تھا۔ تو پکیاٹو امید کی ترقی میں اوسکو حوالہ کرنے میں بڑا شایق ہوتا تھا۔ قرعہ سے
انتخاب کیا ہوا۔ بعض وقت چھ سے لیکر بیس سال تک جہاز میں رہنے کا سستو جب ہوتا
تھا۔ تب وہ کیمورسٹا بنجاتا تھا۔ یہ تمام قتل مالی نفع کی غرض سے نہیں کئے جاتے
تھے۔ بلکہ آبرو کی غرض سے اس لئے کہ نیپل کے باشندوں کا ایمان چاقو کے سامنے
جھک جاتا تھا۔ جس طرح کہ زیادہ مہذب ملک ابتک تلوار کے سامنے جھک جاتے ہیں۔

۳۱۵ - مقبول ہونیکی رسم

جسوقت کوئی پکیاٹو کیمورسٹا کے درجہ میں مقبول ہوتا تھا۔ تو اہل فرقہ ایک میز کے
چاروں طرف جمع ہوتے تھے جس پر ایک خنجر ایک بھرا ہوا تپنچہ شراب یا پانی سے بھرا ہوا
ایک گلاس جو زہر دار خیال کیا جاتا تھا۔ اور ایک نشتر رکھا ہوتا تھا۔ پکیاٹو ایک حجام کے
ساتھ اندر لیجایا جاتا تھا۔ جو امیدوار کی ایک رگ کی فصد کرتا تھا۔ آخر الذکر بعض فرقوں
میں اوسوقت نشتر دکھلاتا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کو اپنے خون میں ڈبو لیتا تھا۔ اور اوسکو کیمورسٹی
کی طرف بڑھا دیتا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے فرقہ کے بھید پوشیدہ رکھنے اور اوس کے احکام
کو وفاداری سے بجالانے کے لئے قسم کھاتا تھا۔ تب وہ خنجر کو اوٹھالیتا تھا۔ اور
اوسکو سخت میز میں گاڑ دیتا تھا۔ تپنچہ کا گھوڑا چڑھاتا تھا۔ اور گلاس کو اپنے منہ تک
ملا لیتا تھا۔ تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ ماسٹر کا اشارہ ہوتے ہی خود کو ہلاک کرنے کے لئے آمادہ
ہے۔ لیکن ماسٹر اوسکو روکتا تھا اور خنجر کے سامنے دوزانو ہو بیٹھنے کے لئے کہتا تھا۔ تب
وہ اپنا سیدھا ہاتھ سر پر کے سر پر رکھتا تھا اور بائیں ہاتھ سے تپنچہ کو ہوا میں چھوڑ دیتا تھا
اور اوس گلاس کو جسمیں مفروضہ زہر بھرا ہوتا تھا۔ زمین پر مار کر چور چور کر دیتا تھا۔ تب
وہ خنجر کو میز سے اوٹھالیتا تھا۔ اور اپنے نئے رفیق کو دیتا تھا۔ اور اوسکو بغلگیر کرتا تھا۔ اور
اس امر کی تمام باقی اہل فرقہ پیروی کرتے تھے۔ ٹیمروجو اسوقت سے کیمورسٹا ہو گیا ہے۔
انجمن کے تمام حقوق منافع اور خاص رعایتوں کا مستحق ہو۔ لیکن اس قابل حقارت
رسم کا ہمیشہ لحاظ نہیں رہتا تھا۔ بعض وقت امیدوار دو آڑے خنجروں کے اوپر انجمن کے

وہ ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی تھیں۔

بعض مقام پر نیا مرید تیمرو کہلاتا تھا۔ دوسرے درجہ میں اوس کا نام پکیباٹو ڈی انری ہوتا تھا لیکن بہت برسوں کی تحقیقات کے بعد پکیباٹو ڈی سیگرو ہوتا تھا۔ کیمورا کے فروغ کے زمانہ میں ڈی سیگرو کے درجہ میں داخل ہونا۔ جان نثاری اور بہادری کی آزمایش میں پورا اترنے سے ممکن تھا۔ امیدوار کو کسی شخص کی صورت بگاڑنے یا مارڈالنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کو درخواست دینی پڑتی تھی اگر کیمورسٹ کو دونو باتوں میں سے ایک کرنے کے لئے فوراً حکم نہیں ملتا تھا۔ تو امیدوار کو تراتا (دو شخصوں کی جنگ لغوی معنی کھینچنا) کی آزمایش میں گذرنا ہوتا تھا۔ شکل صورت یہ تھی کہ اوسکو ایک پکیباٹو کے خلاف جو کہ حال میں قبول کیا گیا اور بذریعہ قرعہ نامزد کیا گیا۔ اپنا چاقو نکالنا پڑتا تھا۔ یہ ایسی خطرناک کارروائی نہ تھی جیسی اوّل اوّل معلوم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اکثر پکیباٹو کیمورسٹی کے بیٹے ہوتے تھے جو ایسی حالت میں اپنے بچپن سے ہی چاقوؤں سے لڑنے کی مشق کرتے تھے۔ مشہر میں باہمی تعلیم کے خفیہ مدرسے تھے۔ اور نیز قیدخانوں میں بھی جہاں کہ خنجر کا استعمال سکھلایا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں یہ آزمایشی لڑائی ہمیشہ سادی ترانا اے مسکو ہوتی تھی جسکے لغوی معنے مشک نکالنے کے ہیں یعنی ایک ملایم معاملہ تھا جسمیں چاقو صرف بازو کو لگتا تھا۔ اور پہلے خون نکلنے پر لڑنے والے بغلگیر ہوتے تھے۔ اور امیدوار فرقہ میں شامل ہو جاتا تھا۔ کیمورا کے ابتدائی زمانہ میں تحقیقات بہت سخت ہوتی تھی کیمورسٹی لوگ ایک سکہ کے چاروں طرف کھڑے رہتے تھے۔ جو زمین میں رکھا ہوتا تھا۔ اور تمام ایک اشارہ کے ساتھ سکہ کو اپنے چاقوؤں سے خراشیدہ کرنے کے لئے جھک جاتے تھے اور امیدوار کو یہ سکہ اوٹھانا پڑتا تھا۔ اکثر اوسکا ہاتھ چھد جاتا تھا۔ لیکن وہ پکیباٹو ڈی سیگرو بنجاتا تھا۔ اوسکو تین سال سے لیکر چھ سال تک کی ذمہ داری کرنا پڑتی تھی جس زمانہ میں انجمن کے تمام اخراجات اوس کے منافعوں میں شریک ہونے کے بغیر برداشت کرنا پڑتے تھے۔ عموماً اوسکا تعلق کسی کیمورسٹا سے ہوتا تھا۔ جو تمام مشکل سے مشکل کام اوس کے سپرد کرتا تھا۔ اور بعض وقت اوس کو ایک مٹی نانبے کے سکے

نا خنٹی (یعنی اسے آقا تم کو کوئی چیز درکار ہے) رفیق کو صرف سی کہا جاتا ہے جو سگنور کا اختصار ہے۔ ابیڈ تیں یعنی اوبجنبس کے معنے فرقہ کے ہیں۔ فریڈیرکے معنے ٹھنڈا کرنا مراد مار ڈالنے سے ہوتی ہے۔ ڈارمنیٹی خوابندہ مراد لاش ہے۔ لٹا ہوا شخص لیگنیلو یعنی بھیڑ کہلاتا ہے۔ ساجیٹو مطیع یا میکو۔ مسروقہ اشیا مارٹو یا رو فو (غنیمت) اور گریفو کہلاتی تھی۔ یہ اخیر الفاظ خاص گنواری محاورے ہیں۔ چاقو مارٹینو نینا (فوک) کہلاتا ہے۔ مسہری کا رٹویا او سوقت کہلاتا تھا جب بالکل چپٹا اور دونو طرف دھار ہوتی تھی اور سفرنگلیا۔ بندوق یو کا (منہ) توفا یا یون بیمبا پستول ٹکٹیک یا بو یوٹا۔ رات کے پہرہ والے گٹی نیری یا سورسائی (سیاہ بلی یا چوہے) پولس کے داروغہ کا لقب کیپو سگنا (سگنی ایک قسم کی لمبی اور چپٹی نان خطائی ہوتی ہے) لگنیہ (سگنی فروش) مراد پولس سارجنٹ سے ہے۔ سادہ پولس والا اسپیر[1] گیو (گھاس) ہوتا ہے۔ پیلو (پول)، جاسوس سرینٹا کے معنے پلاسٹر (ڈاٹ) سکہ کے ہیں۔ جب کوئی پکیاتو اپنے ذمے دوسرے شخص کا جرم لیتا تھا۔ (لاکلا وابولتے تھے) تو وہ اس سے بغلگیر ہوتا تھا۔ جو کیمورسٹی نیچ قوم کے ہوتے تھے۔ وہ گواپی (معنی معلوم نہیں) کہلاتے تھے۔ جو جیب کترا ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ہتھ پھیری میں آسانی کرنے کے لئے انگوٹھے کے قریب والی انگلی کو زور سے کھینچکر بڑھا لیتے ہیں۔ یا ایک کل کے ذریعہ سے جو اسی غرض سے بنی ہوتی ہے۔ یہانتک کہ وہ بھی اوتنی ہی لمبی ہو جاتی ہے جتنی بیچ کی انگلی وہ بڑے تعجب سے چیرجی کہلاتے ہیں۔

۲۱۸۔ کیمورا کا لکھا ہوا ضابطہ قانون

یہ یقین نہیں کہ کیمورسٹی کے یہاں تحریری ضابطہ قانون رہا ہو۔ لیکن انکے یہاں زبان در زبان ضابطہ تھا جس میں چوبیس دفعات تھیں۔ اگر ان سب کا ہم بیان کریں تو اس کتاب کی خدمت بہت بڑھجاوے۔ ہم صرف چند کو انتخاب کرتے ہیں۔ دفعہ ۲ میں بیان ہے کہ پولس کا کوئی شخص اس میں داخل نہونے پاوے۔

---

[1] اسپیرگیس مخففا سپیرد گراس کا ہے یہ دبی گھاس ہے جسکو چینہ یا چڑیوں کا غلہ کہتے ہیں*

ساتھ وفادار رہنے کی قسم کھاتا تھا۔ عموماً ایسی مقبولیت کے بعد شہر میں دعوت ہوتی تھی۔ یا خود جیلخانہ میں اگر یہ مقبولیت قیدیوں کے اندر ہوئی ہے۔

۳۱۶۔ سینٹر دوارالقرار، یا مرکز)

کیمورسٹی سینٹروں میں منقسم تھے۔ بارہ سینٹر نیپلز میں تھے اور ہر ایک سینٹر میں پھر پانچ چھوٹے سنٹروں میں منقسم تھا۔ ہر ایک ان میں سے دوسروں سے بالکل علیحدہ اور اپنے ہی فائدہ کے واسطے کام کرتا تھا۔ اگرچہ کسی وقت میں تمام سینٹر جنمیں سے ہر ایک کا سردار علیحدہ ہوتا تھا دیکیر یا سنٹر کے سردار کو اپنا پیشوا کلاں مانتے تھے دوکیرپا ابتدا میں کاسل کپنوا نو تھا۔ جو بعد کو اسپین کے والیرائے کا محل ہوگیا۔ نام تبدیل ہونے کی یہی وجہ ہے اور بعد میں عدالت کی کچہری ہو گیا) ان کلاں پیشواؤں میں سے اخیر شخص انیلو آسیلو نیاڈا جو آخر میں غائب ہو گیا۔ وہ کبھی پولیس کے ہاتھ گرفتار نہ ہوا۔ ہر سینٹر کے سردار کو ممبر لوگ منتخب کرتے تھے۔ وہ اونکے مشورہ بغیر کوئی ضروری کام نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن سنٹر کی تمام کمائی اوسیکو دی جاتی تھی جس سے اوسکو بہت بڑا اختیار ملتا تھا۔ کیونکہ وہ کیمورا تقسیم کرتا تھا۔ یہ لفظ صرف فرقہ کے نام کو ہی نہیں بتلاتا۔ بلکہ مشترکہ سرمایہ کو بھی سردار کدھی ایک کنٹارولو دیا محاسب) ایک کیپوکیر سیلو دیا خزانچی) اور ایک سیکرٹری (دیا نائب) لئے ہوئے تھے۔ کیمورا کے اور ملازمین میں ایک کیپوا سینٹری دمنتظم رسد) اور ایک تیا میٹو، الغوی معنے منادی کنندہ) اس لئے کہ وہ مطلوبہ قیدیوں کو جیلخانہ کے پنچایت گھر میں بلاتا تھا۔ بر ٹیپا لو (۳۱۲) کی تقسیم ہر اتوار کو ہوتی تھی۔ سردار ہمیشہ اپنے واسطے جزاعظم نکال لیتا تھا۔

۳۱۷۔ کیمورا کی نامعقول اصطلاحیں

سردار ماسٹو یاسی ماسٹو یعنی ماسٹر دآقا) یا سرماسٹر دجناب آقا) کہلاتا ہے جب کوئی رفیق چونکہ تمام نومرید ایسی القب سے موسوم ہوتے ہیں۔ رستہ میں اپنے سردار سے ملتے ہیں۔ تو وہ اپنا ہاتھ ٹوپی تک اٹھا کر کہتا ہے۔ ماسٹو ڈولایٹ

جیلخانوں پر بھی حملہ کرتی تھی۔ قیدی کے آتے ہی کیمورسٹا سلام کلام کرتے تھے۔ جو میڈونا کے چراغ کے واسطے اوس سے روپیہ مانگتا تھا۔ قیدی اوس روپیہ سے جو اوسکو اِن دوستوں سے ملتا تھا۔ کہاتا تھا پیتا تھا۔ حقہ کشی کرتا تھا۔ ضروریات میں بھی اور فضولیات میں بھی انصاف اور استحقاق پر کیمورا نے ٹیکس قایم کر رکھا تھا۔ جو لوگ اس استحصال بالجبر کی مخالفت کرتے تھے ہلاکت کے خطرہ میں مبتلا ہوتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ کیمورسٹا جن قیدیوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتی تھی۔ وہ اوسے وزن مدد دن سے موہنڈنے نہیں دیتی تھی اور اوس کے عوض لڑا بھی کرتی تھی اور کبھی زندہ ہی کی کھال اُتار لیتی تھی۔ جب کسی رتبہ کا قیدی ویکاریا میں لایا جاتا تھا۔ تو وہ سنگوگاہ گاہ کیمورا سے ایک چاقو اپنی ذاتی حفاظت کے لئے ملتا تھا۔ ہر ایک جیلخانہ میں کیمورسٹی کے ہتھیاروں کا گودام ہوتا تھا جو پیانٹا (پودہ) کے نام سے موسوم ہوتا تھا۔ اور حکام جیل کو اسکا حال اصلاً نہیں معلوم ہوتا تھا۔ یہ بات خاص طور سے مانی جا سکتی ہے کہ کیمورا جیلخانوں میں ابتداءً حفاظت کے واسطے قایم ہوئی تھی۔ جنکے ساتھ بوربن خاندان کی بُری حکومت کے زمانہ میں حکام ایسی بدسلوکی سے پیش آتے تھے کہ شرم آتی ہے یہ یقینی ہے کہ کیمورسٹی قیدخانوں میں کچھ انتظام رکھتے تھے۔ درحقیقت جیلر بھی بعض اوقات سربرآوردہ باغی قیدیوں کے بارہ میں اونکی حکومت کی طرف رجوع کرنے میں خوش تھے۔

۳۲۰۔ کیمورا گلیوں میں

ابتداءً کیمورا کا وجود صرف جیلخانوں میں ہی تھا لیکن پھر یہ قیدخانوں کی بدولت شہر میں بھی پہونچ گئی جنہوں نے ۱۸۳۰ء کے بعد بہت جلد زمانہ سازی کی تھی۔ اوس تاریخ سے نیپل کی گلیوں میں کیمورسٹی ایذا رسانی کرتے تھے۔ اور یہ ٹولیوں میں کارروائی کرتے تھے۔ طلایہ کی آمد پر بلّی کی طرح میاؤں میاؤں کرنے لگتے تھے۔ اور ایسے پیادہ معاشر کو دیکھ کر جسے رات ہوجاتی ہے۔ مثل مرغ کے بانگ دینے لگتے تھے۔ یہ اشارہ دوست کے بتلانے کے لئے کسی گھر پر حال کھلوانے میں بھی اختیار کیا جاتا تھا

...یکن دفعہ ۳ میں کیمورسٹا کو فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت ہے۔ تاکہ وہ اون
...توں سے اپنے بھائیوں کو مطلع کردے جو حکام نے اونکے خلاف سوچی ہوں۔
...فعہ ۵ میں شرط ہے۔ کہ جو اس انجمن کے خلاف جرم ہوا کریں۔ اونکی تحقیقات گرینڈ
...سٹر کیا کرے اور چھ کیمورسٹی پروپرائیٹری (یعنی وہ کیمورسٹی جنکے ماتحت اور لوگ ہوں)
...ہ بھی اوس کے ساتھ ہوں۔ دفعہ ۸ کی رو سے ہر کسی ممبر کو جس نے اخفا کے عہد کو
...ڑ دیا ہو۔ موت کی سزا دی جاتی ہے۔ دفعہ ۹ اور (۱۰) کی رو سے وہی سزا ایسے
...اموں کے چھوڑ دینے اور کرنے پر ملتی ہے جس سے انجمن کی محفوظی میں خلل آوے
...فعہ ۱۵ کی رو سے سب سے کمتر درجہ کا کیمورسٹا کسی ممبر کو ہلاک کرسکتا ہے جس نے
...نجمن کے مضر کوئی کام کیا ہو۔ لیکن وہ دو رفیقوں کی موجودگی میں ایسا کرے جو کہ
...س واقعہ کے گواہ ہوں۔ دفعہ ۱۷ میں ہر شخص کے لئے موت کا حکم ہے جو گرینڈ ماسٹر
...سے بذات خاص واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ دفعہ ۲۰ کی رو سے وہ
...یمورسٹی جو پچاس یا ساٹھ برس کی عمر کو پہونچ گیا ہو۔ یا جسکو اس مذہب کی پاسداری
...یں نقصان پہونچا ہو۔ وہ چندروزہ یا دائمی امداد کا مستحق ہوسکتا ہے۔ اون بیواؤں
...و بھی خاص خاص صورتوں میں وظیفہ ملتا ہے۔ دفعہ ۲۴ قیدیوں کو نقد انعام ہتھیار یا
جس چیز کی اونکو ضرورت ہو بلا کسی قید کے دیتی ہے۔ کیمورسٹی لوگوں میں یہ قانون
بھی لکھا ہوا نہیں تھا۔ کہ اگر کسی کام میں ناکامی ہو۔ تو ایک دوسرے کی باہم مدد کریں
کیمورا ایلیگنٹی کے ایک ممبر کے خلاف اگر کوئی جرم کیا جاتا تھا۔ تو وہ جرم گویا کل کے
خلاف کیا جاتا تھا۔ اور اون میں سے کوئی شخص اوسکا انتقام لے سکتا تھا۔ یہ پچھلے
شہر فا رسموماً یکساں پوشش پہنتے تھے۔ ٹوپی ایک ہی طور پر اوڑھتے تھے۔ اور
سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں میں چھڑی کو سیدھا ٹکا کر چلتے تھے۔ چوری کی اجازت
تھی۔ لیکن مال مسروقہ کسی اچھی قیمت کا ہونا چاہیئے۔ تاکہ کیموسا کی بدنامی نہو۔

۳۱۹۔ جیلخانوں میں کیمورا

ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ کیمورا ہر جگہ موجود تھی۔ بوربن کے زمانہ میں وہ

اونکی جیست کا دسواں حصہ تھا - اگر کوئی امیر آدمی کسی مکان کے لئے جو بذریعہ نیلام فروخت ہوتا تھا - بولی بولنا چاہتا تھا تو کیمورسٹا اوسکی انتظار میں لگا رہتا تھا - اور سنا دیتا تھا - کہ جبتک ہماری انجمن کو کچھ روپیہ نہ دیا جائیگا تو میں زیادہ بولی بولتا رہونگا بدنام مکانوں سے کیمورا کو بڑی آمدنی ہوتی تھی جیسے خفیہ مال لانے والوں سے فرانس کے قدیم ملکی انتظام میں پولس کے انتظام میں بڑی خرابی تھی - بڑے بڑے تجار اپنے مال کے اوتارنے اور چڑہانے کا انتظام کرنے کے لئے کیمورا کو خوشی سے نوکر رکھتے تھے - شہر کے ہر ایک پھاٹک چنگی کے دفتر پرمٹ گھر ریل اسٹیشن پر کیمورسٹی ملتے تھے - کوچوان اور حماؤں پر ٹکس لگایا جاتا تھا - باغچہ والے جو شہر میں پھل لاتے تھے اون پر فی ٹوکری ایک سو دسکہ) کے حساب سے تاوان لگایا جاتا تھا - کیمورسٹوں کے خلاف قانون قرعہ اندازی کے مکان ہوتے تھے - اون کے منافع بہت بڑے ہوتے تھے - کیونکہ عورت جو گرفتار کی جاتی تھی - اوس سے فی ہفتہ لاٹری میں ایکیزار فرینک حاصل کرنا مقصود ہوتا تھا - فی الحقیقت کیمورا نوع انسان کی ہر ایک کمزوری اور برائی میں بیوپار کرتی تھی - بوربن کے زمانہ میں یہ فوج کو بھی ستاتی تھی - لیکن جب اوس نے اٹلی کی فوج کے خراب کرنے کی کوشش کی تو جن ممبروں کا حال کھلگیا اونکی گردنوں میں اشتہار لٹکا کر جلسہ عام میں مشتہر کئے گئے تھے - بدنام کیمورسٹا کا لقب اونکے ساتھ تھا -

۱۲۳ - کیمورا کے میل جول کے اسباب

اوس غلامی کی ذلیل حالت میں اِن اسبابوں کی امید ہوسکتی تھی کہ جس حالت میں بوربن خاندان نیپلز کی رعایا کو رکھتا تھا جس سے عام بدکاروں کی اونکی وفاداری حاصل کرنے کیلئے حفاظت تھی ورعایکہ شہر کے ہوشیار اشخاص جنکا منشا آزادی پسند انجمنوں کا تھا - نہایت کینہ وری سے عذاب دیئے جلتے تھے - پادریوں نے بادشاہ اور رعایا کو بہت بڑی جہالت اور بداعتقادی کی حالت میں رکھنے میں بہادری ظاہر کی - اسی واسطے کوئی زبردست انجمن بہتری کے واسطے اس برائی کے مقابلہ میں

جب پیدل مسافر اکیلا نہیں ہوتا تھا۔ تو وہ ایک لمبی سانس نکالتے تھے اور جب وہ
حملہ کرنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ تو چھینک دیتے تھے۔ باکہ مریم کا بھجن گاتے
تھے۔ جب مال غنیمت کی اچھی امید ہوتی تھی اور اپنے باپ دادوں کا فخریہ نغمہ
گاتے تھے۔ جبکہ امید کیا ہوا مقتول نظر میں چھپ رہتا تھا۔ جب کوئی کیمورسٹا
فرقہ کے جلسہ کے موقع پر داخل ہوتا تھا۔ جہاں وہ اجنبی ہوتا تھا۔ حاضرین میں
سے کوئی شخص جو اوسکا واقف حال ہوتا تھا۔ اپنے دوستوں کو یہ جتلانے کے لئے
کہ نو وارد شخص اونہیں کے فرقہ میں ہے۔ اپنی پپوٹوں کو دو یا تین دفعہ اوپر
اوٹھاتا تھا۔ اپنے ہاتھوں کو اپنی جیبوں میں ڈالتا تھا۔ اور ایک یا دو سیکنڈ تک
چھت کی طرف دیکھتا تھا۔ شہر کا کیمورا بڑے سرکلوں سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا تھا
شاہزادے بھی اِن خفیہ بال لیجانے والوں سے ملے ہوئے تھے اور اون کے منافعوں
میں شریک تھے۔ وزیر لوگ بھی ایک خیال سے کیمورسٹی کے محافظ تھے پادری جو
خیراتی گرجاؤں کے پیشوا ہوتے تھے اور ہر ایک ملازم گورنمنٹ کسی نہ کسی طریق سے
کیمورا کی جماعت میں شامل تھا۔ ایم مارک مانیر ایک کیمورسٹا کا حال بیان کرتا ہے
جسکو وہ جانتا تھا۔ کہ نیپل میں ہے جو اگرچہ بھرے ہوئے پانسوں سے کھیلتا تھا اور
تاش میں دہوکا دیتا تھا۔ اور درحقیقت پورا دھوکے باز تھا۔ تاہم عدالت میں اُسکی
عزت ہوتی تھی اس لئے کہ وہ تلوار اچھی طرح پکڑتا تھا۔ اور بہ حیثیت جنگ آور اُس کی
ہیبت بیٹھی ہوئی تھی۔ یہانتک کہ ایک انگریز نے اوسکو ایک عزت کے کام میں
مار ڈالا۔ لیکن خالص اور سادہ کیمورسٹا دنے طبیعتوں کو مکاری سے پھسلا لیتا تھا
فقیر بھی اپنا معمولی پیشہ کیمورسٹا کو فیس دئے بغیر نہیں کر سکتا تھا۔ اسنے شراب خانوں
میں جو نیپل کے بہت سے حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ جہانتک گوڈریا فقیر تمام دن
بلکہ تمام رات بیٹھے جوا کھیلتے رہتے تھے۔ کیمورسٹا قریب کھڑا رہتا تھا اور ہر داؤ سے
اپنا مقررہ حصہ لے لیتا تھا۔ کونسے حق کی رو سے وہ اوسکا دعوے دار تھا۔ یہ کوئی
نہیں بتلا سکتا۔ یہ کہنا کافی ہے کہ کوئی اوس سے اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ جواریوں پر ٹیکس

کے آنے تک شہر میں انتظام قایم رکھا۔ لیکن وہ دل سے کیموریسٹی بنے رہے وہ
کثرت سے خفیہ مال لانے میں مصروف رہے اور شہر کے پھاٹکوں کی چنگی بزور لیتے تھے
یہانتک کہ گورنمنٹ کو کسی روز تمام پھاٹکوں پر ملاکر صرف پچیس سو دکتے ملے۔ اس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ سختی سے انتظام کیا گیا۔ نوّے کیموریسٹی ایک رات میں گرفتار کئے گئے۔
اگلے روز محصول چنگی سے (۳۴۰۰) فرینک حاصل ہوئے۔ باقاعدہ شخصی سلطنت
قایم ہونے پر سلویو اسپونٹا ۱۸۴۸ء کے سال کا ایک محب وطن پولس کا وزیر بن گیا۔ اسکی
پہلی تدبیر کیمورا سے ربط تھا۔ اوس کو اونکی طرف سے قواعد کی انحراف ورزی کا
انتظار زیادہ عرصہ تک نہ کرنا پڑا ایک ہی رات میں اوسنے سو کیموریسٹی سے زیادہ
گرفتار کرائے اور فی الفور اوسنے شہری گارد کو موقوف کرکے اوسکی جگہ حفاظت عامہ کا
ایک جدید گارد مقرر کیا جس کو اوس نے پیشتر سے تجویز کر لیا تھا۔

۳۲۳۔ کیمورا کی کوشش سے بندش

لیکن باوجود سگنر اسپونٹا کے دانشمندی کی تدبیروں کے کیمورا معدوم نہوئی۔ اسکا
وجود صرف آدمیوں کے مجموعہ میں نہیں تھا۔ اسکی گہری شاخیں ملک کے اخلاق میں پھیلی
ہوئی تھیں۔ اگرچہ سردار دور کردئے گئے تھے۔ لیکن اس فرقہ کا انتظام دوسرے سرداروں
کی ماتحتی میں قایم تھا۔ ایسے کیموریسٹی جو جیلخانہ میں بھیجے جاتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنی
آزادی حاصل کرکے پھر اپنی وہی بد اطواریاں اختیار کر لیتے تھے۔ وہ بحیرہ روم کے
مختلف جزیروں میں جلاوطن کردئے جاتے تھے۔ جہاں سے بہت سے بھاگ کر نیپلز میں
واپس آجاتے تھے۔ اور پکار پکار کر کہتے پھرتے تھے۔ اسپونٹا کو موت آوے۔ وہ انتخاب کے وقت زبردست
ہو گئے جو اپنے ووٹوں سے انتخاب کرنے والوں کے مذہب اور علم سیاست کی
رہنمائی کرتے تھے۔ صلح پسند شہریوں پر رات میں حملہ ہوتا تھا۔ نیپلز کی سڑکوں میں لوٹ
لئے جاتے تھے۔ قزاقیاں بالکل عام ہوگئی تھیں۔ ایسے حالات ۱۸۶۲ء تک رہے۔
جنوبی ریاستیں محاصرہ کی حالت میں مشتہر کی گئی تھیں۔ اور جنرل لا مارمورا اور کونسٹر الیونٹا اس
موقع پر کیمورا کے استیصال کے کام میں لائے گئے۔ ستمبر ۱۸۶۲ء میں تین سو نہایت بدنام

پیدا نہ ہوسکی۔ خوف نے اون چند لوگوں کو جو اخلاق کے زیادہ بلند درجہ پر تھے۔
پست رکھا۔ اسی وجہ سے قایم شدہ اور سرسبز کیمورا کو ایسا اختیار تھا۔ جیسا ہم آج کل
دیکھتے ہیں کہ چینی فقیر ایک زبردست جماعت بنائے ہوئے ہیں اور سلطنت کے ہر ایک
شہر میں دوکانداروں سے خیرات بجبر وصول کرتے ہیں۔ ۱۸۴۸ء سے پیشتر کیمورا کبھی
ملکی انجمن نہیں تھی۔ اسیواسطے گورنمنٹ نے اوس سے مزاحمت نہیں کی۔ بلکہ بعض دفعہ
وہ پولس کے بہت کام آتے تھے اور درحقیقت اونکی ملازمت میں لے لئے جاتے تھے۔
اسکی شاخوں کے بارہ سرداریں سے ہر ایک کو سوڈیوکٹ (۴۲۵ فرینک) ماہوار خفیہ
پولس کے سرمایہ سے ملتے تھے۔ درحالیکہ فوج کے اعلےٰ درجہ کے ملازموں کو انجمن
کی دہوکہ بازکارروائیوں کی ماہوار آمدنی سے ایک تہائی ملتا تھا۔ بعض وقت موخرالذکر
اشخاص اون جرموں کو نکال لیتے تھے۔ جو پولس کو دریافت نہیں ہوسکتے تھے۔

۳۲۲۔ ملکی کیمورا۔

۱۸۴۸ء کے بعد گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے والے جب رعایا کو بڑہا نہ سکے
تو کیمورسٹی کو اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کی لیکن جو کچھ انہوں نے اس نامعقول
تدبیر سے حاصل کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اونکی استحصال بالجبر میں شریک ہوئے۔ بعض نے
اون میں سے اپنا روپیہ کمانے میں ایمانداری سے کوشش کی اور پولس کے داؤ پر
چڑھکر جیل خانہ بھیجے گئے۔ اوسوقت یہ فرقہ ملکی ہوگیا۔ جون ۱۸۶۰ء میں فرانسس دوم
ایک ضابطہ قانون منظور کرنے کے لئے مجبور ہوا۔ جیلخانہ کھولدئے گئے اور کیمورسٹی کی
ایک بھیڑ باہر نکلی۔ اونکا پہلا کام پولس کے داروغاؤں پر حملہ کرنا اونکے کاغذات کو
جلانا اور مسلح سپاہیوں کو اپنے سونٹوں سے جان سے مارڈالنا تھا۔ سینفیدسٹی یا اوس
ہجوم نے جو کہ بادشاہ اور حقوق الٰہی کا جانبدار تھا۔ شہر کے لوٹنے کی دہمکی دی۔
اونہوں نے اپنا مال غنیمت رکھنے کے پہلے ہی سے گودام کرایہ پر لے لئے تھے۔ ڈان
لیبوریو جو پولس کا نیا افسر تھا نیپلز کو لوٹے سے بچانے کے لئے کیمورسٹی سے ملگیا۔
اونہوں نے اوس کو روکا۔ اونکا ایک شہری گارد بنایا گیا۔ جنہوں نے گیریبالڈی

لوگ گرفتار کئے جاتے تھے۔ اون لوگوں کی جوروئیں بھی پولس کے ہاتھ گرفتار ہوتے تھے۔ بازاریں آتی تھیں اور بیان کرتی تھیں کہ ہم اپنے خاوندوں کا حق وصول کرنے آئی ہیں جو پہلے زمانہ میں اونکو فوراً دیا جاتا تھا۔ مگر اس موقع پر جوروں کو جیلخانہ روانہ کردیا جاتا تھا۔

۳۲۵۔ کیمورسٹی کی ہاتھ سے قتل

دوسرا موقع جبکہ کیمورا پھر شان و نمود کے ساتھ عام کے روبرو آئے۔ جون ۱۸۷۹ء میں تھا۔ اگست ۱۸۷۸ء میں ایک شخص ونسینز و بوریلی اس فرقہ کا ایک سربرآوردہ شخص نیپلز کے قریب مارا گیا۔ اوس کے اوپر جاسوس اور مخبر ہونے اور پولیس سے خفیہ تعلق رکھنے کا شبہ ہوگیا تھا۔ چنانچہ فرقہ نے اوسکی موت کا فتوے دیدیا۔ چھ ممبر ایک شرابخانہ میں جمع ہوئے اور آپس میں سے ایک شخص کو یہ کارروائی کرنے کے لئے انتخاب کرنے کو راضی ہوئے۔ عربی پالک رفالی اسپازیٹو کے نام قرعہ نکلا وہ اس وجہ سے منتخب کیا گیا۔ کہ اوسکو بوریلی کے ساتھ ذاتی مخالفت تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فرقہ کے ساتھ اوسکی بیوفائی پر بھی شبہ گذرتا تھا۔ اب اس موقع پر اگر اوس نے وفاداری سے کام کیا۔ تو اوسکی آزمایش ہوجاویگی۔ چنانچہ اوس نے مستعدی سے اس کام کا ذمہ لیا۔ اسپازیٹو باریلی کے گھات میں لگا رہا اور جب اوس نے ایک موقع پر اوسکو تاڑ لیا۔ تو پس پشت سے گولی رسید کی۔ لیکن یہ زخم فی الفور مہلک ثابت نہوا۔ اور اسپازیٹو کا پیچھا کرکے چند سپاہیوں نے اوسکو پکڑ لیا۔ لیکن ایک ہمدرد گروہ نے اوسکو چھڑا دیا۔ اور باریلی کی لاش مردہ خانہ میں جسوقت عوام لوگ برا بھلا کہتے تھے۔ پہونچائی گئی۔ اور اوس کے ساتھ ہر قسم کی بےتوقیری کی گئی۔ اسپازیٹو اپنے زمانہ کا بہادر بنایا گیا۔ اوس کے واسطے روپیہ جمع کیا گیا۔ لیکن اوس نے پولیس کی دیکھ بھال سے بچنا ناممکن پایا اور اپنی رہائی سے تین دن بعد اوس نے سلامتی کی امید چھوڑ دی۔ ہمدردوں کی ایک کثیر جماعت نے نیپلز کی گلیوں میں اوسے جیلخانہ تک پہونچایا اور اوسکی تواضع میں روپیہ اور سیگار کا ڈھیر لگا دیا اور اوس کے

کیمورستی جیلخانہ بھیجے گئے۔ بعض اون میں سے جیل کے تہ خانوں موسومہ میمیریٹ بن مقام فلورینس بھیجے گئے۔ بعضے جزائر ٹریمٹی میں قید کئے گئے۔ تاہم کیمورا ناقابل انسداد معلوم ہوا۔ بعض وقت اوسکی کارپردازی میں ایک ظاہرا وقفہ ہوجاتا تھا۔ اور وہ نئی طاقت کے ساتھ پھر ظہور کرتی تھی۔ اوسکی سال بسال کی کارروائیوں کو بیان کرنا وقت طلب ہے۔ کیونکہ وہ اوس وقت میں سرسبزی کے ساتھ جاری تھی۔ جبکہ اٹلی کی نئی سلطنت استقلال کے ساتھ قایم ہوئی۔ چند مختصر حالات کافی ہونگے۔

۳۲۴۔ کیمورا کے خلاف از سر نو تدابیر

ستمبر ۱۸۷۷ء میں گورنمنٹ نے بالقصد دوسری کوشش کیمورا کے انسداد کے لئے کی۔ سینٹ اینا ڈیلا پیلوڈا کا بازار حملہ کے واسطے انتخاب کیا ہوا موقع تھا۔ کوئی کسان کیمورسٹی کو محصول دینے سے پیشتر اپنی ترکاریاں اور پھل لاکر نہیں بیچ سکتا تھا۔ علاوہ سادہ پوش پاسبانوں کے بازار علی الصباح ہی سے پولس اور سنگین رکھنے والوں سے گھر جاتے تھے درحالیکہ ایک خاصی مضبوط فوج برسیگلائیری کے قریب ہی نوکری پر حاضر رہتی تھی۔ یکایک ہر ایک پھاٹک اور باہر جانیکا راستہ بند کردیا جاتا تھا۔ بھاگنا یا مقابلہ کرنا خارج از بحث ہوجاتا تھا۔ اور فرقہ کے نہایت بدنام سٹاؤن[58] شخص گرفتار کئے جاتے تھے۔ اور ایک لنبی رسی میں باندھکر پولس کے قریب تھانہ میں پہونچائے جاتے تھے جہاں وہ جلد سپرد کردئے جاتے تھے۔ اور دس دس کی ٹولیوں میں جیلخانہ بھیجے جاتے تھے وہاں پکیاٹو بغیر لباس ہوتا تھا۔ اور اپنی قمیص کے آستین پہنے رہتا تھا۔ اور پورا کیمورسٹا اشرافوں کا لباس پہنے رہتا تھا۔ اوس کی اونگلی میں انگشتری ہوتی تھی اور ایک سنہری زنجیر اوسکی گردن میں پڑی ہوتی تھی۔ اس لوٹ سے چند روز بعد ایک دوسری لوٹ مچھلی بازار میں ہوتی تھی۔ جبکہ انسٹھ[59] بہت برے چال چلن کے پکڑے جاتے تھے۔ تاہم کیمورسٹی اپنے دعوے کئے ہوئے استحقاق پر ایسے ضدی ہوتے تھے کہ ترکاری بازار میں ادبار سے دو روز بعد اپنی صورت دکھلاتے تھے اور معمولی تقاضے کے خواستگار ہوتے تھے۔ مگر اسپر تکرار کی جاتی تھی اور یہ

میلا وٹیا - (یا خراب زندگی)

٣٢٦ - میلا وٹیا

جو فرقہ اس نام سے مشہور ہے وہ کیمورا کی شاخ معلوم ہوتا ہے چونکہ اس میں اعلی درجہ کیمورسٹ کا ہے اور دوم درجہ پکیاٹو کا اور تیسرا جیوینیاٹو یا نومرید کا کیمورسٹی کے سردار کا خطاب وائز ماسٹر (دانا آقا) ہوتا تھا - درحالیکہ کیمورسٹ کا ہجو آمیز خطاب انکل (چچا) ہوتا تھا - یہ فرقہ عوام کے سامنے ایک شان اور نمود کے ساتھ اپریل ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوا - جبکہ ایک سو اناسی آدمی علاقہ نیپلز میں مقام باری پر گرفتار ہوئے اور اونکی تحقیقات اس امر کی کی گئی کہ اوس فرقہ کے ممبر ہیں اس فرقہ کا نام میلا وٹیا ہے (جسکے معنے خراب زندگی ہیں) کہتے ہیں کہ دیجا کومو کے ناول سے لیا گیا ہے - جو اپنے چھپنے کے وقت اٹلی میں نہایت مشہور تھا - اس سازش کا دریافت ہونا فرقہ کے نو ممبروں کا حال کھلجانے کی وجہ سے ہوا - جو گوئندہ بن گئے تھے - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ مدارج میں دخل پانا - صرف بے شمار تمہیدی رسوم کے بعد ممکن تھا - جو شخص ممبر ہونا چاہتا تھا - اوسکو کوئی ممبر فرقہ کے سردار کے پاس لیجاتا تھا - جو سخت بازپرس قایم کرنے کے لئے ایک دوسرے رفیق کو تعلیم کرتا تھا کہ آیا یہ سائل داخل کرنے کے لئے ہے - یا نہیں - یہ تعلیمی کارروائیاں ایک قسم کی چوروں کی فرفسی[1] میں ہوتی تھیں - جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ممبروں کے تین درجے تھے - ہر ایک کا سردار علیحدہ تھا - اور کسی قدر اوسکا حساب کتاب بھی علیحدہ تھا - نسبوتت

---

[1] مصنوعی زبان کے لئے محاورہ ہے - مترجم

راستہ میں پھول بکھیرے۔ کیمورا کے (۴۹) ٹھتر ممبر اور اوسی وقت گرفتار کئے گئے۔ جنپر بایلی کے قاتل کے مددگار ہونے کی تہمت لگائی گئی۔ لیکن جج اور پنچایت نے کیمورا کے انتقام سے ڈر کر تحقیق کرنے والے حالات انتخاب کر لئے اور مجرم جرم کے مقابلہ میں خفیف سی سزا بھگت کر بچ گئے۔ لیکن پھر یہ تمام بدبخت اپنی جان نثاری میں مشہور ہیں وہ کلیسا کے دفاع بیٹھے ہیں اور وہ اونکی حفاظت کرنی جانتا ہے اور کیمورا اب تک ترقی پر ہے۔ کیونکہ اپریل ۱۸۸۵ء کے کاغذوں میں کیمورسٹی کی ایک تازہ تحقیقات کی رپورٹ ہوئی ہے۔ اون میں سے ایک گوئندہ (مخبر) بنگیا تھا۔ اون کی ایک تعداد جزیرہ اسپیا کو بھیجی گئی تھی اور بعض اشخاص کی پہلی کارروائی جنہوں نے اٹلی سے اوسکے خفیہ انجمنوں کے جنون پر بڑی تکلیف پائی تھی۔ یہ تھی۔ کہ کیمورا کا ایک اندرونی ھرکل بنایا جاوے۔ ایک پریسیڈنٹ منتخب کیا جاوے۔ جسکا رتبہ اوسکو تمام مسروقہ اشیا کا مستحق کردے جسکا ایک حصہ وہ چور کو دیا کرے۔ اوس کو قماربازی کی بھی اجازت ہو۔ جیت کا ایک حصہ ملا کرے۔ درحقیقت ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۸۵ء میں موجودہ حکومت اٹلی میں کیمورا جیلخانوں میں اوسی صورت اور زور کے ساتھ باقی ہے جس سے اوسکی بوربن خود مختار بادشاہوں کے عہد میں ناموری تھی۔ لیکن جب تک پوپ (اسقف) ویٹکین پر قابض ہے۔ اٹلی کی ادنی اقوام میں کسی ترقی اور عروج کی امید نہیں ہوسکتی اور شہنشاہ جرمن پوپ کے روبرو دوزانو بیٹھکر مہذب یوروپ کی ذہانت کی توہین کرتا ہے۔ جو انتظام کلیسا کا قایم مقام ہے جس نے ہمیشہ ڈاکوؤں کی مدد اونکی قزاقی اور قتل کے پرورش اور حفاظت کی ہے۔

ان تصویروں میں سے نہایت عجیب ہوتی تھیں ۔ جو فرشتے شیاطین ۔ سانپوں ۔ رقاصہ عورات ۔ گیریبالڈی کی شبیہ اور سینٹ مارک کے شیر کی تصویریں ہوتی تھیں ۔ تحقیق کے وقت گوئندوں نے سمجھایا کہ اسیری کی حالت میں کیمورسٹی کے حکم سے وہ خطوط اور روپیہ دوسرے قیدیوں کے پاس لیجاتے تھے جو اونہیں کے فرقے کے تھے ۔ اور کس طرح سے کیمورسٹی کے احکام سے جیسیں قیدیوں ۔ نگہبانوں ۔ اور دیگر اشخاص پر ظلم شامل ہوتا تھا ۔ اون لوگوں کو بتلائے جاتے تھے جو اونکی تعمیل کے لئے منتخب کئے جاتے تھے ۔ پیش شدہ شہادت سے ظلم اور استحصال بالجبر کا طریق پورے طور سے قایم کیا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ جسکی کارروائی بیگناہ لوگوں پر ہوتی تھی ۔ اور ایسے شخصوں سے بدلا لیا جاتا تھا ۔ جنپر پولیس سے ملنے کا شبہ ہوجاتا تھا ۔ بہت سے ملزموں پر قید کے سخت احکام صادر ہوتے تھے ۔ لیکن یہ فرقہ بظاہر ٹھیک موجود رہا ۔ کیونکہ مارچ ۱۸۹۲ء میں ایکسو ساٹھ اشخاص کے قریب جنمیں سے اکثر نوجوان بیس اور تیس سال کی عمر کے درمیان تھے ۔ اوس فرقہ کے ممبر ہونے پر گرفتار کئے گئے ۔ اونکا سردار ساٹھ سال کی عمر کا تھا ۔ جس نے پچیس سال کے قریب جہازوں کی تعزیری خدمت میں گذاری تھی ۔ اوس کے تمام مرید مختلف جرایم مثلاً لٹیراپن ۔ حملہ اور دوسری زیادتی کے کاموں کے مجرم ثابت ہوئے ۔ اور اون لوگوں کو مختلف میعاد کی قید کا حکم دیا گیا ۔ لیکن میلا واٹا فرقہ ابتک موجود ہے ۔

نئے مرید کو داخل کرنے کی تجویز ہو جاتی تھی تو اوس فرقہ کا ایک جلسہ جسکی فہرست میں وہ شامل ہونا چاہتا تھا منعقد کیا جاتا تھا۔ اور جسوقت اس مسئلہ پر رائے لینے کی رسم ہو چکتی تھی۔ اوسوقت امیدوار جلسہ کی جگہ پر لیجایا جاتا تھا۔ سوال وجواب اور بیانات کی تبدیلی جو فرقہ کی خفیہ فرنسری میں ہوتی تھی اوسوقت پیدا ہوتے تھے۔ تب مرید اخیر میں بڑے بھید کی قسم کھاتا تھا۔ یہ قسم ایک پانو کو کھلی قبر میں رکھکر ادا کی جاتی تھی۔ اور دوسرا پاؤں ایک زنجیر سے لگا رہتا تھا۔ اور ماں باپ۔ جورو۔ بچے اور تمام عزیزوں کو چھوڑ دینے کی قسم کھاتا تھا۔ اس غرض سے کہ یہ سب چھوٹ جائیں۔ مگر فرقہ کے مقاصد کی کارروائی عمل میں آوے۔ قسم کے الفاظ سے خاکساری اور ترک خودی کی بھی نو مرید پر تاکید تھی۔ نو مریدی کی رسم کے بعد سردار ایک فرضی تقریر کرتا تھا جس سے نو مرید کو خوفناک ورد اور سزاؤں کا واجبی خیال طبیعت میں جماکر ڈرانا منظور ہوتا تھا۔ اور اوس سے کہا جاتا تھا کہ یہ سزائیں اور تکالیف اوس کے عاید حال ہونگے۔ اگر اوس نے فرقہ کے بھید یا منافع کی حالات کو ظاہر کر دیا۔ جو شخص مسلح سپاہی پولس والا۔ یا پٹ کا افسر ہوتا تھا۔ اوسکو اس فرقہ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اس فرقہ کا خالص منشاء لٹیرے پن بننے کا تھا۔ جو مال غنیمت لوٹنے کی مہم میں ہاتھ آتا تھا۔ اور بدنصیب مسافروں کی گرفتاری میں جو فدیہ حاصل ہوتا تھا۔ وہ ایک عام سرمایہ میں ڈالا جاتا تھا۔ مگر ایک خاص حصہ کیمورستی میں تقسیم ہونے کے لئے علیحدہ کر لیا جاتا تھا۔ جسکا فرض یہ تھا۔ کہ فرقہ کے تمام ممبروں میں اوس بقیہ کو آٹھ دن کے اندر تقسیم کردیں۔ مستثنے طور پر بڑے حصہ کا دعویدار سردار تھا۔ فرقہ کے قواعد سے انحراف اور احکاموں کی عدم تعمیل کی سزائیں عذاب اور موت لاحق ہوتی تھی کل انجمن فیصلہ کے وقت بیٹھی رہتی تھی۔ اور قاتل قرعہ اندازی سے انتخاب کئے جاتے تھے۔ اگر کوئی شخص ایسے کام کو بھیجا ہو فرقہ کے کاموں کی انجام دہی میں قاصر رہتا تھا۔ اوس کو وہی سزا بھگتنی پڑتی تھی جو اوس کو دینے کے لئے حکم کیا گیا تھا۔ ممبر مجبور ہوتا تھا کہ اوس کے جسم پر چند تصویریں نیلے رنگ سے گودی جاوے جس کے ذریعہ سے وہ کسی آیندہ زمانہ میں شناخت کر لیا جاوے بعض

کی آمد رفت ہوتی ہے - عموماً جب کوئی قاتل یا قزاق گرفتار کیا جاتا ہے - تو قیدخانہ کا منتظم اشارہ پالیتا ہے کہ مجرم مافیا فریق کا ہے - خبردار اسکو تکلیف نہ پہونچے - اور فوراً اس خیال کا برتاؤ اوس کے ساتھ ہوتا ہے - اسی طرح جج اپنے اجلاس میں کھلے دربار ایک سند پاتا ہے - اور قیدی کسی نہ کسی طرح شہادت میسر نہ آنے کی وجہ سے رہا کر دیا جاتا ہے - پنچایت اوسکو مجرم ثابت کرنے سے انکار کر دیتی ہے جبکہ ۱۸۷۵ء میں مافیا کی کارروائی پر اٹلی کی پارلیمنٹ میں بحث ہوئی تھی تو اس امر کے ثبوت پیش کئے گئے تھے - کہ اس فریق کا قایم مقام پالرمو کے پروکیوریٹر جنرل کے اجلاس میں شریک ہوا تھا - بلکہ شاہی افواج کے خود کمانیر نے اس فرقہ کے مشہور عام کرنے کو بادشاہ کے حکم کی تعمیل اپنے ذمہ کر لی تھی - اوسپر فوراً اٹلی کی کچہری میں مافیا کے ساتھ سازش رکھنے کا الزام لگایا گیا تھا - لیکن درحقیقت وہ مافیا فرقہ میں شریک نہیں تھا - اس لئے یہ طوفانی بحث جو بعد کو ہوئی اوس سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور مافیا کی برگشتہ نصیب انجمن اٹلی میں اپنی کارروائی کرنے کے لئے چھوڑ دی گئی -

۳۲۸ - مافیا کی اصلیت

مافیا کی اصلیت کو جزیرہ کی پہلی ملکی حالتوں میں تلاش کرنا چاہئے - گذشتہ صدی کے وسط سے جب سسلی نیپلز کے ساتھ شامل تھی اور اوس کے ساتھ دو سسیلیوں کی حکومت بناتی تھی - تو یہ جزیرہ نائب السلطنت کی خراب حکومت میں تھا - پہلی جمہوری سلطنت اور فرانس کی پہلی بادشاہی کے چند سال ہی فقط ایک مستثنے زمانہ ظاہر کرتے ہیں جس زمانہ میں نیپلز کی عدالت نے جبکو نپولین نے خارج کر دیا تھا سسلی میں پناہ لی - جہاں اوس کی حمایت انگلستان نے کی جس نے ایک فوج لارڈ بنٹینک کی ماتحتی میں اور ایک بیڑا نیلسن کی ماتحتی میں اس جزیرہ سے فرانسیسوں کو ہٹا دینے کے لئے بھیجا - اوس زمانہ میں سسلی میں مسلح رعایا - ماتحتوں اور نوکروں کی ایک بڑی جماعت اُمرا - پادری اور بڑے زمینداروں کی ملازمت میں موجود تھی جن کے ساتھ فیوڈل انتظام تھا - شاہ نیپلز نے انگلستان کی نصیحت پر با کہ یوں کہنا چاہئے

مافیا

۳۲۷۔ مافیا کا قانون عزت

یہ ایک سسلی کا فرقہ ہے۔ جسکا مختصر طور سے بیان ہو سکتا ہے کہ یہ دوسرا کیمورا ہے۔ اسکی منشا اور دستور نیپلز کے فرقہ کے دستوروں سے مشابہ ہیں۔ مگر قزاقی اور خونخواری تیزی کے ساتھ مخلوط تھی۔ اس فرقہ کے باقاعدہ ضابطہ قانون کا نام امرٹا ہے۔ جس کے بموجب ہر ممبر اوس نقصان کا بدلہ خود لے سکتا ہے جو اوس کو پہونچا ہے۔ کیونکہ انصاف نہیں بلکہ زندوں کو مردوں کا بدلہ لینا چاہئے۔ کوئی ممبر کسی عدالتی کچہری میں مجرم کے خلاف شہادت نہیں دے سکتا تھا۔ بلکہ برخلاف اس کے اوسکو چھپانا اور حفاظت کرنا چاہئے تھا۔ امیدوار ڈیل (دو شخصی جنگ) کی آزمایش کے بعد شامل کرلئے جاتے تھے۔ ممبروں کی اس طرح تقسیم ہوتی تھی جو صرف مافیا کی حمایت میں رہ سکیں اور ایسے لوگ جو خفیہ مال لانے اور زمینداروں اور کاشتکاروں سے بجبر وصول کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ مافیا کی رائے میں کوئی شخص جو رسوا چال چلن کا مجرم ہو مثلاً عدالتی کچہری میں شہادت دینا یا پولیس میں اطلاع کرنا۔ جیب کترنا۔ یا بزدل ہونا ہے۔ کبھی ممبری میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

اون کی خفیہ علامتیں اصطلاحی الفاظ اور شناخت کے دوسرے ذریعہ علیحدہ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اونہوں نے خود کو بیرونی دنیا کے علم سے علیحدہ رکھنے کا انتظام کیا ہے۔ وہ ریشمی ٹوپی سیاہ کوٹ اور بکری کے دستانے پہنکر باہر چلتے پھرتے ہیں اور نیز وہ اون غاروں میں چھپے رہتے ہیں۔ جہاں قلب سکہ بنانے والے مفسد یا دلالوں

نہیں جا سکتا۔ ستمبر ۱۸۹۲ء میں ان بدکاروں میں سے ڈیڑھ سو کے قریب کٹنیا میں
گرفتار ہوئے۔ بہت سے اون میں سے امتحان کئے جانے پر پرانے مجرم ثابت ہوئے

تمینو فریٹرنا (دست بوس بھائی) ایک دوسرا فرقہ خفیہ ہے۔ جو سسلی میں
۱۸۸۳ء میں ظاہر ہوا۔ یہ بھی مافیا کی ایک شاخ تھا۔ اگرچہ ممبروں نے لوٹیرے پن کا
خیال چھوڑ دیا تھا۔ مگر وہ اپنے آپ کو عالمگیر وینڈیٹا کا واسطہ بتلاتے تھے۔

۳۲۹۔ اصطلاح مافیا کی اصلیت

لفظ مافیا کے کیا معنے ہیں اور کہاں سے نکلا ہے۔ اسکی ایجاد معزنی سے
منسوب ہے۔ یہ بات فی الحقیقت ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۶ء سے قبل معلوم نہیں تھی۔ یہ وہ
زمانہ ہے جب اس محرک نے اپنا ظہور سسلی میں دکھلایا۔ یہ خوب مشہور ہے کہ
اوسکو فرقہ کی کسی جماعت پر سوائے اوسکی اودیا تیکے اعتبار نہ تھا۔ اور یہ امر کہ اوس نے
آوارہ گردوں اور چوروں کو اپنی ایک خفیہ جماعت میں بنا لیا۔ جو تمام سسلی میں ہجوم
کئے ہوئے تھے۔ سچے حالات سے تصدیق ہوتا ہے۔ بیان یہ ہے کہ اوس نے
اوّل اوّل ایک خفیہ انجمن آبلانیکا کے نام سے بنائی تھی۔ یہ لفظ معزنی دو لاطینی
الفاظ "اوبلیس" سیخ اور نیکوئے سے گھڑا ہے۔ دونو لفظ ملکر اور مختصر ہوکر ابلانیکا
بن گئے۔ کل لفظ کے معنے یہ ہیں۔ میں سیخ سے اشارہ کرتا ہوں۔ سیخ سے مراد
اس مقام پر خنجر ہے جسکو فرقہ سمجھتا تھا۔ کہ اس کے اصلی معنے یہ ہیں کہ میں اشارہ
یا خنجر سے ڈراتا ہوں۔ جو کہ معمولی پیشہ یا دستور اون بدمعاشوں کا تھا جنکو معزنی
اپنے فرقہ میں ملاتا تھا۔ لیکن اس فرقہ کے اندر اوس نے ایک اندرونی فرقہ بنایا تھا جسمیں
داخل مشکل سے ہوتا تھا۔ جس کے ممبر مافیوسی کہلاتے تھے جو لفظ مافیا سے بنا ہے۔ مافیا
ان پانچ الفاظ کے شروع حرفوں سے بنا ہے (معزنی) (آتوررزنا) (فرنٹی)
(انسینڈی) (اپو بینانٹی)

• معزنی چوری۔ آتش زنی اور زہر خورانی کی اجازت دیتا ہے اور مافیوسی
کو اپنے ان جرایم کی اپنی بیوی درو ٹی بتلانے کی عادت تھی۔ چنانچہ اون سے گذر

کہ مجبوری سے سسلی کے باشندوں کے لئے ایک ضابطہ قانون منظور کیا۔ اِس تدبیر میں تمام فیوڈل[1] استحقاق کی موقوفی شامل تھی۔ نوکر چاکر اور رعایا اِس طرح سے آزاد ہوکر نہایت بے پرواہ اور دلیر شخص ہوگئے۔ عنقریب کل کے کل قزاق بن گئے۔ بوربن بادشاہ اون کے انسداد کرنے کی کوئی تدبیر نہ کرسکے۔ اِسواسطے اوس نے اِس جزیرہ میں تھوڑا سا انتظام اور حفاظت از سرنو جاری کرنے کے لئے ان لوٹیروں کے سرداروں کو اپنا ملازم بنایا اور ان لوٹیروں کو (کمپسکنی ڈی آرمی) یا دیہاتی سپاہ میں ترتیب دیا۔ مگر یہ لوگ قزاقی اور لوٹ کھسوٹ کے انسداد کے بہانہ سے خود ان جرایم کے مرتکب ہوتے تھے۔ وہ بڑے زبردست ہوگئے اور ہر روز نئے ممبر شامل کرتے تھے۔ معزز باشندے اِس فرقہ کے استحصال بالجبر کو چپ چاپ منظور کرلیتے تھے اور رویہ ٹیا کے خطرہ میں مبتلا ہونا نہیں پسند کرتے تھے۔ ادنے اور غیر تعلیم یافتہ فرقے اوسکو ایک خطرناک طاقت سمجھنے لگے بلکہ گورنمنٹ کی طاقت سے بڑھکر اور اوسکو باعث آبرو خیال کرکے اِس اندیشہ سے بچتے تھے اور نیز اوس کے ممبروں میں شامل ہوجانے سے بلاشک فائدہ تھا۔ مافیا کے جاری رہنے کے اسباب شمالی سسلی کی گندک کی کانوں میں اور تمام جزیرہ کی کاشتکاری کی حالت سے مل سکتے ہیں۔ دونوں جنس کے لاکھوں مزدور اور ہر عمر کے آدمی کانوں میں لگے رہتے ہیں اور اونکی حالت بہت ذلیل افلاس کی ہے۔ اور خطرناک محنت کی کہیں حد نہیں۔ کاشتکاری اضلاع میں دہقانوں کو اوسط درجہ کے آدمی پیسے ڈالتے ہیں۔ جو موجودہ طور سے بڑے زمینداروں کی ریاستیں لگان پر لیتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی نسبتوں سے لگان در لگان زائد شرح اون کاشتکاروں کو دیتے ہیں جنکا پیدا وار پر گذارہ نہیں ہوتا مجبور ہوکر جرم کرتے ہیں۔ مافیا کا سچا صدر مقام پالرمو کا قریبہ وجوار ہے کوئی شخص ایک میل بھی پھاٹک سے پرے بغیر لٹ جانے یا مارے جانے کا خطرہ

---

[1] یہ ایک طریقہ ہے جسکی رو سے زمیندار رئیس اور نوابوں کو اپنے شہنشاہ کے لیے ضرورت جنگی کے وقت آدمی اور روپیہ سے امداد کرنی لازمی ہوتی ہے۔ مترجم

کی گئی - اگرچہ وہ سخت مجروح ہوا تھا - مگر مسٹر ہینیسی نے گھومکر اپنا پستول نکالا اور اوس کوچہ کے تاریک دروازہ کی طرف خالی کر دیا تو پوری بیس گولیاں اوس کے جواب میں چھوڑی گئیں ایک پولس والا جو مقابل کے گوشہ پر کھڑا ہوا تھا - وہ اپنے افسر کی مدد کرنے کو دوڑا اور اوس کے سر میں گولی لگی - مسٹر ہینیسی اپنے تمنچہ کی بارود خالی کر کے بدن سے خون نکلجانے کیوجہ سے زمین پر گر پڑا - اور جب وہ گرا چار اوس کے قاتل کوچہ میں سے کودے اور سڑک مین کو بھاگے چلے گئے - درحالیکہ باقی چار ایک لمحہ بعد نکلے اور مقابل طرف کو چلے گئے - اس بھاگ دوڑ میں قاتلوں کی تین بندوقیں گر گئیں - وہ ایسی بندوقیں تھیں جو گھوڑے کے پیچھے سے پٹی ہوئی تھیں اور کندہ پر قبضہ لگا ہوا تھا - جس سے بندوقوں کو لپیٹ کر جیب میں رکھ سکتے تھے - ایسی بندوقوں کو صرف اٹلی اور سسلی کے جنگی آدمی استعمال کر سکتے ہیں - اسپر گیارہ سسلی والے شبہ میں گرفتار کئے گئے - اونمیں سے ایک کے اقرار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مسٹر ہینیسی کا قتل ایک خفیہ جلسہ میں سنیچر کے روز وقوعہ سے پیشتر تجویز کیا گیا تھا - قرعہ اندازی کے حساب سے اوس کام کو انجام دینے کے لئے دس آدمی منتخب کئے گئے تھے - باوجود ملزموں کی خلاف کثرت شہادت کے اون قاتلوں کی دھمکیوں سے پنچائیت نے خوف کھا کر جو ماخوذ اٹلی والوں کے ہموطنوں کی طرف سے تھے اون میں سے چھ کو مجرم ہی نہ پایا - بلکہ ایک تازہ الزام اون لوگوں کے خلاف مناسب سمجھا گیا - جنکو پنچایت نے بری کر دیا تھا - اور وہ ضلع کے جیلخانہ میں بھیجدئے گئے اور سسلی والے ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء کو ایک کلے کے بت کے پاس جمع ہوئے اور ایک شہری مسمی پارکرسن نے اون اٹلی والوں کے مقدمہ میں جنپر مسٹر ہینیسی کے قتل کا الزام تھا - ایک تقریر بیان کی - اوسنے پنچایت کی تجویز کو منسوخ کر دیا -

اور اوسکی سرداری میں دھمسدار کے قریب آدمیوں نے جو بندوق اور پستولوں سے مسلح تھے - بخش کے جیلخانہ کا دروازہ اوڑا دیا جہانکہ کل اونمیں ملزم ابھی تک

انہیں جرایم سے ہوتا تھا۔

۲۳۰۔ مافیا ممالک متحدہ امریکہ میں

اکتوبر ۱۸۹۰ء میں مسٹر ڈیوڈ ہینیسی نیو آرلیانز کی پولس کا افسر قتل ہوگیا۔ مابعد کی باضابطہ تحقیقات سے ظاہر ہوا کہ یہ قتل مافیا کا کام ہے۔ اس فرقہ کو نیوارلیانز میں جاری ہوئے تیس برس گذرے تھے۔ مئی ۱۸۹۰ء میں اٹلی والوں کے ایک گروہ باشندہ مفہرینے ایک دوسرے گروہ موسومہ اسٹاپیگیہرا کو گھات میں بےخبر پکڑ لیا اور تمام فرقہ کو گولیوں کی مار سے منتشر کر دیا۔ اور چھ آدمی مجروح ہوئے۔ اسپر حکام نے وینڈیٹا ختم کرنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنیکا ارادہ کیا۔ جسکا پہلے ہی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چالیس سے زیادہ خون مقام نیو آرلینز پر اٹلی اور سسلی کے باشندوں میں ہوئے۔ چھ آدمی گرفتار ہوئے اور تحقیقات کی گئیں لیکن تحقیقات میں تمام گواہ مارے گئے۔ بجز ملزم اشخاص پر جرم ثابت کیا گیا۔ لیکن اوکی کونسل اس نئی تحقیقات میں ایک حکم حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ جو کہ ابھی تک زیر تجویز تھا۔ جسوقت ۔یوگیچ پولس کا افسر مسٹر ہینیسی قتل ہوگیا۔ اوس نے مخالف فریق کی کارروائیوں کی پوری پوری تحقیقات کی تھی اور اوس کے پاس وہ اطلاع موجود تھی جس کی نسبت خیال تھا کہ یو۔ ؟ پ والوں کے قاتل ہونے کے ثبوت تک نوبت پہونچیگی۔ اوس کو ذاتی طور سے ہوشیار رہنے کے لئے بار بار ۔۔۔ کہا گیا تھا۔ اور کچھ عرصہ سے وہ ہمراہی نگہبانوں کے ساتھ دن رات سفر کرتا تھا۔ مگر چونکہ کچھ واقع نہ ہوا۔ اوس نے اتوار کے روز یہ سمجھکر کہ ان کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔ اپنے نگہبانوں کو رخصت کر دیا۔ اگلے بدھ کو اوسی رات کے وقت وہ پولس کے تھانہ سے اپنے گھر کو جاتا تھا۔ اوسوقت بارش ہو رہی تھی۔ اور بڑا اندھیرا تھا۔ لیکن چونکہ دور جانا نہیں تھا۔ مسٹر ہینیسی نے پیدل جانیکا ارادہ کیا۔ جیسے وہ باسن اور جیرارڈ سٹریٹوں کے گوشہ سے پھرا۔ جہاں برقی روشنی نے اپنی تیز شعاعیں اوسپر ڈالیں تو چند قدم کے فاصلہ سے اوس کے اوپر گولیوں کی داڑ[1] فیر

---

[1] بہت سی بندوق یکدم چھوڑنیکو داڑ بولتے ہیں۔ مترجم باڑ کی باڑ فیر

فقیر سیاح فقیر اور چور

۳۳۱ - زبانیں اور اشارے

وہ آوارہ گرد جو مذکورۂ بالا ناموں میں شامل ہیں۔ کبھی کبھی اپنے گروہ کی ایسی انجمنیں قائم کر لیتے تھے جو کہ بالکل خفیہ نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ ایسی خفیہ زبانوں اور اشاروں سے جمع کی جاتی تھیں۔ جو ایک عام مقصد کے لئے مناسب ہوتی تھیں۔ جیسی اس وقت جیسوٹ کی کیفیت ہے۔ جیسا کہ گروہ دانشمند رہبین کے گروہ گذشتہ صدی کے اخیر اور موجودہ صدی کے آغاز میں کرتے تھے اور زیادہ زمانہ حال کے قزاق اور چور کرتے تھے۔ زمانہ مڈل ایجز میں فرانس کو خانہ بدوش فقیروں کے ایک گروہ نے ستایا تھا۔ یہ فرقہ ٹروانیڈ کے نام سے عموماً مشہور ہے جس سے انگریزی زبان کا لفظ ٹروائینٹ[1] نکلا ہے۔ اون کا بادشاہ علیحدہ تھا۔ ایک مقررہ ضابطہ قانون تھا۔ اور اون کے لئے ایک مخصوص زبان تھی جو غالباً چند ناکارہ نوجوانوں نے اختراع کی تھی جو اپنے مدرسہ کی خواندگی چھوڑ کر ان آوارہ گردوں میں مل گئے۔ یہ زبان کچھ عرصہ میں آرگٹ کہلانے لگی۔ یہ لفظ یونانی الاصل ہے جس کے معنے مجہول اور کاہل شخص کے ہیں۔ پس ٹروانیڈ فرقہ ارگٹیر کہلانے لگا۔ کارٹوش مشہور قزاق نے بھی جو سنہ ۱۶۹۳ میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۲۱ میں [illegible] پیچھے آیا تھا۔ اپنے گروہ کی انجمن بنائی۔ اور اپنی ہی زبان اور اپنا قانون ایجاد کیا۔ انگلستان میں فقیروں اور چوروں کی فرفری بازاری محاورہ یا بساطیوں کی فرانسیسی کے نام سے مشہور ہے۔ کسیروں کی خاص اپنی ہی

---

[1] بادھواتی۔ اپنے کام سے غیر حاضر۔ (مترجم)

مقید تھے - اس مقصد انبوہ نے قیدیوں کو اونکی کوٹھریوں میں سے گھسیٹ کر نکالا اور اون میں سے گیارہ کو پھانسی دی - یا گولی سے مارا - اگلے روز اسٹاک ایکسچینج دنوٹ کا تبادلہ کرنے والی کمپنی) بورڈ آف ٹریڈ (انجمن تجارت) کاٹن ایکسچینج (روئی کا تبادلہ کرنے والی کمپنی) اور دیگر جمہوری گروہوں کے جلسہ نے مفسد گروہ کی کارروائی پر تاسف کرکے جنھوں نے جیل خانہ توڑا تھا اور گیارہ اٹلی کے قیدیوں کو بقاعدہ سزا دی تھی - رزولیشن پاس کیا - بقاعدہ سزا یافتوں میں شہر کے بعض بہت ہی بارسوخ آدمی بھی شامل تھے - جو قیدیوں کے قتل کی انتہا تھی -

ان واقعات سے اٹلی کی گورنمنٹ اور ریاستوں میں چند روزہ کشش ہوگئی لیکن دونو ملکوں کی خوش نصیبی تھی کہ خوش انتظامی کا روغن استعمال کرنے سے یہ خراش رفتہ رفتہ ملایم اور آخر میں تحلیل ہوگیا - اور پھر مافیا نے اوس زمانہ سے نیو آرلینز میں سر اوبھارنے کی ہمت نہیں کی - اگرچہ یہ بات اچھی طرح تسلیم کی جاسکتی ہے - کہ وہ چپکے چپکے اپنا موذی اثر پھیلا رہی ہے - اور وہ اثر ایک زمانہ میں برادری کے نامعلوم حصہ پر زیادہ تھا - جو اوس سے بہت زیادہ ڈرتے تھے - بہ نسبت اس کے کہ قانون سے منحرف حرامزادے قانون سے ڈرتے ہوں - اٹلی والے مافیا لوگوں کا ایک بڑا حصہ اپنی روزی جرایم سے حاصل کرتا تھا - درحالیکہ جو لوگ معزز پیشہ کرتے تھے وہ اپنے حریفوں سے قتل کی دھمکیوں پر ہراساں نہ ہوکر مقابلہ سے بچتے رہتے تھے ہر وقت مافیا کا ایک ممبر جرم کی تحقیقات میں مبتلا رہتا تھا - ایک یا زیادہ پنچ کو جو اوس کی تحقیقات کے لئے منتخب کیا جاتا تھا - مافیا فرقہ کی تحریر کی ہوئی اور مہر لگی ہوئی اطلاع ملجاتی تھی جس میں اوسکو ڈرایا جاتا تھا - کہ مجرم ثابت کرنے سے انکار کردے غالباً یہ مصیبت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کیونکہ گورنمنٹ کی کارروائی اس فرقہ کے انسداد کی کوشش میں برعکس اٹلی کے باشندوں کے خیالات کو اپنے ہم وطنوں کے دبسطے پھیر کاتی ہے - اور بہت اٹلی والے جنھوں نے پیشتر کچھ نہیں دیا تھا - اور مافیا کے مقاصد سے ہمدردی بھی نہیں رکھتے تھے - اب دل کھولکر چندہ دیتے ہیں +

پہچان لیتے ہیں مثلاً اونگلیوں کو اس صورت سے رکھتے ہیں کہ حرف بھی گونگے کی الف بے کا بنجا دے جس وقت کسی قیاس کئے ہوئے ہم مشرب کی طرف ہیں تو ایک آنکھ بند کر لیتے ہیں اور دوسری سے ترچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔ فقیر بھیک مانگنے کی مہم میں جن جن گھروں اور مکانوں میں پھرنے اپنی گشت کے سے اپنے بھائیوں کو اس طرح مطلع کرتے ہیں۔ کہ وہ یا تو دیوار یا چوکھٹوں پر کھڑ نشان بنا دیتے ہیں۔ یا درختوں میں تراش کر دیتے ہیں۔ یا برف پر کچھ نقش کر ہیں۔ بھکاری بھائیوں کا سرپرست مرشد سینٹ مارٹن ہے جو [illegible] میں پیدا ہوا تھا جو اول سپاہی تھا۔ لیکن بعد میں پادری ہو گیا تھا۔ جسوقت سپاہی تھا وہ ایک ایسے فقیر کے پاس ہو کر نکلا جس کے پاس قطعی کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اور جو امینز خانقاہ کے پھاٹک کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اوس نے فوراً اپنی تلوار نکال لی اور اپنی چادر کو دو حصے سے کاٹ کر آدھی اس فقیر کو دیدی یہی وجہ اوس کے سرپرست مرشد بنجانے کی تھی لیکن ایسے فقیر جو درواقع لنگڑے ہیں یا خود کو لنگڑا یقین دلانا چاہتے ہیں سینٹ جائلس کو اپنا سرپرست گردانتے ہیں۔ چوروں کی برادری مغرور طور سے اپنے میل جول میں برادرانہ طور پر نہیں ہے۔ وہ تنہا کارروائی کرنا یا زیادہ سے زیادہ دو شامل ہونا پسند کرتے ہیں۔ لیکن فی الواقع اونکی خفیہ زبان اور اشارے ہر ملک میں جداگانہ ہیں اگرچہ باہر کی اصطلاحیں بھی بعض وقت شامل کر لی جاتی ہیں۔ مثلاً لفظ ارکٹ جو فرنسیسی گنواری محاورہ ہے۔ ایک ایسی اصطلاح ہے جس سے لندن کے چور اپنی خفیہ زبان کو موسوم کرتے ہیں۔ اون کے بعض فقرات عجیب ہیں۔ کیٹ اوکٹن اسٹیلنگ ربلی اور اوس کے بچوں کی چوری) سے مراد ہے اور ادھی بوتلوں کی چوری مراد ہے۔ جیب بینگ (گاڑی کی بھن بھن) گاڑی میں جیب کترنی مقصود ہوتی ہے۔ ڈالورد غوطہ خور) سے مطلب جیب کترنے سے ہے۔ وہ ٹریڈمل کو کاکیچیفر کیل

ملہ جیلخانوں میں ایک کل ہوتی ہے ایک پہیے کے دندانوں سے سیڑھیاں لگی ہوتی ہیں جسوقت قیدی سیڑھیوں پر چلتے ہیں کل متحرک ہو جاتی ہے یہ ورزش جیلخانوں کی قاعدہ ہے۔ مترجم

زبان ہے لیکن بہت سے مستقل بادھوائی اور خانہ بدوش جس کو کثرت سے سمجھتے اور بولتے ہیں۔ وہ شیلٹا کے نام سے مشہور ہے۔ اور خالص کیلٹک شعبہ ہے لیکن دوسری زبانوں سے بالکل جدا ہے۔ فرانسیسی زبان میں گنواری محاورے ارگٹ کہلاتے ہیں جرمن زبان میں روٹھ والش۔ اٹلی زبان میں جرگو۔ اسپین کی زبان میں جرمنیا۔ بوہمیا کی زبان میں ہنٹیرکا۔ پرتگالی زبان میں کیلاڈ سے کیشیا چور اور لٹیروں میں ایک خفیہ زبان مستعمل ہے۔ جو شاکو پوسی اور فارشیسی کے نام سے مشہور ہے۔ ایشیائی لوگوں میں بھی ایک بازاری محاورہ ہے جو بالاسے بالان کے نام سے مشہور ہے جو خاصکر بگڑی ہوئی عربی۔ فارسی اور ترکی الفاظ سے بنا ہے۔ وہ آوارہ گرد جو ہاٹن ٹاٹ لوگوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں ایک فرفری استعمال کرتے ہیں جو کیوزکیٹ کہلاتی ہے۔ لیوانٹ کا گنواری محاورہ لنگوا فرینکا (سادہ لوحوں کی زبان) کے نام سے مشہور ہے یا خراب اٹلی زبان جو جدید یونانی جرمنی اسپینش ترکی اور فرانسیسی زبان سے مخلوط ہوگئی ہے۔ یوروپ کے بازاری محاورات میں عبرانی اور مصری دیہاتی محاورے کثرت سے شامل ہیں۔ معاون اصطلاحات کے جو سپاہیوں نے اپنے ملک کی زبانوں سے مستعار لیں۔

یا عموماً اونپر زبردستی تصرف کیا اور اونکو اصلی معنوں سے بگاڑ دیا۔ بازاری محاورات عموماً تشریح اور خیالی تلمیحات پر گھڑے جاتے ہیں اور اون سے اکثر بڑی ہوشیاری۔ حاضر جوابی۔ بلکہ بعض اوقات شاعرانہ خیال ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً فرانسیسی چور اپنے چہروں کی کھڑکیوں کی آہنی سیخوں کو ٹارپ (ربط) بولتے ہیں۔ زیادہ دیو ہیکلوں کے آوارہ گردوں میں بداعتقادی کی خاص صورتیں بہت مروج ہیں اور ان باطل عقیدوں میں سے بہت سے ایسے ہی عجیب ہیں جیسے وہ اپنے اصلی معنوں سے پھرے ہوئے ہیں۔ چور اور فقیر ایک دوسرے کو خاص اشاروں سے

---

[1] جنوبی افریقہ کی جنگلی اور ذلیل قوم چونکہ ان کی زبان میں ہاٹ اند ٹاٹ یہ دو رکن بہت زیادہ آتے ہیں لہذا یہ نام ہوا۔ مترجم

اوپر کا ہونٹ کاٹ لیا اور اوس کی تکالیف بڑھانے کے لئے اوس کے منہ میں گوبر ملا ہوا پانی ڈالا۔ اسی قسم کے بہت سے بیرحمی کے کام بیان کئے جا سکتے ہیں۔ جو بنظر انتقام کئے گئے اور ایسے شخصوں سے جو طرز معاشرت سے بالکل خارج ہیں اور کیا امید کی جا سکتی ہے۔ عوام کے علاوہ اون کے تعلیم یافتہ جج بھی ایک دوسرے سے بازی لگانے کو قیدیوں پر نہایت ہیبت ناک عذاب دینے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

جس طرح کہ مجرم جج شولن اطلاع دیتا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں لوٹیروں کے ایک ناپاک بیہودہ گروہ کو بڑے آرام سے اس طرح عذاب دیا گیا۔ کہ ہر شخص ایک بنچ سے جو ایک آگ سی سرخ انگیٹھی کے پاس رکھی تھی۔ باندھ دیا گیا اور اوسکو کثرت سے نمکین مچھلیاں مجبوراً کھلائی گئیں۔ تاکہ پیاس کی بہت بڑی تکلیف برداشت کرے اور اگر اوسکو نیند آجاتی تھی تو اوس کے جسم میں نوکدار لوہے سے چرکے دئیے جاتے تھے۔ یہ جج بڑی خوشدلی سے کہتا ہے کہ سچ تحقیق کرنے کا یہ بہت اچھا طریقہ ہے۔

جیسوٹ

۳۳۳۔ اس امر کی بابت دلائل کہ جیسوٹ فرقہ کو خفیہ اور خلاف معاشرت کیوں کہا گیا

جیسوٹ لوگ خفیہ اور خلاف معاشرت فرقوں میں اس وجہ سے شامل کئے گئے کہ وہ یا تو جھوٹے ناموں کے پردہ میں اپنی عیاری سے اون ملکوں میں پہنچ جاتے تھے جہاں اون کی مخالفت ہوتی تھی یا وہاں پر اپنا قیام قایم رکھتے تھے۔ مثلاً جب فرانس

بولتے ہیں۔

فلمکہ لفظ کہاں سے آیا۔ یہ اوسوقت کے الفاظ ہیں۔ جب ایک مہینہ جیل خانہ

میں رہنے کا یقین ہو جاتا ہے۔

۲۳۱۔ اٹلی اور جرمنی کے لوٹیرے

قزاقوں کی مختلف جماعتوں میں اٹلی کے قزاق بہت مشہور ہیں وہ مذکورہ بالا گروہ جسکا سردار شندرہنیس تھا۔ گذشتہ صدی کے اخیر اور اس صدی کے شروع میں بالائی رائن کے دونوں کناروں پر موجود تھا۔ وہ گروہ اپنے سردار اور اٹھارہ رفیقوں کے قتل سے ۱۸۰۳ء میں جاتا رہا تھا۔ لٹیروں کا ایک بڑا گروہ اوسی وقت میں ایکزیلا شپیل کے قریب وجوار کو ستاتا تھا۔ اور مرسن گروہ کے نام سے مشہور تھا۔ یہ ایک چھوٹا موضع پوین کے قریب ہے جس کو اونہوں نے اپنا صدر مقام بنایا تھا۔ لیکن وہ عموماً بکری سوار کے توہینی خطاب سے مذکور ہوتے تھے۔ کیونکہ زمانہ کی بداعتقادی سے یہ بات سمجھی گئی تھی کہ وہ بکروں پر سوار ہوتے ہیں اور جب کبھی لوٹنے کی مہم میں مصروف ہوتے ہیں تو شیطان کے لباس میں رہتے ہیں۔ اونکا خفیہ سردار کرشاف جو خانقاہ ہرزدجنسرودکا جراح اور خانساماں تھا۔ ۱۸۴۲ء میں گرفتار ہوا۔ اوس کی تحقیقات خانقاہ میں کی گئی اور عذاب میں مرگیا۔ اوسی زمانہ میں اسی گروہ مین سے چودہ شخص جرمنی اور ہالینڈ میں پھانسی دیئے گئے۔ اٹھارہ فرانس میں گلوٹائن (سر قلم کرنے کی کل) کے ذریعہ سے فوت ہوئے باقی بچ گئے اور دوسرے فرقوں میں جاملے یا بعد کو علیحدہ علیحدہ گرفتار کئے گئے۔ کرشاف نے اپنے معتقدوں کو ایک باقاعدہ عہدنامہ سے پابند کیا۔ تاکہ اون کے بھیدوں کی مضبوطی کے ساتھ حفاظت رہے اور بہتر ہو کہ قبر میں اپنے ساتھ لیجاویں۔ بہ نسبت اس کے کہ بزدلی یا دغابازی سے افشا کردیں۔ جو شخص ایسا کرتا تھا۔ وہ ہر طرح عذاب سے مارا جاتا تھا۔ اور یہ بیکار دھمکی نہیں تھی۔ مثلاً کرائیسٹا فر فنٹر پر کوئی بھید ظاہر کردینے سے اوس کے رفیقوں نے شکنجی کل سے حملہ کیا۔ اور اوس کی تمام ہڈیوں کو چور چور کردیا۔ اوس کی ناک اور

قلمی کتابیں تھیں جنکو موت سے قبل ہی چھوڑ جاتا تھا جس وجہ سے اوس کے بہت کم نسخے باقی ہیں۔ رودرشیلاٹو کے قومی کتب خانہ واقع پیرس میں ایک قلمی کتاب موسومہ ہشاحرڈے گانگریگیشن ایٹ سوڈالائٹش جیشوٹیکس ڈیبالش ۱۵۶۳ جس کو ڈیمپس پرسیٹ نے ۱۶۷۵ میں لکھا موجود ہے۔

۳۳۵۔ فرقہ میں شامل ہونے یا مرید ہونیکی رسوم

اس کتاب اور نیز اور کتابوں سے ہمنے کچھ رسوم جمع کی ہیں جن کے ساتھ طالب اشخاص فرقہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ قریب قریب تمام رومن کیتھلک ملکوں میں بچوں کے اتالیق بن جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ پس وہ بچوں کی طبیعتوں کو اپنے فرقہ کے مقاصد کے بموجب ڈھالنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر بھی اگر کچھ سال کے بعد وہ اپنے شاگردوں میں اندھا اور بیدینی کا ایمان دیکھ پاتے تھے تو وہ اعلیٰ درجہ کی خداترسی اور غیر ضبط ہمت کے ساتھ کل شریک ہو جاتے تھے اور اوس کو مرید کرنے کے لئے قدم بڑھاتے تھے۔ برعکس صورت میں وہ اوس کو خارج کر دیتے تھے۔ ثبوت چوبیس گھنٹہ تک رہتا تھا جس کے لئے امیدوار عرصہ دراز کے سخت روزوں سے تیار کیا جاتا تھا۔ اوس کی جسمانی طاقت مضمحل کیجاتی تھی اوس کے خیالات کو جوش دیا جاتا تھا۔ اور تحقیقات سے پیشتر ایک تیز شراب اوس کو پلائی جاتی تھی۔ اوسوقت خفیہ تماشا شروع ہوتا تھا۔ شیطانی بھوت۔ مردوں کو بلانا۔ دوزخ کے شعلے۔ ٹھٹریاں جلتی ہوئی۔ کھوپڑیاں مصنوعی گرج اور بجلی اور حقیقت میں نمایشی سامان اور آلات قدیم خفیہ اسراروں کے دکھلائے جاتے تھے اگر نومرید جسکی سخت نگرانی کی جاتی تھی۔ خوف یا دہشت ظاہر کرتا تھا۔ تو وہ ہمیشہ ادنیٰ درجہ میں رہتا تھا۔ لیکن اگر وہ ثبوت میں ثابت قدم رہتا تھا تو اوسکو اعلیٰ درجہ میں ترقی دی جاتی تھی۔ اوس کے چار مدارج تھے۔ پہلا درجہ کو چھوٹے مبتدیس یا مددگار دنیاوی کا تھا جو صرف ہاتھ کی محنت کرتے تھے اور فرقہ کے شخص شاگرد پیشہ فرائض کو انجام دیتے تھے۔ دوم درجہ میں اسکولاسٹی یا اتالیق شامل تھے وغیرہ جو بہت سے بچوں کے

سے نپولین نے ان لوگوں کو خارج کیا تو وہاں مختلف لقبوں کے پردہ میں موجود رہے شلاً مسیح کے دل کے رفیق خدا کے عشق کے مقتول بزرگان دین۔ اور یہ انجمنیں مثلاً مقدس دل والی بیگمات۔ مقدس خاندان کا مجموعہ۔ بھیس بدلے ہوئے جیسوٹ کی عورتوں کی تھیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر ایسی انجمنوں کے طور پر کارروائی کرتے یا اون سے خلط ملط ہو جاتے جو بالکل مخفی تھیں اور نیز اسوجہ سے کہ دنیا کے تمام حصوں میں اون میں شامل ہونے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ جو کہ ظاہراً اس فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر اون پر فرض ہے کہ اوس کے اصول کو دل میں رکھیں اور اوس کے فائدوں کی حفاظت کریں۔ اس قسم کے آدمی فرانسیسی زبان میں جیسوٹ ڈی روبی کورٹ لی (عدالتی لباس والے جیسوٹ) کہلاتے ہیں۔ جیسوٹ اس وجہ سے خلاف معاشرت فرقوں میں شمار ہیں کہ اونکا فقط ایک منشا ملکی اور مذہبی آزادی اور علمی ترقی کو روک کر ذاتی ترقی حاصل کرنا ہے۔ درحقیقت وہ انسانوں کو انکار کی حالت پر لانا تلاش کرتے ہیں جو تمام باتوں میں اونکو خود مختاری کا اوزار بنا دے اور وہ بگڑ بگڑا کر خود سر جاہل ہونگے ایک گدہ بنجاوے۔

۳۴۔ جیسوٹ اور فرامشن میں مشابہت

فرامشن اور جیسوٹ کے مدارج میں مشابہت اور مطابقت بہت کچھ ہے۔ جیسوٹ جوتیاں پہنتے ہیں۔ اس لئے کہ اگنیشیس لایولا روم میں اسی ہیئت کذائی سے پیش ہوا تھا۔ اور اس فرقہ کے مستقل ہونے کی ساتھ ہی درخواست کی۔ فرامشن اصطلاحوں کے ابتدائی حروف جیسوٹ کے افسروں کے ابتدائی حروف ہیں ٹمپولیس ڈیبولی کین، اسکولاسٹیکس (مشتبہ کوڈجوٹر) کجلیم ماسٹر ناتھوما۔ بہت سی اور تشبیہات اسی طرح سے قایم کیجا سکتی ہیں۔ اقرار وعظ اور تربیت سے مطمئن نہ ہوکر اونھوں نے بے نظیر رسوخ حاصل کیا۔ اور ۱۵۶۳ء میں اٹلی اور فرانس میں کئی جماعتیں قایم کی تھیں جن کے خفیہ جلسے زمین دوز عبادت گاہوں۔ اور دوسری خفیہ جگہوں میں ہوتے ہیں۔ اہل جماعت بانیان فرقہ کے طور پر انتظام رکھتے تھے جنکی خاص خلاصی

تمام کپڑے اُتار لئے جاتے تھے اور وہ چٹائی پر غار کے ایک کونہ میں ڈالدئے جاتے تھے اور اوس کے جسم پر بہت سی صلیبوں کے نشان خون سے بنائے جاتے تھے۔ اس موقع پر ترجمان اپنے مددگاروں کے ساتھ اندر آجاتا تھا۔ اور امیدوار کے جسم کے وسط میں سرخ کپڑا باندھتا تھا۔ اور دوسرے برادر خون آلودہ پوشاکیں پہنے ہوتے تھے اور اوس کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔ اور اپنے خنجروں کو کھینچکر اوس کے سر پر فولادی محراب بناتے تھے۔ اوسوقت فرش پر ایک دری بچھائی جاتی تھی۔ تمام دوزانو بیٹھکر ایک گھنٹہ تک دعا مانگتے تھے جسکے بعد چپ چاپ چتا میں آگ لگادی جاتی تھی غار کے دور کی دیوار کھولی جاتی تھی۔ ہوا میں کبھی خوشی اور کبھی ماتم کے نغمات بھرے ہوتے تھے۔ بھوتوں۔ جنوں۔ فرشتوں اور ناپاک دیوؤں کا ایک بڑا جلوہ نومرید کے پاس ہوکر نکلتا تھا۔ جس طرح کے ناٹک میں سین بر(ت) ہوتے ہیں جسوقت یہ سوانگ ہوتا رہتا تھا۔ امیدوار حسب ذیل حلف اوٹھاتا تھا۔ مطلب یہ کا نام لیکر میں اون رشتوں کے توڑنے کی قسم کھاتا ہوں۔ جو کہ مجھکو باپ۔ ماں بھائی بہن۔ رشتہ دار دوست بادشاہ حاکم فوجداری اور دوسرے حکام سے میرا تعلق پیدا کرتے ہیں جن کے ساتھ میں نے کبھی وفاداری۔ اطاعت۔ شکر گذاری یا خدمت گذاری کی قسم کھائی ہے۔ میں اپنی پیدایش کی جگہ کو چھوڑتا ہوں اور آئندہ کو دوسرے عالم میں رہونگا۔ میں اپنے نئے بزرگ سے جکو میں جاننا چاہتا ہوں جو کچھ میں نے کیا۔ سوچا۔ پڑھا۔ سیکھا یا دریافت کیا ہے ظاہر کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں خود کو اپنے بزرگ کے اس طرح حوالہ کردوں۔ جیسے کوئی لاش بغیر جان اور ارادہ کی ہو۔ میں آخر کا۔ لالچ سے گریز کرنے اور جن جن چیزوں کے دریافت کرنے میں میں کامیاب ہوں۔ اون کے ظاہر کرنے کی قسم کھاتا ہوں اور خوب واقف ہوں کہ بجلی یہاں کے خنجر سے میرے پاس پہونچنے میں جہاں کہیں میں ہونگا۔ زیادہ تیز اور آمادہ نہیں ہے جسوقت نیا مرید یہ قسم کھالیتا ہے تو ایک قریب کے حجرہ میں لیجایا جاتا تھا جہاں وہ غسل کرتا تھا۔ اور نئے اور سفید کتان کے کپڑے اوسکو پہنائے جاتے تھے اور آخر کار وہ اور بھائیوں کے ساتھ دعوت میں جاتا تھا۔ جبکہ وہ پسندیدہ چیز اک

اوستاد منتخب کئے جاتے تھے۔ تیسرے درجہ (مددگار ارواح) کوڈ جوٹرا سپر یجبوالیس سے بنا ہوا تھا۔ یہ خطاب ممبروں کو اوسوقت ملتا تھا۔ جب وہ فرقہ کے ساتھ تین عہد کرچکتے تھے۔ پروفیسی (فاضل) چوتھے اور سب سے اعلیٰ درجہ میں تھے صرف انہیں لوگوں کو فرقہ کے تمام بھیدوں سے مطلع کیا جاتا تھا۔ مریدی کے دوسرے درجہ میں وہی ثبوت لیکن زیادہ توسیع کے ساتھ برداشت کرنا پڑتے تھے۔ امیدوار مدت تک رونے رکھاکر اون کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔ اور اوس کی آنکھوں پر پٹی باندھکر ایک بڑے غار میں لیجاتے تھے۔ جہاں سے وحشیانہ مار دھاڑ اور غراہٹ کی آواز آتی تھی۔ اس کے اندر اسکو چلنا پڑتا تھا۔ اور وہ وہاں خاص دعا پڑھتا جاتا تھا جو اس موقع کے لئے مقرر تھی۔ غار کے سرے پر اوسے ایک تنگ دریچہ میں گھسنا پڑتا تھا۔ اور جسوقت وہ گھسنا چاہتا تھا۔ تو ایک پوشیدہ ہات اوسکی آنکھوں پر سے پٹی اوتار لیتا تھا۔ اور وہ خود کو ایک مربع قیدخانہ میں دیکھتا تھا جس کے فرش پر کفن بچھا رہتا تھا۔ اور کفن کے اوپر تین چراغ رکھے رہتے تھے۔ اور اون کھوپری اور ہڈیوں پر کم روشنی پڑتی تھی جو چاروں طرف پھیلے ہوتی تھیں۔ یہ مردوں کے دکھلانیکا غار یا تاریک کمرہ بزرگوں کی تاریخ میں اسی طرح قدیم سے مشہور ہے۔ اور اوس کی موجودگی دنیاوی عدالتوں کے روبرو حاکمان فوجداری کی تحقیقات سے بار بار ثابت ہوئی ہے یہاں پر دعا میں ہمہ تن مصروف ہوکر نو مرید کچھ وقت گذارتا تھا۔ اور پادری لوگ اوسکی بالکل بے خبری میں اوس کی ہر ایک حرکت اور وضع کو دیکھتے تھے۔ اگر اوسکا چال چلن قابل اطمینان ہوتا تھا۔ تو بالکل اچانک دو بھائی معلم الملکوت کی صورت میں اوس کے سامنے آتے تھے۔ مگر وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا۔ کہ اس طرح یک بیک وہ کہاں سے آگئے ہیں وہ بالکل خاموشی کا خیال رکھکر اوسکی پیشانی کو ایک سفید بند سے جو خون سے بھیگا رہتا تھا۔ اور خط طغرا سے چھپا رہتا تھا۔ باندھ دیتے تھے۔ اور ایک چھوٹی سے رسی اوسکی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔ اور ایک چھوٹا سا جھولا جنمیں بزرگوں کے تبرکات یا جنہوں نے اون کے لئے خدمات کی ہیں۔ ہوتے تھے۔ پھر وہ اس کے

کلیمنٹ کی شبیہ کو دیکھ لیتا تھا۔ جس کے چاروں طرف فرشتوں کی ایک فوج ہوتی تھی جو
اوس کو اپنے بازوں پر آسمانی جاہ وجلال کو لئے جاتے تھے۔ اور پادری منتخب بھائی کی
سر پر ایک تاج جو آسمانی تاج سے مشابہ ہوتا تھا۔ رکھکر کہتا تھا۔ اے لشکروں کے خداوند
اس اپنے بندہ کے حال پر جس کو مثل یدقدرت کے اپنے ابدی انصاف کے اعلیٰ احکام
کی تعمیل کے واسطے پسند کیا ہے۔ ایک مہربانی کی نظر فرما۔ آمین۔ اسوقت بہوت
پریت۔ ٹھٹریوں۔ سائے۔ فرشتے اور دیووں کی غائب ہونے والی صورتیں تازہ دکھلائی
جاتی تھیں۔ اور ایک ایسا ناٹک جس کے بعد غمناک سانحہ ہوتا تھا دکھلایا جاتا تھا۔ جیسوٹ
لوگ کھلم کھلا ظالم کے قتل کی وکالت کیا کرتے تھے۔ جب کبھی وہ ظالم اون کے خلاف
ہوتا تھا۔ پھر وہ رعصلی جیسوٹ اور اون کے ٹینڈ ٹیر بلیا ئن جو پکڑے یا مارے گئے ابھی پائینہیں
سمجھتے تھے۔ وہ بھی اسی امر کے دکھلانے کے لئے کہ بیدین مارے جانے کے سزاوار ہیں
کتابیں لکھتے تھے اور ظالموں کے قتل کے اصول پر وکالت کرتے تھے۔

۳۳۷۔ مانکس (سادھوؤں) کے یہاں مریدی کی اسی قسم کی رسوم

میں یہاں اتفاقیہ بیان کرتا ہوں کہ امیدواروں کو بعض اور سادھوؤں کے
فرقوں میں بغرض مریدی اسی قسم کی آزمائشوں میں نکلنا پڑتا تھا۔ جو بدھ ڈمینکن فرقہ
میں شامل ہونے والا ہوتا تھا۔ اوسکو کچھ زمانہ نجات کے غاریں گذارنا ہوتا تھا۔ جو قدیم
خفیہ رازوں اور فراشن کا احاطہ ہے۔ یہاں اوس کے چاروں طرف بہت ناک بہوت
خونخوار صورت۔ درندے۔ سادھوؤں کی ٹھٹریاں۔ وحشی اور ڈرانے والی غراہٹ
کی آوازیں نکالتے تھے: در او سکو اخیر میں ایک تابوت میں ڈالکر لیجاتے تھے۔ فادر ٹینانیو
نے جو ۱۸۲۰ء کے قریب میڈ یڈ میں ہیرونی نائٹ کا سردار پادری مقرر ہوا تھا۔ بیان کیا
کہ میں اوّل درجہ کے امیر سے ابھی خانقاہ کا پادری ہونا بہتر سمجھتا ہوں۔ تاہم میں اس
اعزاز سے بھی دستکش ہوجاتا اگر مجھکو مریدی کی آزمائشوں میں ایک دفعہ اور گذرنا پڑتا۔
اوس نے کہا کہ نجات کے غار کی جگہ مریدی کے مقام کا نام غار دوزخ ہونا چاہئے اوس نے

اور شراب سے عرصہ دراز کے پرہیز اور ادن دشتوں اور تھکان کا خوب نعم البدل کرتا تھا۔ جو اوسپر گذر چکی تھیں۔

۳۶۔ خنجر کو متبرک کرنا

خنجر کو متبرک کرنے کی ایک رسم تھی جو اوسوقت ادا ہوتی تھی۔ جب انجمن اپنے فائدہ کے لئے کسی بادشاہ۔ شاہزادی۔ یا دوسرے بارسوخ نامور شخص کو قتل کرنا ضروری سمجھتی تھی۔ تاریک کمرہ کے پہلو میں ایک چھوٹا سا تہ خانہ ہوتا تھا جس کو (دار الغور) کہتے تھے۔ اوس کے درمیان میں ایک چھوٹا سا مقتل بنا ہوتا تھا جسپر ایک تصویر پردہ میں چھپی ہوئی رکھی رہتی تھی۔ جس کے پاس دو طرف مشعلیں اور چراغ تمام سرخ رنگ کے ہوتے تھے۔ یہاں پردہ کے آگے جسکو فرقہ خونریزی کے کام کے لئے تیار کرنا چاہتا تھا۔ اپنی تعلیم پاتا تھا۔ میز پر ایک چھوٹا سا پیالہ رکھا رہتا تھا۔ جو عجیب خط طغرا سے چھپا رہتا تھا۔ اوس کے ڈھکن پر بھیڑ کی تصویر ہوتی تھی۔ کھولے جانے پر اوس میں سے ایک خنجر کتان میں لپٹا ہوا نکلتا تھا۔ جسکو فرقہ کا ایک عالی رتبہ شخص نکالکر ترجمان کو دیتا تھا۔ جو اوسکو چومنے اور مقدس پانی چھڑکنے کے بعد ایک پادری کے حوالہ کرتا تھا۔ جو اوسکو شکل صلیب کے گلاب کے پھولوں کے ہار میں لگا کر شاگرد کی گردن میں لٹکا دیتا تھا۔ اور اوس سے کہدیتا تھا کہ تو نے خدا کا انتخاب کیا ہوا ہے اور یہ بھی بتلا دیتا تھا کہ اسے اوسے کسکو قتل کرنا چاہئے۔

تب ایک دعا اس مہم کی کامیابی کی مراد الفاظ ذیل میں کی جاتی تھی۔ اے قہر مغلوب۔

اور ہیبت ناک خداوند تو نے ہمارے منتخب اور بندہ کے دل میں ن۔ن۔

نیست کرنے کا خیال پیدا کرنا چاہا ہے۔ اوسکو قوت دے۔ اور اس بڑی مہم کے کامیاب انجام سے ہمارے بھائی کی تقدیس کو کامل کر۔ اے خدا تو اوسکی قوت کو سوگنا کردے تاکہ وہ اس عمدہ مہم کو انجام دے سکے اور اوسکو اپنے منتخب فرشتوں اور پارساؤں کی زبردست اور باقی زرہ سے محفوظ رکھ۔ اوس کے دماغ میں وہ ہمت کرنے والی بہادری ڈال جو تمام خوفوں کو حقیر سمجھے اور اوس کے جسم کو مضبوط کیونکہ وہ خود موت کے سامنے مضبوط کردے اس دعا کے بعد مقتل کی تصویر سے پردہ اٹھا دیا جاتا تھا۔ اور منتخب شدہ شخص

(۱۳) نوجوان آدمیوں کو فرقہ میں داخل کرنے کے لئے کس طرح منتخب کرنا چاہئے اور کس طرح اوس میں قایم رکھنا چاہئے۔

(۱۴) علیحدہ رکھے ہوئے اشخاص کی بابت اور جماعت سے خارج کرنے کی وجہ۔

(۱۵) گوشہ نشین اور زاہدہ عورتوں کے ساتھ کس طرح کارروائی کرنی چاہئے۔

(۱۶) دولت سے جھوٹ موٹ نفرت کس طرح ظاہر کرنا چاہئے۔

(۱۷) فرقہ کے فوایدکی بیشی کے لئے عام تدابیر۔

۳۳۹۔ سیکریٹا مانیٹا کی تصدیق ثابت ہوگئی

جیسوٹ اس کتاب کی صداقت سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن وہ اوسکی برآمد گی کی تاریخ کو باطل نہیں ثابت کرسکے ہیں جو حسب ذیل ہے:۔

جب کلیمنٹ چہاردہم نے ۱۷۷۳ء میں اس فرقہ کا انسداد کیا۔ تو یہ ادنیٰ درجہ کے ملکوں میں منجملہ اور مالیت کے مقام روزی لانٹی میں ایک کالج بھی رکھتی تھی۔ گورنمنٹ نے اس فرقہ کے معاملات صاف کرنے کے لئے ایک کمیشن (وفد) مقرر کیا اور مشیر مسمی زانٹجن روری منڈی میں فہرست تعلیقہ مرتب کرنے کے لئے مقرر ہوا۔ لیکن اوسے یہ شبہ گذرا کہ بزرگان فرقہ کی رعایت کی غرض سے چند دستاویزیں اوس نے علیحدہ کرلی ہیں۔ اوس کو ایک سخت تاکیدی حکم پہونچا۔ کہ تمام کاغذات ملے ہوئے فوراً روانہ کردے۔ ان ہی کاغذات میں سیکریٹا مانیٹا کی قلمی کتاب برآمد ہوئی تھی۔ اسکا ثبوت کمیٹی کی کارروائی کے اصل تحریر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جو ادنیٰ ممالک میں مسیح کے فرقہ کی انسداد کی وجہ سے مقرر ہوئی تھی۔ جو برسلز کے سرکاری دفتر میں امانتاً موجود ہے۔ مذکورہ بالا کتاب مقابلہ میں لائی گئی اور لاطینی کتاب متروکہ فادر برتھیر سے مطابق پائی گئی۔ یہ شخص زمانہ ریولیوشن[1] سے قبل پیرس میں اس فرقہ کا محافظ کتب خانہ تھا۔ وہ انیڈا کے ایڈیشن (طبع) سے بھی جو ۱۶۶۱ء میں مقام پیڈریارن میں طبع ہوئی تھی۔ مطابق ہے۔

۳۴۰۔ جیسوٹ کے اخلاق

[1] فرانس میں ۱۸۳۰ء و ۱۸۴۰ء کا انقلاب مراد ہے۔

یہ بھی کہا کہ اگر مجھ کو شیطان کا یقین ہے۔ تو مجھکو یہ بھی پختہ یقین ہے کہ میں نے اوس کو دیوؤں اور شیطانی ذریات کے جلو میں دیکھا ہے۔

۳۳۸ - پوشیدہ تعلیم

یہی کافی ہوگا۔ کہ کتاب سیکریٹا مانیٹا یعنی انجمن مسیح کی خفیہ تعلیمات کے ابواب کی سرخیاں بیان کردی جاویں۔ بزرگوں کے لئے تمہید میں تاکید ہدایت ہے کہ اوس کو اجنبی لوگوں کے ہاتھ نہ پڑنے دیں کیونکہ اس وجہ سے اون لوگوں کے خیالات فرقہ کی طرف سے خراب ہو جاویں گے۔ ابواب کی سرخیاں حسب ذیل ہیں۔

(۱) فرقہ کو نیا انتظام قایم کرنے میں کس طرح کارروائی کرنی چاہئے۔

(۲) فرقہ کے بھائی کس طرح سے شاہزادوں اور دوسرے معزز اشخاص کی دوستی حاصل کر سکتے اور قایم رکھ سکتے ہیں۔

(۳) فرقہ کو کس طرح اون لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہئے جبکہ کسی ریاست میں بڑا رسوخ ہو اور جو لوگ اگرچہ امیر نہوں۔ تاہم دوسروں کے لئے فائدہ کا ذریعہ ہوسکتے ہیں

(۴) واعظوں۔ بادشاہ کے کنفیسروں اور بڑے آدمیوں کے لئے اشارے۔

(۵) پادریوں اور دوسرے مذہبی فرقوں کے ساتھ کس کارروائی کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

(۶) دولتمند بیواؤں کو کس طرح تصرف میں لاسکتے ہیں۔

(۷) بیواؤں کو کس طرح مستحکم رکھ سکتے ہیں اور اُنکی جائداد کی تجویز کرسکتے ہیں۔

(۸) بیواؤں کے بچّوں کو مذہبی گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کرنے کے لئے کس طرح ترغیب دے سکتے ہیں۔

(۹) کالج کی آمدنی کی بیشی کی بابت۔

(۱۰) تربیت کی خفیہ سختی کی بابت جسکا فرقہ کو خیال رہے۔

(۱۱) کس طرح ہمارے بھائی اون لوگوں کے ساتھ برتاؤ کریں گے۔ جو اس فرقہ سے خارج شدہ ہیں۔

(۱۲) کس شخص کو فرقہ میں رکھینگے اور اوس کی زیادہ عزت بڑھاوینگے۔

میں سے ایک شخص جو بہت کم عمر اور نہایت ہر دلعزیز کننیسہ تھا۔ اوس نے ایک لاٹری وچیٹھی ڈالنا) تجویز کیا اور مال مسروقہ خود ہی بنا۔ اوس نے سو ٹکٹ لکھے اور بڑی چالاکی سے یہ ظاہر کیا۔ کہ تائب عورت جسکی تعداد فایق رہیگی۔ تین روز تک فادرلفی ورکو اپنے اختیار میں رکھ سکتی ہے جو مرضی ہو کراوے۔ عورتوں میں ٹکٹوں کے لئے لڑائی کی نوبت آئی۔ اور باوجود منکروں اور بے دینوں کی ہنسی اور لعن طعن کے یہ عبادت گاہ تکمیل کو پہونچ گئی۔ جیسوٹوں کی عام تاریخ ایسی خباثت کے طریق کو ظاہر کرتی ہے جسکی نظیر کوئی نہیں۔ اور اس کتاب کے متن میں جسکو داخل کرنے کی گنجایش نہیں۔ لیکن چونکہ ہماری گورنمنٹ کی کوشش مفسد اور تبہ کاروں کو معدوم کرنے پر ہے۔ اسی طرح بہتوں کی رائے میں جیسوٹ کی برادری یا سیہ کار قوم کو جو اس کا ٹھیک ٹھیک نام ہے پائمال کرنا واجب ہے۔

اسکوپزی

۳۴۱۔ مختلف روسی فرقے

چونکہ روس میں ہمیشہ ملکی خفیہ انجمنوں کی گرم بازاری رہی ہے۔ اسی وجہ سے اوسمیں خفیہ مذہبی فرقوں کی پرورش رہی ہے۔ منجملہ ان کے سوکیلشی سنما یا (خود کو جلانے والے) فرقہ کا نام ہم لے سکتے ہیں جن کے خیال میں اپنی خوشی سے آگ میں جلکر مرنا ہی گناہوں اور دنیوی آلائشوں سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ لوگ سائبیریا میں [illegible] ہیں۔ آخر کے بیس گذشتہ سالوں میں ایسے متعصب لوگوں کے گروہ [illegible] تعداد پندرہ بیس پچاس بلکہ سو مرد و عورت تک تھی۔ [illegible] غاروں یا [illegible] مکانات [illegible]

اگرآن ما بنڈا کو جیسوٹ لوگ نہ بھی لکھتے تاہم وہ اصلی اصولوں کو جیسے ہم تاریخ سے جانتے ہیں پورے طور سے ظاہر کردیتے جوکہ یہ فرقہ ہمیشہ کرتا رہا ہے۔ اور یہ کہ ہر قسم کا فریب قتل بادشاہوں کا قتل۔ زہر خورانی۔ باکرہ لڑکیوں سے زنا۔ جرائم خلاف فطرت۔ لوٹ مار۔ حلف دروغی ان کے عمل میں آتے رہے ہیں۔ اور انکو بہت مرغوب ہیں۔ جبکہ ان کی اغراض میں ترقی ہو دکثرت خدا کی شان ظاہر کرتی ہے)

جبکہ ۱۸۶۶ء میں جیسوٹ بوجہ لاوالٹ فرقہ کے ایک ممبر کے دیوالیہ ہوجانے کے اپنے ضوابط قانون پیش کرنیکے لئے مجبور ہوئے تو ان قوانین میں اصول ذیل مندرج پائے گئے تھے۔ فادر ٹیمبرنا کے خیال کے بموجب جو جیسوٹ تھا۔ اگر کسی جج کو ناحق رائے دینے کے واسطے روپیہ ملا ہو۔ تو اوسے روپیہ رکھ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ رائے اٹھاون (۵۸) جیسوٹ ڈاکٹروں کی ہے۔ بجواب اس سوال کے کہ کس موقع پر مانک اپنے فرقہ کا لباس فرقہ سے خارج ہونے کے مستوجب ہوئے بغیر علیحدہ کرسکتا ہے؟ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ وہ اس غرض سے علیحدہ کرسکتا ہے کہ اوس کو شرم نہ آوے۔ مثلاً زناکاری کے مقامات میں بھیس بدلکر اور نام تبدیل کرکے جانا چاہئے۔

ایک دوسرا جیسوٹ اوستاو اعینوال سا کا قول ہے کہ وعدہ وفا کرنے کے قابل نہیں۔ اگر وعدہ کرتے وقت تمہاری نیت اوس کے وفا کرنے کی نہیں تھی۔ [...

. . . .

. . . .

. . . .] فیگنڈز کہتا ہے کہ عیسائی بچے اپنے ماباپوں کو الحاد کا الزام لگا سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہمارے ماباپ جلائے جاوینگے۔ جیسوٹ کے اخلاق کی ایک بالکل تازہ مثال سے ان اقتباسوں کو ختم کرتے ہیں۔ ۱۸۵۲ء میں روڈی میوروس واقعہ پیرس میں جیسوٹ لوگوں نے شاندار عبادت گاہ گاتھک طرز پر اپنی زمین میں تعمیر کرانے کا ارادہ کیا تھا۔ ایک روز روپیہ نہیں رہا۔ ہر ایک تدبیر کچھ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے پہلے ہی آزمائی جاچکی تھی۔ جبکہ بزرگان فرقہ

اور اون کی تحقیقات کی اوس کی کتاب اور پتھر کے چھاپہ کی کتابیں جن میں اسکا بیان ہے
طرح طرح کی خوفناک صورتوں کا مجموعہ ہیں جو ہر طرح یقین سے باہر ہیں۔ اگر اونکی تصدیق قانونی
کارروائی سے نہوتی جس نے اونکا حال کھولدیا تو اس کتاب میں فی الواقع ہیبت ناک اور
پرخوف تفصیلوں کا کرنا ممکن تہا۔ جو ڈاکٹر پیلیکن نے مسند وار لکھی ہیں۔ ہم اون کا
قدرے قلیل بیان کرکے اپنا اطمینان کئے لیتے ہیں۔ روسی اسکوپزی مذہب ۱۷۵۵ء کے
قریب فلیجیلینٹ فرقہ کے معتقدین میں پیدا ہوگیا جنکی نسبت معلوم ہوا ہے کہ روس میں ۱۷۳۳ء
کے شروع سے موجود ہیں۔ پہلی اطلاع گورنمنٹ روس کو اسکوپزیوں کی بابت ۱۷۷۱ء
میں ملی تھی۔ وہ اوّل اوّل ارلاف کی موجودہ گورنمنٹ میں دریافت ہوئے تھے۔ ایک کاشتکار
مسمی اینڈریائی ائی وناف پر الزام لگایا گیا تھا کہ اوس نے تیرہ اور کاشتکاروں کو اپنا عضو
برید کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ایک کسان مسمی کنڈراٹجی سیلیونیاف اوسکا مددگار تھا۔ جو
موضع اسٹابورڈ صوبہ اوریل میں پیدا ہوا تھا۔ سینٹ پٹرسبرگ میں قانونی تحقیقات ہوئی۔
اور آئی وناف کی ننگی بیٹھ پر درے لگائے گئے اور سائبیریا بھیجدیا گیا۔ جہاں غالباً وہ
مرگیا۔ اوسکا مددگار سیلیوناف ٹیمباف کے ضلع میں بھاگ گیا۔ جہانکہ ایک دوسرے
رفیق الگزینڈر آئی وناف شیلاف کے ذریعہ سے اوس نے اپنے اصولوں کو ایک شخص
سے دوسرے شخصوں میں پھیلایا۔ مگر ۱۷۷۵ء میں وہ ماسکو میں پکڑا گیا۔ درے لگائے
گئے اور سائبیریا کو جلاوطن کیا گیا۔ اوس کے بہت سے پیرو گرفتار کئے گئے۔ دُروں سے
پیٹے گئے اور ڈوائمنڈ کے قلعہ میں تعزیری غلامی کے لئے بھیجے گئے۔ بعض جو اس قدر گہرے
پھنسے ہوئے نہیں تھے۔ اونکو اونکے گھر پر رہنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن اون کو
اس فرقہ میں شامل ہونے یا دوسروں کو شریک نہ کرنے کے لئے سخت تاکید کی گئی۔
لیکن ان تدابیر سے مذہبی ترقی نہ رک سکی۔ برخلاف اسکے اسکوپزی مذہب بڑھتا رہا۔ سیلیوناف
سائبیریا سے بھاگ گیا۔ لیکن ۱۷۹۷ء میں ماسکو میں گرفتار ہوا اور پال اوّل کے حکم سے
سینٹ پٹرس برگ کو بھیجا گیا۔ جہاں شاہنشاہ نے اوس سے گفتگو کرنے کے بعد اوس کو
پاگل خانہ میں قید کردیا۔ لیکن الگزینڈر اوّل کی تخت نشینی کیوقت جو ایک کمزور دماغ مشتکک تہا

جہاں جھاڑیاں بھری ہوئی تھیں۔ خود کو جلادیا۔ رپورٹ ملی تھی کہ ۱۸۶۷؁ کے قریب ترہ سو آدمیوں نے آگ سے جلکر مرنا بتومن کے قریب مشرقی یورال پہاڑمیں بخوشی پسند کیا۔ ایک دوسرا فرقہ ایسی قسم کی خواہشوں والا۔ مارلیں شیکی یا خود کو قربان کرنے والا ہے۔ یہ لوہے کو آگ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مار ڈالنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ ۱۸۶۸؁ میں ایسی اندوہنہ قربانی مسٹر گریف کی ریاست واقعہ دریائے والگا پر ہوئی تھی۔ جبکہ پینتالیس مرد اور عورتوں نے ایک دوسرے کو خنجر سے قتل کرڈالا ایک دوسرا دیوانہ فرقہ فلیجیلنٹس کا ہے جسکا تعصب بعض وقت برادری کے دوسرے لوگوں کے لئے خطرناک ہوجاتا ہے۔ ۱۸۶۹؁ کی گرمی میں بالاشاف علاقہ سارٹاف کو فلیجیلنٹ نے جنکی تعداد کئی سو ہوگی۔ ایک کھیت سے واپس آکر جہانکہ وہ اپنی متعصب رسوم عمل میں لارہے تھے۔ یکایک تماشائیوں پر حملہ کیا اور اپنی چابک اور گرہ دار رسیوں سے اتنی مارپیٹ کی کہ ان میں سے کئی مر گئے۔ بعض پامال ہوکر مرگئے بعض لکڑی بھرے ہوئے چھکڑوں میں کھینچے گئے۔ جن میں بدبختوں نے آگ لگادی۔ پس یا تو اون کے مقتولوں کا دم گھٹ گیا یا جلکر خاک ہو گئے۔

۴۲۳۔ اسکوپزی

لیکن وہ فرقہ جس نے گذشتہ نسل میں بہت توجہ مائل کی ہے اسکوپزی دبا اشتہ لوگ) ہیں۔ درحالیکہ مذکورہ بالا فرقوں میں عنقریب بالکل جاہل جنگلی متعصب ہیں۔ اسکوپزی میں اوسی قدر تہذیب یافتہ اور عالی رتبہ آدمیوں کے شریک ہونیکا شمار ہے۔ جیساکہ ہم آئندہ ظاہر کرینگے۔ سچی بات جھوٹی بات سے زیادہ عجیب ہوتی ہے۔ یہ بات کہیں پر اس سے زیادہ عجیب طور سے ظاہر نہیں ہوئی جیسے اون سچے حالات میں جو مختلف آزمایشوں کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ جو روس کے مختلف حصوں میں ان فرقہ والوں کی تعذیب میں کی گئی تھیں۔ ان حالات کی سرکاری رپورٹ پر ہمارا بیان مبنی ہے اور جن رپوٹوں کے خاص خاص حالات ڈاکٹر اے پیلیکن امپریل روسی یوبی کونسل کے ممبر اور میڈیکل کونسل کے پریسیڈنٹ نے چھپوائے تھے۔ جو بذات خود بہت سے اسکوپزیوں سے واقف ہوا

ظاہر ہوا۔ اس ہیئت میں وہ اپنی پہلی حرکات کرتا رہا اور بہت سے مرید کر لئے۔ تب اوسکی صحبت میں شیلاف گیا جسکو اسکوپزی شفیع کا پیشکار کہتے ہیں۔ لیکن آخر کار گورنمنٹ نے دست اندازی کی سیلوناف پکڑا گیا۔ دُرے لگائے گئے اور سائبیریا بھیجا گیا شیلاف ریگا میں قید کیا گیا۔ اوس کی کتاب موسومہ "جذبات" ہمکو مزید خبر دیتی ہے کہ شاہنشاہ پال اوّل نے اپنی تخت نشینی کے وقت اوسکا حال سنکر سیلوناف کو روس میں واپس بلا بھیجا تاکہ تخت و تاج اوس کے حوالہ کرے اس لئے کہ وہ اوس کو اپنا باپ سمجھتا تھا۔ لیکن جب سیلوناف نے پال کو اپنا بیٹا کر لینے کی شرط میں عضو مخصوص کی بریدگی پیش کی تو شخص موخر الذکر خفا ہو گیا۔ اور سیلوناف اور شیلاف کو حکم دیا۔ کیونکہ وہ بھی ریگا سے بلا لیا گیا تھا۔ کہ اسکسلبرگ کے قلعہ میں قید کئے جاویں۔ الگزنڈر اوّل کے عہد میں سیلوناف آزاد کیا گیا اور شہنشاہ اور ملکہ پسندیدہ مذہب میں شریک ہو گئے۔ سیلوناف سینٹ پیٹرزبرگ میں رہا۔ جہاں اسکوپزی سیلیڈونیکاف نے اوس کے لئے ایک عمدہ مسکن بنوا دیا۔ وہاں اوس نے بہتوں کو یقین دلایا کہ میں مسیح اور سچا خدا ہوں۔ لیکن آخر کار گورنمنٹ نے ضروری خیال کیا کہ آگ کے چشمہ کی بربادی کو روکا جاوے اور سیلوناف سزدل کی خانقاہ میں قید کیا گیا۔ اسکوپزی لوگوں کو سخت یقین ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے اور یہ کہ وہ اپنے ہی زمانہ میں تخت روس پر قابض ہو جاویگا۔ جس وقت میں خصی ہونا عام ہو جائیگا۔ لیکن عیسائیوں کے عقیدہ کے بموجب شفیع کے دوسرے ظہور سے پیشتر دجال پیدا ہونیوالا ہے۔ اسکوپزی یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ وہ نپولین کی صورت میں پہلے ظاہر ہو چکا ہے جو شیطان اور لیبیراتن دوم کا ولد الزنا ہے۔ اور فی الحال ٹرکی میں رہتا ہے۔ جہاں سے سچا ایمان تبدیل کر لے۔ وہ روس میں اسکوپزی جنگ آویگا۔

۴۳۴۔ اس داستان کی تاریخی بنیاد

یہ دلیل کہ اسکوپزی کیوں شفیع کو پیٹر سوم سے مطابق کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ پیٹر سوم پیٹر اعظم اول کا پوتا تھا۔ اور ڈیوک چارلس فریڈرک آف ہالسٹین اور انا پیٹرونا

اور اوس کے اوپر اوس جانباز بیرنس کرڈنر کا بڑا تصرف تھا جو سیلیو نیاف کو پارسا خیال کرتی تھی اوسکی تحریک سے اوس شخص کو پاگل خانہ سے نکل آنے کی اجازت دی گئی اور چند سال تک بڑی شان و شکوہ کے ساتھ اپنے قدر دانوں کے مکان میں رہا۔ اسکو پولینڈ کے دربار کے چند روزہ چیمبرلین (ناظر) کی بڑی حمایت تھی۔ یہ شخص مشیر ریاست ایلنز بائی میلیلاف جلینکی تھا جو خود اسکوپزی مذہب کا کارگذار تھا۔

۳۴۳۔ سیلیو ناف کی داستان

جس مکان میں سیلیو ناف رہتا تھا۔ اوسکو اوس کے مریدخانۂ خدا بہشتی بیت الداؤد وجدید بیت المقدس کہتے تھے۔ کیونکہ اونکا اعتقاد یہ تھا کہ مسیح نے سیلیو ناف کے جسم میں پھر ظہور کیا ہے۔ اونکا بیان تھا کہ یہ در واقع پیٹر سوم ہے جو باعصمت باکرہ سے پیدا ہوا ہے جو ملکہ کی حالت میں الیزابیتھ پیٹرونا کے نام سے مشہور تھی اس ملکہ نے صرف دو سال حکمرانی کی اوسوقت اوس نے انتظام سلطنت و دنیا کی ایک خاتون کو جو اوس کی ہم شکل تھی منتقل کردیا اور اپنا نام آلوکنیا ایٹو نو نا رکھکر اولاً صوبہ اوریل میں چلی گئی۔ جہانکہ وہ اسکوپزی بنی قلیمن کے مکان میں رہی اور وہاں سے جیلو گروڈ صوبہ کرسک کو روانہ ہوئی۔ جہاں ایک باغ کی دیوار کے پیچھے الوپ ہوکر قریب زمانہ ۱۸۶۵ء تک وہ مومنین کی پوجا سے لطف اٹھاتی رہی اوس کے معتقدین سیلیو ناف کا لقب شفیع بھی کرتے ہیں ایسا خیال کیا گیا ہے کہ یہ شخص ہالسیٹن میں پیدا ہوا تھا۔ اور بالغ ہونے پر اوس نے خصیے نکالڈالے اور یہ کارروائی بہت سے اور لوگوں پر بھی کی اونہیں سے کرامات دکھلائیں تخت نشین ہونے پر اوسے مجبوراً شادی کرنی پڑی لیکن اوس کی زوجہ کیتھرائن دوم اوس کے سے نتیجہ حاصل کرنے کی وجہ سے اوس سے نفرت کرتی تھیں اس لیے اس نے اوس کے قتل کرانے کی کوشش کی شہنشاہ اس سازش سے مطلع ہوکر پاسبان کا لباس پہنکر بھاگ گیا اور پاسبان اوسکی جگہ قتل ہوا۔ اگرچہ کیتھرائن دوم اس غلطی سے واقف تھی مگر اوس نے پاسبان کی لاش کو شاہی اعزاز سے دفن کئے جانے کا حکم دیا۔

پیٹر سوم غائب ہوگیا اور کچھ عرصہ کے بعد کاشتکار سیلیو ناف کی صورت میں

نکلس نے اہل فرقہ کے خلاف بہت سخت تدابیر کیں اور اون میں سے بہتوں کو سائبیریا جلاوطن
کردیا۔ اور بہت لوگ ڈینوب کی ریاستوں کو بھاگ گئے۔ گالز اور بوچارلیسٹ میں آباد
ہوگئے لیکن اکثر جا بجا میں رہے۔ جہاں کہتے ہیں کہ عنقریب تمام کرایہ کی گاڑی چلانیوالے
اسی فرقہ کے ہیں۔ سنہ ۱۸۶۰ سے ۱۸۷۰ تک اسکوپزی تعداد میں بہت کچھ بڑھے اور روسی
سلطنت کے حصوں میں پھیل گئے جہاں کہ پیشتر اونکا نام بھی نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ یہ
سرگرم مرید کرنے والے ہیں گو اپنے فرقہ میں صرف روسیوں کو داخل کرتے ہیں۔ مگر یہ بات
ہے کہ وہ کسی اور قوم میں اس قدر دیوانہ آدمی نہیں پاتے جو اونکی رسوم کو تسلیم کرلیں۔ سنہ ۱۸۶۹
میں بحر ازاف کے کنارہ کے باشندوں نے اسکوپزی مذہب کے پھیلنے کی بڑی شکایت
کی۔ تحقیقات سے یہ امر سچ نکلا۔ بہت سے عضو بریدہ مرد و عورت ظاہر ہوئے
خاص مجرم جنمیں ایک کسان عورت بھی شامل تھی جس نے مقام میلی ٹوپل پر اسکوپزی
کے جلسہ میں صدر نشینی کی تھی اور جسکا ادب نبیہ کے طور پر کیا جاتا تھا۔ سائبیریا کو
جلاوطن کئے گئے۔ لیکن یہ بات جلد معلوم ہوئی کہ ازاف کا فریق اس فرقہ کی صرف
ایک شاخ تھا۔ اوسکا مرکز شہر مارشانسک میں صوبہ ٹمباف میں تھا۔ ایک بیان
میں بیان ہے جس میں زیادہ مبالغہ کے علاوہ اسکی پختہ بنیاد بھی ہے کہ سنہ ۱۸۶۹ کی
اخیر رات کو اوس شہر کی پولس کا افسر ایک مجلس میں تھا۔ آدھی رات کے
قریب وہ کمرہ میں سے بلایا گیا اور سوداگر پلاٹی سن کے نوکر نے اوس کے ہاتھ
میں ایک چٹھی دی اور درخواست کی کہ تین سوتیں جو زیر حراست ہیں اونکو صبح تک آزاد
ہوکر چلے جانے کی اجازت دی جاوے اس کے بعد وہ جیلخانہ میں پھر واپس آجاوینگی۔
دس ہزار روبل کی تعداد میں بنک نوٹ چٹھی کے ساتھ ملفوف تھے۔ پولس کے افسر نے
چٹھی اور نوٹ محکمہ جرائم کے حوالہ کئے۔ پلاٹی سن گرفتار کیا گیا اور اس کے گھر کی تلاشی لینے
پر یہ بات معلوم ہوئی کہ اوس میں بہت سارے مکان شامل ہیں جس میں چار تہ خانہ زمین
کے نیچے ہیں جہانکہ خزانہ میں بہت سا نقد روپیہ اور بنک کے نوٹ شاید بیس لاکھ روبل
کی مالیت برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ بہت سی چٹھی خط وکتابت جسمیں بہت سے امیر سوداگر

پیٹر کی بیٹی کا بیٹا تھا۔ وہ ۱۷۶۲ء میں تخت نشین ہوا۔ اوس کے سامنے خدا کے بندے خاصکر فلیجیلنٹوں کو بیرحمی سے عذاب اور تکلیف دی گئی۔ اونکی زبانیں باہر نکالی گئیں اور وہ زندہ جلائے گئے۔ لیکن پیٹر سوم نے اپنے تخت نشین ہوتے ہی اون کے لئے عام معافی اور کامل مذہبی آزادی عطا کی۔ اسی وجہ سے وہ اوسکو اپنا شفیع سمجھنے لگے چونکہ وہ خدائی شخص ہے اس وجہ سے ہلاک نہیں ہوسکتا۔ اور اصل وجہ اوس کے قتل کی کہ کاونٹ ارلاف نے اوس کو اپنے ہاتھ سے ہی پھانسی دیدی تھی۔ یہ تھی کہ ملکہ اوس نئی تلقین سے جو اوس نے جاری کی تھی ناراض تھی وہ ۵ جنوری کو تخت نشین ہوا تھا۔ اور ۱۴ جولائی ۱۷۶۲ء کو مارا گیا۔ اکولائنا آئی دونا جسکا ذکر پہلی فصل میں آچکا ہے جسکی پرستش خدا کی حیثیت میں ہوتی تھی اور جو جھوٹموٹ ملکہ الیزبتھ بنگئی تھی۔ یہ نیچ ذات کے ماباپوں سے قصبہ لبجن میں پیدا ہوئی تھی جو صوبہ ٹمباف میں ہے۔ اوسکا اصلی نام کاٹا سنو واتھا۔ ۱۸۲۰ء میں سیلی وناف منزل سے میبسیوفیس کی خانقاہ کو تبدیل کیا گیا۔ جہاں ۱۸۳۲ء میں وہ بہت بوڑھا ہو کر مرگیا۔ اوسی زمانہ میں اس فرقہ کے نہایت متعصب پیروں میں سے بہت سے سال ویسکی کی خانقاہ میں بند کیئے گئے جنہوں نے اپنے پہلے دہوکوں سے توبہ کرکے مذکورالآخر خانقاہ کے سردار پادری سے اسکوپزی اصولوں کے نہایت چھپے ہوئے بھیدوں کو ظاہر کردیا۔

۳۴۵۔ فرقہ کا منتشر ہونا

ڈاکٹر پیلیکن کے تیار کیئے ہوئے نقشوں کے مطابق ۱۸۰۵ء سے ۱۸۳۹ء تک کے زمانہ میں اسکوپزی مذہب روس کے بہت سے حصوں میں پھیلا رہا۔ اسکا سب سے زیادہ زور سینٹ پیٹرس برگ کرسک اور جیرہ اسود پر رہا۔ یہ کسی حد تک وائٹ سی اور یورال میں بھی موجود تھا۔ اس رواج میں بہت بستی کہیرسن اور کرائمیا میں ۱۸۲۲ء کے قریب ہوئی۔ اوسی وقت میں بہت سے زرگر اور نقرہ گر باشندہ سینٹ پیٹرس برگ کے اس فرقہ میں شامل تھے۔ ۱۸۴۷ء سے ۱۸۵۹ء تک اسکوپزی مذہب کی وائٹ سی اور سینٹ پیٹرس برگ کے اطراف میں گرم بازاری ویسی ہی تھی جیسے پیشتر شاہنشاہ

اسکوپزیوں کو یہ کارروائی عمل میں آنے سے پیشتر دو بچے پیدا ہو جانے کی اجازت تھی۔ بھجن گانے اور خوش خوان نغمات اور پیشین گوئیوں کے بعد اسکوپزیوں کے مذہبی رسومات میں خاصکر سخت ورزش اور درویشوں کے وضع پر ناچ ہوتا تھا۔ مگر نو مرید کے شامل کرنے کے وقت اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوا کرتی تھی۔ اوس کو اوّل اوّل صرف تعلیم اخلاقی اور مذہبی فرائض کی بابت کی جاتی تھی۔ تعلیم قطعی مطابق شرع ہوتی تھی تاکہ وہ ڈر نہ جاوے۔ لیکن وہ ایسی تحریک دینے والی خاصیت کی ہوتی تھی کہ رفتہ رفتہ اوسکی طبیعت کے اندر مذہبی جوش پیدا ہو جاتا تھا جو آخر کار اوسکو ہیبت ناک قربانی کے لئے آمادہ کر دیتا تھا۔ اور اوسکو اوس حلف کے منہ سے نکالنے کے لئے آمادہ کر دیتا تھا جو اوس سے لیا جاتا تھا جس کی رو سے وہ بیان کرتا تھا۔ کہ میں شیعے کے پاس خوشی سے پہونچنا چاہتا ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ زار۔ شاہزادوں۔ باپ۔ ماں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے تمام باتیں جو ان مقدس معاملات سے تعلق رکھتے ہیں مخفی رکھوں اور میں عذاب تکلیف آگ اور موت کو برداشت کرنا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ بہ نسبت اس کے کہ انکے بھید دشمنوں کے آگے افشا کروں۔ اون کے جلسہ عموماً دیر کرکے رات کے وقت ہوا کرتے تھے اور دن نکلنے تک رہتے تھے۔ مقامات عموماً خفیہ دعاخانے ہوتے ہیں۔ جو تمام اسکوپزی کے مکانات میں پائے جاتے ہیں جو عموماً جہانتک ممکن ہوتا ہے دوسرے گھروں سے زیادہ فاصلے سے بنائے جاتے ہیں۔ درمیان میں ایک صحن ہوتا ہے جس کے ہر چہار طرف کھلیان کاری کے لئے سائبان مسکونہ مکان ہوتے ہیں جن سے صدر دروازہ کے پاس کچھ خفیہ بنے ہوئے دروازے ہوتے ہیں جنکا راستہ مویشی خانہ میں ہوتا ہے جس کے متعلق ایک تیسرا احاطہ ہوتا ہے۔ جہاں ایک مکھی خانہ بنا ہوتا ہے۔ اس مکھی خانہ کو اونچے اونچے پودے گھیرے ہوتے ہیں۔ جہاں سے باغ میں کو چور راستے ہوتے ہیں اور وہاں سے کھیت میں نکل جانے کو راستہ ہوتا ہے۔ جلسہ کے وقت پہرہ دار مختلف فاصلہ پر تعینات کر دئے جاتے ہیں۔ جو کسی مشتبہ صورت اجنبی کے آجانے پر اپنے دوستوں کو اشارہ سے مطلع کر دیتے ہیں جسپر جلسہ برخاست ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کو اپنے

روس کے مختلف شہروں کے شامل تھے۔ اون کے ساتھ مڈیجا کاف باشندہ سینٹ پیٹرس برگ بھی تھا۔ پلاٹی سن سے ملکی حقوق اور آبرو چھین لئے گئے اور سائبیریا کو جلا وطن کیا گیا اور اوس کے ساتھ بارہ اور آدمی اور ۱۹ عورتیں بھیجی گئیں۔ کسان کس نے ناف کو خود اپنا اور گیارہ اور شخصوں کا عضو برید کرنے پر سائبیریا کی کان میں چار سال کی تعزیری محنت کی سزا دی گئی ۔ وہ روپیہ جو پلاٹی سن کے مکان میں برآمد ہوا تھا۔ یا کم از کم اوسقدر جو غائب نہیں ہوا تھا۔ اوس کے وارثوں کے حوالہ کیا گیا اور وہ دس ہزار روبل جو افسر پولیس کے پاس بھیجے گئے تھے۔ وہ شاہی خزانہ میں منتقل کئے گئے۔ پلاٹی سن کو مکان سے برآمدہ اشیا کے باعث سلطنت کے مختلف حصوں میں اسکو پرلیوں پر عذاب کیا گیا۔ یہ تحقیقاتیں عرصہ دراز ۱۸۷۵ء تک ہوتی رہیں اور امید تھی کہ ختم نہ ہونگی۔ لیکن اون کے زیادہ تشہیر کرنے کی ممانعت کی گئی۔ یہ تحقیقاتیں ایک ہی وقت میں سینٹ پیٹرس برگ، ماسکو، ٹولا، ٹیمباف اور دیگا میں ہوئی تھیں۔ روس کے دور دراز حصوں سے گواہ بلائے گئے تھے۔ بعض کم مجرم اہل فرقہ خانقاہوں کی مذہبی نگرانی میں سونپے گئے اور اونہیں کیوجہ سے اس فرقہ کے بعض مخفی بھید مشہور عام ہو گئے۔ جیسا کہ پہلے ہی اوپر بیان کیا گیا۔ سالوٹ کی خانقاہ کی سرکاری رپورٹ خاص حال بتلانے والی ہے۔ ۱۸۷۵ء کے قریب ایک کتاب موسومہ شاہی انجمن کے روبرو تاریخ اور زمانہ قدیم کے لکچر میں چھاپی گئی۔

۳۴۶ - مذہب اور عبادت کا طریقہ

آگ کا بپتسمہ کامل نجات کا پھاٹک اور خدا کی مہر ہے۔ یہ یا تو زیادہ اعلیٰ یا زیادہ لیاقت والے طبقات سے متعلق ہے۔ یہ بڑی مہر ہے جس میں پورے عضو کی قطع شامل ہے۔ اور ایک چھوٹی مہر ہے جس سے مراد صرف اختہ ہوجاتا ہے۔ فرقہ کے سخت پابند مرید عورتوں سے کلی قربت حتیٰ کہ اپنی عورت سے بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض فرقوں میں مرید کو فرقہ کے اخیر بھیدوں سے محرم ہونے کے پیشتر اپنے ماں باپوں کا نام ایک کاغذ کے پرچہ پر لکھکر پیروں میں ملنا ہوتا تھا۔ مگر بعض فرقوں میں نکاح شدہ امیدوار جبتک کہ اون کے پہلا بچہ نہیں ہولیتا تھا۔ داخل نہیں ہو سکتے تھے اور بشارلیٹ کے

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے جو علیحدہ علیحدہ بڑی مہر اور چھوٹی مہر سے موسوم ہے۔ اسکوپزی کہتے ہیں کہ مسیح کی تعلیم کا خاص نکتہ یہ تھا کہ آدمی کو نجات حاصل کرنے کی غرض سے آگ کا بپتسمہ برداشت کرنا چاہیے! یعنی سرخ گرم لوہے کے ذریعہ سے خود کو آختہ کرے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسیح نے خود اپنے جسم پر کر کے یہ نمونہ دکھلایا جسکی پیروی رسولوں اور ابتدائی مسیحی کلیسیا نے کی جس میں آریجن اور تمام پارسا شریک ہیں مشرقی عیسائیوں کی روایتی تصویروں میں ان لوگوں کی تصویر بغیر ڈاڑھی کے کھینچی ہوئی ہے۔ انسانی کمزوری کے خیال سے بعد میں گرم لوہے کی جگہ تیز چاقو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن پر جوش اسکوپزیوں کو اس امر کا خیال نہیں رہتا۔ کہ وہ کونسا آلہ استعمال کریں۔ انسانوں کو آختہ کرنے کی ۳۵۶ مثالوں سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ چاقو ۱۴۴ مرتبے استعمال ہوا۔ استرہ ۱۰۸ مرتبے۔ طبر ۳۰ مرتبے۔ درانتی ۲۳ مرتبے لوہے کا سیخ اور ٹین کے ٹکرے ۱۷ مرتبے۔ چونکہ جہاں جہاں یہ کارروائیاں کی گئی ہیں۔ وہ مقامات بھی مختلف ہیں۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ۶۴۰ وارداتوں میں سے ۹۶ کا شتکاروں کے مکانوں میں ہوئی تھیں ۱۹ جیلخانوں میں ۱۲ خفیہ مکانوں میں ۶ تہ خانوں میں ۱۴ حمام میں۔ ۴۳ کھلیاں میں ۱۴ گاڑی رکھنے کے مکان میں ۴ باورچیخانہ کے باغوں میں (۸) صحن میں ۱۳۶ جنگل میں (۲۲۳) شارع عام میں اور کھیتوں میں ایک پل کے نیچے (۸) کشتیوں میں ایک قبرستان وغیرہ میں۔ اگرچہ ہم نے ابھی تک صرف ایسے زیر مشق معمول مردوں ہی کا ذکر کیا ہے لیکن زنانہ جنس بھی اس عمل سے (۴) اور (۱۰) کے حساب سے مردوں کی نسبت سے تکلیف پائے ہوئے ہے۔ عورتوں کے ساتھ بھی یہ کارروائی ایسی ہی خوفناک ہے جیسی کہ مردوں کے۔ عورتوں پر ایسی کارروائی کی ابتدائی تحریریں ۱۸۱۵ء سے شروع ہوتی ہیں اور تاہم عورتوں کو ہم اس کے عاملوں میں دیکھتے ہیں۔ منجملہ ۲۴۴ کاشتکار عورتوں کے جنہوں نے اس حیثیت میں کام کیا تھا۔ پانچ نے سچ مچ مردوں پر کارروائی کی تھی۔ جیساکہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ اسکوپزی رتبہ اور حیثیت والے آدمیوں کو شامل کرتے ہیں۔ اسواسطے اُن کے اندر چار عورت اور چار مرد شریف قوم کے دس فوجی افسر پانچ بحری افسر

حال کھل جانے کا خاص کر خوف ہوتا ہے۔ وہ مویشی خانہ میں بھاگ کر کھی خانہ میں پہنچتے
ہیں اور وہاں سے باغ میں ہو کر کھیت میں جا نکلتے ہیں۔ جب اپنی عبادت میں مصروف
ہوتے ہیں۔ تو یہ لوگ لمبی چوڑی سفید پوشاک عجیب تراش کی پہنتے ہیں۔ کمر میں پٹی
سی بندھی رہتی ہے اور بڑے بڑے سفید پاجامہ ہوتے ہیں۔ عورتیں بھی سفید قمیص پہنے
ہوتی ہیں۔ مواضعات والے نیلی گون موٹے کپڑے کے پہنتے ہیں۔ مگر شہروں کے
مرد بایک تصویر دار کپڑے کی علاوہ اپنے سروں کو سفید کپڑوں سے چھپاتی ہیں
مرد عورت دونوں سفید موزے پہنتے ہیں۔ اگرچہ بعض وقت ننگے پاؤں ہوتے
ہیں اور اپنے ہاتھ میں رومال لئے رہتے ہیں جسکو وہ نشان بولتے ہیں۔ فرقہ کے
وہ ممبر جو ابھی تک اختہ نہیں ہوئے ہیں۔ گرے یا کبے کہلاتے ہیں درحالیکہ
مکمل شدہ سفید بھیڑ یا سفید فاختہ کہلاتے ہیں۔ ان کے یہاں ایک قسم کی کمونین ہوتی
ہے جس میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو مقام کلسبرگ پر بنے ہوئے مزار کی
سوراخوں میں تھوڑی دیر رکھے جانے سے مقدس کئے جاتے ہیں تقسیم ہوتے ہیں
یہ مزار اسکوپتزی شیلاف کا ہے۔ ایک پادری آئیوان فرشیف جو اپنے بزرگوں کے
حکم سے ایک سربرآوردہ اسکوپتزی ہو گیا [illegible] سے محروم ہو گیا تھا اور اس
طرح سے فرقہ کے تمام بھیدوں سے واقف ہو گیا تھا۔ گزشتہ [illegible] کی کمونین کی
فہرست بیان کرتا ہے جو مردم خواری کے الزام سے بالکل [illegible] ہے۔ اور اس فرقہ
کے خلاف نہایت ہیبت ناک اور مکروہ قسم [illegible] عدالتی رقابتوں سے
یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ [illegible] کر کوئی [illegible] نہیں
مقدس [illegible] کے [illegible] کی قانونی دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible]
فرقہ میں ابھی تک گوشت اور خون کی کمونین موجود ہے۔ اسکوپتزی [illegible] سے پہلے ہوئے
پس یہ ممکن ہے کہ پچھلے فرقہ نے اپنا [illegible] کیا تھا۔ ان کی فہرست
[illegible]

رونق دہی کے لئے اونکو بہت سا روپیہ دیتے ہیں۔ صرف ایک مسدود طریقہ مذہب اسکوپزی کی ترقی روکنے کے لئے یہ ہے کہ تمام دریافت شدہ ممبروں کو دور دراز کم آباد مقاموں کو جلا وطن کردیا جاوے۔ جہاں وہ مرتے دم تک سخت نگرانی میں رہیں اور اون کے مذہبی تعصب کو حکمت عملی سے مٹانے کی تدبیر یہ ہے کہ روسی رعایا کو بہتر تعلیم دیجاوے۔ نہایت تازہ تحقیقات میں ایک تحقیق جسکا حال تہذیب یافتہ یوروپ تک پہونچ چکا ہے یہ ہے کہ ایک ساہوکار اور اوسکی بھتیجی دسمبر ۱۸۹۲ع میں نقد زر وافرہ کے ہمراہ سینٹ پیٹرس برگ میں پکڑے گئے۔ ساہوکار کو جو ساٹھ سال کی عمر کا تھا جو اسکوپزی فرقہ میں سے تھا۔ اپنے عضو بریدگی پر پندرہ سال کی قید سخت کا حکم سنایا گیا اور اوسکی بھتیجی کو دس سال کی بامشقت قید کا کہ جس نے اپنے اوپر عمل کیا جانا گوارا کیا۔ اور اسی طرح مجرمانہ گناہ میں الخاموشی نیم رضا ظاہر کی۔

کیتھرا یکلرڈ پارسا صحبت یا پاکا فرقہ

۳۴۹۔ ایوا وان بٹلر اور اسکا فرقہ

یہ نہایت مکروہ فرقہ پائی اسٹ فرقہ کی ردی وار شاخ سترہویں صدی کے آخر میں ظاہر ہوا تھا۔ اگرچہ اسوقت میں یہ فرقہ اس نام سے نامزد نہیں تھا۔ بلکہ اس نام سے وہ فرقہ موسوم ہوا ہے۔ جب اس نے اٹھارہویں صدی کے آخر میں دوبارہ فروغ پایا۔ جرمنی لفظ کے معنے دیا کا۔ پارسا صحبت دینی باز شخص کے ہیں۔ اصلی فرقہ کا بانی ایک شخص باٹ فرانسیس ونٹر مقام مارسبرگ کا تصوف کا طالب علم تھا۔ جو کہ پائیٹسٹ فرقہ کی مختلف شاخوں میں جو اوسوقت ہیسی اور سیکسنی میں

اور یکایک مرجانے سے ڈیوک کو آخر کار یہ رغبت ہوئی کہ کمرہ کی دیواروں کے سوراخوں کے اندر کو جس میں وہ رہتے تھے۔ ان پارساؤں کی کارروائی کو دیکھا کرے اور فحش قسم کی بدکاری جو اوسوقت ظاہر ہوئی اور جس کا نتیجہ میں مجرموں نے اقرار کیا۔ وہ اس طرح کی تھی کہ ہم تفصیل نہیں بیان کر سکتے۔ اگرچہ یہ تمام باتیں عدالت کی کچہری میں ثابت ہو گئیں۔ لیکن بہت سے مسہ غند حراست میں سے بھاگ گئے اور آخر کار لانڈ کے چھوٹے قصبہ میں آباد ہو گئے۔ اس جگہ پیرمانٹ کے قریب ہونے سے امیر اور نواب زادوں کے حمام خانوں میں آنے سے بہت سے مریدوں کی امید ہو گئی جو فی الحقیقت اس حاضر ہونے سے قاصر نہیں رہے۔ پس ایک نیا فرقہ جلد بنگیا۔ لیکن ایک شخص سیتیشن روڈ کے بیانات کے وجہ سے جس نے اس فرقہ کے اطوار ظاہر کرنے میں امید کی تھی۔ کہ اوسکو گورنمنٹ ہیڈر باسن سے کوئی عہدہ ملجاویگا۔ اسی کے قلمرو میں لانڈ بھی تھا۔ اس فرقہ کے بیس ممبر کے قریب معہ ونٹر اور ولوکے گرفتار ہوئے لیکن وہ دونوں نے پھر بھاگ جانے کا انتظام کر لیا۔ اونکا بعد میں کیا حال ہوا یہ امر ٹھیک معلوم نہیں۔ بعض دوسرے بیدیوں کو ہمہ وقت لگائے جانے کا حکم دیا گیا۔ اور بعض بری کر دیئے گئے۔

۳۵۰- اسکوہنرکا فرقہ

ایک دوسرا فرقہ خواص اور صفات مذکورہ بالا کا جو خود کو ٹیوسو فرد سوم کرتے تھے۔ لیکن عوام نے انکا توہینی لقب سکیجر بنا دیا تھا۔ مقام کانسبرک پر ۱۸۴۳ء میں دریافت ہوا۔ اوسکا بانی جان ہنری اسکاہنر تھا جو ۱۷۷۱ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور کانسبرگ میں ۱۸۲۶ء میں وفات پائی۔ دو داؤں کے مرید پادری ایبل اور ڈینسل نے بیان کیا کہ اسکاہنر کے دو شخصی نا ... اصول سے مراد یہ ہے۔ کہ گوشت پوست عورتوں کی قربت سے پاک ہونا ... ہے۔ انہوں نے ایک مخفی فرقہ بنا لیا۔ جس میں درحقیقت تحریکیں ... قابل ... تھیں۔ آخر کار اونکی حرکات سے یہ نتیجہ ہوا کہ عدالتی تحقیقات کی گئی۔ مگر وہ اختتام تک نہ پہونچائی گئی۔ اسواسطے کہ

موجود تھیں شریک رہا تھا۔ بعد میں اس شخص کی آشنائی ایوا زوجہ جان ڈی ولسیا میں ساکن انسیاش سے ہو گئی جس نے بوجہ اوسکی خرابی چلن کے اوس سے طلاق علیحدگی حاصل کرلی۔ ایوا نے اوس وقت اپنے کنوارپن کے زمانہ کا وان ٹیلر نام دوبارہ رکھ لیا اور ونٹر کے ساتھ قریباً بیس ممبروں کے فرقہ میں رہنے کو چلی گئی۔ یہ فرقہ اُس نے مقام ایشٹو پیج پر اپنے مذہب کے آزادانہ عمل درآمد کی غرض سے جاری کیا تھا۔ مگر یہ حکام وقت کی نظر میں جلد کھٹکنے لگا اور اس فرقہ کے خلاف ادب، واج پر شبہ کیا گیا۔ اور اہل فرقہ اوس ملک سے خارج کئے گئے۔ لیکن ونٹر اور ایوا ایسے بھلے مانس نہیں تھے کہ اپنے مقصد کو چھوڑ دیتے انہوں نے سین وٹجنشٹین کے ڈیوک سے جو ایک چھوٹے سے خود مختار علاقہ کا مالک تھا۔ درخواست کی کہ یہ علاقہ سابق ڈچی آف ناسا کا ایک جز تھا۔ جس نے اون کے اپنی مذہبی قواعد کا عملدرآمد بلا روک منظور کرلیا۔ اور اون کے لئے ریاست سامن شاسن کا پتہ لکھدیا۔ یہاں پر کچھ عرصہ تک تو لوگوں نے اپنی ظاہری متبرک زندگیوں سے عوام کو دھوکا دیا۔ لیکن چھوٹے بھائی اور منکروں نے رفتہ رفتہ اون باتوں کی نسبت افواہ پھیلادی جو پارسا لوگوں کے درمیان ہوتی تھیں۔ زناکاریاں ایسی قبیح جو بیان سے باہر ہیں جنہوں نے ڈیوک کو تحقیقات کا حکم دینے کے لئے مجبور کردیا۔ لیکن اون رشوتوں کے باعث جو دانائی سے دی گئی تھیں۔ اور ایک وکیل ڈاکٹر جبنیس کی قانونی لیاقت سے جو ڈیوک کی شاہی انجمن میں ایک معزز عہدہ رکھتا تھا۔ یہ نتیجہ ہوا کہ ونٹر اور اوس کے مرید بری کردئے گئے اور ونٹر ڈیوک کا پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہو گیا۔ اس چندروزہ کامیابی سے پارسا لوگ حد سے زیادہ محفوظ ہو گئے اور اپنی دلی خواہشوں میں پیٹ بھر کر مصروف ہو گئے یہ اپنی بے اعتدالیوں میں دوسری مسلینا تھی اور اوس کے مرد رفیقوں کو سکھلایا گیا تھا کہ کامل پاکیزگی اوس کے ساتھ جسمانی تعلق رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن باوجود بے رحم اور ہیبت ناک احتیاطوں کے جو ایسے وقوعہ بسے روکنے کے لئے کی گئی تھیں جن احتیاطوں کے بیان کرنے کی ہمکو اجازت نہیں۔ اس فرقہ میں ایک بچہ کے پیدا ہونے

الومینٹی

۳۵۱- اصطلاح الومی سی

الومینٹی نام کو اکثر مختلف فرقوں نے اختیار کیا ہے۔ سولھویں صدی کے اخیر میں اسپین[۱] میں الیمبریڈوس دیکھنے میں آیا۔ اور ۱۶۵۴ء میں جرنیٹ فرقہ فرانس میں قایم ہوا تھا۔ یہ دونو فرقے خیالی اور بھوتوں کے دیکھنے والے تھے۔ گزشتہ صدی کے دوسرے نصف میں مشکلوں کا ایک فرقہ بلجیم کے نام سے موجود تھا۔ دوسرے فرقے اپنے آپ کو الومینٹی بتلاتے تھے۔ اور زیادہ حال کے زمانہ میں بنے تھے۔ اونکا بیان بھی اسی کتاب میں مذکور کیا ہوا۔ دیکھو گے کہیں وہ فرقہ جس کا میں اسوقت بیان کیا چاہتا ہوں۔

---

[۱] شبہ ہوتا ہے کہ ان الیمبریڈوس میں سے ایک شخص اگنیشیس لایولا فرقہ جیسوٹ کا بانی قریب ایک مہینہ تک مقام سالانسکا پر تفتیش کے تاریک محبس میں قید رہا تھا۔ جبکہ مقدس بزرگان نے اوسکی قلمی کتاب موسومہ روحانی مشق کو مطالعہ کیا۔ اور اوس کو بے گناہ سمجھ کر چھوڑ دیا ۱۲

اعلیٰ رتبہ کے معزز اشخاص بھی اس فرقہ میں شامل پائے گئے لیکن ایبل اور ڈلیسٹر سرکاری عہدوں سے علیحدہ کئے گئے۔ اور اس طرح سے ایک دوسرا باب جو تاریخی تصوف کے متعلق نہیں تھا۔ بلکہ مجنونانہ تصوف کے متعلق تھا۔ کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گیا۔

تمام الیومینیٹی فرقوں سے زیادہ مشہور ہے۔

۳۵۲۔ فرقہ کا قایم ہونا

آدم ویشاپٹ انگولسٹیٹ یونیورسٹی کے فاضل اور حوصلہ مند طالب علم نے اون خفیہ اسرار کے شوق سے مائل ہو کر جو کہ نوجوانوں کی ایک خاص صفت ہے ایک فلسفی ملکی فرقہ بنانے پر غور کی۔ جب اوس کی بائیس سال کی عمر ہوئی تو وہ اوسی یونیورسٹی میں کینن لا (قانون اصول) کا پروفیسر منتخب کیا گیا۔ یہ وہ کرسی تھی جس پر بیس سال تک جیسوٹ معمور رہے تھے۔ اسی وجہ سے وہ ویشاپٹ سے غصہ ہوئے اور عذاب پہونچایا جن باتوں کا ویشاپٹ نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ نفرت کا نفرت سے بدلہ لیا اور اپنے فریق کے لوگ جمع کئے۔ اوسکی صورت اوس کے قایم کئے ہوئے فرقہ کے بہت سے قانونوں سے معلوم ہوتی ہے وہ اکثر بیان کرتا ہے کہ جیسوٹ سے اس طرح بچنا چاہئے جیسے طاعون سے ویشاپٹ نے فرقہ الومینٹی ۱۷۷۶ء میں قایم کیا تھا جس نے مصنوعی نام اسپارٹیکس اختیار کیا لیکن ابتدا میں کئی برس صرف ہوئے کہ اوسکا آخرکار مستقل ضابطہ قرار پایا ویشاپٹ نے زیادہ سیاسی رنگ دینے کی غرض سے اپنا تعلق فراماشنری سے پیدا کر لیا۔ [illegible] ۱۷۷۷ء میں میونخ میں داخل ہو گیا۔ اور الیومینٹی مذہب کو فراماشنری مذہب سے ملا دینے کی کوشش کی۔ اس فرقہ کے بہت سے ممبر اوس کے پہلے مدارج کی ساخت سے بلا کر اس فرقہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن جب اونکو معلوم ہوا کہ ویشاپٹ کی مراد اصلی [illegible] ہے اور صرف کھیل سے نہیں۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ یہ انجمن ان برائیوں کے کم کرنے کی غرض سے قایم ہوئی تھی۔ جو کہ ملکی اور مذہبی ظلموں سے بخبر رہنے کا نتیجہ تھیں۔

۳۵۳۔ ترتیب انتظام

اس فرقہ کو اوس کے بانی نے جماعتوں میں تقسیم کیا تھا۔ ہر ایک جماعت اپنے درجوں میں حسب ذیل منقسم تھی۔

کی ہوئی صلیب لٹکی رہتی تھی۔ فقہ کی کتاب خود قربانی کی جگہ پر رکھی ہوتی تھی۔ ایک انجیل سرخ جلد والی۔ ایک چھوٹی سی کانچ کی تھالی شہد سے بھری ہوئی اور ایک کانچ کا لوٹا جس میں دودھ ہوتا تھا۔ ڈیکن کے سر پر ایک جلتا ہوا لیمپ لٹکا رہتا تھا۔ جسکا رخ قربان گاہ کی طرف ہوتا تھا۔ سرخ گدی والی بنچوں پر دونوں طرف پوجاری بیٹھے رہتے تھے۔ امیدوار کو نصیحت کی جاتی تھی اور نسل انسان کے دشمن بری خواہشوں، ظلم کے ارادہ اور دھوکہ کو ترک کرنے کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا۔ یہ سب کچھ ہو کر اوسکی میں حیثیت کی پوشاک اتاری جاتی تھی اور شبیہ مسیح مصلوب کی موجودگی میں فرقہ کے ساتھ وفادار رہنے کا وعدہ لے کر مددگار لوگ اوسکو پوجاری کی پوشاک پہناتے تھے۔ تب اوسکو تھوڑا سا شہد کھانے اور تھوڑا سا دودھ پینے کی اجازت دیتے تھے۔ یہ گویا اُن کے عہد کی مہر تھی۔ پوجاری کا اشارہ یہ ہوتا ہے کہ دونو ہاتھ صلیب کی صورت میں سر کے اوپر پھیلا کر رکھ لیتا تھا۔ مصافحہ اس طرح ہوتا تھا۔ کہ مٹھی بند کر کے انگوٹھا کھڑا رکھ کر روبرو کر دیجاتی تھی۔ اوسوقت دوسرا شخص مٹھی باندھتا تھا۔ پیش کی ہوئی مٹھی کو اوس سے دباتا تھا۔ لیکن اس طرح پر کہ بیدھا پیش کیا ہوا انگوٹھا اوس کے بیچ میں آجاوے۔ اصطلاحی لفظ (نمری) تھا۔ اس کے بعد ایک طویل لکچر اخلاقی اور سائینس کی قسم کا پڑھا جاتا تھا۔

۳۵۵۔ ریجنٹ یا بادشاہ کو درجہ کی مریدی

یہ درجہ ایسے لوگوں کو عطا ہوتا تھا۔ جو اعلیٰ دماغی تحصیل برادرانہ رتبہ اور آزمودہ وفاداری سے فرقہ کی اغراض کو ترقی دینے کی قابل سمجھے جاتے تھے۔ قبولیت کے تین کمرے تھے۔ اخیر کمرہ میں ایک بلند امیرانہ سجا ہوا سرخ تخت ایک شامیانہ کے نیچے پردونشل کے واسطے بچھا رہتا تھا۔ دائیں ہاتھ کو ایک سفید ستون ہوتا تھا۔ قریباً سات فٹ بلند جس پر ایک تاج سرخ گدی پر رکھا ہوتا تھا۔ ستون سے معلق۔ سفید لکڑی کا گڈریہ کا آنکڑا اور ایک مصنوعی کھجور کی ڈالی ہوتی تھی۔ بائیں ہاتھ کی طرف سرخ غلاف کے ساتھ ایک میز ہوتی تھی۔ جس پر ریجنٹ کا لباس رکھا رہتا تھا۔ یہ ایک قسم کی زرہ ہوتی تھی جو سفید چمڑے کی بنی ہوتی تھی۔ اور ایک سرخ صلیب اوس کے اوپر ہوتی تھی۔ اس کے اوپر ایک صاف لبادہ

پٹی باندھکر ایک گاڑی میں بٹھلا کر چکر دار راستہ میں ہوتا ہوا اوس مکان کو لیجایا جاتا تھا۔ جہاں رسم مریدی ادا ہونے والی تھی۔ وہاں پہونچنے پر اوس کی آنکھوں سے پٹی کھولدی جاتی تھی اور اوس سے اسکاچ نائٹ کا تہ بند باندھنے۔ سینٹ اینڈریوز کے صلیب اور ٹوپی پہننے کے لئے کہدیا جاتا تھا۔ تلوار ہاتھ میں لیتا تھا۔ اور پہلے دروازہ پر کھڑا رہتا تھا۔ جبتک کہ اندر جانے کے لئے بلایا نہ جاوے۔ تھوڑی دیر بعد اوس کو ایک متین آواز پکارتی ہوئی سنائی دیتی تھی "اے یتیم بچے اندر آجا۔ بزرگوار تجھکو بلاتے ہیں اور دروازہ اپنے پیچھے بند کر چلاآ" اندر آنے پر وہ ایک کمرہ دیکھتا تھا۔ جسکی دیواریں امیرانہ سرخ پردوں سے چھپی ہوتی تھیں۔ اور بڑی شان کی روشنی ہوتی تھی۔ پشت کی طرف ایک تخت ایک شامیانہ کے نیچے بچھا ہوتا تھا۔ اور جس کے سامنے ایک میز ہوتی تھی۔ اوس کے اوپر تاج عصائے شاہی۔ تلوار۔ قیمتی اشیاء اور زنجیریں رکھی ہوتی تھیں۔ پوجاری کی پوشاک ایک سرخ گدی پر دکھلائی جاتی تھی۔ اس کمرہ میں کرسیاں نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ بغیر پشت کی تپائیاں تخت سے کچھ فاصلہ پر اوس کے سامنے بچھی ہوتی تھیں۔ امیدوار سے اندر لائے جانے پر کہا جاتا تھا۔ کہ میز کے اوپر کی چیزیں یا گدی کے اوپر کی پوشاک پسند کرے۔ اگر وہ تمام امیدوں کے خلاف تاج اور اوس کے ساتھ کی چیزوں کو پسند کرتا تھا۔ تو وہ فی الفور نکال دیا جاتا تھا لیکن اگر وہ پوجاری کی پوشاک پسند کرتا تھا تو اوس سے یہ کلام کیا جاتا تھا کہ "اے شریف شخص تجھ پر مبارکی ہو" اور تپائی پر بیٹھنے کیلئے اور آیندہ فرائض کی تشریح سننے کیلئے بلایا جاتا تھا۔ جیسا کہ بیان ہوچکا الخ بعض میں صرف غیر مریدوں کی اتالیقی کا کام دیتا تھا۔ لیکچر ختم ہونے پر پشت کی جانب کا ایک دروازہ کھولا جاتا تھا۔ اور وہ دوست جو مرید کو اندر لایا تھا۔ پوجاری کا لباس پہنکر داخل ہوتا تھا۔ جو کہ ایک سفید چغہ پیروں تک لٹکتا ہوا ہوتا تھا۔ گردن اور آستینوں پر سرخ ریشمی فیتہ کا کنارا لگا ہوا تھا۔ ایک ریشمی پٹکا اسی رنگ کا کمر سے لپٹا رہتا تھا۔ علاوہ ازیں فقط ایک ڈیڑھ انچ ایک سرخ صلیب ایک فٹ لمبی اپنے سینہ کے بائیں جانب رکھتا تھا۔ امیدوار کو اندر کے کمرہ میں لے جایا جاتا تھا جسکا دروازہ اسوقت تک کھلا جاتا تھا۔ اور جس میں ایک قربانی کی جگہ سرخ کپڑے سے ڈھکی ہوئی دکھلائی دیتی تھی۔ اوس کے اوپر ایک نقشہ دار یا کندہ کاری

تو ہوگا۔ جسوقت مرید یہ کلمات دُہرالیتا تھا تو سات سیاہ موم بتی والا ایک فتیلہ سوزہ اوس کے سامنے رکھا جاتا تھا اور ایک برتن انسانی خون سے پر اوس کے سامنے ہوتا تھا۔ وہ مجبوراً اس خون سے نہاتا تھا۔ اور آدھ گلاس پیتا تھا۔ اوسوقت عضو تناسل کی ڈوری کھولی جاتی تھی۔ اور وہ حمام میں بٹھایا جاتا تھا۔ اور وہاں سے فارغ ہوتے پر وہ جڑوں کی غذا سے اپنی طبیعت خوش کرتا تھا۔

۳۶۳۔ مذکورہ بالا بیان پر یقین

بلاشک کانوں کو یہ بات بہت ہیبت ناک سنائی دیتی ہے اور یقین سے باہر ہے لیکن خوفوں کی بابت یہ ہے کہ وہ ایسے تھے جیسے تھیٹر میں ہوتے ہیں اور یقین آنے کی بابت یہ ہے کہ عنقریب اوس زمانہ کے مصنف جب یہ ہیبت ناک واقعات عمل میں آتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ان پر پورے پورے سچ ہونے کا یقین تھا۔ ایبی بارؤئل جو اپنی کتاب میں مذکورہ بالا تفصیل میں سے قدرے بیان کرتا ہے۔

اس کتاب کا نام ہے۔ حالات دربیان تاریخ مذہب جیکوبنزم ہے انکو ایسی سچے واقعات کے طور پر خیال کرنے میں بالکل تامل نہیں کرتا۔

مارکوئس ڈی جوفرائی اپنی لغات موسومہ بر دانہ غلطیاں میں کامل طور سے بیان کرتا ہے کہ ایسنان وائل کے جلسے نہایت فحش ناکاری کے تماشے تھے۔ پھر ہم کیوں شبہ کریں کہ وہ تمام مسخرا پن کی فضولیات کے کھلے واقعے تھے۔

نوٹ

۱۷۹۸ء میں ایک چھوٹا سا اگسٹس باریجر دیہر کارلیچ کے پردرسٹ کیطرف سے دیکھنے میں آئی جو رابن سن کی کتاب کے جواب میں تھی جس میں اس مصنف پر دروغ بیانی کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور مذکور ہے کہ ۱۷۹۰ء سے ہر ایک تعلق اومینیٹی کا موقوف ہوگیا ہے۔ باریجر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ میں کسی شخص کو برطانیہ اعظم میں جسے مذکورہ بالا کتاب کے غلط درج شدہ بیان سے ثبوت کیا یا ہو۔ صحیح اطلاع دونگا۔

وہ اوس کی پیشانی میں ایک گلابی فیتا باندھتے تھے۔ اور اوس کے ہاتھ میں
مسیح مصلوب کی تصویر دیتے تھے اور اوسکی گردن میں ایک تعویذ لٹکاتے تھے اوسکو
کپڑے چتا پر رکھے جاتے تھے اور اوس کے جسم پر وہ خون سے صلیبیں بناتے تھے
اوس کے اعضائے تناسل کو ڈوری سے باندھتے تھے۔ پھر اون کے غائب جانے
پر پانچ مہیب صورتیں خنجروں سے مسلح خون آلودہ پوشاکوں سے ملبوس اوس کے سامنے
آکر اور سربسجود ہوکر دعا مانگتی تھیں۔ اور ایک گھنٹہ یا اسی قدر وقت ان مہیب حالتوں
میں گذرنے کے بعد امیدوار کو رونے پیٹنے کی آواز سنائی دیتے تھے۔ اور ایک نیم
شفاف صورت شعلوں میں سے پیدا ہوجاتی تھی اور زمین پر پانچ صورتیں خوفناک
تشنج کی کشمکش میں پڑی پائی جاتی تھیں۔ امیدوقت ایک غیبی آواز محراب سے نکلتی
تھی اور ذیل کے حلف کو منہ سے نکالتی تھی جسکا [illegible] مریدکو [illegible] ضروری فرض تھا۔
مصلوب کے نام سے میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ [illegible] اوجو مجھکو باپ ماں
بھائی بہن۔ جورو۔ رشتہ داروں۔ دوستوں [illegible] بادشاہ۔ بزرگوں محسنوں
یا کسی دوسرے شخص سے [illegible] ہاتھ میں نے وفاداری
اطاعت شکر گذاری۔ یا خدمت کا وعدہ کیا ہے [illegible] توڑونگا۔ [illegible] جگہ کا نام
لے جہاں تو پیدا ہوا ہے [illegible] کو چھپا کر۔ اس
زہریلے کرہ کو [illegible] پر بد لعنت [illegible] سردارے
اپنے تمام قابل ذکر حالات [illegible] اور اب اون
چیزوں کی تلاش [illegible]

فرقہ سکھیا کی [illegible] اون لوگوں سے پاک
کرنے کا ہے جو مسیح کی خدمت کر [illegible] سے چھپا جاتا
ہیں۔ اسپین نیپلز اور [illegible] سے پرہیز کر اور جو کچھ
تو نے اس وقت سنا ہے اوس کو [illegible] ایسی
جلدی نہیں [illegible] جیسے [illegible] جان ہیں

فرانس کے کاریگروں کا اتفاق

۳۶۵ - کاریگروں کے انجمنوں کی انتظامی تشریح

کاریگروں کے مجمعوں کی اصلیت اوس زمانہ سے شروع ہے جبکہ مظلوم کاریگر اور بھولے ہوئے (زانہ یا ورفتہ) قصباتیوں نے زیردست رعایا ہونے کی وجہ سے جبر و تعدی کی مخالفت کرنی چاہی اور یہ کہ اونکی محنت کا ثمرہ اونہیں کو ملے۔ اون کی تجارت میں ترقی او منافع میں بیشی ہو اور دوستانہ تعلقات قایم ہو جاویں۔ لیکن جس وقت میں یہ قدیم جماعتیں عالی خاندان اور دولتمند رؤسا کی حکومت کے منشا سے نہ بچ سکیں۔ مثل انگلستان(۱) (زمانہ توسط) کی ابتدائی صدیوں میں روزانہ مزدور اپنے مالکوں سے جدا نہوتے۔ وہ اون کے ساتھ رہتے اور کام کرتے تھے۔ اوس وقت میں وہاں وہ تفریق نہیں تھی۔ جو بعد کو ایسے نمایاں طور سے ظاہر ہوئی۔ درحقیقت اس زمانہ میں بھی جرمنی کے بہت سے شہروں میں مزدور لوگ اپنے آقا کے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ مزدور کی اپنے آقا سے وہی نسبت تھی جو اسکا بیٹا کی نائٹ سے اور جس طرح کہ اسکا بیٹا نائٹ کے رتبہ کو پہونچ سکتا تھا۔ اسی طرح سے شاگرد مزدور بھی اپنی میعاد کے ختم ہونے پر بحیثیت آقا قائم ہو کر بیٹھ سکتا تھا۔

رفتہ رفتہ مالک بننے کے لئے مال اور ہنر کا ہونا ہی کافی نہ سمجھا گیا۔ شاگردی کے دوران [illegible] چند سال تک سفر کرنا لازمی ہو گیا جسکا منشا یہ تھا۔ اور اب تک ہے کہ مختلف شہروں کے مختلف طریقوں کا علم اور پوری ہنرمندی حاصل ہو جاوے۔ اور اوس خاص

---

(۱) [illegible] [illegible] ... پندرھویں صدی تک انگلستان سے برطانیہ سے رومی سلطنت کا [illegible] اور علم ادب وغیرہ کا [illegible]

پادریوں کے کلمات بھی اسی قدر زور دار ہیں۔ ۱۶۵۵ء کے علاقہ دار پادریوں کا مذ
کہنا ہے کہ اس جھوٹی عبادت کے تین اصول ہیں۔ خدا کی تکریم کرنا۔ آقا کے ما
کی حفاظت کرنا اور ساتھیوں کو مدد دینا۔ لیکن یہ ساتھی خدا کی بے ادبی کرتے ہیں
ہمارے مذہب پوشیدہ اسرار کو ناپاک کرتے ہیں اور کاریگروں کو کارخانہ سے
ہٹا کر اپنے مالکوں کو تباہ کرتے ہیں۔

لیکن یہ بات سب میں مشترک ہے کہ فرقہ میں شامل کرنے سے پیشتر اخفا
کی قسم کھانا فرض تھا۔ کہ وہ اپنے باپ۔ ماں۔ جورو۔ بیٹے۔ پادری وغیرہ پر کوئی
بات کبھی ظاہر نہ کریگا۔ اس غرض سے انہوں نے ایک سرا پسند کر لی تھی جسکو مان
کہتے تھے۔ جس کے اندر انہوں نے دو کمرے رکھے تھے۔ جن میں سے ایک کے اند
وہ اپنی مکروہ رسوم ادا کرتے تھے۔ دوسرے میں انکی دعوتیں اوڑتی تھیں۔ ۱۶۴۵ء
سے بھی پیشتر پادریوں نے درزیوں اور جفت سازوں کا نال بد دیانتی اور خلاف
شرع دستوروں کی بابت جناب پیرس سے ظاہر کیا تھا اور علمائے ربانی سے کمیٹی نے
کاریگروں کے موذی جلسوں کی ممانعت کر دی تھی۔ جسکی سزا رسوم گرجا سے بالکل
خارج کر دینا تھا۔ پس ان فیقوں نے گرجا کی سزا سے بچنے کے لئے حوالی مندر کے
خانقاہ میں اپنے جلسے کرنے شروع کئے۔ جنکا مقدس ہونا [illegible] استحقاق حاصل
تھا۔ [illegible] موجب [illegible] سے بھی علیحدہ کئے گئے۔

۱۳۶۹ء [illegible]
[illegible]

[illegible] کے یہ دو بڑے قبائل میں منقسم ہیں۔ ایک کمپانانس ڈیوودی دایر
[illegible] یف۔ دوسرے کمپانانس ڈی لیبرٹی (رفیق آزادی)۔ اوّل الذکر جیمس
[illegible] بالس کے پیرو ہیں اور آخر الذکر سلیمان کے۔ اوّل الذکر بیان کرتے ہیں کہ ہم
خود کو [illegible] اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہم ان کاریگروں کی اولاد میں سے ہیں جو
[illegible] کے وقت پابند فرائض رہے تھے۔ موخر الذکر کا دعوےٰ ہے۔ کہ
ہمارے [illegible] کو خود سلیمان نے جاری کیا تھا۔ یہ روایتیں عجیب طور سے گڈمڈ

مثل اون تمام واقعات کے جو تاریخی کہلاتے ہیں اور جو مختلف فرقوں کی ابتدا پر محیط ہیں کیونکہ فرقہ ہائے موجودہ گویا باضابطہ تاریخ کی وسعت سے باہر ہو کر اپنی جداگانہ تاریخ پیدا کرتے ہیں جو عالم حقیقی واقعات سے علیحدہ اور اوس کے برخلاف ہے۔ اِس داستان میں بیان شدہ سلیمان انجیل کے سلیمان سے اسقدر مختلف کیمبگناینج کا بزرگوار پیغمبر ہے اور مثل فراماشن رسوموں کے ان مزدور فرقوں کی رسوم اوس اخلاقی عمارت کی طرف متواترا اشارہ کرتی ہیں جو برائی کی عوض قیدخانہ اور نکوئی کی عوض عبادت خانہ تجویز کرتی ہے۔ دستکاروں کی بغلگیریاں اور بوسے ہکو فرامیشن کے با اشارہ مصافحہ اور قدیم نائٹ لوگوں کے بوسے اس سے زیادہ اوراوسی طرح یاد دلاتے ہیں۔

۳۶۷۔ کاریگروں کے اتفاق کے خلاف احکام

ہم اکثر مجبوراً خفیہ انجمنوں کی بابت کلیسا کے سخت مواخذے اور عدالت کے دعووں میں روشنی تلاش کرتے ہیں۔ یہ ایسے چراغ ہیں جو منحوس روشنی ایسے فرقوں پر پہونچاتے ہیں۔ جن کے وجود میں شبہ نہیں تھا۔ مثلاً کیمبگناینج فرینسس اول سے پیشتر موجود تھی کیونکہ یہ بادشاہ اگرچہ کارنوبیری کا حامی تھا۔ اور اوسنے فی الواقع کار۔بونیری اصطلاح کو ان درباری زبان میں جاری کی۔ مگر اوس نے پہلے مرتبہ کے خلاف ایک فرمان جاری کر دیا۔ جس میں مزدوروں کو حلف کے ساتھ پابند ہونے ایک سردار منتخب کرنے اور کارخانہ کے سامنے پانچ سے زیادہ تعداد کے جمع ہونے کی ممانعت تھی۔ جسکی سزا قید ہونا یا جلا وطن ہونا تھا۔ اور اپنے مالکوں کے مکان یا شہر کی سڑکوں میں تلوار یا لکڑی رکھنا یا گورنمنٹ کے خلاف باغیانہ تحریک میں کوشش کرنا۔ یا شاگردی کے زمانہ کے شروع یا آخر میں کسی دعوت کا سامان رنا ممنوع تھا۔ ایک بعد کے قانون ۱۷۲۳ء سے کاریگروں کی پنچایت برادری مجمع لبالد قایم ہونے کی ممانعت ہے۔ اور پارلیمنٹ کے حکم ۱۷۷۸ء سے اس ممانعت کی تجدید ہے اور مالکان میخانہ کو حکم ہے کہ وہ اپنے مکان میں چار دستکاروں سے زیادہ مجموعہ کو نہ آنے دیں اور کسی طرح سے جھوٹے فرائض کی عملدرآمد کی جانب داری کریں

کیوٹ - نجار اور لوہار تین درجوں میں منقسم ہیں - مقبول دستکار - بڑھیا دستکار اور مبتدی دستکار - استاد ہیرام کی موت کی سب یادگاری کرتے ہیں - اُستاد جیمس کے بیٹے خود کو مختلف ناموں سے موسوم کرتے ہیں - مثلاً کمپیگنا نز پینٹس ڈیوورنیٹ وغیرہ بزرگ سوبائس کے بیٹے جو ویل رفیق روباہ یا ڈرل کے نام سے مشہور ہیں یہ پرانا فرانسیسی لفظ ہے جس کے معنے خوش مزاج رفیق کے ہیں - اور اوس کو غیر معروف لقب کتوں کے سے بھی موسوم کرتے ہیں - بقول بعض یہ اوس کتے کی یادگار ہے - جس نے ہیرام کی لاش برآمد کی تھی - مگر یہ زیادہ اغلب ہے کہ اس لقب کی اصلیت وہی تھی جیسے بھیڑیوں کے لقب کی شکل بجائے کتے آسانی غلطی سے سمجھے جا سکتے ہیں - یا یہ کہ اس سے سیریس ستارہ کی طرف اشارہ ہو - جس صورت میں سفیر یا لیس نام سبیزلس لقب کی خرابی ہوسکتی ہے - جو بیلکس کا رکھا گیا تھا - رفاقت کی اُن شاخوں میں سے دوسری شاخ کے ساتھ جس میں اوّل اوّل تین پیشے سنگ معمار - قفل ساز اور جہالیے کے شامل تھے - اور تیسری شاخ کے ساتھ جو بالکل نجاروں سے بنی ہوئی تھی - بعد میں اور پیشہ بھی شامل ہوگئے - مثلاً خرادی - شیشہ گر - جولاہے جفت ساز - لوہار - پیچ ساز - کلاہ ساز - بھڑیا - رے - چمار - پلستر ساز وغیرہ - انکے ساتھ گمان اور تعداد تفرقوں کی زیادہ ہوگئی - اور باغیوں - خود مختاروں - آزادی طلب مکاروں اور دوسرے شخصوں کے خاندان پیدا ہوگئے جیسا کہ قدرتی نتیجہ ہونا چاہئے تھا -

۲۷۰ - بڑے دستور

گنیا اور پرکار کمپیگنا نیج کی علامات تھیں - اہل فرقہ ایک دوسرے کو اپنے ملکوں کے نام سے پکارتے تھے - اس لئے کہ ہر شخص کا ملک اوس کے ساتھ اوسکی ذات کے اندر تھا اور مہمان نوازی اور مدد اون بھائیوں سے حاصل کرتا تھا جن سے خود ہمکلام ہوتا تھا یا اوسکو عورت فرانس کے دورہ یا گشت میں اون کی عزت کرتی تھی - وہ پیارے نام ماں سے موسوم کی جاتی تھی - اور درحقیقت یہ فرقہ اوسکی

ہیں۔ ہم نے سنا ہے کہ سلیمان نے یہ مندر بنایا تھا کہتے ہیں کہ جیمس ایک مشہور معمار جوشم کا بیٹا تھا۔ جو سینٹ رامیلی میں پیدا ہوا تھا جیمس نے یونان جاکر سلیمان کی سفینہ کو سنا اور اوس کے پاس گیا۔ اور ہیرام سے دو ستون تعمیر کرنیکا حکم پاکر اوس نے بلخود کو ایسی سرگرمی اور ہنرمندی سے اسکی تعمیل سے سبکدوشی حاصل کی کہ وہ فوراً ہیرام کا ماسٹر اور رفیق بنایا گیا۔ مندر ختم ہونے پر وہ ماسٹر سوبائس کے ساتھ گول کو واپس چلا گیا۔ جو بیت المقدس میں جدا نہ ہونے والا دوست بن گیا تھا۔ مگر ماسٹر سوبائس کے شاگردوں نے جیمس کے حاسد بنکر اوس کے قتل کرنے کی کوشش کی اخیر شخص ایک دلدل میں گر پڑا جہاں پر کنڈوں نے سہارا دیکر اوسکو چھپا کر اوسکی جان بچادی۔ لیکن آخر کار سوبائس کے شاگردوں نے اوسکا حال دریافت کرلیا۔ جو اون سے ناپاک منصوبہ سے واقف نہیں تھا۔ اور مارا گیا۔ سوبائس نے جیمس کا رنج عرصہ تک کیا اور جب اوسکا اخیر وقت آپہونچا تو اوس نے رفیقوں کو اون کے فرائض سکھلا دئیے اور نیز وہ زندگی کا طریقہ جسپر اونکو چلنا چاہیئے۔

منجملہ رسوم کے اوس نے برادرانہ محبت کا بوسہ اور سرکنڈے کی حفاظت جو فرامشن کا ہبول ہے جیمس کی یادگار میں قایم کردی۔ اس روایت کے اختلاف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قتل میں شریک تھا۔ اور مایوسی کے باعث خودکشی ہوئی ناظرین فی الفور خود دیکھ لیں گے۔ کہ یہ قصہ ہیرام بلکہ اوسیرس اور نیز تمام زمانہ قدیم کے بڑے دیوتاؤں کا چربا ہے۔ مندر کی داستان میں سلیمان بھی اپنے معمار کے قتل میں شریک ہے۔

۴۲۹۔ نام اور مدارج

سلیمان کے بیٹوں نے مختلف نام رکھ لئے مثلاً ہیڑے اور گیوٹ یہ اخیر نام اونہوں نے قایم رکھا۔ اس لئے کہ جوڈیا سے فرانس کو آتے وقت وہ پروینس کے ساحل پہ اترے تھے۔ جس کے باشندے ابتک گیوٹ کہلاتے ہیں۔ ہیڑے اعلٰی میسن (سنگ معمار) کے دو مدارج ہیں۔ نیلو کرانٹ (ہم پیشہ) اور نوجوان

امید وار یا بپتسمہ کہلاتا تھا - ایک سفید میز کی چادر زمین پر بچھائی جاتی تھی - ایک نمک دانی ایک پانی کا پیالہ ایک روشن مشعل اور مصلوب مسیح کی تصویر اوسپر رکھی جاتی تھی - امیدوار دوزانو بیٹھکر نمک اور پانی کی قسم کھاتا تھا - کہ میں فرقہ کے بھیدوں کی وفاداری سے حفاظت کرونگا - تب اوسکو وہ اصطلاحیں بتلادی جاتی تھیں جنسے وہ جنگل میں خود پہچان سکتا تھا - اور نیز بھائیوں کو اپنی پہچان کرا سکتا تھا - جو چیزیں اوسکے سامنے ہوتی تھیں - اون کے علاماتی معنی بھی اوس کو بتلا دئیے جاتے تھے - میز کی چادر سے کفن کی چادر مراد تھی - جس میں ہر شخص لپیٹا جائیگا - مشعل سے وہ چراغ جو بستر مرگ پر جلتے رہتے ہیں - صلیب سے انسان کی نجات اور نمک حقانی نکوئیاں یہ فقرہ سخت اور دردناک تھا - جس طرح غریب کوئلہ پھونکنے والوں کی زندگی ہوتی ہے - جنکی خوشیاں معدودے چند ہیں - لیکن جن کے رنج اور سختیاں لامحدود ہوتی ہیں - اسکا رواج جورا - ایلپس اور بلیک فاریسٹ میں تھا - سنگ تراشوں کے سوال جواب ہیں - ولولہ انگیز سادگی کے فقرات ہیں - بے انتہا گھنے جنگل میں تنہا چڑھ جاکر وہ اپنی نظر اوپر آسمان کی طرف اور نیچے زمین کی طرف لگاتے ہیں - انکا مذہب جو کہ آب شناسوں کے مذہب سے مشابہت رکھتا ہے - زمین - آسمان فطرت اور خدا یہ اونکی پرستش ہے جس سے شفیق اور پُرجوش برادری کا خلق پیدا ہوتا ہے - اور یہ سوال وجواب ہوتے ہیں -

(س) بلوطا کے پیچھے بھائی تم کہاں سے آتے ہو - (ج) بن (جنگل) سے -

(س) تمہارا باپ کہاں ہے - (ج) اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاؤ اور دیکھو - (س) تمہاری ماں کہاں ہے - (ج) زمین پر نظر ڈالو اور سمجھو - (س) تم اپنے باپ کی کیا پرستش کرتے ہو - (ج) اطاعت اور تعظیم - (س) تم اپنی ماں کو کیا چیزیں دیتے ہو - (ج) اپنی محنت زندگی میں اور اپنا جسم بعد میں (س) اگر میں مدد مانگوں تو کیا تم مجھکو مدد دوگے - (ج) میں تمہارے ساتھ اپنی خوشی کی کمائی اور رنج کی روٹی تقسیم کرونگا - تم میرے ... آرام پاؤگے - اور میری آگ پر بدن گرم

حق میں مان ہی تھا۔ جو اونکی مدد کرتا تھا۔ جسوقت وہ روٹی کے محتاج ہوتے تھے۔ اوسی کے زور پر وہ ایسا کام کرنے سے انکار کر دیتے تھے جس کی مزدوری پیشہ کے دستور سے کم ہوتی تھی۔ پس تمام فرانس میں دوستانہ استقبال اونکو نصیب نہیں تھا۔ فرقہ میں شامل ہونے والے امیدوار کے لئے اپنی شاگردی کا زمانہ پورا کرنا لازمی تھا۔ اوس کو اصطلاحات۔ اشارے اور مصافحے بتلا دیئے جاتے تھے اور ایک خاص رنگ کا فیتہ اوس کی ٹوپی اور بٹن کے کاجوں میں لگایا جاتا تھا۔ خاص لنبائی کی ایک چھڑی اور بالے گنیا اور پرکار کے قایم مقام اور بازو اور سینہ پر ایک نشان دیا جاتا تھا۔ جسوقت کوئی ممبر اپنے گشت کے لئے روانہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ مصنف کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے معلوم ہے۔ کہ برّاعظم یوروپ کے بہت سے حصّوں میں عجیب دستور جاری تھے۔ وہ ابتک جاری ہیں۔ تو شہر سے باہر تک اوس کے دوست اوس کے ساتھ جاتے تھے۔ ایک اون میں سے اوس کا جھولا لے چلتا تھا۔ دوسرا شخص مفارقت کے گیت گاتا جاتا تھا جسکی ہم آوازی میں سب شریک ہو جاتے تھے۔ وہ شراب کی بوتلیں اور پیالیاں بھی لئے ہوتے تھے۔ شہر سے کچھ دور نکل آنے پر شراب پی لی جاتی تھی۔ اور بوتلیں اور پیالیاں قریب کے کھیت میں پھینک دی جاتی تھیں۔ بعض پیشوں میں وہ لوگ ایک بوتل درخت میں لٹکا دیتے تھے تاکہ سینٹ اسٹیفن کی موت کی علامت ہو جاوے تمام لوگ سوائے اوس شخص کے جو روانہ ہونے والا تھا۔ بے گناہ بوتل پر پتھر پھینکتے تھے۔ اور وہ اپنے رفیقوں سے یہ کہکر رخصت لیتا تھا۔ کہ اے دوستو! میں تم سے اوسی طرح سے رخصت لیتا ہوں جس طرح رسولوں نے مسیح سے رخصت لی تھی۔ جب وہ انجیل کا وعظ کہنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

۳۷۱۔ کوئلہ پھونکنے والے اور سنگتراشوں کے دستور

سینٹ تھیوبالڈ کوئلہ پھونکنے والوں کا مربی ہے۔ یہ پیشہ دیگر پیشوں میں سب سے پرانی ہے۔ اوس کے تین مدارج تھے۔ امیدوار۔ اوستاد۔ اور تراشندہ

کروگے۔ کسقدر ترک تعلق اور کس قدر گرم محبت اس مکالمہ میں ہے۔ ایک دوسرا فرقہ سنگ تراشوں کا جو فضول خرچ بیٹے کے نام سے موسوم ہے اونکا فقرہ اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک ہے۔ ایک علامتی گنبد کے تین دروازوں پر لکھا ہوتا تھا۔ زمانہ گذشتہ مجھے دھوکا دیتا ہے۔ زمانہ حال مجھے تکلیف پہونچاتا ہے۔ اور آئندہ مجھکو خوف دلاتا ہے۔ ایک مثلث س۔ ی۔ ف۔ حرفوں کا اونکو سلیمان کی عقلمندی ایوب کا صبر۔ اور فضول خرچ بیٹے کی توبہ یاد دلاتا تھا۔ سفید تہ بند پر ایک دل کی تصویر ہوتی تھی جس کے چاروں طرف سیاہی ہوتی تھی جسپر ایک سرخ آنسو بہتا تھا۔ ایک آنسو خون اور نا امیدی کا زندگی کے درد اور خستہ حالی ان بیچارے لکڑہاروں کے خیالات کو صدمہ پہونچاتے تھے۔ پس اونکا اعتقاد دوقتہ پر تھا۔ جو سب کی درستی کرنے والا ہے اور ایک علامتی شئے کے اوپر وہ یہ عبارت لکھتے تھے۔

. . . .

ایک دوسرا فرقہ جسکی بابت بہت کم معلوم ہے۔ اپنے آپ کو مائنس ڈائیبل کوئی نا یہ موسوم کرتا تھا۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ ظاہری سیاہی اون کی دلی نیکی کو مانع نہیں ہے۔

۳۷۔ مختلف دوسرے پیشوں کے دستور

زین دوزوں اور موچیوں کی مریدی کے دستور علیحدہ تھے۔ اوس کمرہ میں جہاں مرید کئے جاتے تھے۔ ایک ناہموار قربان گاہ ہوتی تھی جسپر مسیح مصلوب کی تصویر مشعل کمونین عبادت کی کتاب اور جو کچھ ربانی عبادت کی انجام دہی کے لئے ضروری ہے رکھی جاتی تھیں۔ جب یہ امور ادا ہو لیتے تھے تو بہت سی عجیب اصطلاحیں اونکے ساتھ مخلوط کی جاتی تھیں۔ اس کے بعد نومرید فرائض کی رسوم اشارے اصطلاحیں صورتوں اور زیوروں کے علامتی معنے سے آگاہ کیا جاتا تھا۔ اسکی پاکیزگی اور موت کے افسانوں میں کلاہ سازوں کی قبولیت قدیم رسم مریدی سے اور زیادہ تر قریب تھی۔ ایک مچان یا چبوترہ ایک بڑے ایوان میں بنا ہوتا تھا۔ عیادہ

گرم نے دو سو سے زیادہ شکاریوں میں مستعمل الفاظ اور اصطلاحوں کو جمع کیا ہے گشت
کرنے والے روزینہ دار کے سوال و جواب شکاریوں کے سوال جواب سے بہت مشابہ
ہیں لیکن دلچسپ یہی ہے اور دونوں فرقے علامتی اعداد تین اور سات کو زیادہ استعمال
کرتے ہیں۔ قاعدے ضرور شکاری کی زندگی کے مختلف واقعات کا حوالہ دیتے ہیں۔
(س) اے نیک شکاری تم نے آج کیا دیکھا ہے۔ (ج) ایک عمدہ بارہ سنگا اور
ایک جنگلی سور پھر اس سے بہتر کسی کو کیا چاہیئے۔ (س) تم اپنے آپ کو استاد شکاری کیوں
کہتے ہو (ج) بہادر شکاری بادشاہوں اور امرا سے استاد کا خطاب شریفانہ ہنروں
سے حاصل کرلیتا ہے۔ ان خیالات سے جس سے کسی فن یا تجارت کی وقعت کو
عہد کی مثال ہوتی ہے۔ اکثر وہ بہادر عشق پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے زندگی شریفانہ
ہوجاتی ہے۔ اور اوس کے لائق اوسکو مقصد اور انعام ملجاتا ہے۔ (س) اے نیک
شکاری مجھے بتلاؤ کہ آپ نے اپنی خوبصورت اور شریف معشوقہ کو کہاں چھوڑا ہے
(ج) میں نے اوس کو ایک شاندار درخت کے نیچے چھوڑا ہے۔ اور میں اوس
سے پھر ملنے کے لئے جاتا ہوں۔ وہ پاکرہ سفید پوش جو ہر صبح میرے واسطے خوش
نصیبی [illegible] لاتی ہے۔ عرصہ دراز تک زندہ رہے۔ میں ہر روز اوس کو ایک
نیک دیکھتا ہوں۔ جب میں زخمی ہوجاتا ہوں تو وہ مجھکو چنگا کردیتی ہے اور مجھ
سے کہتی ہے کہ میں شکاری کی سلامتی اور آسودگی چاہتی ہوں کاش اوس کو
عمدہ بارہ سنگا ملجائے۔

۳۷۴۔ مریدی

دست کار شکاریوں سے زیادہ متفق ہونے کی وجہ سے نئے ممبروں کو اپنی
برادری میں سوائے عرصہ دراز اور باحلفہ آزمایش کے داخل نہیں کرتے۔ اونکو
سوال و جواب سے برادرانہ محبت اور اخلاق اور تہذیب کے فرایض پر توجہ
کرنے کی تو آتی ہے۔ وہ کئی بار درجوں میں منقسم تھے اور یہ مشہور ہے کہ جرمنی کاریگر
بہت سے فراموش لوگوں کی اصطلاح۔ اشارے اور مصافحہ کے عادی ہیں کارگذار

آج کے دن تک بھی یہ جھگڑے نہ صرف مخالف پیشوں میں بلکہ ایک ہی پیشہ کے لوگوں میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن چند سال گذرے کہ پیرس کے نجاروں نے آخرکار اپنا جھگڑا اس انتظام سے طے کیا کہ فرائیض کے رفیق اپنا کام دریائے سین کے دائیں کنارہ اور آزادی کے رفیق بائیں کنارہ پر کریں گے۔ اور ایک فرقہ کا کوئی شخص بھی دوسرے کی زمین میں دخل درمعقولات نہ کریگا۔ نئے شاگردوں کے ساتھ بہت بڑا برتاؤ ہوتا ہے۔ اور طنز کے ناموں سے موسوم ہوتے ہیں۔ مثلاً جرمن طالب علموں میں تومڑیاں۔

ایک دفعہ موخرالذکر نے اس ظلم کو زیادہ برداشت کرنا نہ چاہا۔ وہ علیحدہ ہوگئی اور اپنا جداگانہ فرقہ قایم کرلیا۔ اور اپنا لقب کیگنانس شیرڈس ڈی لا لبرٹی رکھا اگرچہ اونھوں نے اپنے امیدواروں سے اوسی بے رحم طریقہ میں سلوک کرنے کو برا خیال نہ کیا جس طرح خود اون کے ساتھ سلوک ہوا تھا۔ ایک زمانہ میں کس طرح کی سخت نفرت فرائیض اور آزادی کے کاریگروں کے درمیان تھی۔ وہ ایک گیت کے قطعہ سے سمجھی جا سکتی ہے۔ جو سابق الذکر میں بہت مروج تھا۔

جرمنی کاریگروں کا اتفاق

۲۷۳۔ شکاری کی اصطلاح

قزاقوں سے ستائے ہوئے جنگلوں میں ہمکو ان پنچایتوں کی پہلی خبریں ملتی ہیں یہ مہذب لیکن مخصوص دستوروں کے ساتھ ملتی ہیں۔ کیونکہ پھونکنے والے اور شکاریوں کو ایک دوسرے کی شناخت کے ذریعوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ دشمن سے محفوظ ہوجائے

جوکی شراب سے مقدس کیا جاتا تھا۔ اوسوقت مربی کہتا تھا۔ اب تم کیا کہتے ہو۔ آ
نام خالق اور مختصر پسند کرلو۔ جو لڑکیوں کو بھلا معلوم ہو۔ جس شخص کا مختصر نام ہو
وہ سب کو بھلا لگتا ہے۔ اور ہر شخص انگوری یا جوکی شراب کا جام صحت اوس
لئے پیتا ہے اور اب بپتسمہ کے اخراجات ادا کرنے کے لئے وہ جو کچھ ہر دوسرے
شخصوں نے دیا ہے۔ اور اوستاد اور رونیہ دار تم سے رضی ہو جاوینگے۔ امید
کو بے شمار فہمائشیں اس بارہ میں کی جاتی تھیں کہ وہ اپنی گشت میں خود کو کس طرح لیجا
وس کو اون دقتوں سے نہ رکنا چاہئے۔ جو اوس کو شروع میں پیش آوینگی۔ وہ آ
کرتا ہے کہ ایک خطرناک بن میں گذرنے کے بعد وہ ایک خوشنما چراگاہ میں پہونچے
اور وہ ایک ناشپاتی کے درخت کو پختہ والے پھلوں سے لدا ہوا دیکھیگا۔ لیکن اس
اپنے کو اوس کے نیچے لیٹنا اور منتظر رہنا چاہئے۔ جب کہ ناشپاتی اوس کے آدھے
کھلے منہ میں گرے۔ کیا اوسکو درخت پر چڑھنا چاہئے۔ نہیں کھیت والا یا اوس کے
آدمی اوسکو دیکھ لیں گے۔ اور وہ اوسکو ادھ پٹ کر دینگے۔ اوسے درخت کو ہلانا چاہئے
جس سے کچھ ناشپاتیاں نیچے گر پڑینگی۔ اس طور سے اوسکو اپنی طبیعت خوش کرنا
چاہئے۔ اور ان میں سے کچھ ناشپاتیاں زمین پر کسی رفیق کے لئے چھوڑ دو جو اوس کے
بعد آ [illegible] پھر اپنا راستہ نکالتا نکالتا وہ
ایک نالہ پر پہونچیگا۔ جس کے اوپر ایک درخت کا تنہ پل کا کام دیگا تب اوسکو
ایک نوجوان لڑکی بکری ہانکتی ہوئی ملیگی۔ اب وہ کیا کریگا۔ کیا لڑکی اور بکری کو دیکھا دیکھ
آگے چلا جاویگا۔ نہیں اوسے بکری کو کاندھے پر اوٹھانا چاہئے اور لڑکی کو اپنی گود
میں لیکر پل کو پار اتر جانا چاہئے۔ اس کے بعد اوسکو لڑکی سے شادی کرنے کا اختیار
ہے کیونکہ اوسکو بیوی کی ضرورت ہے۔ اور شادی کی دعوت میں بکری کو ذبح کرلے
اوسکی کھال سے اوسکا تنبہ بچادیگا۔ شہر میں پہونچنے پر اوس کو ایک سرائے
میں جانا چاہئے جو ایک استاد نے قایم کر رکھی ہے۔ اگر اوس کی لڑکی اوس کو راستہ
اپنی خوابگاہ کا بتلادے۔ تو اوس کو اپنی پاسبانی کرنی ہوگی۔ اور اگلے روز وہ اوسپر

معمار ورکٹ مارر (تقریری معمار) اور شرفٹ مارر (تحریری سندی معمار) میں تقسیم تھے۔ سابق الذکر کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت سوائے اصطلاح اور اشارہ کے نہیں ہوتا۔ کہ اُنکو باقاعدہ معماروں کے پیشہ میں تعلیم دی گئی تھی موخر الذکر کے دکھلانے کے لئے تحریری عہدنامے تھے۔ ایسے قوانین بھی تھے جنکی رُو سے استاد معمار اُن روزینہ داروں کو نوکری دے سکتے تھے۔

جنکی خاص خاص اصطلاح اور اشارے تھے۔ بعض شہروں کو بہ نسبت اوروں کے اس بارہ میں زیادہ وسیع استحقاق تھا۔ جرمنی روزینہ داروں کے لئے بھی ترقی معاش کی تلاش میں تین سال کا سفر ایک عام شرط ہے اور معمولی زمانہ روانگی کا موسم بہار ہے۔ ہیڈورک بوسشی اب تک بھی ایک جرمنی درست ہے۔ مگر اُنکے طلبہ آج کل سڑک اعظم پر اکثر نہیں ملتے۔ اسواسطے کہ وہ بذریعہ ریل بہت کم داموں میں بہ نسبت پیدل چلنے کے سفر کر سکتے ہیں۔

۴۷۵۔ پیپہ سازونکی مریدی

ہر پیشہ میں مریدی کا خاص طریقہ ہے۔ لیکن چونکہ بالضرور رفقا اور رسوم میں بڑی مشابہت ہے۔ اُنکی تفصیل کا مکرر ذکر کرنا وقت طلب ہوگا۔ لہذا میں صرف ایک پیشہ یعنی پیپہ سازوں پر اکتفا کرتا ہوں اس نوجوان کو رفیقوں باہم پیشوں کی جمعیت میں سے کے لئے اوّل اجازت طلب کرنی پڑتی ہے جو اُن جیسا بنایا جاتا ہے اور جو بکری کی کھال کا تہ بند کہلاتا ہے۔ جو رفیق اس کو لیجاتا ہے۔ کہتا ہے کوئی شخص ہے میں نہیں جانتا کون ہے۔ بکری کی کھال لئے میرے پیچھے آتا ہے۔ پیپہ کی لکڑیوں کا قاتل لکڑی خراب کرنیوالا دغا باز ہے۔ وہ آستانہ پر کھڑا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں مجرم نہیں ہوں۔ وہ اندر آتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ جب ہم اُسکو چرخ پر اُتاریں گے۔ تو وہ ایک اچھا روزینہ دار بنجاویگا۔ اُن طلبائے پیپہ شاگرد میز پر رکھی ہوئی تپائی پر بیٹھ جاتا تھا اور رفیق اُسکو اُلٹنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اُسکا رہنما اُس کو سہارے رہتا تھا جب اُس کو بار بار بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ وہ

کس طرح سے ہر شخص سرائے میں جاوے اور کام کرے جو سیاحوں کے فائدے کے واسطے چھپی ہے۔ ایک دوسری کتاب جسکا نام سمور فروشوں کی پوچھنے والی جماعت کی اصلیت قدامت اور نیکنامی ہے۔ اس میں تمام رسمیات کا صحیح صحیح بیان ہے۔ جسپر بہت ہی قدیم زمانہ سے استادوں کے مرید ہونے میں لحاظ ہے اور روزینہ دار کے امتحان کا طریقہ ہے۔ جیکب ویرمنڈ نے کل کو نیک نیتی سے بیان کیا ہے۔ جو سچا راوی ہے تمام جرگے اپنی قدیم نسل کا فخر کرتے ہیں۔ لیکن سمور فروشوں سے زیادہ کوئی نہیں کرتا۔ جنکا دعوےٰ ہے کہ خدا بھی اوّل اوّل ہمارا ہم پیشہ تھا۔ چونکہ انجیل میں لکھا ہے کہ خدا نے آدم اور حوا کے لئے کھالوں کے تہ بند بنائے۔ اس عزت میں کوئی دوسرا جرگہ شریک نہیں۔

۳۷۷۔ کمپیگنانیج کاریس ڈی ایٹر

کمپیگنانیج کو کاریگرنائٹوں کا فرقہ کہہ سکتے ہیں اوس کے رسوم علامات اور روایتیں ہی فقط اوس کی سمجھ میں آنے والی صورت ہے۔ کاریگروں کو کسی نئے شہر میں پہونچنے کے وقت چیدہ دوستوں کا مجمع ایک سرائے (جائے پناہ) اوس دیس نکالے کے زمانہ میں تلاش کرنا ضروری تھا۔ قایم شدہ پیشے اون کو اون آفات میں مبتلا کرتے تھے۔ جرگہ کی طاقت سے جھگڑا کرنیکا حوصلہ اور دستکاروں کے ظلم کے خلاف کثیر تعداد کا بردباری سے مقابلہ۔ غرض ایسی باتیں مختلف برادریوں کے بنجانے کا دوسرا باعث ہوگئیں۔ زمانہ توسطیں کہ جب مرکزی طاقت ظلم کرنے کی قابل نہیں تھی۔ لیکن حفاظت کرنے سے مستفید نہیں ہوسکتی تھی۔ اور جبکہ انسان پر ظلم کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اور وہ تمام حفاظت کے ذریعوں سے محروم تھا۔ خفیہ انجمنیں[1] انصاف کی جانب داری میں بالضرور بہت سے ملکوں میں پیدا ہوگئیں محکمہ مقدس ویشیم[2] سے عوام کو امن ملتا تھا۔

---

[1] اس کا بیان گذرچکا ہے۔ مترجم

اودھر کام تلاش کرتا پھریگا۔ شاید تین استاد اوسکو کام دینگے۔ پہلا شخص لکڑی اور پیپوں کی پچھلی ٹیوں میں امیر ہے۔ دوسرے کے یہاں تین خوبصورت بیٹیاں ہیں۔ اور اپنے کاریگروں کی طبیعت خوب انگوری اور جوکی شراب سے خوش کرتا ہے۔ تیسرا شخص غریب ہے۔ کونسے شخص کے پاس یہ کام قبول کریگا۔ پہلے کے پاس وہ اوّل درجہ کا پیپہ ساز بنجاویگا۔ دوسرے کے پاس رہکر آسودہ حال ہوگا کثرت سے شراب پینے کو ملیگی۔ اور دلفریب لڑکیوں کے ساتھ ناچنا۔ لیکن تیسرے کے ساتھ اوس کو غریب مالک کے ساتھ کام کرنے کو ویسا ہی مستعد ہونا چاہیے جیسا امیر کے ساتھ۔ جب یہ گفتگو جس میں سے بہت کچھ باقی ہے ختم ہولیتی ہے۔ تو نومرید سڑک پر بھاگ کرجانے کی کوشش کرتا تھا۔ اور چلاتا تھا۔ آگے رفیق اوس کو روک لیتے تھے۔ اور اوسکو سرد پانی سے بھیگو دیتے تھے۔ اوس کے بعد کھانا ہوتا تھا۔

۳۷۶۔ مضمون ہذا پر عجیب کتابیں۔

جرمنی میں بےشمار کتابیں مختلف پیشہ وروں کی رسمیات اور دستور پر موجود ہیں چند اون میں سے مندرجہ ذیل ہیں۔ ملنڈ کراون آف آزا پنہاروں کا تاج عزت۔ یا پنہاروں کی جماعت کی شقوں کی حقیقی اصلیت کا بیان از تصنیف جارج بوہرس جو ایک پنہارے کا شاگرد ہے۔ ہمکو یہاں پر معمار فرقہ علم علامات میں دخل ہوتا ہے ایک منبت کی ہوئی لکڑی میں ایک دائرہ پوشیدہ فقروں کے ساتھ کھنچا ہوتا تھا۔ جسکی تشریح یہ ہے کہ ہر چیز دائرہ سے پیدا کی گئی ہے۔ تب اس کے بعد باورچیوں کی تاریخ انجیل کے بموجب بیان ہوتی تھی۔ تب ایک سفرنامہ نظم لکھا ہوا جس میں نہایت مشہور خراس واقع لسشیا سائشیا موراویا ہنگاری و بوہیمیا وغیرہ کی مشرح کیفیت ہوتی تھی۔ تین مشہور پنہاروں کے نام کہ اون جیسے مصنف کے خیال کے بموجب کبھی پیدا نہیں ہوئے۔ ایک مثلث کی صورت میں لکھے جاتے ہیں اور دنیا کے معمار سے دعا مانگنے کے ساتھ یہ کتاب ختم ہوتی ہے۔ اسی قسم کی ایک کتاب باورچیوں کے قابل پرستش پیشہ کے دستور کے نام سے موسوم ہے کہ

جرمنی طلبا

میں تجھکو یا کہکر پکاروں تو بلند تو سخت تو شریف تو وحشی تو محبت کے قابل
ناموزوں پر نغمہ بریجن۔ زمانہ کی مخالفت لیکن تروتازگی بخش زندگی ہے۔ قابل استہزا
ظاہری حال کھولا ہوا پڑا ہے۔ غیر فرقہ والا اوس کو دیکھتا ہے۔ لیکن اندرونی اور
پیارے حال کو صرف کان کن جانتا ہے۔ جو کہ اپنے بھائیوں کے گیت گاتا ہوا تنہا
لمبی کھوہیں اترتا ہے۔

— از ہافمس ر انہسکیلان برمین۔

۳۸۱۔ جرمنی طلبا کے دستور

ایک بہت مختلف قسم کی ہم پیشہ جماعت لیکن تاہم کمپیگنا نیچ جرمنی یونیورسٹیوں کے طلبا کی ہے جن کے لئے چند سطور مخصوص کی جاتی ہیں۔ طالب علم یا برس جرمنی لفظ برس یعنی بر ساری سے جو متوسط زمانہ کا ہے۔ کالج کی عمارتوں کو برسی بولتے ہیں۔ اوس شہر کے باشندوں کو جنکی یونیورسٹی کو وہ اپنی موجودگی سے رونق دیتا ہے فلسطین خیال کرتا ہے۔ شہری اور فاضل طلبا کے جھگڑے جرمنی میں بھی ایسے ہی روزمرہ ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے اس ملک میں تمام غیر طالب علم فلسطین ہیں۔ خواہ بادشاہ شہزادے۔ امرا ہوں خواہ گنوار ہوں۔ طلبا کی دو بڑی انجمنیں ہیں۔ ایک برسچن شافٹن جس میں ہر حالت کے طلبا ہیں۔ دوم لینڈسمین شافٹن جو ایک حالت کے طلبا سے بنی ہے۔ ہر ایک کے قانون قاعدے اور افسر جداگانہ ہیں اور بموجب ایک فرمان کے حکمران ہیں۔ لیکن علاوہ اس کے یونیورسٹیوں کے تمام ممبر ایک عام ضابطہ کے مقر ہیں جو تغیر کہلاتا ہے۔ جو لوگ ان انجمنوں میں کسی ایک میں ہونے سے انکار

اضلاع متحدہ امریکا میں ایک ہیبت ناک فرقہ ہے۔ اسکو ۱۸۶۹ء میں یوریا
فلیڈلفیا کے خیاط نے قایم کیا تھا۔ یہ ایک مخفی انجمن تھی جسکو ایک موجودہ کپڑے قطع
کرنے والوں کے جرگہ کا تتمہ بنانا اوّلا منشا تھا۔ ایک سال سے زیادہ تک کسی کو سوا
کپڑے قطع کرنے والوں کے داخل ہونے کی اجازت نہ ہوئی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد
دوسرے اشخاص جو خوش باشوں کے نام سے موسوم ہیں اس فرقہ میں شریک ہونے
مدعو کئے گئے بسنہ ۱۸۷۳ء میں ایک کمیٹی فرقہ کی بہتری کے لئے اوس کے بڑھنے والے
کار بار کو ضابطہ میں منضبط کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔ ایک قانون ایجاد کیا گیا اور
ہر ایک رکن نے اوس کے نام۔ قاعدے اور اغراض کے بارہ میں از حد مخفی رکھنے کا
حلف اوٹھایا۔ استاد کاریگر۔ لایق پیشکار۔ معزز دانشمند۔ محرر گماشتہ۔
مال گذار گماشتہ۔ خزانچی۔ لائق انسپکٹر۔ بھنڈاری۔ چھپا ہوا ناءٹ۔ اندرونی
اسکوایر بیرونی۔ ایسے ایسے خطابوں سے افسر مقرر کئے جاتے تھے۔ ہر محنت کے
پیشہ میں اپنے یہاں کا خاص مجمع اور اپنے ہی افسر تھے۔ یہ مقامی جماعتیں در ضلع
کی جماعتیں اپنے سفیر صدر انجمن کو بھیجا کرتی تھیں۔ جسکا جلسہ سال میں ایکدفعہ ہوتا
تھا۔ اور جسکا اختیار قطعی اور فیصل شدہ ہوتا تھا۔ سخت اخفا جسکی اوّل اوّل پابندی تھی۔
رفتہ رفتہ کیتھولک کلیسا کے اثر سے ڈھیلا ہوگیا۔ خاصکر اوس زمانہ میں جب کہ
بانی نے گرینڈ ماسٹر ورکمن (بڑا اوستاد کاریگر کے عہدہ) سے ۱۸۶۹ء میں استعفا دیدیا
۱۸۸۱ء میں اس فرقہ کی خفیہ صفات آخرکار ترک کردی گئیں۔ آجکل اوس کی خاص
اغراض تجارتی جرگہ اور منافع کی انجمنوں کے موافق ہیں۔

کی زیادہ آزمایش کی جاتی ہے۔ مگر اس کی پہلی دفعہ کے سیر کرنے میں وہ شراب خانہ جس کے طرفدار طالب علم ہیں۔ اسی نام سے کہلاتا ہے۔ اوس کو اوسی کے خرچ سے شراب پلائی جاتی ہے۔ درحالیکہ تمام پرانے طالب علموں کی دعوت بھی اوسیوقت ہوتی ہے۔ دوسری صبح وہ کاٹزن جیمر یعنی بلی کے رونے کے ساتھ جاگتا ہے۔ وہ خیالی طرز سے ملبوس ہوتا ہے۔ پولینڈ کی جاکٹ ہمیز دار جیک بوٹ۔ جس فرقہ میں کا یہ شخص ہے۔ اوسی کے رنگ کی ٹوپی پہنتا ہے۔ اوس کے بٹن کے کاج میں بہت ساری تماکو کی تھیلی لگی رہتی ہے۔ اوس کے منہ میں ایک لنبا پائپ لگا رہتا ہے اور لوہا جڑی لکڑی اوس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ سب باتوں سے زیادہ فلاٹر برشٹ ہونیکی کوشش کرتا ہے۔ یعنی طالب علم ڈوی پرسینگ اور بڑا فخر کرتا ہے۔ اگر کوئی پرانا طالب علم اوسکو اپنا لیب فش دمحبوب لومڑی بناتا ہے۔ وہ فلسطین جو طالب علموں کو آزردہ کرتا ہے۔ جلاوطنوں کے پاس نکال دیا جاتا ہے۔ اور اکثر طالب علم شہر والوں کے مخالف ہوگئے ہیں۔ اور اپنی اسٹیفل وچسر (بوٹ صاف کرنیوالوں) یا خدمت گاروں کے ساتھ ایسی صف جنگ آراستہ کرتے ہیں جسکی تحقیر فوج بھی نہیں کرتی۔ برسیچن راس کا غوغہ (طالب علم باہر نکلتے ہیں) جرمنی کے چھوٹے چھوٹے بامن قصبوں میں خوف پھیلا دیگا۔ بعض ایک جمعیت کے ساتھ چلے جانے پر شہر کی سزا کرتی ہیں۔ اور اسیوقت اوس کے شرائط مان لی جاتی ہیں۔ اوسوقت واپس آتے ہیں۔ اس قسم کی جلاوطنیاں گاٹنجن میں ۱۸۲۳ء میں ہیل میں ۱۸۲۷ء میں اور ہیڈلبرگ میں ۱۸۳۰ء میں ہوئی تھیں۔ تھوڑی سی تفصیل ایسی جلاوطنیوں کی خالی از دلچسپی نہوگی۔ مذکورالآخر موقعہ پر اوات طالب علموں نے جنہوں نے پھر خفیہ طور سے برسیچن شافٹ بنائی تھی۔ اوس شہر کے عجائب خانہ پر اشتہار لگا دیا۔ ایس لئے کہ اوس کے انتظام کے قواعد نے سے نائب ... کو نابالغ ... کر رکھا تھا۔ ایس مقدمہ ...

... ذریعہ سے طالب علموں میں لے لیا جاؤں۔ جب

اوس کی ملکی ترقی کا بہت سا حصہ ان فتنہ انگیز طالب علموں کی وجہ سے ہے۔ میں اون کی بابت سب طرح کی چھپی ہوئی مہربانی کے سوائے کچھ ذکر نہیں کر سکتا۔ اون کی بہت سی خوشنما ذاتی یادگاریں قایم ہیں۔

۳۸۲۔ مریدی کا قدیم دستور

دستورات کے بیان ذیل ہیں جو کہ حال کے زمانہ سترھویں صدی کے پہلے نصف تک۔ جرمنی طلبا کے فرقہ میں شامل ہونے کے وقت۔ ناظرین کے ہاتھ بہت سی رسوم لگینگی۔ جو قدیم اسراروں کے مریدکی مروجہ رسوم سے مشابہ ہیں۔ جس طالب علم نے اپنا یونیورسٹی کا زمانہ شروع نہیں کیا تھا۔ وہ بیانس (آجکل کی روباہ) کہلاتا تھا۔ یہ لفظ ان الفاظ بیانس ایسٹ ایمِٹل نیسشیئز وایٹم اسٹدی اوام کی شروع حروف لینے سے بنا ہے۔ یہ صفت توشیح ہے۔ جیسے کہ ناظرین کو معلوم ہوگی۔ لیکن چونکہ لفظ بیانس بھی خود جملہ کا ایک جز ہے۔ اس وجہ سے اوسکی اصلیت کی تشریح نہیں کی گئی۔ حقیقت حال یہ ہے کہ فرانسیسی لفظ بیک جانی کی خرابی ہے۔ جس کا اختصار بیجانی ہے۔ لغوی معنی زرد چونچ (جرمنی لفظ جیلبس نیبل) یہ لفظ نوجوان ناتجربہ کار کیواسطے استعمال ہوتا ہے۔ (اس لئے کہ پرندوں کے تازہ بے پر بچوں کی زرد چونچ ہوتی ہے۔ فرانسیسی اصطلاح بلانک بیک یعنی سبز سینگ ہے۔

لفظ بیجانی زمانہ توسط کی لاطینی زبان میں بیانس ہوگیا۔ بعض وقت بطور خلاف بیشیا کا ریجر اکہلاتا تھا۔ معلوم ہوگا۔ کہ اس لقب کا کچھ نشان کیمبرج میں باقی ہے۔ جہاں کوئی طالب علم جو سکونت نہیں رکھتا۔ یونیورسٹی کا آدمی کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ بالضرور حیوان ہے۔ یونیورسٹی میں پہنچنے پر بیانس یا جدید لفظ فاکس کہنا چاہئیے۔ وہ اپنے آپ کو نندۂ فلسفہ کے نائب کے روبرو پیش کرتا تھا۔ اور درخواست کرتا تھا۔ کہ میں ہمیشہ کے ذریعہ سے طالب علموں میں لے لیا جاؤں۔ جب بیانی کی ایک خاص تعداد ہوجاتی

سپاہی کرنے والوں کی پشت پر پھینکدیں اور شہر سے شوٹزنجن کو چلے گئے۔ اور فقط اوسوقت ہیڈلبرگ کو واپس آئے۔ جب اون کے دعوے عجائب خانہ کے بارہ میں مان لئے گئے۔ اس سے بہت برس پیشتر ایک دوسرا کوچ ظہور میں آیا تھا۔ ایک طالب علم جسوقت پہرہ کے مکان کے قریب جاتا تھا۔ اپنے منہ سے پائپ نکالنا بھول گیا۔ اسی بات پر اوس کے اور پہرہ والے سپاہیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوگیا۔ سپاہی نے ایک افسر کو بلالیا جس نے طالب علم کا بہت برا ہتک کیا۔ اس سے جلاوطن ہونے کا موقع آگیا۔ مگر وہ شہر سے باہر ایک میل سے زیادہ نہیں بڑھا تھا۔ کہ اوس طالب علم کو فوراً واپس بولالیا گیا۔ اور تمام اون کے دعوے مان لئے گئے۔ یعنی یہ کہ تمام لوگ جو گذرچکے تھے اون کے لئے پوری معافی دی جاوے۔ اور سپاہی موقوف کئے جاویں علاوہ ازین فوجی لوگ مجبوراً پل پر تعینات ہوئے افسر لوگ اون کے سرپر تھے۔ اور ہتھیاروں سے سلامی دی۔ طالب علم فتح کی بڑی خوشی میں جاتے تھے۔ باجا آگے آگے بجتا تھا۔ جرمنی طالب علم کسی اور بات کا سوائے اپنے پائپ پینے کے زیادہ خیال نہیں کرتے۔ جسکا اونہوں نے نہایت عمدہ موزون نام اسٹنک ٹوپ رکھا ہے بہت سی انگوری شراب جو کی شراب اور پنچ دلیموں اور اسپرٹ ملا ہوا شربت) پیتے ہیں۔ شہر والی کی لڑکیوں کی دعوت کرتے ہیں۔ جن لڑکیوں کو وہ بہادری سے جیپ دکرگس کہتے ہیں۔ ورحالیکہ گرائی سٹبین دجھاڑو کی سینکیں) میں جو قرضدار ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اور تقاضا کرنے والے قرضخواہوں کو مینی شین یا لڑنے والے پہلوان کہتے ہیں ڈمرجنگ داحمق لڑکا) کہدینا ایسی توہین ہے جس سے مقابلہ کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ اور عموماً اوس کی تندرستی میں خرابی آتی ہے۔ تاہم جب وہ کسی کام میں جٹتا ہے تو وہ ایسے ایسے دماغی کاموں کو انجام دیتا ہے۔ جس سے بہت سے آکسفورڈ کے اول درجہ کے شخص یا کیمبرج کے رنگلر حیرت میں آجاتے ہیں۔ [illegible] تھے اور تمام خمیر اور جوش سے آخر کار [illegible]

سلہ وہ جو علم ریاضی میں تمام یونیورسٹی میں [illegible]

عضو کو ایک موزون شکل میں گھڑتا تھا۔ اون کی بکری کی سینگ جھاڑتا تھا اور
ایک موچنے سے اوس کے منہ میں سے بکری کے دانتوں کو جو ایسی مصلحت سے
لگائے گئے تھے۔ اکھیڑتا تھا۔ اوسوقت ہر ایک بیافس ایک تپائی پر فقط ایک
ٹانگ سے بٹھلایا جاتا تھا۔ ڈیپازیٹر اوسوقت ایک میلا انگوچھا اون کے
اوپر ڈالتا تھا اور اینٹا کھوٹے جوتی کی سیاہی یا اس سے بھی بُری اور
زیادہ غلیظ چیز سے اون کے بدن کی مالش کرتا تھا۔ اور ایک لکڑی کے استرہ
سے ایسی پھرتی سے اون کی حجامت کرتا تھا۔ کہ اکثر اوکی آنکھوں سے آنسو نکلتے
تھے۔ لکڑی کے کنگھوں سے بال سلجھانا بھی ایسا ہی سخت تھا۔ اور کنگھا کرنے کے
بعد اون کے مونڈے ہوئے بال بکھیرے جاتے تھے۔ ان تمام کارروائیوں
کے بعد ڈیپازیٹر اپنی ریت کی ہتھیلیاں مار مار کر اون کو کمرہ سے باہر نکال
دیتا تھا۔ اپنی حماقت کی پوشاک اُتارتا تھا۔ اور مناسب پوشاک زیب بدن کرتا
تھا اور بیافی کو بھی ایسی ہی پوشاک پہننے کا حکم دیتا تھا۔ اوسوقت وہ اون کو
دوبارہ بڑے کمرہ میں لیجاتا تھا۔ اور لاطینی زبان میں مختصر تقریر کر کے نائب
کی سپرد کرتا تھا۔ وہ بھی لاطین میں جواب دیتا تھا۔ پیشی کے دستور کی تشریح
کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اور نیک نصیحتیں کرتا تھا۔ لوتھر نے جو کبھی کبھی ایسی
رسومات میں صدر کیا جاتا تھا۔ اور اپنے زمانہ کے بے تہذیب لطفوں میں اعلےٰ
درجہ نہیں رکھتا تھا۔ ڈیپازیشیو (پیشی) کے کمرہ میں ایک انسانی تصویر پائی۔
جس میں تمام تکالیف اور مصیبتیں ظاہر کی گئی تھیں۔ نائب اخیر اوسوقت اونہیں
سے ہر ایک کو بطور عقلمندی کی نشانی کے چند نمک کے دانہ چبانے کو دیتا تھا اور
بطور اظہار مسرت شراب کے چند قطرے اون کے سر پر ٹپکاتا تھا۔ اور کامل
پیشی کی سند اون کے حوالہ کرتا تھا۔

کہتے ہیں کہ اس قسم کی اخیر رسم پروفیسر الڈارف علاقہ ہیویریا نے ۱۶۷۶ء
میں انجام دی تھی۔ اس شہر کی یونیورسٹی جو ۱۶۲۲ء میں قایم ہوئی تھی۔ ارلیفجن

تھی تو نائب ایک دن مقرر کیا کرتا تھا۔ جب اس پیشی کی تقریب ہوتی تھی اور ہ
بیانی کے علاوہ اور بیالس لوگوں کے سوا ڈیپا زیٹر (امانت دار) معہ اپنے آلات
اور کاتب کے طلب کیا جاتا تھا۔ وہ روز مقررہ پہ نائب سے پیشتر آجاتے
تھے۔ اوّل تو ڈیپا زیٹر مسخرہ کی پوشاک پہن لیتا تھا اور بیالس لوگوں کو بھی ایسی
طرز کا لباس پہناتا تھا۔ اون کے اوپر دوسری پوشش کی چیزیں جن سے
ہنسی آدمی ملبوس کرتا تھا۔ خاصکہ سینگدار کلاہ اور ٹوپیاں اور اون کے
درمیان وہ اوزار تقسیم کرتا تھا۔ جن سے یہ پیشی انجام پاتی تھی یہ نما لکڑی
کے کنگھے۔ قینچیاں۔ بسولے۔ طبر۔ رندے۔ آرے۔ ہتھوڑے۔ آہنٹے۔ تپائیاں
وغیرہ ڈیپا زیٹر اوسوقت بیالی کو صف اور قطاروں میں ترتیب دیتا تھا۔ اور
خود اون کے سر پر کھڑا ہوجاتا تھا۔ اور اون کو بڑے کمرہ میں لیجاتا تھا۔ جہاں یہ
پیشی انجام دی جاتی تھی۔ اور وہاں پر ایک تقریر نائب اور تماشائیوں کو سناتا تھا۔
جو لوگ طالب علم ہوتے تھے۔ ڈیپا زیٹر اس پیشی کو ریت یا چوکر بھری ہوئی
تھیلیاں مارکر شروع کرتا تھا۔ اور اون کو مجبور کرتا تھا کہ وہ ریت کی تھیلی
کی مار سے بچنے کے لئے تمام طرح کی ہنسی دلانے والی حرکات کا اظہار کریں
اور دائو کے ساتھ ادہر اودہر بھاگتے پھریں۔ اوسوقت وہ اون کے آگے
خاص سوالات یا پہیلیاں پیش کرتا تھا۔ اور جو اون کا جلدی سے جواب
نہیں دے سکتے تھے۔ ریت کی تھیلی کی اون پر ایسی مار پڑتی تھی۔ کہ اونکی
آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے تھے۔ اوسوقت بیالی اون اوزاروں کو چھوڑ
دیتے تھے جو اون کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔ اور زمین پر اس طرح لیٹ
جاتے تھے۔ کہ اون کے سر قریب قریب ایک دوسرے سے ملے
رہتے تھے۔ ڈیپا زیٹر اوسوقت اون کے شانوں پر رندہ کرتا تھا۔
اون کے ناخنوں کو ریتا تھا۔ جھوٹ موٹ اون کے پاؤں میں
سوراخ کرتا اور آرے سے چرتا تھا۔ اون کے جسم کے ہر ایک

کی یونیورسٹی میں سنہ ۱۸۰۹ میں او غام کر دی گئی - یہ ضروری نہیں ہے کہ طالب علمی
کی زندگی کے مذکورہ بالا داخلہ اور قدیم اسرار اور جدید فرامشن فرقہ کی مریدیوں میں
مشابہت بتلائی جاوے - مصنوعی لباس آزمایش خطاب اور تمام رسوم خفیہ
انجمن کے نمونہ پر ہیں - اکثر ان میں سے حماقت آمیز اور اکثر وحشیانہ ہیں - ہاف
مین کی کتاب موسومہ لیبنز اسٹشن وسیکٹر ز مراثام کیٹ مرکی رائے جس کو ہم
مختصر طور سے تمام مرکھ سکتے ہیں - جرمنی طالب علمی کی زندگی کی سخت ہجو ہے -
جرمن فاضل دیہان تک مجھ کو معلوم ہے اس کتاب کا کوئی انگریزی ترجمہ نہیں
ہے) دیکھ سکتا ہے کہ نامی کس طرح سے فلاڑ کا زیرش بنگیا - بنت چنکرافٹ کے
ملکی خفیہ فرقوں کا بیان تیرسویں کتاب میں مذکور ہے -